

# امالیٰ امیر المومنین

تأليف  
ميرزا محمد باقر خاں صاحب دارالعلوم دیوبند

ترجمہ  
علامہ رشید حسین نقوی

قضاء دارالعلوم دیوبند  
میرزا شمس الدین صاحب دارالعلوم دیوبند

دارالافتاء دارالعلوم دیوبند



# امالی الشیخ المفید

تالیف:   
محدث و محقق حضرت علامہ شیخ مفید رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ:   
حجتہ الاسلام و المسلمین علامہ سید خیر حسین نقوی   
مدرس جامعۃ المصطفیٰ

تصمیم و نظر ثانی   
حجتہ الاسلام ریاض حسین جعفری   
فاضل فہم

— ناشر —

دارالمنہج الصحیحین لاہور

جناح ٹاؤن، ہوٹل نیاز بیک، لاہور   
فون: 042-5425372



## ترتیب

54	حدیث غدیر اور ابو حلیفہ	10	امی شیخ مفید اور شراذہبار معصوم علیہم السلام
58	اپنے آپ کو خود و عطا کرو	13	عرض مترجم
59	○ مجلس نمبر 4	17	○ مجلس نمبر 1
59	طالب علم کے لیے ہر چیز دعا، نکتی ہے	17	فرشتہ عمل بندہ پر سوگن ہوتا ہے
60	عمل اتقوی کے ساتھ قبول ہوتا ہے	17	اہل بیت میں شک کرنے والے ...
60	اس امت کے لوگ تین قسم کے ہوں گے	20	مواہلی کی وجہ سے جن شخص ہماک ہوں گے
62	حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی دعا	26	نیکی کا خزانہ چہ چیز ایسا ہیں؟
63	رسول خدا کا جنازہ کیسے پڑھا گیا؟	27	حق شادی کرنے والا ہے
64	زید بن علی بن حسین علیہ السلام	31	حج کا خرچہ
66	آل محمد کی زبان سے مدد کرنے والے کا اجر	31	گناہ سے بچنے کا راحا حاصل کرنا
67	دل و زبان سے الاکمہ علیہم السلام کی دعا ...	33	○ مجلس نمبر 2
68	بے قصد گفتگو ترک کرنا مستحب ہے	33	آل محمد کی محبت کے بغیر کوئی عمل
69	○ مجلس نمبر 5	34	کلام اسلام
69	بیماری گناہوں سے تمہارے کا سبب ہے	40	علی اور انبیاء علیہم السلام
70	ابن مسعود کا نبی اکرم سے ابو بکر و عمر کی خلافت ...	43	علی کو میر کہہ کر دشمنین نے بھی سلام کیا
72	نبی اکرم کے پاس لوگوں کا شور مچانا ...	44	مواہلی دینا اور آخرت میں سردار ہیں
73	جن لوگوں کو جوش کوشش سے مہمان بنائے جائے گا ...	44	تم لوگوں پر دعا کرنا واجب ہے
74	قیامت کو بھی رسول اکرم کی روزانہ زیارت ...	45	○ مجلس نمبر 3
75	حضرت اسماعیل نے حضرت امام حسین کی ...	45	منا کے جانے سے علم اٹھ جاتا ہے
77	حضرت زینب علیا السلام بنت علی کی روایت	46	رسول خدا سے دوران سفر پانچ سجدے ادا کیے
80	کبھی تھوڑی سی زحمت برداشت کرنے سے ...	47	اہم علیہ السلام سے ایمان کے بارے میں سوال
81	صادق سے ایک حدیث حاصل کرنے کا اجر	50	یہ وہ فرشتہ تھا جو پہلے کبھی زمین پر نازل نہیں ہوا
82	بغیر نصیحت کے عمل کرنے والا	50	پہلی آکرم کی طرف سے میراث ہے
83	○ مجلس نمبر 6	51	بھی علم گناہوں کا کنارہ بن جاتا ہے
83	اہم جواد علیہ السلام کے مواظف	52	اپنے آپ کو خود و عطا کرو

- 122 اپنے بارے میں لوگوں سے دھوکا نہ کھانا  
 123 ناماس کی اطاعت ہر چیز کی چلانی ہے  
 124 حضرت عمار یا عمرؓ پر ظلم  
 129 حضرت رسولؐ خدا کا علیؑ کو شہادت کی خبر دینا  
 130 ظلم اور زہر نے بیعت کو توڑا  
 130 رسولؐ خدا سے پیسے کس نبی کو جنت میں  
 131 انسان نہ فل پر تعجب ہے  
 132 دشمنی جلی جہالت کی موت مرتا ہے  
 132 اللہ سے محبت کرنے والوں کا مقام

○ مجلس نمبر 9

- 134 چار چیزوں میں جنت کی ضمانت ہے  
 135 علیؑ علیہ السلام کی موت میں نبیؐ کا خطبے کا حکم  
 139 امام حسن اور حسین علیہ السلام کے بارے میں  
 141 حضرت ابا تکین انصاریؓ کی رفاقت  
 146 ائمہ بعض بعض کے لیے دلیل ہیں  
 147 جنت کے سارے دروازے اس کے لیے

○ مجلس نمبر 10

- 149 اللہ کے خلق دوست کی نشانی  
 150 اولین و اللہ کون ہیں؟  
 152 ہیرا زین رسولؐ کا دین ہے  
 152 وہ چیز جو اللہ نے سب سے زیادہ انسان پر  
 153 ملنی علیؑ اور عیسیٰ بن مریمؑ کے لیے مغفرت  
 154 حضرت علیؑ علیہ السلام سب سے افضل ہیں  
 155 ابو بکر کے والد ابو قحافہ کا خلافت کے بارے میں  
 156 حضرت خضر علیہ السلام کی دعا

○ مجلس نمبر 11

- 158 حضرت علیؑ علیہ السلام کا سوا عطا  
 159 حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام کی مناجات  
 160 حضرت علیؑ علیہ السلام کے لیے روئے آفتاب ہونا  
 161 حضرت طلحہؓ علیہ السلام کی رضایت سے

- 84 چہاری محبت و مروت کو لازم قرار دو  
 85 مروت کی دو قسمیں ہیں  
 85 علیؑ ابن ابی طالبؑ سید العرب ہیں  
 87 حضرت ام مہدی علیہ السلام کے بارے میں  
 88 رسولؐ خدا کی اس دنیا میں آخری مجلس  
 90 بنی عباس کا بصرہ والوں سے خطبہ  
 91 شہین خلافت پر تہا نہیں ہوئے  
 92 جناب سیدہ کے گھر پر ان لوگوں کا جھوم کرنا  
 94 عمر بن خطابؓ کی آخری وقت حالت  
 95 جو خراہش نہیں کی انصار نہ کرے

- 95 اصحاب قیاس کی مذمت  
 97 اہل دین کی صفات  
 98 جبرائیلؑ کا نبی کریمؐ کے پاس آخری وقت میں آنا  
 99 رزق طویح آفتاب سے پہلے تقسیم ہوتا ہے

○ مجلس نمبر 12

- 102 مولائے کرمؑ کا نبوت امیرالمومنین کی چار خصوصیتیں  
 108 علیؑ کا اصحاب کا محل کے دن جنگ کی جہالت دینا  
 111 ہماری محبت و مروت واجب ہے  
 112 مستحب ہے کہ انسان پاک رہے  
 113 سنی علیہ السلام میرے دوزیر و خلیفہ ہوں گے  
 114 حضرت جابرؓ سے سوال  
 115 عمر کی خلافت کے بارے میں اصحاب کی رائے  
 117 رسولؐ کے بھائی کون ہیں؟  
 118 حج پر لوگوں کو تباہ کیا تھا  
 119 اللہ کی مدد لوگوں کی نیت کے حساب سے ہوگی  
 120 علم چہالت سے پہلے خلق ہوا ہے  
 120 رسولؐ خدا کے تخریب سب سے زیادہ وہ ہے

○ مجلس نمبر 8

- 121 ثواب کے اعتبار سے سب سے تیز ترین نبی  
 122 اپنے گناہ پر رونے والے کے لیے عولبی ہے

- 200 حضرت عثمان کا حضرت ابو ذر کو جاؤا وطن کرنے  
 202 لوگ اپنے آپ کو بدایت قرار دیتے ہیں.....  
 205 ○ مجلس نمبر 15  
 205 مجھے امیری نہیں چاہیے  
 206 نبی کے چار محبوب ہیں  
 207 حضرت عائشہ اور حضرت عثمان کا اختلاف  
 208 جو آل نبوی کی عداوت و بغض میں مرے گا.....  
 210 امیر المومنین کا بصرہ سے واپسی پر کوئٹہ میں خطبہ  
 214 جناب سیدہ عیسیٰ السلام کا مہشر میں آنا  
 216 اسے شیعوں، ائمہ و رشتوں کی مانند ہو  
 217 مالک بن دینار کے اشعار  
 219 ○ مجلس نمبر 16  
 219 دنیا میں پرہیز کرنے والوں کے لیے صوفی ہے  
 221 امیر المومنین نے طلحہ لکھانے سے انکار فرمایا  
 222 نبی اکرمؐ کا آخری خطبہ  
 224 حضرت سلمان فارسی اور کوئٹہ کا ایک نوجوان  
 225 نماز کے حقوق کی روایت کے فوائد  
 226 رنگین حراج بندہ  
 226 احق سے سبکی کرنے کے بارے میں  
 228 ○ مجلس نمبر 17  
 228 خوف اور امید کا ایک دل میں جمع ہونا  
 229 مواعظ علیہ السلام رسول کے اسرار کے عالم تھے  
 230 لوگوں سے ولایت کرتے کہ کر دیا ہے  
 231 بندے کے نیک اعمال ہماری رحمت کے بغیر.....  
 232 حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام کی دعا  
 232 ایک مروئی اہل بیت سے  
 234 تقریباً امیروں سے ۴۰ سال پہلے جنت میں.....  
 234 مومنین کے عیب تلاش کرنے والا رسوا ہوگا  
 235 تمام نبیاؤں کی ہماری ولایت کے ساتھ بیعت  
 236 عبدالملک بن مروان کے اشعار  
 162 بُردان جس سے زیادہ کوئی نہ ہو  
 162 حق دو ہے جو ہم اہل بیت سے لیا جائے  
 163 شہداء بن اوس کا دربار معاویہ میں خطبہ  
 167 تین ہفت سال جن میں عقوبت دنیا میں جاتی ہے  
 168 ○ مجلس نمبر 12  
 168 اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے افضل میں.....  
 169 اپنے دین کی حفاظت آئینہ کے ذریعے کرو  
 170 اہل بصرہ جب مسلمان ہیں تو ان سے جنگ کیوں؟  
 172 قسطل نبی اکرمؐ میں حضرت جی کے ساتھ کون.....  
 173 حضرت شمعون علیہ السلام کا امیر المومنین کو جنگ  
 176 صدیق اکبرؓ علیہ السلام ہیں  
 177 روایت نبیؐ صبح اور روزہ دارمتہ کے درمیان مناظرہ  
 181 ان کی امر و ذمہ الیٰہی ہیں  
 182 جب تک خود اپنے لیے واعظ نہیں ہو گے.....  
 183 ○ مجلس نمبر 13  
 183 تین چیزیں یاد کرنے والی ہیں  
 184 رمضان المبارک کی عظمت  
 184 بڑے لوگوں کی محفل سے بچ  
 186 اللہ چاہے یہ بھی چاہے  
 187 علیؑ کی اطاعت رسولؐ خدا کی اطاعت ہے  
 188 سب را حوس سے پہلے روح علیؑ نے مجھے سلام کیا  
 188 شہری اور مقداد بن اسود کنڈی رحمت اللہ علیہ  
 190 اہل بیت کی روایت کے بغیر کوئی حق قبول نہیں ہوگا  
 191 زید بن علی بن حسین علیہم السلام کی روایت  
 192 بادشاہوں کی حالت  
 194 ○ مجلس نمبر 14  
 194 وادب کے بعد عا ستجاب ہوتی ہے  
 195 ایک شخص کا قہر کو کہاں دینا  
 195 جناب علیؑ علیہ السلام کا بازار بصرہ میں وعظ کرنا  
 198 علیؑ علیہ السلام پر لعنت کرے گا وہ جہنم میں جائے گا

- 280 جو دشمن آل محمد ہے وہ گمہ حجاب ہے
- 281 جناب مقداد اور عبد الرحمن کے درمیان مکالمہ
- 283 معاویہ اور جابر بن عبد اللہ کے درمیان
- 284 نصیحت کا کفارہ
- 285 ○ مجلس نمبر 22**
- 285 رزق حلال طریقہ سے حاصل کرو
- 285 تین بندوں کی نماز قبول نہیں ہوگی
- 286 معراج کی رات محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آواز
- 287 اے علی! آپ دنیا و آخرت میں میرے بھائی ہیں
- 289 آل محمد کے غم میں رونے کا ثواب
- 289 لوگوں کا معاویہ کی طرف فرار کر کے جانا
- 292 مومن کی تدبیر کرنے سے بچو
- 292 مومن کا اللہ تعالیٰ کے نزدیک مقام و عزت
- 295 نماز فجر کے بعد کی دعائے امام علیہ السلام
- 297 ○ مجلس نمبر 23**
- 297 طالب صبر سے گفتگو
- 300 جو آپ پر ظلم کرے اس کو معاف کرو
- 300 نیکی لمبے ہواں کو کم شمار نہ کرو
- 301 لوگوں سے انصاف کرو
- 302 ابو نعیمان کو نصیحت
- 303 مغبون کون ہے؟
- 304 وہی ہے اس قوم کے لیے
- 305 خدا کی نافرمانی سے بچو
- 305 جو واجبات پورا کرے وہی لوگوں سے بہتر ہے
- 306 منافق کے ساتھ نہ بانی تعلق رکھو
- 306 جو زمانے کی مصیبت پر صبر نہ کرے گا
- 307 نماز مسجد میں ادا کرنا اپنے لیے لازم قرار دو
- 308 تین چیزوں میں خیانت نہ کرنا
- 309 افضل ترین ہدایت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے
- 310 تورات میں چار چیزیں
- 311 باج و کت کی نمازوں کی مثل نہ ہوگی ہے

- 238 ○ مجلس نمبر 18**
- 238 خوفِ خدا میں رونے والی آنکھ
- 239 علاماتِ امام زمانہ کے ظہور کی
- 240 علی کے بارے میں شک کرنے والے کا حشر
- 240 میں سردار ہوں
- 241 وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْيَهُودِ سَأَلْنَا عَنْهُمْ فِي الْقُرْآنِ وَبَيَّنَّا لَهُمْ آيَاتِهِمْ لَعَلَّ هُمْ يَرْجِعُونَ
- 242 امیر المومنین کا اپنے اصحاب کو خطبہ دینا
- 247 پرہیزگاری اور زہد جنت کا باعث ہے
- 248 تمام مومنین بھائی ہیں
- 249 ○ مجلس نمبر 19**
- 249 ایمان کا مضبوط ترین ستون
- 249 جو جس سے محبت کرے گا وہ اس کے ساتھ ہوگا
- 251 عین قرآن کی ہر آیت کے بارے میں جانتے ہوں
- 252 میری رحمت اللہ علیہ کا امام صادق سے سوال
- 253 امیر المومنین علیہ السلام کا خطبہ
- 254 جبکہ جہل سے پہلے آپ کا لوگوں سے خطبہ
- 260 اہلسنت کا جناب موسیٰ بن عمران علیہ السلام
- 262 نیک اعمال کو زیادہ قرار دو
- 262 اللہ جب احسان کرتا ہے تو علم دین عطا کرتا ہے
- 264 ○ مجلس نمبر 20**
- 264 ایقہ کی جدو سے تجاوز نہ کرو
- 265 اس دنیا میں زیادہ اکتفا کرو
- 267 سعید حقیقی کون ہے؟
- 268 حضرت ابو ذر کی جلا وطنی کے دوران تبلیغ
- 274 احسان کے بدلے میں برائی کرنا
- 274 مولانا امیر المومنین علی علیہ السلام کی دعا
- 276 ○ مجلس نمبر 21**
- 276 ایمان کا وزنی ہونا
- 278 نقش کا حساب ہوگا
- 278 نبی اکرم سے ان کے وحی کے بارے میں سوال

344	○ مجلس نمبر 24	312	ہو ذررضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تین چیزیں پسند تھیں
344	سب سے افضل کارام اللہ کی کتاب ہے	313	فلسفہ و بصوتِ حقہ و ان کو اہل سمیت جلاہدیتا ہے
345	تم میرے بعد کمزور ہو جاؤ گے	314	نیک سنت قائم کرنے والے کو عالم کے برابر اجر
346	ایک فرقہ نہایت حاصل کرنے والا ہے	314	مکہ و خلد سے والدین کی خدمت بہتر ہے
347	آر آ پ نہ ہوتے تو میرے بعد مومنین کی	315	شراب نوشی اور بیت پرستی سے اللہ نے روکا ہے
348	وہ بھٹوں ہیں	316	انبیائے کرام کا رما اخلاق کے ساتھ خاص ہیں
349	جن کا اندرون قوی ہوگا تو ظاہر خود بخود قوی	317	تین خست ترین اعمال ہیں
350	○ مجلس نمبر 25	318	تقویٰ کے ساتھ عمل قلیل نہیں ہوتا
350	حضرت ابو ذر غفاری کا لوگوں کو وعظ کرنا	318	زیادہ دو مصائب رسول خدا پر وارد ہوئے ہیں
352	ہزارے نبی مصطفیٰ ہیں	319	نیک عمل جنت میں بہتر لگائے گا
352	مومن کے قتل پر راضی ہونے والے جنسی ہیں	320	مومن کا تک اور امیہ وارد ہوں ہو
353	ہم ارکان دین اور اسلام کے ستون ہیں	320	فرمان خدا کی تفسیر
354	حق کو باطل کے ساتھ نہ ملاؤ	321	رسول خدا کو پریشان نہ کرو
356	اہل دوزخ بھی ٹھہراؤ آل محمد کا واسطہ دے کر	322	اسی سب رسول خدا کی حالت
357	ایک مسخر اور امام علی بن حسین علیہ السلام	323	کونے کے تاجروں کو حوالا کی وعظ
358	حضرت علی علیہ السلام کی آخری وصیت	324	امیر المومنین کا کوئی وارثوں کو وعظ کرنا
360	○ مجلس نمبر 26	325	علی بن حسین کی وعظ پر مشقتیں تقریر
360	نبی اکرم نے آخری حج کے بعد فرمایا	332	میں ابن زبیر کے فتنے سے خوفزدہ ہوں
364	لوگ منافقت کرتے ہیں	333	قول خدا کی تفسیر
367	مکارم اخلاق اس ہیں	334	ایک نیک بھی ہمیشہ کے عذاب سے محفوظ
370	چھ میں سے کوئی ایک بھی انسان میں ہو	335	کوئی ایک روز بھی ہمیشہ کے لیے عذاب سے
371	تجہ البالغہ کیا ہے؟	335	یقین بہتر ہے
372	حضرت سلمان فارسی کی صبح و شام کی دعا	336	موت کو قریب سمجھو
374	○ مجلس نمبر 27	337	صلاح و نفس
374	بیماری اور فقر سے نجات حاصل کرنے کے لیے دعا	338	میں تم سے دو چیزوں کے درمے میں ڈرتا ہوں
375	ماہ رمضان کی فضیلت	338	دل ہاشر لیب بناؤ
376	امیر المومنین علیہ السلام اپنے محبت کرنے	339	تین علیہ السلام کا اپنے اسب کو وعظ کرنا
381	ہم اہل بیت رحمت خدا ہیں	341	شہرت سے بچو
383	اسحاب اور نبی علیہ السلام کے علم کا توازن	341	دو گروہوں کا ملنا
385	اسے عیسائی اپنی آنکھوں کے آنسو بھیجے دو	342	موسیٰ بن عمران علیہ السلام کی مناجات
		343	امدادت بنو

453 ایمان اسلام اور ان کے ارکان کیا ہیں؟  
 456 عبادت پر بہت جلدی عذاب ملتا ہے  
 457 علی علیہ السلام کے لیے رسول خدا کی دعا  
 458 عبدالملک بن مروان کا خطبہ اور ایک مرد  
 461 جناب سیدہ خوات کے وقت کفن کیا گیا  
 465 دین تیرا بھائی ہے

**○ مجلس نمبر 34**

466 جو عمل کچھ ہو جائے وہ قبول نہیں ہوتا  
 466 رزق موت کی طرح تھوڑا ہوتا ہے  
 467 اللہ کا زمین پر فیض کہاں ہے؟  
 469 حضرت ابن عباس کا بصرہ والوں کے لیے خطبہ  
 470 علی علیہ السلام نے ہمیشہ سنت نبی کے تحت ٹھہرایا  
 471 ماں کی ناراضگی کا اثر  
 473 اسٹیج آپ میرے بعد فتویٰ کے متعلق  
 476 قیامت کے دن اللہ تم مخلوق کا ایک میدان  
 478 سب سے بھڑکتی ہیں

**○ مجلس نمبر 35**

480 اللہ کے لیے جنت باندھے  
 481 حضرت عثمان کا اپنے بیٹے کو مٹا کرنا  
 481 میرا اور نبی کا ہاتھ عدالت میں مساوی ہے  
 482 علی علیہ السلام سے محبت کرو  
 483 کون کیا ہے؟  
 484 نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا خطبہ  
 490 انسانوں سے مراد کون لوگ ہیں؟  
 492 مٹی کے شیعہ کی برائیاں انبیوں میں سمجھیں  
 493 چار چیزیں جس میں ہوں گی اس کا ایمان کامل ہے  
 496 مولیٰ کون؟

**○ مجلس نمبر 36**

497 حقوق و مشایخ مست کرو  
 498 شیطان جکڑا ہوتا ہے

**○ مجلس نمبر 28**

389 تمہیں مٹانوں کا عذاب جلدی ملتا ہے  
 390 نجاشی بادشاہ کا جناب حضرت جوہر کے بارے میں  
 392 حضرت امام سید علیہ السلام کی دعا  
 404 عادت چلب کرنے والا غلامی کے لیے  
 405 میں درخت ہوں اور فاطمہ اس کی شاخ ہے

**○ مجلس نمبر 29**

406 سورہ کہف اور ان کی اہل نزل  
 408 لوگوں کی تین قسمیں ہیں  
 412 دین کا عقلم ہمارے ساتھ ہوگا  
 412 ملائی کے لیے شعاع

**○ مجلس نمبر 30**

414 اللہ کی رحمت کرنے والوں کے لیے طوفانی ہے  
 414 دشمن آج کل ہرگز نہیں ہونے کا  
 415 بعض ہاتھیوں اور امام رضا کے درمیان گفتگو  
 416 حضرت امام رضا کا توحید خدا میں بیان

**○ مجلس نمبر 31**

423 سنی نبی کی طرف سے جاہلیت ہے  
 424 فاطمہ علیہ السلام میرا کھڑا ہے  
 424 امیر المؤمنین کا محمد بن ابی بکر اور ابن مسعود  
 441 اپنی ناک کی گولہ ہر نہ کرے

**○ مجلس نمبر 32**

443 تم سب اللہ تعالیٰ کے دین پر ہو  
 443 زوجہ کی اگر تم نے آپ سے سوال کیا  
 446 قیامت کے دن صرف چار سو افراد ہوں گے  
 448 امام حسین رضی اللہ عنہما کی دعا  
 450 دو چیزیں متعلق میں ہیں جن میں ہوسکتی ہیں

**○ مجلس نمبر 33**

451 قیامت کا دن پچاس ہزار سال کا ہوگا  
 452 ایمان دو چیزیں ہیں



- 548 دنیا کے تمام لوگوں سے ناامیدی ظاہر کرو  
 549 عبداللہ بن عباسؓ کی اپنے بیٹے کو وصیت  
 552 ہنست کی نشانیان آل محمد میں سے آئندہ ہیں  
 554 ہر کوئی ہمارے صحبت سے محبت کرتا ہے تو وہ  
 555 نبی تمہیر کے ایک مرد کی بیان کردہ روایت  
 557 امام ادریجی کا اعطاء میں ہاتھ برابر ہوتا ہے  
 559 کریمہ وراثت علم ہے

**560 ○ مجلس نمبر 40**

- 560 ابن آدم تھو سے سوال کیے جا سکتے ہیں  
 561 اپنے بھائی کی عزت کی حفاظت کرو  
 561 ہمارے راز کو پوچھنا اور کھنڈنا تو ضامن جہاد ہے  
 562 قیامت کے دن جس سے تم محبت کرو گے  
 563 ایسے نبی کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہے  
 564 امام حسینؑ کی فحش روئے کی فضیلت  
 565 عکاظ بازار میں نہیں ہیں سنا عدا کا عان  
 570 اس کی بیماری

**572 ○ مجلس نمبر 41**

- 572 خواہشات کی اتباع حق سے ادا کرو دیتی ہے  
 573 نبی اکرمؐ کا اصعب  
 576 محمد بن حنفیہ کا خطبہ  
 578 امام حسنؑ کا خطبہ نبی اکرمؐ سے بعد پہلا اصعب

**582 ○ مجلس نمبر 42**

- 582 لہ کے فرائض کو پورا کرو تا کہ تم مثنیٰ بن سکو  
 583 رسول خداؐ پر فریہ  
 584 امیر المؤمنینؑ کی شہادت پر لوگوں کا رونا کرنا  
 587 اسلام کے ارکان یاغث ہیں  
 588 قیامت کے دن چار چیزوں سے روکے رہو  
 589 حضرت عثمانؓ کا نبیؐ کے فرمان  
 591 چار چیزوں کے بغیر ایمان کامل نہیں ہوتا

- 498 مصیبت کی ابتداء ہم سے ہوتی ہے  
 504 نبی اکرمؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہجر  
 508 معاد یہ کامیاب بنانے کا راز انکارنا  
 509 نبی مایہ السلام سے محبت انعام میں رکھنے کا  
 509 ہم اللہ کی مخلوق میں سب سے شیر و انگلیں ہیں  
 510 جو اللہ کی نشانی کا انکار کرے وہ بے دین ہے

**512 ○ مجلس نمبر 37**

- 512 موت کا خوف رکھنے والا دنیا کو چھوڑ دیتا ہے  
 513 مومن نماز کو ہمیشہ ادا کرے گا  
 513 سب ذکوہ اور اس کا تو موشی مرزا شروع  
 514 لوگوں کو اس کے نام سے پکارا جائے گا  
 515 امام محمدؑ باقرؑ یہ السلام کی وصیہ  
 521 واقعہ فتنہ اور ابرہہ کا واقعہ  
 522 چوتھی چیزیں دل کو فاسد کر دیتی ہیں  
 523 غریب و قرض دار کو مہلت دو  
 525 جو اپنے بھائی کو فائدہ دے

**525 ○ مجلس نمبر 38**

- 525 جو چیز تم پر سب سے لویا وہ انبیا ہے  
 526 سب سے زیادہ کھیل کون ہے؟  
 526 رسول خداؐ کا علیؑ علیہ السلام کے حق میں دعا کرنے  
 527 اسے اہل بیتؑ انما لہم رزق  
 527 جناب شہداء ہنست میں بن ابی طالب کے شعار  
 529 رسول خداؐ تم حسینؑ علیہ السلام میں  
 530 شام فرمایاں کہ حد تک نبی کے شعار  
 532 جناب شہداء ہنست میں علیؑ علیہ السلام کا خطبہ  
 536 سب سے پہلے شعار جو امام حسینؑ علیہ السلام  
 538 راہل کا امام سنانؑ علیہ السلام کی شان میں قصیدہ  
 544 میرا تعلق دنیا اور آخرت میں قائم ہے  
 545 اسے چھوڑنے میں تیرے دوریہ میرا ہے  
 546 بھائیوں کی ملاقات

**548 ○ مجلس نمبر 39**

## امالی شیخ مفید اور نشر اخبارِ معصوم علیہم السلام

امالی لغت عرب کا لفظ ہے جو اردو زبان و ادب میں شاذ و نادر ہی مستعمل ہے اور نہ ہی اردو میں اس کا نعم البدل موجود ہے۔ ہاں البتہ انگریزی زبان کا ایک لفظ جو اب اردو لغت کا بھی حصہ بن چکا ہے امالی کا ہم معنی ہے اور وہ ہے نوٹس (Notes)۔ بزرگ علمائے اعلام کا وطیرہ تھا کہ اپنی تالیفات و تصنیفات کی اساس کے طور پر اور اپنی یادداشتوں کو محفوظ رکھنے کے لیے گاہے گاہے نوٹس بناتے رہا کرتے تھے جن پر بعد ازاں ان پر اپنی تحریروں کی بنیاد رکھے اور ان سے بھرپور فائدہ اٹھاتے۔ یہ نوٹس معلومات کا خزینہ ہوا کرتے تھے۔

امالی شیخ صدوق کے بعد امالی شیخ مفید اور امالی شیخ طوسی خصوصی اہمیت کی حامل ہیں۔ شیخ مفید عالم تشیع کے عالم بے بدل تھے اور شیخ صدوق کے تلامذہ میں سے تھے۔ چنانچہ انہوں نے اپنے استاد محترم کے اندازِ نظری کو اپنایا۔ البتہ امالی شیخ مفید اور امالی شیخ صدوق میں ایک بنیادی فرق ہے۔ امالی شیخ صدوق مجالس کے ذیلی موضوعات پر مبنی ہے جس میں شیخ صدوق نے فرموداتِ معصومین کے علاوہ دیگر علمی و عملی نکات کو بھی محفوظ کیا گیا ہے جبکہ امالی شیخ مفید محض احادیث (اخبار) پر مبنی ہے۔ ہر باب مجلس سے شروع ہوتا ہے۔ ہر مجلس میں حدیثِ رسول مقبول اور اقوالِ معصومین علیہم السلام مندرج ہیں۔ علامہ کا اسلوب مجلس آج کے قاری کو دعوت دیتا ہے کہ ہمارے بزرگ علماء اسلام کا مجلس عزا پڑھنے کا انداز و روش کیا تھا۔ سلفِ صالحین کا مقصد و ہدف اصلاحِ معاشرہ اور تطہیرِ نفس کی طرف دعوت دینا مقصود و مطلوب تھا کہ لوگ آلِ اطہار کے کردار و سیرت کو دیکھ کر اپنا تزکیہ نفس کریں۔

امالی شیخ صدوق کے بعد اس معتبر اور مستند امانی کی اشاعت کا بیڑا اٹھانا حجۃ الاسلام  
 و المسلمین آقائے مکرم ریاض حسین جعفری فارغ التحصیل اسکالر قم یونیورسٹی اور ناشر علوم آل محمد  
 کا ایک عظیم کارنامہ ہے۔ عربی زبان سے اس کتاب کو اردو زبان میں منتقل کروایا گیا۔ اس  
 کے مترجم حجۃ الاسلام سید منیر حسین رضوی صاحب نے خوب محنت کی ہے، جبکہ اُن کی اس  
 کاوش کو چارچاند لگانے کا کام علامہ ریاض حسین جعفری صاحب نے کیا۔ مجھے کتاب ہذا کی  
 ادبی و معنوی تصحیح کے لیے مقرر فرمایا گیا ہے۔

دورانِ مطالعہ کتاب کے مشتملات نے بہت متاثر کیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ کتاب  
 عملی تشبیح کے ایک چارٹر کی حیثیت رکھتی ہے اور تمام مومنین کو اس کا مطالعہ کرنا چاہیے۔ میں  
 وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ یہ کتاب اپنے ہر قاری کو متاثر کرے گی اور نہ صرف یہ بلکہ اُس کی  
 زندگی کو بدل کر رکھ دے گی۔ مومنین کو اپنے مقام و منزلت، اپنے حقوق و فرائض، اپنے عقائد  
 و اعمال کی کامل تفہیم ہو سکے گی۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہماری اس بحث و تہیص سے زیادہ اہم  
 بلکہ اہم ترین وہ معلومات اور تعلیمات ہیں جو امانی میں محفوظ ہیں۔ موقعِ عمل کی مناسبت  
 سے ایک روایتِ علم کے ہارے میں ملاحظہ کیجیے کہ حصولِ علم اور تشریحِ علم کی کیا حقیقت اور  
 منزلت ہے۔

حضرت امام صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول خدا صلی اللہ علیہ  
 وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا: ”یا رسول اللہ! علم کیا ہے؟ آپ  
 نے فرمایا: علم انصاف اور میانہ روی ہے۔ اس نے پھر عرض کیا: اس کے بعد کیا ہے؟ آپ  
 نے فرمایا: علم کو یاد کرنا۔ اس نے پھر عرض کیا: اس کے بعد کیا ہے؟ آپ نے پھر فرمایا: اس  
 علم کو نشر کرنا۔“

امام علیہ السلام نے فرمایا: علما سے مراد وہ لوگ ہیں جن کا قول ان کے عمل کے  
 مطابق ہو اور جن کا قول ان کے عمل کے مطابق نہیں ہے وہ عالم نہیں ہیں۔

چونکہ امالی کی اشاعت ایک علمی خدمت ہے۔ چنانچہ ہم نے علم کی حقیقت اور حقیقی علماء کی بات کی۔ اس کے بعد اس علم کے متحمل شیعیان حیدرکزار کے بارے میں ایک روایت کا مفہوم عرض ہے۔ صادقین علیہا السلام کا فرمان ہے کہ ”شیعہ تین طرح کے ہیں: ایک وہ جو ہم پر (محض) فخر کرنے کے لیے شیعہ کہلاتے ہیں۔ دوسرے وہ جو شیعیت کو اپنا ذریعہ روزگار بنائے ہوئے ہیں۔ تیسرے وہ جو ہم میں سے ہیں اور ہم ان میں سے ہیں۔“

اس فرمان کی روشنی میں دو برحاضر کے سادات و مومنین اور خطباء و ذاکرین نیز دوسرے اہل علم اپنا احساب کریں ورنہ برائے نام شیعہ ہونے کا کچھ فائدہ نہیں۔ اس تلخ حقیقت کے بیان کے بعد اپنی روش کے مطابق دل چاہ رہا ہے کہ اس عظیم کتاب اخبار سے ماخوذ چند معلوماتی نکات پیش کیے جائیں جو دل میں اترتے چلے جاتے ہیں اور جن کو جان کر کوئی بد قسمت اور شقی القلب ہی حقیقی مومن بننے کی کوشش نہیں کرتا ورنہ ہر باشعور مومن اپنی زندگی کو بدل سکتا ہے۔

اللہ ہم سب کو اہل لذت کے بجائے اہل علم بننے کی توفیق عطا فرمائے۔

حالب دُعا!

پروفیسر مظہر عباس چودھری

## عرض مترجم

تمام حمد ہے اس خالق بے مثل و بے مثال کی جو وحدہ لا شریک ہے اور اس نے بے مثل و بے مثال ہوتے ہوئے ایسی چودہ ہستیاں خلق فرمائیں جو اپنی مثال آپ ہیں۔ آدم سے لے کر عیسیٰ تک کوئی نبی اس جیسا نہیں اور آدم سے قیامت تک کوئی خاتون ان میں شامل خاتون کی مثل نہیں۔ ان میں شامل آمنہ اور اوصیاء جیسا کوئی امام وصی اور ولی نہیں ہے۔ یہ ہستیاں خالق کی تخلیق کا شہکار ہیں۔ اتنی عظیم ہستیاں خلق کرنے کے بعد ان کو اپنی معرفت کا ذیلہ قرار دیا ہے۔ گویا اگر خالق کی معرفت ان کے ذریعے سے حاصل ہوئی تو وہ برحق ہوگی۔ وگرنہ معرفت توحید ممکن نہیں ہے۔ گویا ان کو دیکھ کر خالق کی معرفت حاصل کرو۔ ان کا علم دیکھو تو جب تم کو ان کے علم کا کمال نظر آئے تو پھر تمہیں معلوم ہوگا جس نے ان کو علم عطا کیا ہے کہ جس کی کوئی حد ہمیں نظر نہیں آتی تو وہ خود کتنا بڑا عالم ہے۔ یعنی ان کے اوصاف کو دیکھو اور اس کی معرفت حاصل کرو کہ وہ کتنا بڑا خالق ہے جس نے ان عظیم ہستیوں کو خلق فرمایا ہے اور پھر ان کو اس منزل پر فائز کیا ہے کہ یہ ماتشاؤن الایمان یشاء اللہ کے مصداق بن گئے ہیں یعنی یہ وہی چاہتے ہیں جو کچھ وہ چاہتا ہے اور کبھی میں نے یہ بھی دیکھا ہے کہ پہلے یہ چاہتے ہیں پھر وہ بھی چاہتا ہے۔ جیسا کہ جناب سیدہ نے بچوں سے فرمایا تھا کہ آپ کے کپڑے درزی کے پاس ہیں۔ تو ان کی چاہت کو اس نے اپنی چاہت قرار دے کر پایہ تکمیل تک پہنچایا اور ان کو اس عظیم کردار کا مالک بنایا کہ ان کی اطاعت کو اس نے اپنی اطاعت قرار دے کر فرمایا:

من يطاع الرسول فقد اطاع الله اور ایسے ہی ان کی نافرمانی کو اپنی نافرمانی قرار دیا۔ سب کے سب اجسام میں الگ الگ ہیں لیکن کردار و سیرت سب کی ایک ہے۔ کردار و سیرت کے اتحاد کو دیکھ کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اولنا محمد و آخرنا محمد و کلنا محمد کہ ہم کردار میں سیرت میں ہم سب ایک ہیں۔ ان کے نہ اوصاف میں فرق نہ سیرت و کردار میں فرق ہاں منصب وغیرہ میں فرق تھا۔ ان میں ایک نبی ہے تو باقی نبی کے اوصیاء و خلیفہ ہیں۔ چونکہ اس نبی اکرم کے بعد نبوت ختم ہو چکی تھی اور کوئی نبی آ نہیں سکتا تھا ورنہ ان کے کردار و اوصاف میں کوئی کمی نہیں تھی اور ان کو خالق یہ منصب عطا فرماتا کہ اگر کوئی نبی ان کی ولایت کے بغیر مبعوث نہیں ہوا۔

تفسیر برہان میں یہ روایت موجود ہے کہ سارے نبیوں نے ان کی ولایت کو قبول کرتے ہوئے جو کلمہ پڑھا (لا الہ الا اللہ محمد رسول و علی ولی اللہ) تو گویا سارے نبی میرے نبی کے امتی ہیں اور ہمارا نبی سب کا سردار نبی ہے۔ اس نبی کا حکم سارے نبیوں پر واجب الاتباع ہے اور میرا نبی سب نبیوں پر گواہ ہے۔ گویا سب انسانیت پر ان کی نبوت و ولایت اور وصایت نافذ ہے۔ اور کوئی ان کی ولایت سے خارج نہیں ہے۔ ان کی ولایت اللہ کی ولایت ہے۔ فرق اتنا ہے اللہ کی ولایت ذاتی ہے اور ان کی ولایت اللہ کی عطا کردہ ہے ورنہ وہ ہی رب العالمین ہے اور یہ رحمۃ للعالمین ہیں۔ مثل خدا کی ان کی نافرمانی جہنم کو واجب قرار دیتی ہے اور ان کی اطاعت جنت کو واجب قرار دیتی ہے اور ان کی اطاعت کرنا اور ان کی نافرمانی سے بچنا اس وقت ممکن ہے جب ہمیں ان کے فرمان کا علم ہو اور ہم ان کے فرمان کو سمجھ سکیں؛ کیونکہ یہ عرب میں تھے اور ان کے سارے فرامین عربی زبان میں تھے اور ہمارے معاشرے کے ہر فرد کے لیے عربی کو سمجھنا ممکن نہیں تھا۔ اس لیے میں نے اللہ تعالیٰ کی توفیق اور ان کی مدد سے ان کے فرامین کو اردو زبان میں پیش کرنے کی کوشش کی۔ اس سے پہلے میں امالی شیخ صدوق رحمۃ اللہ علیہ کو

قارئین کی خدمت میں پیش کرنے کا شرف حاصل کر چکا ہوں اور پھر مشکوٰۃ الانوار بھی پیش کی ہے اور اب امالیٰ شیخ مفید رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے قارئین محترم کی خدمت میں پیش کرنے کا شرف حاصل کر رہا ہوں۔ اس میں بھی میری پوری کوشش رہی ہے کہ آسان اور سلیس انداز میں مطلب کو پیش کروں اور اگر کوئی کوتاہی ہوگئی ہو تو قارئین سے گزارش ہے یا تو وہ متوجہ کریں یا پھر صرف نظر کریں۔ بہتر ہے کہ متوجہ کریں تاکہ دوسرے ایڈیشن میں اس کوتاہی کو دُور کیا جاسکے۔

اس کوشش میں میرا حوصلہ ادارہ کے سربراہ علامہ قبلہ ریاض حسین جعفری فاضل قم نے بڑھایا ہے اور ان کی کاوش اور زحمت کی وجہ سے میرے اندر اتنی ہمت ہوئی ہے کہ میں تیسری کتاب آپ کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں۔ میری دعا ہے کہ موصوف کی توفیقات میں اللہ تعالیٰ بحق محمد و آل محمد بہت زیادہ اضافہ فرمائے اور ان کو ترویج دین میں اور ہمت عطا فرمائے۔

قارئین محترم! میں نے پوری امانت داری سے ترجمہ کرنے کی کوشش کی ہے۔ میں فقط ترجمہ کرنے والا ہوں اس کتاب کی ہر حدیث و روایت کا معتقد ہونا ضروری نہیں ہے۔ لہذا اگر کسی حدیث یا روایت میں قارئین اختلاف کریں تو اس کا مترجم پر الزام نہ لگائیں کیونکہ میرا کام فقط ترجمہ کرنا ہے۔ ویسے میں کوشش کرتا ہوں کہ اگر کوئی روایت ہمارے شیعہ نظریات کے خلاف ہے تو اس کی وضاحت کرنے کی کوشش کی ہے۔ میری دعا ہے کہ خداوند کریم اپنے کرم و لطف کے ذریعے اس کتاب کو میری اور میرے والدین کی بخشش کا ذریعہ قرار دے اور قارئین کے لیے بھی اس کو مفید قرار دے اور ناشر علامہ جعفری صاحب کے لیے بھی خداوند کریم اس کو بخشش کا وسیلہ قرار دے اور ہم سب کو خداوند کریم محمد و آل محمد کی قیامت کے دن شفاعت نصیب فرمائے۔

میری دعا ہے کہ خداوند کریم مجھے اور توفیق عطا فرمائے تاکہ میں محمد و آل محمد کے

فرائین کو اپنے قارئین کی خدمت میں پیش کر سکوں۔ میں نے اس (کتاب) میں ہر حدیث کا سلسلہ سند کو حذف کر دیا ہے سوائے اہل راوی کے۔ اور یہ اس لیے کیا گیا ہے تاکہ کتاب کا حجم زیادہ نہ ہو تاکہ قارئین پر بوجھ نہ بنے اور خود ادارے کے لیے زیادہ حجم والی کتاب کی اشاعت بوجھ بن جاتی ہے۔

طالب دُعا

سید منیر حسین رضوی

مدرسہ جامعہ المصطفیٰ لاہور



## مجلس نمبر 1

[ بروز ہفتہ یکم رمضان المبارک سال ۱۴۰۴ ہجری قمری ]

الحمد لله رب العالمين الرحمن الرحيم ، والصلاة والسلام على  
السيد الكريم، محمد بن عبدالله خاتم النبيين وآله الصراط  
المستقيم، الأمة المعصومين صلوات الله عليهم اجمعين!

### فرشتہ عمل بندہ پر موکل ہوتا ہے

مجلس يوم السبت مستهل شهر رمضان سنة اربع وار بعامة  
بمدينة السلام في الزيارين في درب رباح منزل ضمرة أبي الحسن على بن  
محمد بن عبدالرحمن الفارسي أدام الله عزه باملائه من كتبه ﴿حدثنا﴾  
الشيخ الأجل المفيد ابو عبدالله محمد بن محمد بن النعمان أدام الله حراسته  
وتوفيقة في هذا اليوم ﴿قال أخبرني﴾ ابو الحسن احمد بن محمد بن الويد،  
عن أبيه محمد ابن الحسن، عن محمد بن الحسن الصفار، عن احمد بن  
محمد بن عيسى، عن محمد بن خالد عن ابن حماد، عن أبي جميلة، عن  
جابر بن يزيد، عن أبي جعفر محمد الباقر عليه السلام، عن أبيه قال ان  
الملك الموكل بالعبد يكتب في صحيفة اعماله فاملوا في أولها خيراً وفي  
آخرها خيراً يغفر لكم ما بين ذلك (روى هذا الحديث السيد على بن طاووس في  
كتاب محاسبة النفس نقلًا عن هذا الكتاب، ورواه أيضاً في الفصل الثاني والعشرين من  
كتاب فلاح السائل)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے اپنے والد المحترم سے نقل فرمایا ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے ہر بندے پر ایک فرشتہ موکل فرمایا ہے جو اُس کے اعمال کو نامہ اعمال کے صحیفہ میں تحریر کرتا ہے۔ تم اُس کے ابتداء اور آخر میں نیکی تحریر کرو تو درمیان عرصے کو خدا معاف کر دے گا۔“

### اہل بیت میں شک کرنے والے کا عمل قبول نہیں ہوگا

﴿قال أخبرني﴾ أبو الحسن علي بن محمد بن زبير الكوفي اجازة ﴿قال حدثنا﴾ أبو الحسن علي بن الحسن بن فضال ﴿قال حدثنا﴾ علي بن أسباط عن محمد بن يحيى أخى مفلس عن العلاء بن رزین عن محمد بن مسلم عن احدهما عليهما السلام قال قالت له انا نرى الرجل من المخالفين عليكم له عبادة واجتهاد وخشوع فهل ينفعه ذلك شيئاً ، قال يا محمد ان مثلنا اهل البيت مثل اهل بيت كانوا فى بنى اسرائيل وكان لا يجتهد أحد منهم أربعين ليلة الادعا فأجيب وان رجلاً منهم اجتهد أربعين ليلة ثم دعا فلم يستجب له فأتى عيسى بن مريم عليه السلام يشكو اليه ما هو فيه ويسأله الدعاء له فتنظير عيسى وصلى ثم دعا فأوحى الله اليه يا عيسى ان عبدى أتانى من غير الباب الذى اوتى منه انه دعانى وفى قلبه شك منك فلو دعانى حتى ينقطع عنقه وتنتشر انامله ما استجبت له فالتفت عيسى عليه السلام فقال تدعو ربك وفى قلبك شك من نبيه ، قال يا روح الله وكلمته قد كان والله ما قلت فأسال الله ان يذهب به عنى فدعا له عيسى عليه السلام فتقبل الله منه وصار فى حد اهل بيته كذلك نحن اهل البيت لا

يقبل الله عمل عبد وهو يشك فينا-

حاشیہ نمبر 2: (بخلاف اسناد)

حضرت محمد بن مسلم نے حضرت امام محمد باقر اور حضرت امام جعفر صادق علیہما السلام میں سے ایک سے روایت کی ہے۔ راوی کہتا ہے میں نے امام علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا: مولاً! میں نے آپ کے مخالفین میں سے ایک شخص کو دیکھا ہے کہ اُس کی عبادتِ راہِ خدا میں کوشش اور ششوع بہت زیادہ ہے۔ کیا یہ چیزیں اُس کو کوئی فائدہ پہنچائیں گی؟ آپ نے فرمایا: اے محمد! ہم اہل بیت کی مثال ایسے ہی ہے جیسے بنی اسرائیل میں اہل بیت کی تھی۔ آپ نے فرمایا: بنی اسرائیل میں ایک مرد ایسا تھا جو چالیس راتیں عبادت کرتا رہا اور دعا کرتا رہا۔ چالیسویں رات کے بعد اُس کی دعا قبول ہوئی۔ ایک اور شخص تھا جو چالیس راتیں عبادت و رخصت میں مشغول رہا اور دعا کرتا رہا، لیکن اُس کی دعا قبول نہ ہوئی۔ وہ ایک دن جناب عیسیٰ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اور آپ سے دعا کے قبول نہ ہونے کا شکوہ کیا اور عرض کی: اے اللہ کے نبی! خدا سے آپ میرے لیے دعا کریں۔ جناب عیسیٰ نے باطہارت ہو کر نماز ادا کی اور اُس شخص کے لیے دعا مانگی۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ پر وحی نازل فرمائی:

”اے عیسیٰ! یہ بندہ میرے متعین کردہ راستے سے ہٹ کر دوسرے راستے سے میرے پاس آنا چاہتا ہے۔ تمہارے بارے میں اس کے دل میں شک ہے۔ اگر یہ شخص مجھے پکارے اور پکارتے پکارتے اُس کی گردن ٹوٹ جائے اور اُس کے ہاتھوں کی انگلیاں سکڑ کر بکھر جائیں میں اُس کی دعا کو توبہ بھی قبول نہیں کروں گا۔“

جناب عیسیٰ اُس کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے بندہ خدا! تو خدا کو پکارتا ہے جبکہ اُس کے نبی کے بارے میں تیرے دل میں شک پایا جاتا ہے۔ اس شخص نے عرض کی:

اے روح اللہ اور کلمۃ اللہ! واقعاً آپ نے سچ فرمایا ہے۔ آپ میرے لیے خدا کی بارگاہ میں دعا کریں، تاکہ وہ مجھے اس حالت سے باہر نکال دے اور آپ سے متعلق میرے دل کو آپ کے بارے میں شک سے پاک کر دے۔ جناب عیسیٰ علیہ السلام نے اُس کے بارے میں دعا کی اور اُس کی حالت شک ختم ہوئی اور پھر اُس نے دعا کی اور خداوند متعال نے اُس کی دعا کو قبول فرمایا، اور وہ ان کی اہل بیت کی حد میں داخل ہو گیا۔

آپ نے فرمایا (اے محمد) ہم اہل بیت بھی ایسے ہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُس شخص کے اعمال کو قبول نہیں کرے گا جو ہمارے بارے میں شک کرتا ہے۔

### مولانا علیؑ کی وجہ سے تین شخص ہلاک ہوں گے

﴿قال أخبرني﴾ ابو الحسن علی بن محمد بن الزبير ﴿قال حدثنا﴾ محمد ابن علی بن مہدی ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن علی بن عمرو ﴿قال حدثنا﴾ ابی جمیل بن صالح عن ابی خالد الکابلی عن الاصبغ بن نباتة قال دخل الحارث الهمدانی علی امیر المؤمنین علیہ السلام فی نفر من الشیعة ، وکنت فیهم فجعل الحارث يتأود فی مشیتہ ویخبط الارض بمحجنہ وکان مریضاً فاقبل علیہ امیر المؤمنین علیہ السلام وکانت له منه منزلة فقال کیف تجدک یا حارث فقال نال الدهر یا امیر المؤمنین منی ، وزادنی اواراً وغلیلاً اختصام اصحابک ببابک ، قال وقیہم خصومتہم ، قال فیکل فی الثلاثۃ من قبلک فمن مفرط منهم غال ، ومقتصد قال ومن متردد مرتاب لا یدری یقدم ام یحجم فقال حسبک یا اخا همدان الا ان خیر شیعتی النمط

۱- [قال فی شانک والبليلة من قبلک] کذا بدلا عن العبارة مذکورة فی اکثر نسخ

الاوسط اليهم يرجع الغالى وبهم يلحق التالى، فقال له الحارث لو كشفت  
 فذاك ابى وامى الرين عن قلوبنا وجعلتنا فى ذلك على بصيرة من امرنا، قال  
 عليه السلام فذك فانك امرؤ ملبوس عليك- ان دين الله لا يعرف بالرجال  
 بل بآية الحق فاعرف الحق تعرف اهله، يا حارث ان الحق احسن الحديث  
 والصادع به مجاهد وبالحق اخبرك فارعنى سمعك ثم خبر به من كان له  
 حصافة من اصحابك، الا انى عبد الله واخو رسوله وصديقه الاول الاكبر  
 [ل] صدقته وادم بين الروح والجسد ثم انى صديقه الاول فى امتكم  
 حقاً ، فنحن الاولون ونحن الآخرون ونحن خاصته يا حارث وخاصته-  
 وانا صنوه ووصيه ووليه وصاحب نجواه وسره- أو تيت فهم الكتاب  
 وفصل الخطاب وعلم القرون والاسباب واستودعت الف مفتاح يفتح كل  
 مفتاح الف باب يفضى كل باب الى الف الف عهد، وأيدت واتخذت  
 وامددت بليلة القدر نفلأ وان ذلك بحرى لى ولمن استحفظ من ذريتى ما  
 جرى الليل والنهار حتى يرث الله الارض ومن عليها، وابشرك يا حارث  
 لتعرفنى عند العمامت وعند الصراط وعند الحوض وعند المقاسمة- قال  
 الحارث وما المقاسمة قال مقاسمة النار اقسامها قسمة صحيحة اقول هذا  
 لى فاتركيه وهذا عدوى فحذيه- ثم اخذ امير المؤمنين عليه السلام بيد  
 الحارث فقال يا حارث اخذت بيدك كما اخذ رسول الله [ص] بيدي فقال لى  
 وقد شكوت اليه حسد قريش والمنافقين لى انه اذا كان يوم القيمة اخذت  
 بحبل الله وبحجزته- يعنى عصمته من ذى العرش تعالى- واخذت انت  
 يا على بحجزتى واخذ ذريتك بحجزتك واخذ شيعتكم بحجزتكم فماذا  
 يصنع الله بنبيه وما يصنع نبيه بوصيه ، خذها اليك يا حارث قصيرة من

طويلة<sup>۱</sup> أنت مع من احببت ولك ما اكتسبت يقولها ثلاثاً، فقام الحارث  
بيجررد، وهو يقول ما ابالي بعدها متى لقيت الموت او لقيني، قال جميل  
بن صالح واتشدني ابو هاشم السيد الحميري رحمه الله فيما تضمنه هذا  
الخبير:

قول على لحارث عجب	كم ثم اعجوبة له حملا
يا حار همدان من يميت يرني	من مؤمن او منافق قبلا
يعرفني طرفه واعرفه	بنته واسمه وما عملا
وانت عند الصراط تعرفني	فلا تخف عشرة ولا زللا
اسقيك من بارد على ظمأ	تخاله في الحلوة العسلا
اقول للنار حين توقف	للعرض دعيه لا تقربى الرجالا
دعيه لا تقربيه ان له	حبلا بحبل الوصي متصلا

**تحدیث نمبر 3:** (بخذف اسناد)

اصح بن نباتہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت بیان کی ہے کہ ہم سب خدمت  
امیر المؤمنین علی علیہ السلام میں موجود تھے کہ حارث ہمدانی (جو آپ کے شیعوں میں سے  
تھے) وہ آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ اُن کے لیے چلنا مشکل تھا اور وہ  
بیساکھی کے سہارے چل رہے تھے وہ مریض تھے۔ چونکہ امیر المؤمنین کی نگاہ میں اُن کی  
عزت تھی آپ اُن کی طرف متوجہ ہوئے اور آپ نے فرمایا:

اے حارث! تمہارا کیا حال ہے؟ انہوں نے عرض کیا: امیر المؤمنین! زمانہ مجھ سے  
منہ موڑ چکا ہے اور میرے بارے میں نفرت اور کینہ ہے اور غیر مہذب رویے اختیار کر چکا ہے

۱- وفي المثل [قصيرة من طويلة] اي شجرة من نخلة، يضرب في اختصار الكلام قاله

اور آپ کے اصحاب میں سے بھی کچھ میرے ساتھ آپ کے بارے میں معاندانہ کردار ادا کرتے ہیں۔ میری یہ کیفیت اور مصیبت آپ کی وجہ سے ہے۔

آپ نے فرمایا: اے حارث! میری وجہ سے تین قسم کے افراد ہلاک ہوں گے: ایک وہ شخص جو میرے بارے میں غلو اور افراط کا شکار ہوا۔ دوسرا وہ شخص ہے جو میری شان و عظمت میں مقنصر ہے۔ تیسرا وہ شخص ہے جو مردود و پریشان ہے۔ وہ مجھے باقیوں پر مقدم رکھے یا موخر کرے۔ آپ نے فرمایا: اے حارث! تمہارے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ تمہیں یہ معلوم ہو کہ میرے شیعوں میں سے سب سے افضل و بہتر وہ شخص ہے جو درمیانی راہ اختیار کرے اور ان کی طرف غالی بھی رجوع کریں اور دوسرے بھی ان کی اتباع کریں۔

حارث نے کہا: اے مولاً! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ ہمارے دلوں سے اس مشکل کو دور کر دیں اور آپ ہمیں اس امر میں معرفت عطا کریں۔

آپ نے فرمایا: اے حارث! ایسا لگتا ہے کہ تمہارے لیے یہ معاملہ خلط ملط ہو چکا ہے۔ اے حارث! اللہ کے دین کو لوگوں کی وجہ سے مت پہچانو بلکہ واضح اور حق آیت و دلیل کے ساتھ دین کی معرفت حاصل کرو۔ حق کی معرفت حاصل کرو اور اس حق سے اہل حق کی پہچان کرو۔

اے حارث! حق ہی بہترین حدیث ہے اور اس کی طرف مائل اور متوجہ ہونا جہاد ہے اور میں تمہیں حق کے بارے میں خبر دیتا ہوں کہ تم اس کی طرف توجہ کرو۔ اور جو تمہارے سمجھ دار دوست ہیں ان کو حق کے بارے میں خبر دو۔ آگاہ ہو جاؤ! میں اللہ تعالیٰ کا بندہ اور اس کے رسول کا بھائی ہوں اور ان کی سب سے پہلے تصدیق میں نے کی تھی۔ میں نے آپ کی اس وقت تصدیق کی جب آدم روح اور جسد کے درمیان تھے۔ پھر اس امت میں سے سب سے پہلے آپ کی حقانیت کی تصدیق کرنے والا تھا۔ ہم اوّل ہیں اور ہم ہی آخری ہیں اور ہم آپ کے خاص ہیں۔

اے حارث! ہم ہی اس کے خالص ہیں۔ میں آپ کا بھائی، آپ کا وصی، آپ کا دلی، آپ کا رازدان اور آپ کے اسرار کا مالک ہوں۔ مجھے کتاب کا فہم، فصل الخطاب (یعنی حق و باطل کو جدا کرنے والا خطاب) اشیاء کے حقائق اور اسباب کا علم عطا کیا گیا ہے۔ مجھے ایک ہزار چابی عطا کی گئی ہے اور ہر چابی سے ایک ہزار دروازے کھلتے ہیں اور ہر دروازے سے میرے لیے ہزار ہزار عہد کھلتے ہیں اور میری تائید کی گئی ہے اور مجھے منتخب کیا گیا ہے اور شب قدر میں نوافل کے ساتھ میری مدد کی گئی ہے۔ یہ سارے اوصاف میرے لیے ہیں اور میری نسل میں سے جو بھی شب و روز ان کی حفاظت کرے گا ان کے لیے میں حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ زمین اور جو کچھ اس پر موجود ہے ان سب کا وارث بنایا گیا ہے۔

اے حارث! میں تمہیں بشارت دیتا ہوں کہ تو مجھے موت کے وقت، صراط پر حوض کوثر پر اور مقاسمہ کے وقت پہچانے گا۔

حارث نے عرض کی: مولاً! مقاسمہ سے آپ کی کیا مراد ہے؟

آپ نے فرمایا: جہنم کی تقسیم کے وقت میں جہنم کو ٹھیک ٹھیک تقسیم کروں گا اور اس سے کہوں گا کہ یہ میرا دوست اور محب ہے اس کو چھوڑ دے اور یہ میرا دشمن ہے اس کو پکڑ لے۔ اس کے بعد امیر المؤمنین نے حارث کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا:

اے حارث! جس طرح میں نے آپ کا ہاتھ پکڑا ہوا ہے اسی طرح رسول خدا نے میرا ہاتھ پکڑا ہوا تھا اور میں قریش اور منافقین کا آپ سے شکوہ کر رہا تھا۔ آپ نے فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا اُس وقت میرے ہاتھوں میں اللہ تعالیٰ کی رسی اور اس کا دامن (یعنی دامن سے مراد اللہ تعالیٰ کی طرف سے عصمت اور حفظ و امان ہے) ہوگا۔

اے حارث! میرا دامن تمہارے ہاتھ میں اور تمہاری ذریت و نسل کے ہاتھوں میں تمہارا دامن ہوگا اور آپ کے شیعوں کے ہاتھوں میں تیری ذریت و نسل کا دامن ہوگا۔ جو سلوک اللہ تعالیٰ اپنے نبی سے کرے گا وہی سلوک اس کا نبی اپنے وصی سے کرے گا۔



اے حارث! یہ ایک طولانی گفتگو میں سے چھوٹا سا ٹکڑا ہے اس کو اپنے پاس محفوظ کرلو۔ پھر آپ نے تین دفعہ فرمایا:

اے حارث! جس سے تو محبت کرے گا قیامت کے دن تو اُس کے ساتھ محشور ہوگا اور اس دنیا میں جو تو کسب کرے گا وہی آخرت میں تیرا مقدر ہوگا۔ اس کے بعد حارث کھڑے ہوئے اور ان کی چادر زمین پر گھسیٹتی جا رہی تھی۔ ان کی زبان پر یہ الفاظ جاری تھے کہ ”اب مجھے کوئی فکر نہیں ہے خواہ موت مجھ سے ملاقات کرے یا میں موت سے ملاقات کروں“۔

جیمیل بن صالح بیان کرتے ہیں کہ ابو ہاشم سید حمیری خدا اس پر اپنی رحمت نازل کرنے نے اس روایت کے مضمون کے مطابق یہ اشعار پڑھے: -

- ① ”علیٰ کا فرمان حارث کے لیے عجیب تھا اور اس پر جتنا بھی تعجب کیا جائے وہ کم ہے۔“
- ② ”اے حارث ہمدانی! جو بھی مرے گا خواہ وہ مؤمن ہو یا منافق ہو وہ مجھے دکھ کر مرے گا۔“
- ③ ”وہ مجھے جلدی پہچان لے گا اور میں اُس کے اسم اُس کے اوصاف اور جو کچھ وہ انجام دیتا رہا ہوگا ان سب کو جانتا ہوں گا۔“
- ④ ”اور تو مجھے پل صراط پر موجود پائے گا تو اس کی تختی اور دشواری سے نہ گھبرا۔“
- ⑤ ”میں تجھے حوض کوثر کے ٹھنڈے پانی سے سیراب کروں گا جو پانی ٹھنڈا اور میٹھا ہوگا۔“
- ⑥ ”میں جہنم سے کہوں گا جب میں اس کے کنارے پر کھڑا ہوں گا کہ یہ میرا ہے اس کے قریب مت جا۔“
- ⑦ ”اس کو چھوڑ دے اس کے قریب نہ جا کیونکہ یہ وصی رسول کی رشتی سے دنیا میں متصل رہا ہے۔“

## نیکی کا خزانہ چار چیزیں ہیں؟

﴿قال أخبرني﴾ الشريف الزاهد أبو محمد الحسن بن حمزة العلوي الحسيني الطبري رحمه الله ﴿قال حدثنا﴾ أبو جعفر محمد بن الحسن بن الوليد عن محمد بن الحسن الصفار عن أحمد بن محمد بن عيسى عن بكر ابن صالح عن - الحسن بن علي عن عبد الله بن إبراهيم عن أبي عبد الله الصادق جعفر بن محمد عليه السلام عن أبيه عن جده قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم أربعة من كنوز البركتان الحاجة وكتمان الصدقة وكتمان المرض وكتمان المصيبة -

تحدیث نمبر 4: (بخلاف استاد)

عبداللہ ابن ابراہیم نے حضرت ابو عبد اللہ امام صادق جعفر ابن محمد علیہ السلام سے اور انھوں نے اپنے والد سے اور انہوں نے اپنی جد سے روایت کی ہے کہ رسول خدا نے فرمایا:

چار چیزیں نیکی کا خزانہ ہیں: ① حاجت کو پوشیدہ رکھنا ② صدقہ کو پوشیدہ رکھنا ③ بیماری کو پوشیدہ رکھنا ④ مصیبت کو پوشیدہ رکھنا۔

○

﴿قال أخبرني﴾ أبو القاسم جعفر بن قولويه رحمه الله عن أبيه عن سعد بن عبد الله عن أحمد بن محمد بن عيسى عن حماد عن إبراهيم بن عمر اليماني عن أبي حمزة الثمالي رحمه الله عن زين العابدين علي بن الحسين عليهما السلام قال من اطعم مؤمنا من جوعه اطعمه الله من ثمار الجنة ومن سقى مؤمنا من ظمأ سقاه الله من الرحيق المختوم ومن كسا مؤمنا ثوبا كساه الله من الثياب الخضراء ولا يزال في ضمان الله عز وجل

مادام عليه من سلك -

تصحيح نمبر 5: (بخلاف اسناد)

ابوحزہ ثمالی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت امام زین العابدین علی ابن حسین علیہما السلام سے روایت نقل کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا:

جو شخص کسی بھوکے مومن کو کھانا کھلائے گا اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے پھلوں میں سے رزق عطا کرے گا۔ جو شخص کسی پیاسے مومن کو سیراب کرے گا خداوند متعال اس کو جنت سے رقیق مخنوم سے سیراب کرے گا اور۔۔۔ جو شخص کسی محتاج مومن کو لباس عطا کرے گا تو خداوند متعال اس کو جنت کے سبز لباسوں میں سے لباس عطا کرے گا۔ جب تک وہ اس راستے پر چلتا رہے گا خداوند متعال اس کا ان چیزوں کا ضامن ہوگا۔

علیؑ شادی کرنے والا ہے

﴿قال أخبرني﴾ ابو جعفر محمد بن علی بن الحسین بن بابويه رحمه الله عن أبيه عن محمد بن الحسن الصفار عن أحمد بن محمد بن عيسى عن علي بن النعمان عن غانم بن مغفل عن أبي حمزة الثمالي قال قال ابو جعفر محمد ابن علي الباقر عليهما السلام يا ابا حمزة لا تضعوا عليا دون ما رفعه الله ولا ترفعوا عليا فوق ما جعله الله كفى عليا ان يقاتل اهل الكفرة وان يزوج اهل الجنة-

تصحيح نمبر 6: (بخلاف اسناد)

ابوحزہ ثمالی نے حضرت امام ابو جعفر محمد بن علی باقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا:

اے ابوحزہ ثمالی! خداوند متعال نے جو مرتبہ و مقام امیر المومنین علی علیہ السلام کو عطا

فرمایا ہے اس سے کم درجہ پر علیؑ کو مت قرار دو اور جس مرتبہ و مقام پر علیؑ علیہ السلام کو قرار دیا ہے اس سے بڑھانے کی کوشش مت کرو۔ علیؑ کی فضیلت میں یہی کافی ہے کہ علیؑ اہل بغاوت کو قتل کرنے والے اور جنتی لوگوں کی شادی کروانے والے ہیں۔

○

﴿قال أخبرني﴾ ابو الحسن علی بن محمد بن خالد ﴿قال حدثنا﴾ ابوبکر محمد بن الحسين السبيعي ﴿قال حدثنا﴾ عباد بن يعقوب ﴿قال حدثنا﴾ ابو عبدالرحمن المسعودي عن كثير النواء عن ابى مريم الخولاني عن مالك بن ضمرة قال قال امير المؤمنين علي بن ابي طالب عليه السلام اخذ رسول الله "ص" بيدي فقال من تابع هؤلاء الخمسة ثم مات وهو يحبك فقد قضى نحبه ومن مات وهو يبغضك فقد مات ميتة جاهلية يحاسب بما عمل في الاسلام، ومن عاش بعدك وهو يحبك ختم الله له بالامن والايمان حتى يرد على الحوض -

تصحيح نمبر 7: (بخلاف اسناد)

مالک بن ضمیر نے امیر المؤمنین حضرت علیؑ علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا:

رسول خدا نے میرے ہاتھ کو پکڑا اور اس کے بعد فرمایا: جو شخص ان پانچ ہستیوں کا اتباع کرے تو وہ مرجائے اس حالت میں وہ آپ سے محبت کرتا ہو۔ پس اُس شخص نے آپ کی محبت میں موت پائی ہے۔

اور جو شخص آپ کے بعد زندہ رہے اور آپ سے محبت رکھتا ہوگا تو خداوند متعال اس کا خاتمہ ایمان اور آخرت میں امن سے قرار دے گا حتیٰ کہ وہ حوض کوثر پر وارد ہوگا۔ اور جو شخص اس حالت میں مرجائے کہ وہ آپ کے ساتھ بغض رکھتا ہو وہ جاہلیت کی موت

مر گیا۔ پس جو کچھ اُس نے (اسلام میں) اعمال انجام دیئے ہیں اُس کا حساب دینا ہوگا۔

○

﴿قال أخیرنی﴾ ابوالحسن احمد بن محمد بن الحسن عن أبيه محمد ابن الحسن عن احمد بن محمد بن عيسى عن صفوان بن يحيى عن منصور بن حازم عن ابى حمزة عن على بن الحسين زين العابدين عليهما السلام قال قال رسول الله "ص" ما من خطوة احب الى من خطوتين خطوة يسد بها مؤمن صفاً في سبيل الله وخطوة يخطوها مؤمن الى ذى رحم قاطع يصلها ، وما من جرعة احب الى الله من جرعتين جرعة غيظ يردھا مؤمن بحلم وجرعة جنع يردھا مؤمن بصبر، وما من [قطرة] أحب الى الله من قطرتين قطرة دم في سبيل الله وقطرة دم في سواد الليل من خشية الله -

تصحيح نعيم 8: (بخلف اسناد)

ابوحزہ ثمالی نے حضرت امام زین العابدین علی بن حسین علیہ السلام سے روایت نقل کی۔ آپ نے فرمایا کہ رسول خدا نے فرمایا:

مجھے دو قدموں سے زیادہ کوئی قدم محبوب نہیں ہے: ایک وہ قدم جو راہ خدا میں جہاد کے لیے اٹھاتا ہے اور دوسرا وہ قدم جو کسی رشتہ دار کی ناراضگی ختم کرنے کے لیے اٹھاتا ہے۔ اور خدا کے نزدیک دو گھونٹوں سے زیادہ محبوب کوئی گھونٹ نہیں ہے ایک وہ غصے کا گھونٹ جس کو حلم و بردبار سے انسان پی جائے اور دوسرا وہ گھونٹ جو کوئی مومن صبر کرتے ہوئے پی لے۔

اور خدا کے نزدیک دو قطروں سے زیادہ کوئی قطرہ محبوب نہیں ہے: ایک وہ خون کا قطرہ جو راہ خدا میں گرے اور دوسرا وہ آنسو کا قطرہ جو رات کی تاریکی میں خوف خدا میں گرے۔

○

﴿قال أخبرني﴾ أبو القاسم جعفر بن محمد عن أبيه عن سعد بن عبد الله عن أحمد بن محمد بن عيسى عن محمد بن سنان عن حماد بن عثمان عن ربيع ابن عبد الله والفضيل بن يسار عن أبي عبد الله جعفر بن محمد [ع] قال انظر قلبك فان أنكر صاحبك فقد أحدث احدكما -

حدیث نمبر 9: (بخلاف اسناد)

فضیل بن یسار نے حضرت امام ابو عبد اللہ جعفر بن محمد صادق علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے آپ نے فرمایا:  
(اے شخص) تو اپنے دل کی طرف نظر کر۔ اگر وہ تیرے ساتھی کا انکار کرتا ہے تو سمجھ لے کہ تمہارے درمیان کوئی چیز حائل ہو چکی ہے۔

○

﴿قال أخبرني﴾ الشريف الزاهد أبو محمد الحسن بن حمزة ﴿قال﴾ حدثنا محمد بن الحسن بن الوليد عن محمد بن الحسن الصفار عن أحمد بن محمد ابن عيسى عن محمد بن سنان عن عمر الافرق وحذيفة بن منصور عن ابي عبد الله جعفر بن محمد عليهما السلام قال صدقة يحبها الله اصلاح بين الناس اذا تفاسدوا وتقربت بينهم اذا تباعدوا -

حدیث نمبر 10: (بخلاف اسناد)

حذیفہ بن منصور نے حضرت امام ابو عبد اللہ جعفر بن محمد علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا:  
خدا کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب وہ صدقہ ہے جب مومنین کے درمیان فساد

واقع ہو جائے تو ان کے درمیان صلح کرانا اور جب وہ ایک دوسرے سے دُور ہو جائیں تو اُن کو محبت سے ایک دوسرے کے قریب لانا۔

### حج کا خرچہ

﴿قال أخبرني﴾ أبو الحسن أحمد بن محمد بن الحسن عن أبيه عن محمد بن الحسن الصفار عن أحمد بن محمد بن عيسى عن محمد بن خالد البرقي [قال] قال حماد بن عيسى قلت لأبي الحسن موسى بن جعفر عليهما السلام جعلت فداك أدع الله ان يرزقني ولداً ولا يحرمني الحج ما دمت حياً [قال] قال فدعالي فرزقني الله ابني هذا وربما حضرت أيام الحج ولا اعرف للنفقة فيه وجهاً فيأتني الله بها من حيث لا يحتسب -

تصديت نمبر 11: (بخلف اسناد)

حماد بن عیسیٰ بیان کرتا ہے میں نے حضرت امام ابو الحسن موسیٰ بن جعفر علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا: اے مولا! میں آپ پر قربان ہو جاؤں میرے حق میں دعا فرمائیں۔ خدا مجھے ایک فرزند عطا کرے اور جب تک میں زندہ رہوں ہر سال حج کی سعادت نصیب ہو۔

آپ نے میرے لیے دعا فرمائی۔ پس یہ فرزند خدا نے مجھے عطا فرمایا اور ہر سال جب حج کا وقت آتا ہے تو خداوند متعال مجھے حج کا خرچ فراہم کرتا ہے اُس مقام سے جس کا مجھے کوئی گمان تک نہیں ہوتا۔

### گناہ سے چھٹکارا حاصل کرنا

﴿قال أخبرني﴾ أبو القاسم جعفر بن محمد عن أبيه عن سعد بن عبد الله عن أحمد بن محمد بن عيسى عن الحسين بن سعيد عن محمد بن

أبي عمير عن الحارث بن بهرام عن عمرو بن جميع قال قال أبو عبد الله جعفر بن محمد (ع) من جاءنا يلتمس الفقه والقرآن والتفسير فدعوه ومن جاءنا يبدي عورة قدسترها الله فنحوه فقال له رجل من القوم جعلت فداك أذكر حالي لك قال ان شئت قال والله اني لمقيم على ذنب منذهر أريد ان أتحوّل منته الى غيرة فما اقدر عليه قال له ان تكن صادقاً فان الله يحبك وما يمنعك من الانتقال عنه الا ان تخافه -

حدیث نمبر 12: (بخذف اسناد)

عمرو بن جمیح نے روایت کی ہے کہ امام ابو عبد اللہ جعفر بن محمد علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص ہمارے پاس آئے اور فقہ قرآن اور تفسیر کے بارے میں ہم سے سوال کرے تو ہم اُس کو جواب دیتے ہیں۔ اور اگر کوئی شخص ہمارے پاس آئے اور ان چیزوں کو ظاہر کرے جن کے پوشیدہ رکھنے کا خدا نے حکم دیا ہے ہم اس سے منہ پھیر لیتے ہیں پس ایک شخص نے آپ کی خدمت میں عرض کیا: میں آپ پر قربان ہو جاؤں۔ میں آپ کی خدمت میں اپنے حال کو بیان کرنا چاہتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: اگر تو بیان کرنا چاہتا ہے تو بیان کر۔ اس نے عرض کی: میں ایک مدت سے ایک گناہ میں مبتلا ہوں اور میں اس سے چھٹکارا حاصل کرنا چاہتا ہوں، لیکن ابھی تک اس سے چھٹکارا حاصل نہیں کر سکا۔ آپ نے فرمایا: اگر تو سچ کہہ رہا ہے تو خدا تجھ سے محبت کرتا ہے اور تو اس گناہ سے فقط خوفِ خدا سے ہی چھٹکارا حاصل کر سکتا ہے۔



## مجلس نمبر 2

[ بروز بدھ ۵ رمضان المبارک سال ۱۴۰۴ ہجری قمری ]

### آل محمد کی محبت کے بغیر کوئی عمل

﴿قال أخبرنا﴾ أبو جعفر محمد بن عمر الزيات ﴿قال حدثني﴾ علي ابن اسماعيل ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن خلف قال حدثنا الحسين الاشقر ﴿قال حدثنا﴾ قيس عن نيث بن أبي سليم عن عبدالرحمن بن أبي ليلى عن الحسين بن علي عليهما السلام قال قال رسول الله (ص) الزموا مودتنا اهل البيت فانه من لقي الله وهو يحبنا دخل الجنة بشفاعتنا ، والذي نفسى بيده لا ينتفع عبد بعمله الا بمعرفتنا-

تصحيح نمبر 1: (بجذب اسناد)

عبدالرحمن بن ابی یعلیٰ نے حضرت امام حسین ابن علی علیہ السلام سے روایت بیان کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا: رسول خدا نے فرمایا: اہل بیت کی مودت کو اپنے لیے لازم قرار دو کیونکہ جو شخص خدا کی بارگاہ میں حاضر ہوگا اس حالت میں کہ وہ ہم سے محبت رکھتا ہوگا وہ ہماری شفاعت کی وجہ سے جنت میں ضرور داخل ہوگا۔ اور مجھے قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے ہماری معرفت کے بغیر کسی بندے کا عمل اس کو فائدہ نہیں دے گا۔

## نظام اسلام

﴿قال حدثني﴾ أبو بكر محمد بن عمر الجعابی ﴿قال حدثني﴾ اسحاق ابن محمد ﴿قال حدثنا﴾ زيد بن المعدل عن سيف بن عمرو عن محمد بن كريب عن أبيه عن عبد الله بن عباس قال قال رسول الله (ص) اسمعوا واطيعوا لمن ولاة الله الأمر فانه نظام الاسلام

تصحيح نمبر 2: (بخذف اسناد)

حضرت عبداللہ ابن عباس نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا:

جس شخص کو اللہ تعالیٰ ولایت و حکومت عطا کرے اس کی بات کو غور سے سنو اور اس کی اطاعت کرو کیونکہ یہی نظام اسلام ہے۔

## علیٰ اور انبیاء علیہم السلام

﴿قال حدثنا﴾ أبو بكر محمد بن عمر بن سلم ﴿قال حدثني﴾ أبو جعفر محمد بن عيسى العجلي ﴿قال حدثنا مسعود بن يحيى النهدي﴾ ﴿قال حدثنا﴾ شريك عن أبي اسحق عن بينما رسول الله (ص) جالس في جماعة من أصحابه اذ أقبل علي ابن أبي طالب (ع) نحوه فقال رسول الله (ص) من أراد ان ينظر الي آدم في خلقه والي نوح في حكته والي ابراهيم في حلمه فلينظر الي علي بن أبي طالب -

تصحيح نمبر 3: (بخذف اسناد)

ابو اسحاق نے اپنے باپ سے نقل کیا ہے کہ میرے والد فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول خدا اپنے اصحاب کے ہمراہ تشریف فرماتے تھے کہ اچانک علی ابن ابی طالب تشریف

لائے۔ آپ نے فرمایا:

”جو شخص آدم کو اس کے اخلاق میں اور نوح کو اس کی حکمت میں اور ابراہیم کو

حکم میں دیکھنا چاہتا ہے وہ اس علی ابن ابی طالب کو دیکھ لے۔“

○

﴿قال أخبرني﴾ ابو عبد الله محمد بن عمران المرزبانى ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن الحسين الجوهري ﴿قال حدثنا﴾ على بن سليمان ﴿قال أخبرنا﴾ الزبير ابن بكار ﴿قال أخبرني﴾ على بن صالح ﴿قال حدثني﴾ عبد الله بن مصعب عن أبيه ﴿قال﴾ حضر عبد الله بن عباس مجلس معاوية بن ابي سفيان فاقبل عليه معاوية فقال يا بن عباس انكم تريدون ان تحرزوا الامامة كما اختلفتم بالنبوة والله لا يجتمعان ابداء ان حجتكم فى الخلافة مشتبهة على الناس انكم تقولون نحن اهل بيت النبى فما بال خلافة النبوة فى غيرنا، وهذه شبهة لانها تشبه الحق وبها مسح من العدل، وليس الامر كما تظنون ان الخلافة تتقلب<sup>١</sup> فى احياء قريش برضى العامة وشورى الخاصة ولسنا نجد الناس يقولون ليت بنى هاشم ولونا، ولو ولونا كان خير لنا فى دنيانا وأخرانا ولو كنتم زهدتم فيها أمس كما تقولون ما قاتلتم عليها اليوم و والله لو ملكتموها يا بنى هاشم لما كانت ريح غاد ولا صاعقة ثمود بأهلك للناس منكم فقال ابن عباس رحمه الله أما قولك يا معاوية انا نحتج بالنبوة فى استحقاق الخلافة فهو والله كذلك فان لم يستحق الخلافة بالنبوة فهم يستحق<sup>٢</sup> وأما قولك ان الخلافة والنبوة لا يجتمعان لأحد فأين

١- تتقلب بتائين وفى نسخة الاصل بتاء ثم نون ولعل الصحيح الاول (٢ ص)

٢- يستحق بالبناء للمفعول فى الموضعين فلا تغفل (٢ ص)

قول الله عزوجل "أم يحسدون الناس على ما آتاهم الله من فضله فقد آتينا آل ابراهيم الكتاب والحكمة وآتيناهم ملكاً عظيماً" فالكتاب هو النبوة والحكمة هي السنة والملك هو الخلافة فنحن آل ابراهيم والحكم جارفينا الى يوم القيامة وأما دعواك على حجتنا أنها مشتبهة فليس كذلك وحجتنا أضوأ من الشمس وأنور من القمر كتاب الله معنا وسنة نبيه صلى الله عليه وآله وسلم فينا وانك لتعلم ذلك ولكن شىء عطفك وصغرك قتلنا أخاك وجدك وخالك وعمك فلا تبك على اعظم حائلة وأرواح فى النار هالكة ولا تغضبوا لدماء أراقها الشرك واحلها الكفر ووضعها الدين، وما ترك تقديم الناس لنا فيما خلا وعدولهم عن الاجماع علينا فما حرموا اعظم مما حرمنا منهم وكل أمر اذا حصل حاصله ثبت حقه وزال باطله واما افتخارك بالملك الزائل الذى توصلت اليه بالمحال الباطل فقد ملك فرعون من قبلك فاهلكه الله، وما تملكون يوماً يابئى أمية الا ونملك بعدكم يومين ولا شهراً الا ملكنا شهرين ولا حولاً الا ملكنا حوالين، وانا قولك انا لوملكنا كان ملكنا اهلك للناس من ريح عادو صاعقة ثمود فقول الله يكذبك فى ذلك قال الله عزوجل "وما أرسلناك الا رحمة للعالمين" فنحن اهل بيته الادنون ورحمة الله خلقه كرحمته بنبيه خلقه وظاهر العذاب بتملكك رقاب المسلمين ظاهراً للعيان وسيكون من بعدك تملك ولدك وولد ابنتك اهلك للخلق من الريح العقيم ثم ينتقم الله بأوليائه ويكون العاقبة للمتقين -

تصحيح نمبر 4: (بخلاف اسناد)

عبداللہ ابن مصعب نے اپنے باپ سے بیان کیا ہے کہ میرے والد نے بیان کیا:  
عبداللہ ابن عباسؓ معاویہ بن ابوسفیان کی مجلس میں حاضر ہوئے۔ معاویہ ان کی طرف متوجہ

ہوا اور کہا: اے ابن عباس! تم لوگ (یعنی بنو ہاشم) یہ چاہتے ہو کہ جس طرح نبوت تمہارے ساتھ خاص تھی ایسے ہی خلافت کو بھی تم اپنے لیے خاص قرار دینا چاہتے ہو، لیکن خدا کی قسم یہ دونوں کبھی بھی جمع نہیں ہو سکتیں، کیونکہ خلافت کے بارے میں تمہاری دلیل عوام الناس پر واضح اور روشن نہیں ہے، کیونکہ تم لوگ یہ گمان کرتے ہو کہ ہم اہل بیت نبوت کے علاوہ کسی کو خلافت کرنے کا حق حاصل نہیں ہے، حالانکہ یہ وہ اشتباہ ہے جس کی وجہ سے حق مشتبه ہو گیا ہے اور اس گمان کی وجہ سے تم عدل و انصاف سے ہٹ چکے ہو، حالانکہ جیسا تم لوگ گمان کرتے ہو معاملہ ایسے نہیں ہے، کیونکہ جب تک قریش زندہ ہیں اس وقت تک عوام الناس کی مرضی اور خواص کے مشورہ سے خلافت تبدیل ہوتی رہے گی۔ ہم نے لوگوں میں کسی کو نہیں چاہا جو یہ کہتے ہوں کہ کاش بنی ہاشم ہمارے ولی و رہبر ہوتے۔ اگر یہ ہوتے تو دنیا و آخرت میں ہمارے لیے بہتر ہوتا۔ اور اگر تم بنو ہاشم جس طرح تم کل تک زاہد تھے اگر آج بھی ایسے ہی ہوتے تو اس خلافت دنیا کی خاطر تم لوگ جنگ و جدال نہ کرتے۔ خدا کی قسم اے بنی ہاشم! لوگوں کو خلافت کا مالک بنایا جاتا تو لوگوں کی ہلاکت کے لیے قوم عاڈ کی زوردار ہوا اور شموڈ کی بجلی کی ضرورت نہیں ہوگی۔

ابن عباسؓ نے فرمایا: اے معاویہ! تیرا یہ قول کہ ہم نبوت کے استحقاق کو خلافت کے استحقاق کی دلیل قرار دیتے ہیں، خدا کی قسم ایسے ہی ہے کیونکہ اگر ہم نبوت کی خلافت کے مستحق نہ ہوتے تو خدا ہم میں نبوت کو نہ رکھتا۔ باقی تیرا یہ کہنا کہ خلافت و نبوت کبھی جمع نہیں ہو سکتے تو پھر خداوند متعال کا یہ فرمان کہاں جائے گا جس میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

ام یحسدون الناس علی ما آتاهم اللہ من فضله فقد آتینا

آل ابراہیم الكتاب والحکمة و آتیناهم ملکاً عظیماً

”کیا یہ لوگ حسد کرتے ہیں اس پر جو اللہ نے ان کو اپنے فضل سے

عطا فرمایا ہے پس ہم نے آل ابراہیم کو کتاب اور حکمت عطا فرمائی

اور ہم نے ان کو ایک عظیم ملک عطا فرمایا۔“

پس کتاب سے نبوت مراد ہے اور حکمت سے سنت مقصود ہے اور ملک سے مراد خلافت ہے۔ پس آل ابراہیم ہیں اور حکومت و خلافت قیامت تک کے لیے ہمارے ہی خاندان میں رہے گی۔

پھر تیرا یہ دعویٰ کرنا کہ ہماری دلیل واضح و روشن ہے۔ ایسے نہیں ہے بلکہ ہماری دلیل و حجت سورج سے زیادہ روشن اور چاند سے زیادہ واضح ہے۔ کتاب خدا ہمارے پاس اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت بھی ہمارے درمیان موجود ہے اور تو اس کو خوب جانتا ہے۔ لیکن جو چیز تیرے لیے باعث اذیت و رسوائی ہے وہ یہ ہے کہ ہم نے تیرے بھائی تیرے دادا تیرے خالو اور تیرے چچا کو قتل کیا ہے۔ ان کے قتل پر مگر مجھ کے آنسو نہ بہاؤ جن کی رو میں جہنم کی آگ میں جل رہی ہیں۔ ان کے نجس و ناپاک خون پر غصہ نہ کھاؤ جن کا قتل مشرک اور کفر کی وجہ سے ہوا ہے اور ان کو دین نے بے قیمت قرار دیا ہے۔ باقی یہ رہا لوگوں نے ہمیں چھوڑ دیا ہے اور آگے لے کر نہیں آئے وہ صرف اور صرف ان لوگوں نے ہمارے ساتھ دشمنی پر اجماع کیا ہوا تھا، لیکن جس چیز (یعنی عدل و انصاف) سے یہ لوگ محروم ہوئے ہیں وہ اس سے کہیں بلند و بالا ہے جس سے انہوں نے ہمیں محروم کیا ہے اور ہر امر جو حاصل ہو جائے گا اس کا حق ثابت ہو جاتا ہے اور اس کا بطان زائل ہو جاتا ہے۔ باقی تیرا اس زائل ہونے والی حکومت پر فخر کرنا کہ جس حکومت کو تو نے غلط اور باطل طریقہ سے حاصل کیا ہے تیرے سے پہلے فرعون بھی حاکم بنا تھا اور اللہ تعالیٰ نے اسے بھی ہلاک کر دیا تھا۔ ایسے ہی تو بھی ہلاک ہو جائیگا۔ اے اُمیہ کی اولاد! تم ایک دن حکومت کرو گے تو تمہارے بعد ہم دو دن حکومت کریں گے اور اگر تو ایک شہر پر حکومت کرے گا تو ہم دو شہروں پر حکومت کریں گے اور اگر تو ایک سال حکومت کرے گا تو تیرے بعد ہم دو سال حکومت کریں گے۔ پھر تیرا یہ کہنا کہ اگر ہمیں حکومت مل جائے تو یہ

حکومت لوگوں کے لیے ایسا عذاب بن جاتی جس طرح قوم کے لیے تیز ہوا اور قوم شہود کے لیے کھڑک عذاب تھی۔ تیرے اس قول غلط و باطل ہونے کے لیے خداوند کریم کا وہ فرمان کافی ہے جس میں خدا نے فرمایا: ما ارسلناك الا رحمة للعالمين۔ ہم اہل بیت رحمتِ خدا کے بہت زیادہ قریب ہیں جس طرح ہماری خلقت سب سے مقدم ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا نبی رحمتِ خدا کے قریب ہے اور اس کی تخلیق رحمت ہے اور تیری حکومت اس اُمت کے لیے واضح اور کھلم کھلا عذاب ہے اور تیرے بعد عنقریب تیرا بیٹا اور اس کا بیٹا حکومت کرے گا۔ ان کی حکومت تمام مخلوق کے لیے ہلاک کرنے والی پیدا ہوگی۔ پھر خداوند متعال اپنے اولیاء کے ذریعے تم سے اپنا انتقام لے گا اور خیر و بہتر انجام تقویٰ اختیار کرنے والوں کے لیے ہوگا۔

○

﴿قال أخبرني﴾ أبو الحسن علي بن محمد القرشي اجازة ﴿قال حدثنا﴾ علي بن الحسن بن فضال ﴿قال حدثنا﴾ الحسن بن نصير ﴿قال حدثني﴾ ابي ﴿قال حدثنا﴾ عبد الغفار بن القاسم ﴿قال حدثنا﴾ المنهال ابن عمرو "قال" سمعت ابا القاسم محمد بن علي ابن الحنفية رضى الله عنه يقول مالك من عيشك الا لذة تزدلف بك الى حمامك وتقر بك الى نومك فاية اكلة ليس معها غصص او شربة ليس معها شرق فتأمل أمرك فكأنك قد صرت الحبيب المنقود والخيال المحترم اهل الدنيا اهل سفر لا يحلون عقد رحانهم الا في غيرها "وبهذا الاسناد" عن ابي القاسم محمد بن علي ابن الحنفية رحمه الله قال قال رسول الله (ص) ليس منا من لم يرحم صغيرنا ويوقر كبيرنا ويعرف حقنا

منضال ابن عمرو نے کہا: میں نے ابوقاسم محمد بن علی ابن حنفیہ رضی اللہ عنہ سے سنا ہے کہ انہوں نے فرمایا: تیری زندگی میں کوئی لذت نہیں کہ تو موت کے قریب ہو رہا ہے اس طرح جس طرح کہ تو نیند کے قریب ہو رہا ہے ورنہ کوئی لقمہ ایسا نہیں ہے جو انسان کے گلے میں پھندا بن جائے اور نہ کوئی پانی کا گھونٹ ہے جس سے گلا گھٹ جائے۔ پس تم اپنے معاملہ میں غور کرو کیونکہ ایک وقت آئے گا کہ تیرے دوست تجھے چھوڑ جائیں گے اور تیرا خیال لوگوں کے ذہنوں سے نکل جائے گا۔ تمام اہل دنیا یہاں مسافر ہیں کہ جس کا سامان سرفتیار ہے۔ اس سند کے ساتھ روایت ہے کہ ابوقاسم محمد بن علی ابن حنفیہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول خدا سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا:

”جو ہمارے چھوٹے پر رحم نہ کرے اور ہمارے بزرگ کا احترام نہ کرے اور ہمارے حق کی معرفت حاصل نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔“

### علیٰ کو امیر کہہ کر شیخین نے بھی سلام کیا

﴿قال حدثنا﴾ أبو الحسن محمد بن مظفر الوراق ﴿قال حدثنا﴾  
 أبو بكر محمد بن أبي الثلج ﴿قال أخبرني﴾ الحسين بن ايوب من كتابه عن  
 محمد بن غائب عن علي بن الحسين عن عبدالله بن جبلة عن ذريح  
 المحاربي عن أبي حمزة الثمالي عن أبي جعفر محمد بن علي عليهما السلام  
 عن أبيه عن جده قال ان الله جل جلاله بعث جبرئيل (ع) الي محمد صلي  
 الله عليه وآله وسلم ان يشهد لعلي ابن ابي طالب عليه السلام بالولاية في  
 حياته ويسميه بامرأة المؤمنين قبل وفاته فدعا نبي الله تسعة رهطاً فقال

١- قد سقط من الحديث ذكر تسليم تاسعهم وهو سلمان الفارسي ولم بعد الاثمانية.  
 وفي بعض نسخ الكتاب "فدعا بسبعة رهط" بدل [تسعة رهط] ومثله ما في البحار

[ج ٩ ص ٣٠٠] طبع تبريز سنہ ١٢٩٤ فراجع الحديث [م ص]



انما دعوتکم لتكونوا شهداء اللہ فی الارض اقمتم أم کتمتم ثم قال (ص) یا ابابکر قم فسلم علی علی بامرہ المؤمنین فقال أعن أمر اللہ ورسولہ ، قال نعم فقام فسلم علیہ بامرہ المؤمنین ثم قال (ص) قم یا عمر فسلم علی علی بامرہ المؤمنین ، فقال أعن أمر اللہ ورسولہ نسیمہ أمير المؤمنین، قال نعم فقام فسلم علیہ، ثم قال (ص) للمقداد بن أسود الکندی قم فسلم علی علی بامرہ المؤمنین فقام فسلم ولم یقل مثل ما قال الرجلان من قبلہ، ثم قال (ص) لابی ذر الغفاری قم فسلم علی علی بامرہ المؤمنین فسلم علیہ، ثم قال (ص) لحذیفۃ الیمانی قم فسلم علی امیر المؤمنین فقال فسلم علیہ ، ثم قال (ص) نعمار بن یاسر قم فسلم علی امیر المؤمنین فقام فسلم، ثم قال (ص) لعبد اللہ ابن مسعود قم فسلم علی علی بامرہ المؤمنین فقام فسلم ثم قال (ص) لبریدۃ قم فسلم علی امیر المؤمنین وكان بریدۃ اصغر القوم سناً فقام فسلم فقال رسول اللہ (ص) انما دعوتکم لهذا الامر لتكونوا شهداء اللہ اقمتمہم ام ترکتم

**تصحیث نمبر 6:** (بخذف اسناد)

ابوجزہ شمالی نے حضرت ابو جعفر محمد بن علی علیہما السلام سے اور انہوں نے اپنے والد

سے اور انہوں نے اپنے دادا سے روایت کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرائیلؑ کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل فرمایا کہ وہ اپنی زندگی میں علی ابن ابی طالبؑ کی ولایت پر لوگوں کو گواہ بنائیں اور امیر المؤمنین کے نام سے اپنا نام اپنی موت سے پہلے قرار دیں اور لوگوں سے امیر المؤمنین کے نام کے ساتھ آپؐ کو سلام کروائیں۔ پس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے نو بڑے بڑے اصحاب کو بلایا اور فرمایا: اے میرے اصحاب! میں نے آپؐ لوگوں کو اس لیے بلایا ہے تاکہ میں آپؐ لوگوں کو اس زمین پر اللہ تعالیٰ کے گواہ قرار دوں خواہ تم اس پر قائم رہو یا اس پر

پردہ ڈالو یہ تم لوگوں کی مرضی ہے۔ اس کے بعد آپؐ نے حضرت ابو بکر سے فرمایا:

اے ابو بکر! اٹھو اور علیؑ کو امیر المؤمنین کے نام سے پکار کر سلام کرو۔ پس جناب ابو بکر کھڑے ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا یہ حکم خدا اور اُس کے رسول کے حکم کی وجہ سے ہے؟ آپؐ نے فرمایا: ہاں۔ جناب ابو بکر کھڑے ہوئے اور آپؐ کو امیر المؤمنین کہہ کر سلام کیا۔

پھر آپؐ نے حضرت عمر سے فرمایا: اے عمر! اٹھو اور علیؑ کو امیر المؤمنین کے نام سے سلام کرو۔ پس حضرت عمر نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا یہ خدا اور اُس کے رسول کے حکم کی وجہ سے ہے؟ آپؐ نے فرمایا: ہاں۔ پس جناب عمر کھڑے ہوئے اور آپؐ کو امیر المؤمنین کے نام سے سلام کیا۔

پھر آپؐ نے حضرت مقداد بن اسود کندی سے فرمایا: اے مقداد! اٹھو اور علیؑ کو امیر المؤمنین کہہ کر سلام کرو۔ پس آپؐ بھی کھڑے ہوئے اور آپؐ کو امیر المؤمنین کہہ کر سلام کیا لیکن مقداد نے وہ کلمات نہیں فرمائے جو پہلے شیخین نے فرمائے تھے۔ پھر رسول خدا نے حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: اے ابو ذر! اٹھو اور علیؑ کو امیر المؤمنین کہہ کر سلام کرو۔ پس جناب ابو ذر غفاریؓ کھڑے ہوئے اور آپؐ نے بھی آپؐ کو امیر المؤمنین کہہ کر سلام کیا۔ پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت حذیفہ یمانی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے حذیفہ! اٹھو اور علیؑ کو امیر المؤمنین کے نام سے سلام کرو۔ پس آپؐ بھی کھڑے ہوئے اور علیؑ علیہ السلام کو امیر المؤمنین کہہ کر سلام کیا۔ پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: اے عمار! اٹھو اور علیؑ کو امیر المؤمنین کہہ کر سلام کرو۔ پس آپؐ بھی کھڑے ہوئے اور علیؑ علیہ السلام کو امیر المؤمنین کے نام سے پکار کر سلام کیا۔ پھر رسول خدا نے حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: اے عبداللہ! اٹھو اور علیؑ کو امیر المؤمنین کہہ کر سلام کرو۔ پس جناب عبداللہ بھی

کھڑے ہوئے اور آپ کو امیر المومنین کے نام سے پکار کر سلام عرض کیا۔ پھر رسول خدا نے حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: اے بریدہ! اٹھو اور علی علیہ السلام کو امیر المومنین کہہ کر سلام کرو۔ جناب بریدہ ان سب میں چھوٹی عمر کے تھے۔ پس جناب بریدہ بھی کھڑے ہوئے اور جناب علی علیہ السلام کو امیر المومنین کہہ کر سلام کیا۔ پھر آپ نے حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: اے سلمان! اٹھو اور علی کو امیر المومنین کہہ کر سلام کرو۔ پس جناب سلمان بھی کھڑے ہوئے اور جناب علی علیہ السلام کو امیر المومنین کہہ کر سلام کیا۔

اس کے بعد رسول خدا نے فرمایا: اے میرے اصحاب! میں نے آپ سب کو اس لیے بلایا تھا تاکہ آپ سب میرے اس کار رسالت پر گواہ رہیں۔ تم سب اس امر پر اللہ کے گواہ ہو خواہ تم اس پر قائم رہو یا اس کو چھپا دو۔

### موال علیٰ دنیا اور آخرت میں سردار ہیں

﴿قال أخبرني﴾ أبو الحسن محمد بن المظفر ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن جرير ﴿قال حدثني﴾ أحمد بن اسماعيل عن عبد الرحمن الوراق ابن همام ﴿قال أخبرنا﴾ معمر عن الزهري عن عبيد الله بن عبد الله بن عتبة عن عبد الله بن عباس رحمه الله قال نظر النبي (ص) الي علي بن ابي طالب (ع) فقال سيد في الدنيا وسيد في الآخرة -

**تصحيح نمبر 7:** (بخلاف اسناد)

حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے روایت فرمائی ہے آپ نے فرمایا: جناب رسول خدا نے علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی طرف دیکھا اور فرمایا: ’یہ دنیا اور آخرت دونوں میں سردار ہے‘۔

## تم لوگوں پر دعا کرنا واجب ہے

﴿قال أخبرني﴾ ابو غالب الزراري ﴿قال حدثنا﴾ جدی محمد بن سلیمان ﴿قال حدثنا﴾ عبد اللہ بن محمد بن خالد ﴿قال حدثنا﴾ عبد الرحمن بن ابی نجران ﴿قال حدثنا﴾ صفوان عن سيف التمار عن ابی عبد اللہ جعفر بن محمد علیہما السلام ﴿قال﴾ سمعته يقول علیکم بالدعاء فانکم لا تتقربون بمثله ولا تتركوا صغيرة لصغرها ان تسلوها فان صاحب الصفائر هو صاحب الكبائر -

تہذیب نمبر 8: (بخلاف اسناد)

حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام ابن امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے آپ نے فرمایا:

آپ لوگوں پر دعا کرنا واجب ہے کیونکہ مثل دعا کوئی چیز تم لوگوں کو خدا کے قریب نہیں کر سکتی (یعنی جیسے دعا قرب خدا کا سبب ہے ایسے کوئی چیز نہیں) اور چھوٹے گناہوں کے بارے میں ان کے چھوٹے ہونے کی وجہ سے لاپرواہی نہ کرو اور اگر تم ان کو بھول گئے تو یاد رکھو چھوٹے گناہ کرنے والے ہی بڑے گناہ کرتے ہیں۔

## مجلس نمبر 3

[ بروز ہفتہ آٹھویں رمضان المبارک سال ۲۰۰۴ ہجری قمری ]

علماء کے جانے سے علم اٹھ جاتا ہے

مجلس یوم السبت لثمان خلون منه ﴿حدثنا﴾ الشيخ الجليل المفيد محمد ابن محمد بن النعمان ادام الله تأييده وتوفيقيه في هذا اليوم ﴿قال حدثنا﴾ ابوبكر محمد بن عمر الجعابي ﴿قال حدثني﴾ عبدالله بن اسحاق ﴿قال حدثنا﴾ اسحاق بن ابراهيم البغوي ﴿قال حدثنا﴾ ابوقطن ﴿قال حدثنا﴾ هشام الدستواي عن يحيى بن ابي كثير عن عروة عن عبدالله بن عمر ﴿قال﴾ قال رسول الله (ص) ان الله لا يقبض العلم انتزاعا ينتزعه بين الناس ولكن يقبض العلم بقبض العلماء واذا لم يبق عالم اتخذ الناس رؤساء جهالا فسألوهم فقالوا بغير علم فضلوا واضلوا -

تصحيح نمبر 1: (مخفف اسناد)

جناب عبداللہ ابن عمر نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت نقل

کی ہے آپ نے فرمایا:

تحقیق اللہ تعالیٰ لوگوں کے درمیان سے علم کو خود بخود نہیں اٹھاتا بلکہ علماء کے اٹھانے سے علم کو اٹھالیتا ہے اور جب لوگوں کے درمیان علماء باقی نہ رہیں تو لوگ جاہلوں اور نادانوں کو اپنا رئیس بنا لیتے ہیں اور ان سے سوال کرتے ہیں۔ وہ جاہل بغير علم کے فتوے

دیتے ہیں پس وہ خود بھی گمراہ ہوتے ہیں اور دوسروں کو بھی گمراہ کرتے ہیں۔

## رسول خدا نے دوران سفر پانچ سجدے ادا کیے

﴿قال أخبرني﴾ ابوالقاسم جعفر بن محمد بن قولویہ رحمہ اللہ  
 ﴿قال حدثنا﴾ الحسن بن محمد بن عامر عن احمد بن علویة عن ابراهيم بن  
 محمد الثقفي ﴿قال أخبرنا﴾ توبة بن الخليل ﴿قال أخبرنا﴾ عثمان بن  
 عيسى ﴿قال حدثنا﴾ ابو عبدالرحمن عن جعفر بن محمد (ع) ﴿قال﴾ بینا  
 رسول الله (ص) فی سفر اذ نزل فسجد خمس سجديات فلما ركب قال له  
 بعض اصحابه رأيناك يا رسول الله صنعت ما لم تكن تصنعه قال نعم أتاني  
 جبرئيل (ع) فبشرني ان علياً في الجنة فسجدت شكراً لله تعالى فلما  
 رفعت رأسي قال والحسن والحسين سيدي شباب اهل الجنة فسجدت  
 شكراً لله تعالى فلما رفعت رأسي قال ومن يحبهم في الجنة فسجدت لله  
 تعالى شكراً فلما رفعت رأسي قال ومن يحب من يحبهم في الجنة  
 فسجدت شكراً لله تعالى۔

تحدیث نمبر 2: (بخلاف اسناد)

جناب ابو عبدالرحمن نے حضرت امام جعفر الصادق علیہ السلام سے روایت نقل کی

ہے کہ آپ نے فرمایا:

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک سفر پر تھے۔ دوران سفر آپ اپنی  
 سواری سے نیچے تشریف فرما ہوئے اور پانچ دفعہ سجدہ ادا فرمایا۔ اس کے بعد جب آپ  
 دوبارہ اپنی سواری پر تشریف فرما ہوئے تو بعض اصحاب نے آپ کی خدمت اقدس میں  
 عرض کیا: یا رسول اللہ! آج آپ نے دوران سفر ایک ایسا کام کیا ہے جو اس سے پہلے آپ

نے کبھی نہیں انجام دیا؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔ میرے پاس جبرائیل آئے تھے اور انہوں نے مجھے بشارت دی کہ علی علیہ السلام جنتی ہیں۔ پس میں نے خداوند متعال کا شکر ادا کرتے ہوئے ایک سجدہ ادا کیا۔ جب میں نے اپنا سر اٹھایا۔ اس نے کہا: میری بیٹی فاطمہ بھی جنتی ہے۔ میں نے پھر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے اس کی بارگاہ میں سجدہ ادا کیا۔ پس جب میں نے پھر سجدے سے سر اٹھایا ہی تھا۔ جبرائیل نے پھر کہا: حسن و حسین علیہما السلام دونوں اہل جنت کے سردار ہیں۔ پس میں نے خداوند کریم کا شکر ادا کرتے ہوئے پھر اس کی بارگاہ میں سجدہ ادا کیا۔ پس میں نے بھی سجدے سے سر اٹھایا ہی تھا اس نے پھر کہا: جو ان ہستیوں سے محبت کرے گا وہ بھی جنتی ہے۔ پس میں نے پھر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے اس کی بارگاہ میں سجدہ ادا کیا۔ پس ابھی میں نے سجدے سے سر اٹھایا ہی تھا اس نے پھر کہا: جو شخص ان سے محبت کرنے والے سے محبت کرے گا وہ بھی جنتی ہے۔ پس میں نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے اس کی بارگاہ میں سجدہ ادا کیا۔

### امام علیہ السلام سے ایمان کے بارے میں سوال

﴿قال أخبرني﴾ ابوبکر محمد بن عمر الجعابی ﴿قال حدثنا﴾  
 ابوالعباس احمد بن محمد بن سعید الہمدانی ﴿قال حدثنا﴾ احمد بن یحییٰ  
 بن زکریا و محمد بن عبد اللہ بن محمد بن سالم فی آخرین ﴿قالوا حدثنا﴾  
 عبد اللہ بن سالم ﴿قال حدثنا﴾ ہشام بن مہران عن خالہ محمد بن زید  
 انعطار من اکابر اصحاب الاعمش ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن احمد بن الحسن  
 ﴿قال حدثنا﴾ منذر بن جعفر ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن یزید البانی [قال]  
 کنت عند جعفر بن محمد (ع) فدخل علیہ عمر بن قیس الماصر و ابو حنیفہ  
 و عمر بن ذر فی جماعة من اصحابہ فسألوه عن الایمان فقال قال رسول

اللہ (ص) لا یزنی الزانی وهو مؤمن ولا یسرق وهو مؤمن ولا یشرب الخمر وهو مؤمن فجعل بعضهم ینظر الی بعض فقال عمر بن ذر یم نسیمهم<sup>۱</sup> فقال (ع) بما ساهم اللہ وباعمانهم قال اللہ عزوجل ”والسارق والسارقة فاقطعوا یدیہما“ وقال ”الزانیة والزانی فاجلدوا کل واحد منهما مائة جلدة“ فجعل بعضهم ینظر الی بعض - فقال محمد بن یزید وأخبرنی بشر بن عمر بن ذر وکان معہم قال لما خرجنا قال عمر بن ذر لابی حنیفة الاقلت<sup>۲</sup> من عن رسول اللہ، قال ما اقول لرجل یقول قال رسول اللہ (ص)

حدیث نمبر 3: (بحرف اسناد)

(اس روایت کے بارے میں علامہ مجلسی اپنی کتاب بحار الانوار جلد ۱۵ میں تحریر فرماتے ہیں: امام علیہ السلام سے سوال کرنے والوں کا معنی یہ تھا کہ وہ قائل تھے ایمان اور کفر کے درمیان کوئی واسطہ نہیں ہے یعنی بندہ یا مومن ہے یا کافر اور سب - درمیانی کوئی چیز نہیں ہے۔ اس کے تحت وہ امام کی خدمت میں آئے اور سوال کیا اور امام نے فرمایا: مومن اور کافر کے درمیان واسطہ ہے)

جناب محمد بن یزید البانی نے روایت بیان کی ہے وہ فرماتے ہیں: میں حضرت امام جعفر بن محمد الصادق علیہما السلام کی خدمت اقدس میں موجود تھا کہ ابوحنیفہ کے ہم عصر عمر بن قیس

۱- قال العلامة المجلسی رحمه الله فی البحار (ج ۱۵) بناء سؤال السائل علی انه لا واسطة بین الايمان والكفر فاذا لم یكونوا مؤمنین فهم کفار، وبناء جواب الامام (ع) علی الواسطة كما عرفت

۲- قوله [من عن رسول اللہ] قال العلامة المحدث المجلسی رحمه الله فی البحار (ج ۱۵) من للاستفهام ای لم لم تسأله من أخبرك بهذا الحديث عن رسول اللہ [ص] فاجاب بانه اذا ادعی لعلم ونسب القول الیه کیف استطیع ان أسأله من أخبرك - (م ص)



اور عمر بن ذر اپنے اصحاب کی ایک جماعت کے ساتھ امام علیہ السلام کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے اور آپ سے ایمان کے بارے میں سوال کیا۔

پس آپ نے فرمایا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

لا یزنی الزانی و هو مومن ”کوئی بھی زنا کرنے والا حالتِ ایمان میں زنا نہیں کر سکتا“ (یعنی زانی نہیں ہوتا)۔ وہ چوری نہیں کرے گا جبکہ وہ مومن ہوگا اور وہ شراب نہیں پیے گا جب کہ وہ مومن ہوگا۔ پس جب آپ نے یوں فرمایا تو وہ سب ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے۔

اس کے بعد عمر بن ذر نے عرض کیا: پھر ان کو ہم اس نام سے کیوں پکارتے ہیں۔ پس آپ نے ان کے جواب میں فرمایا: اللہ نے ان کو اس نام سے پکارا ہے اور ان اعمال سے اور اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے:

الزانیة والزانی فاجلدوا کل واحد منها مائة جلدة  
”زانی عورت اور زانی مرد میں سے ہر ایک کو سو کوڑے مارو“۔

والسارق والسارقة فاقطعوا یدیهما

”چور اور چورنی دونوں کے دونوں ہاتھوں کو کاٹ دو“۔

پس اس کے بعد پھر ان لوگوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھنا شروع کر دیا۔ محمد بن یزید بیان کرتا ہے مجھے بشر بن عمر بن ذر جو ان لوگوں کے ساتھ تھا اس نے بتایا کہ جب ہم وہاں سے باہر آئے تو عمر بن یزید نے ابوحنیفہ سے کہا کہ تو نے کیوں نہیں ان سے سوال کیا کہ یہ آپ کس سے نقل کر رہے ہیں تو ابوحنیفہ نے کہا: یہ میں کیسے سوال کر سکتا تھا آپ نے دیکھا نہیں ان کا علم اور وہ بہت کچھ رسول خدا سے نقل کر رہے تھے۔ بھلا میں اس شخص کے بارے میں کیا کہہ سکتا ہوں جو یہ کہہ رہا ہے کہ رسول خدا نے فرمایا ہے۔

یہ وہ فرشتہ تھا جو پہلے کبھی زمین پر نازل نہیں ہوا

﴿قال أخبرني﴾ ابوحنص عمر بن محمد الصيرفي ﴿قال أخبرنا﴾ محمد بن ادریس ﴿قال حدثنا﴾ الحسن بن عطية ﴿قال حدثنا﴾ الرجل -  
يقال اسرائيل ابن ميسرة بن حبيب - عن المنهال عن ذر بن حبيش عن  
حذيفة قال قال النبي (ص) اما رأيت الشخص الذي اعترض لي قلت بلى  
يا رسول الله قال ذاك ملك لم يهبط قط الى الارض قبل الساعة استأذن الله  
عزوجل في السلام على علي فاذن له فسلم عليه وبشرني ان الحسن  
والحسين عزوجل في السلام على علي فاذن له فسلم عليه وبشرني ان  
الحسن والحسين سيذا شباب اهل الجنة وان فاطمة سيدة نساء اهل الجنة  
حديث نمبر 4: (بخلاف اسناد)

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کیا  
ہے، آپ نے فرمایا: اے حذیفہ! کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا ہے جو ابھی میرے پاس آیا  
تھا؟ میں نے عرض کیا: کیوں نہیں یا رسول اللہ! میں نے دیکھا ہے۔ آپ نے فرمایا: یہ وہ  
فرشتہ تھا جو اس سے پہلے کبھی زمین پر نازل نہیں ہوا۔ اس نے بارگاہ خدا سے علی علیہ السلام  
کو سلام کرنے کے لیے اجازت طلب کی تھی اور اللہ نے اس کو اجازت عطا فرمائی پس اس  
نے علی کو سلام کیا اور پھر مجھے بشارت دی ہے۔ تحقیق حسن و حسین علیہما السلام دونوں  
جو انان جنت کے سردار ہیں اور تحقیق فاطمہ سلام اللہ علیہا جنت کی عورتوں کی سردار ہے۔

یہ نبی اکرم کی طرف سے میراث ہے

﴿قال أخبرني﴾ الحسين بن احمد بن المغيرة ﴿قال أخبرني﴾ ابو محمد حيدر بن محمد السمرقندی ﴿قال أخبرني﴾ ابو عمر و محمد بن

عمر الکشی ﴿قال حدثنا﴾ حمدویہ بن نصیر ﴿قال حدثنا﴾ یعقوب بن یزید عن ابن ابی عمیر عن ابن المغیرة قال کنت انا ویحیی بن عبداللہ بن الحسن عند ابی الحسن علیہ السلام فقال له یحیی جعلت فداک أنهم یزعمون انک تعلم الغیب فقال سبحان اللہ ضع یدک علی رأسی فواللہ ما بقیت شعرة فیہ ولا فی جسدی الا قامت ثم قال لا واللہ ما هی الا وراثۃ عن رسول اللہ [ص]

تصدیث نمبر 5: (بخذف اسناد)

جناب ابن ابی عمیرؓ نے ابن مغیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت ابوالحسن علی علیہ السلام کی خدمت اقدس میں موجود تھا۔ جناب یحییٰ نے آپؓ کی خدمت اقدس میں عرض کیا: میں آپؓ پر قربان ہو جاؤں یہ لوگ گمان کرتے ہیں کہ آپؓ غیب کا علم رکھتے ہیں۔

پس آپؓ نے فرمایا: سبحان اللہ اور اس کے بعد آپؓ نے اپنا دست اقدس میرے سر پر رکھا۔ خدا کی قسم! میرے جسم کا ہر ایک بال بیت کی وجہ سے کھڑا ہو گیا۔ پھر آپؓ نے فرمایا: یہ علم غیب نہیں یہ تو وہ کچھ ہے جو ہمیں رسول خدا سے میراث میں ملا ہے۔

کبھی غم گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے

﴿قال أخبرنی﴾ ابوالحسن احمد بن محمد بن الحسن عن أبیہ عن محمد بن الحسن الصفار عن احمد بن محمد بن عیسیٰ عن محمد بن سنان عن ابراہیم والفضل الاشعریین عن عبداللہ بن بکیر عن زرارة عن ابی جعفر - او ابی عبداللہ "ع" قال اقرب ما یکون العبد الی الکفر ان یواخی الرجل علی الدین فیحصی علیہ عشراته وزلاته لیعیبه بها یومًا ﴿قال



به اليك رسول الله (ص) قالت ملكت فأسجح<sup>١</sup> فقال (ع) لمحمد بن ابي بكر انظر هل نالها شيعي من السلاح فوجدها قد سلمت لم يصل اليها الاسم خرق في ثوبها خرقا وخذشها خدشا ليس بشيعي فقال ابن ابي بكر يا امير المؤمنين قد سلمت من السلاح الاسهما قد خلص الي ثوبها فخذش منه شيئا فقال علي (ع) احتملها فأنزلها دار ابن ابي خلف الخزاعي ثم امر مناديه فنادى لا يدف على جريح، ولا يتبع مدبر، ومن اغلق بابه فهو آمن

**تصحيح نمبر 7:** (بخلف، اسناد)

حضرت امام جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام اپنے والد گرامی سے اور انہوں نے محمد بن علی بن حنفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے۔ جناب حنفیہ فرماتے ہیں: جنگِ جمل کے دن لشکر کا پرچم میرے پاس تھا۔ جب باغیوں کے اکثر آدمی قتل ہو گئے اور لوگ شکست کھا چکے تو امیر المؤمنین علی علیہ السلام اور آپ کے ساتھ عمار ابن یاسر رضی اللہ عنہ اور محمد ابن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے۔ آپ سب اس محل کی طرف تشریف لے گئے جو تیروں کے لگنے سے قنفذ کے کانٹوں کی طرح بن چکا تھا۔ پھر آپ نے بی بی کو مخاطب کر کے فرمایا: اے حمیراء، دور ہو جاؤ میرے سامنے سے تو مجھے قتل کرنا چاہتی ہے جس طرح تو نے ابن عصفان کو قتل کروا دیا تھا؟ کیا اللہ تعالیٰ نے تجھے اس کام کا حکم دیا تھا اور رسول خدا نے جو میرے بارے میں تجھ سے عہد لیا تھا وہ یہ ہے؟

١- قال الزبيدي في تاج العروس شرح القاموس في مادة [سجح] الاسجاح حسن العفو، ومنه المثل السائر في العفو عند المقدرة [ملكيت فأسجح] وهو مروى عن عائشة قائلة لعلي رضي الله عنهما يوم الجمل حين ظهر على الناس فدنا من هودجها ثم كلفها بكلام فاجابته [ملكيت فأسجح] اي ظفرت فأحسن و قدرت فسهل واحسن العفو فجزها عند ذلك بأحسن الجهاز الى المدينة، ومثله ذكر ابن الجزري في نهاية الحديث (م ص)

بی بی نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین! خدا نے آپ کو فتح عطا فرمائی ہے آپ مجھے معاف فرمادیں۔ آپ نے محمد بن ابی بکر سے فرمایا: اس کی تلاشی لو۔ اس کے پاس کوئی اسلحہ وغیرہ تو نہیں ہے۔ محمد بن ابی بکر نے بی بی کی تلاشی لی اور اس سے ایک تیرکمان برآمد ہوئی جس کو اس نے اپنے کپڑوں میں چھپا رکھا تھا۔ محمد بن ابی بکر نے عرض کی: یا امیر المؤمنین اس سے یہ تیرکمان برآمد ہوئی ہے اور باقی میں نے اس کی پوری تلاشی لے لی ہے اور کوئی چیز اس کے پاس نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا: اے محمد اس بی بی کو ابن ابی خلف خزاعی کے گھر لے جاؤ اور وہاں اس کو ٹھہراؤ۔ اس کے بعد آپ نے منادی کروادی کوئی بندہ کسی زخمی کو قتل نہ کرے اور کسی بھاگنے والے کا پیچھا نہ کرے اور جوان میں سے اپنا دروازہ بند کر لے وہ بھی امن میں ہے۔

### حدیث غدیر اور ابوحنیفہ

﴿قال أخیرنی﴾ ابوبکر محمد بن عمر الجعابی ﴿قال حدثنا﴾ ابوالعباس احمد بن محمد بن سعید ﴿قال حدثنا﴾ علی بن الحسین التیمیلی قال وجدت فی کتاب ابی [حدثنا] محمد بن مسلم الأشجعی عن محمد بن نوفل بن عائذ الصیرفی قال كنت عند الهیثم بن حبیب الصیرفی فدخل علينا ابوحنيفة النعمان بن ثابت فذكرنا امیر المؤمنین (ع) ودار بیننا كلام فی غدیر خم فقال ابوحنيفة قد قلت لاصحابنا لا تقروا لهم بحديث غدیر خم فیخصمکم فتغیر وجه الهیثم بن حبیب الصیرفی وقال لم لا تقرون به اما هو عندك یا نعمان قال هو عندی وقد رویته، قال فلم لا تقرون به وقد حدثنا به حبیب بن ابی ثابت عن ابی الطفیل عن زید بن ارقم ان علیاً (ع) نشد الله فی الرحبة من سمعه، فقال ابوحنيفة أفلا ترون انه قد جرى فی

ذلك خوض حتى نشد على الناس لذلك فقال الهيثم فنحن نكذب علياً أو نرد قوله فقال ابوحنيفة ما نكذب علياً ولا نرد قولاً قاله ولكنك تعلم ان الناس قد غلامتهم قوم فقال الهيثم يقوله رسول الله (ص) ويخطب به ونشفق نحن منه ونتقيه بغلوغال او قول قائل، ثم جاء من قطع الكلام بمسألة سأل عنها ودار الحديث بالكوفة وكان معنا في السوق حبيب بن نزار بن حيان فجاء الى الهيثم فقال له قد بلغني عنك ما دار في علي (ع) وقوله وكان حبيب مولى لبنى هاشم فقال له الهيثم النظرير فيه اكثر من هذا فخفض الامر فحججنا بعد ذلك ومعنا حبيب فدخلنا على ابي عبدالله جعفر بن محمد (ع) فسلمنا عليه فقال له حبيب يا أبا عبدالله كان من الامر كذا وكذا فتبين الكراهية في وجه ابي عبدالله (ع) فقال له حبيب هذا محمد بن نوفل حضر ذلك فقال له ابو عبدالله (ع) اي حبيب كف خالقوا الناس باخلاقهم وخالقوهم بأعمالكم فان لكل امرئ ما اكتسب وهو يوم القيامة مع من احب ، لا تحملوا الناس عليكم وعلينا، وادخلوا في دهماه الناس فان لنا اياماً ودولة يأتي بها الله اذا شاء فسكت حبيب، فقال (ع) افهمت يا حبيب لا تخالفوا امرئ فتندموا، فقال لن اخالف امرئ، قال ابو العباس سألت علي بن الحسين عن محمد بن نوفل فقال كوفي، قلت ممن قال احبه مولى لبنى هاشم وكان حبيب بن نزار بن حيان مولى لبنى هاشم وكان العنبر فيما جرى بينه وبين ابي حنيفة حين ظهر امر بني العباس فلم يمكنهم اظهار ما كان عليه آل محمد (ع)

حديث نمبر 8: (بمخاف اسرار)

جناب محمد بن نوفل بن عائد صیرفی فرماتے ہیں کہ میں ہیشم بن حبيب صیرفی کے

پاس موجود تھا۔ ہمارے پاس ابوحنیفہ نعمان بن ثابت المعروف امام اعظم تشریف لائے۔ ہم نے امیر المؤمنین علیہ السلام کا ذکر شروع کر دیا اور ہمارے درمیان غدیر خم کے بارے میں بحث چل نکلی۔ ابوحنیفہ نے ہشتم کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: آپ نے میرے ساتھیوں سے کہا ہے کہ حدیث غدیر خم وہ لوگ اقرار نہ کریں۔ اور اس میں تم لوگ جھگڑا اور اختلاف قائم کرو۔ یہ سنتا تھا کہ ہشتم بن حبیب صیرفی کے چہرے کا رنگ تبدیل ہو گیا اور کہا وہ کس وجہ سے اس کا اقرار کریں؟ اے نعمان! آپ کے پاس اس کے بارے میں کیا ثبوت ہے؟ جناب ابوحنیفہ نے کہا: میرے پاس اس کا ثبوت ہے اور میں نے اس کو روایت بھی کیا ہے۔ پھر ہم اس کا اعتراف و اقرار کیوں نہ کریں جب کہ ہمارے لیے حبیب بن ابی ثابت نے ابو طفیل سے اور انہوں نے زید بن ارقم سے روایت کی ہے۔ تحقیق علی علیہ السلام نے خود بہت بڑے میدان میں اس کے سننے والوں سے اپنے حق میں احتجاج بھی فرمایا تھا۔ پس ابوحنیفہ نے فرمایا کیا تم لوگوں نے نہیں دیکھا کہ آپ نے اس میں غور و خوض کے بعد اس کو لوگوں پر احتجاج کے طور پر پیش کیا۔ اس کے بعد ہشتم بن حبیب نے کہا: میں اس حدیث کا بھی انکار کرتا ہوں۔ خود علیؑ کی بھی تکذیب کرتا ہوں اور اس کے قول کو بھی رد کرتا ہوں۔ پس جناب ابوحنیفہ نے فرمایا: میں نہ اس حدیث کا انکار کروں گا نہ ہی علی علیہ السلام کی تکذیب کروں گا اور ان کے اس احتجاج کو بھی قبول کرتا ہوں لیکن تمہیں جاننا چاہیے کہ لوگوں میں سے ایک قوم علی علیہ السلام کے بارے میں غلو کرتی ہے۔ پس ہشتم نے کہا: یہ رسول خداؐ نے بھی فرمایا تھا اور اس کے بارے میں خطبہ بھی دیا تھا اور ہم اس کی اصلاح کریں گے اور علی علیہ السلام کو غالیوں کے غلو سے پاک کریں گے (یعنی لوگوں کے غلو کو باطل کریں گے) اور جو کچھ کہنے والے علی علیہ السلام کے بارے میں کہتے ہیں ان کو اس سے روکیں گے۔ پھر اس دوران ایک ایسا شخص آیا جس نے ساری بحث کو ختم کر دیا اور ابوحنیفہ سے ایک مسئلہ پوچھا: پھر یہ حدیث کونہ میں مورد بحث قرار پائی اور ہمارے ساتھ



بازار کوفہ میں حبیب ابن نزار بن حیان تھا کہ ہمارے پاس بیٹم آ گیا۔ پس حبیب بن نزار نے اس سے کہا جو تم لوگوں نے علیؑ کے بارے میں بحث کی ہے اس کے بارے میں مجھے سب کچھ معلوم ہو چکا ہے اور تمہارا قول بھی مجھے معلوم ہو چکا ہے۔ یہ حبیب بن نزار بنو ہاشم کا غلام تھا۔ پس بیٹم نے اس سے کہا: معاملہ اس سے بھی آگے جا چکا ہے۔ یہ معاملہ اسی مقام پر ختم ہو گیا۔ اس کے بعد ہم حج پر گئے اور ہمارے ساتھ حبیب بھی تھا۔ ہم حضرت ابو عبد اللہ امام صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سلام کیا اور آپؑ نے جواب سلام دیا۔ اس کے بعد حبیب نے عرض کی: اے ابو عبد اللہ! ہمارے درمیان یوں یوں بحث ہوئی ہے (ساری تفصیل بیان کر دی) ابو عبد اللہ علیہ السلام کے چہرہ اقدس پر ناراضگی کے واضح آثار ظاہر ہو گئے۔ پس حبیب نے عرض کی: یہ محمد بن نوفل ہے جو اس بحث میں موجود تھا۔ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اس سے فرمایا:

اے حبیب! لوگوں کے برے اخلاق کو اپنے اچھے اخلاق کے ساتھ روکو اور اپنے اعمال میں لوگوں کی مخالفت کرو۔ پس ہر شخص کے لیے وہی کچھ ہے جو وہ کسب کرتا ہے اور قیامت کے دن ہر شخص اس کے ساتھ محسور ہوگا جس سے وہ محبت کرتا ہوگا۔ لوگوں کو اپنے اور ہمارے خلاف نہ اُکساؤ اور لوگوں کی مصیبتوں میں شرکت کرو۔ تحقیق ان شاء اللہ ہماری حکومت بھی قائم ہوگی جس کا وقت اللہ لے کر آئے گا۔ حبیب خاموش رہا۔

آپؑ نے فرمایا: اے حبیب! کیا آپ میری باتوں کو سمجھ گئے ہیں۔ ہمارے امر و حکم کی مخالفت نہ کرو ورنہ ندامت کے علاوہ کچھ حاصل نہیں ہوگا۔

حبیب نے عرض کی: اے مولانا! میں آپ کے امر کی مخالفت ہرگز نہیں کروں گا۔ ابو العباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت علی بن حسین علیہ السلام سے محمد بن نوفل کے بارے میں پوچھا: یہ کہاں کا ہے؟ آپؑ نے فرمایا: یہ کوفی ہے۔ پھر میں نے عرض کیا: یہ کن میں سے ہے؟ آپؑ نے فرمایا: یہ بنی ہاشم کا غلام ہے اور حبیب بن نزار

بن حیان یہ بھی بنو ہاشم کا غلام ہے۔ اور ان کے اور ابو حنیفہ کے درمیان بحث و گفتگو اس وقت ہوئی جب بنی عباس کی حکومت تھی اور آل محمد کا حق جو ان پر تھا اس کا اظہار کرنا ان کے لیے ممکن نہیں تھا۔

### اپنے آپ کو خود وعظ کرو

﴿قال أخبرني﴾ ابو بکر محمد بن عمر الجعابی عن ابی العباس احمد بن محمد عن محمد بن سالم الازدی عن موسى بن القاسم عن محمد بن عمران البجلي قال سمعت ابا عبد الله (ع) يقول من لم يجعل نفسه له من نفسه واعظا فان مواعظ الناس لن تغنى عنه شيئا -

تصیہت نمبر 9: (بخند اسناد)

جناب محمد بن عمران بجلی نے روایت کی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا کہ آپ نے فرمایا:  
”جو شخص اپنے آپ کو وعظ و نصیحت نہیں کرتا اس کو دوسرے لوگوں کی وعظ و نصیحت کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔“

## مجلس نمبر 4

[بروز ہفتہ ۱۵ رمضان المبارک سال ۲۰۲۲ء ہجری قمری]

طالب علم کے لیے ہر چیز دعا مانگتی ہے

﴿آخرنا﴾ الشیخ الاجل المفید ابو عبد اللہ محمد بن محمد بن النعمان ادام اللہ تائیدہ و توفیقہ قراءۃ علیہ فی هذا الیوم ﴿قال أخبرنی﴾ ابوبکر محمد بن عمر الجعابی ﴿قال حدثنا﴾ ابو العباس احمد بن محمد بن سعید الهمدانی ﴿قال حدثنا﴾ ابو موسیٰ ہارون بن عمرو المجاشعی ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن جعفر بن محمد عن ابيه عن جده قال قال رسول (ص) العالم بین الجہال کالحی بین الاموات، وان طالب العلم لیستغفر له کل شیء حتی حیتان البحر و هوام الارض و سباع البر و انعامہ، فاطلبوا العلم فانہ السبب بینکم و بین اللہ عزوجل، وان طلب العلم فریضة علی کل مسلم۔

تذکرہ نمبر ۱: (بخلاف اسناد)

جناب ابو موسیٰ ہارون بن عمرو المجاشعی نے روایت کی ہے کہ وہ فرماتے ہیں مجھے حضرت محمد بن جعفر بن محمد نے اپنے والد گرامی سے اور انہوں نے اپنے جد بزرگوار سے اور انہوں نے رسول خدا سے نقل کیا ہے آپ نے فرمایا:

”عالم جاہلوں کے درمیان ایسے ہے جیسے مُردوں کے درمیان ایک زندہ ہو۔ تحقیق

طالب علم کے لیے ہر چیز حتیٰ کہ دریاؤں، سمندروں کی مچھلیاں، زمین کے حشرات اور جنگل کے درندے سب ہی مغفرت طلب کرتے ہیں۔ پس علم حاصل کرو کیونکہ یہ علم ہی تمہارے اور اللہ کے درمیان وسیلہ و رابطہ ہے اور ہر مسلمان پر علم کا حاصل کرنا واجب ہے۔

### عمل تقویٰ کے ساتھ قبول ہوتا ہے

﴿قال أخبرني﴾ ابوبکر محمد بن عمر الجعابی ﴿قال حدثنا﴾ ابو العباس احمد بن محمد بن سعید ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن ہارون بن عبد الرحمن الحجازی ﴿قال حدثنا﴾ ابی ﴿قال حدثنا﴾ عیسیٰ بن ابی الورد عن احمد بن عبدالعزیز عن ابی عبداللہ (ع) قال قال امیر المؤمنین (ع) لا یقل التقوی عمل وکیف یقل ما یتقبل -

تحدیث نمبر 2: (بخلف اسناد)

جناب احمد بن عبدالعزیز نے حضرت امام ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے آپ نے فرمایا کہ امیر المؤمنین علی علیہ السلام فرماتے ہیں: ”جو عمل تقویٰ کے ساتھ ہو اس کو کم شمار نہ کرو کیونکہ جو قبول ہو جائے وہ قلیل کیسے ہو سکتا ہے؟

### اس اُمت کے لوگ تین قسم کے ہوں گے

﴿قال أخبرني﴾ الشریف ابو عبداللہ محمد بن الحسین الجوانی ﴿قال أخبرني﴾ ابوطالب المظفر بن جعفر بن المظفر العلوی العمری عن جعفر بن محمد بن مسعود ﴿قال حدثنا﴾ نصر بن احمد ﴿قال حدثنا﴾ علی بن حفص ﴿قال حدثنا﴾ خالد القطوانی ﴿قال حدثنا﴾ یونس بن ارقم ﴿قال حدثنا﴾ عبدالحمید بن ابی الخنساء عن زیاد بن یزید عن ابیہ عن جدہ فروة الظفاری قال سمعت سلمان رحمه الله یقول قال رسول الله صلى الله عليه

وآله وسلم تفترق امتی ثلاث فرق فرقة على الحق لا ينقص الباطل منه شيئا يحبوننى ويحبون اهل بيتى مثلهم كمثل الذهب الجيد كلما ادخلته النار فاوقدت عليه لم يزدہ الا جودة، وفرقة على الباطل لا ينقص الحق منه شيئا يبغضوننى ويبغضون اهل بيتى مثلهم مثل الحديد كلما ادخلته النار فاوقدت عليه لم يزدہ الا شراً، وفرقة مدهدهة على ملة السامرى لا يقولون لامساس لكنهم يقولون لاقتال، امامهم عبدالله بن قيس الاشعري<sup>٢</sup>

حدیث نمبر 3: (بخلاف استاد)

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری امت کے تین گروہ ہوں گے:

- ① ایک فرقہ اور گروہ حق پر ہوگا اور باطل ان سے کوئی چیز کم نہیں کر سکے گا۔ یہ مجھ سے اور میرے اہل بیت سے محبت کرتے ہوں گے۔ ان کی مثل خالص سونے کی ہے جس کو آگ میں ڈالا جاتا ہے تو آگ اس کو گرم کر کے اس کو اور بہتر بنا دیتی ہے۔
- ② دوسرا فرقہ اور گروہ وہ ہیں جو باطل پرست ہیں۔ ان کو حق کسی چیز کا فائدہ نہیں دیتا۔ یہ وہ لوگ ہیں جو مجھ سے اور میرے اہل بیت سے عداوت و بغض رکھتے ہوں گے۔ ان کی مثال لوہے جیسی ہے جس کو آگ میں ڈالا جائے تو سوائے شر و فساد کے کسی چیز کا اضافہ نہیں کرتا۔

③ تیسرا گروہ وہ ہے جو دین میں پریشان ہوں گے اور حق پر قائم نہیں رہیں گے۔ وہ

1- مدهدهة ، يقال ددهة الحجر فتدهده درجة من علو الى سفلى فتدحرج - فكانه يريد صلى الله عليه وآله وسلم انها مضطربة في الدين لا تستقيم على امر-

2- عبدالله بن قيس الاشعري هذا هو ابو موسى الاشعري المشهور بحب القصة ايام

سامری کے پیروکار ہوں گے۔ وہ یہ نہیں کہیں گے کہ (احساس) یعنی مخالفتِ حق نہ کرو لیکن یہ ضرور کہیں گے کہ جنگ نہ کرو۔ ان کا رہنما و امام عبداللہ بن قیس اشعری ہوگا۔

### حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی دعا

﴿قال أخبرني﴾ ابوبکر محمد بن عمر الجعابی ﴿قال حدثنا﴾ ابو العباس احمد ابن محمد بن سعید ﴿قال حدثنا﴾ عمر بن عیسیٰ بن عثمان ﴿قال حدثنا﴾ ابی ﴿قال حدثنا﴾ خالد بن عامر بن عباس عن محمد بن سوید الاشعری - قال دخلت انا وفطر بن خليفة على جعفر بن محمد (ع) ففرب اينا تمرأ فاكلنا وجعل يناول فطرأ منه ثم قال له كيف الحديث الذي حدثتني عن ابی الطفیل رحمه الله في الابدال من اهل الشام والنجباء من اهل الكوفة يجمعهم الله لشر يوم نعدونا، فقال جعفر الصادق (ع) رحمكم الله بنا يبدأ البلاء ثم بكم وبنا الرخاء ثم بكم رحم الله من حببنا الى الناس ولم يكرهنا اليهم -

**تصبیحہ نمبر 4:** (بخلاف اسناد)

محمد بن سوید اشعری نے روایت بیان کی ہے وہ کہتے ہیں کہ فطر بن خلیفہ جعفر بن محمد علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ نے ہمارے سامنے کھجوریں پیش کیں ہم نے ان کو کھایا اور اس کے بعد اس نے کہا: وہ حدیث کیا تھی جس کو آپ نے میرے لیے ابو طفیل سے نقل کیا تھا جو اہل شام کے بزرگوں اور اہل کوفہ کے رئیسوں کے بارے میں ذکر کی گئی تھی جن کو خدا اس دن جمع کرے گا جس کا شر ہمارے دشمنوں کے لیے ہوگا پس امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے۔ مصیبت و بلا ہم سے شروع ہوتی ہے اور پھر تمہارے پاس آتی ہے اور نرمی و مہربانی پہلے ہم پر ہوتی ہے اور پھر

تمہارے پاس آتی ہے۔ خداوند متعال رحمت نازل کرے اس شخص پر جو ہمیں لوگوں کا محبوب بنائے اور لوگوں کو ہم سے ڈرنہ کرے۔

### رسول خدا کا جنازہ کیسے پڑھا گیا؟

﴿قال أخبرني﴾ أبو الحسن علي بن محمد القرشي اجازة ﴿قال حدثنا﴾ أبو الحسن علي بن الحسن بن فضال ﴿قال حدثنا﴾ الحسين بن نصر ﴿قال حدثنا﴾ أبي ﴿قال حدثنا﴾ أحمد بن عبد الله بن عبد الملك ﴿قال حدثنا﴾ أبو عبد الله عبد الرحمن المسعودي عن عمرو بن حريث الانصاري عن الحسين بن سلمة البناني عن أبي خالد الكابلي عن أبي جعفر محمد بن علي الباقر (ع) قال لما فرغ أمير المؤمنين (ع) من تغسيل رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم وتكفينه وتحنيطه اذن للناس وقال لي دخل منكم عشرة عشرة ليصلوا عليه فدخلوا وقام أمير المؤمنين (ع) بينه وبينهم وقال ان الله وملائكته يصلون على النبي يا ايها الذين آمنوا صلوا عليه وسلموا تسليماً وكان الناس يقولون كما يقول أبو جعفر (ع) وهكذا كانت الصلاة عليه (ص)

تصحيح نمبر 5: (بخلاف استاد)

جناب ابو خالد کا بی بی رضی اللہ عنہ نے حضرت امام ابو جعفر محمد بن علی الباقر علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے آپ نے فرمایا:

جب امیر المؤمنین علی علیہ السلام رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غسل اور کفن و حنوط سے فارغ ہو گئے۔ آپ نے لوگوں کو اجازت عطا فرمائی اور فرمایا: تم میں سے دس دس آدمیوں کا گروہ داخل ہو جائے اور آپ پر درود پڑھے۔ پس لوگ دس دس کے گروہ کی

شکل میں نبی اکرمؐ کے حجرہ اقدس میں داخل ہوتے رہے اور امیر المومنین علیہ السلام و نبی اکرمؐ اور لوگوں کے درمیان کھڑے ہوتے اور آپ قرآن کی یہ آیت "ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی یا ایہا الذین آمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما کی تلاوت فرماتے اور لوگ بھی آپ کے ساتھ اس آیت کی تلاوت فرماتے اور درود پڑھتے جیسا کہ امام ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا نماز جنازہ ایسے ہی ادا کی گئی۔

### زید بن علی بن حسین علیہ السلام

﴿قال أخبرنی﴾ ابو غالب احمد بن محمد الزراری ﴿قال حدثنا﴾ ابو القاسم حمید بن زیاد ﴿قال حدثنا﴾ الحسن بن محمد عن محمد بن محمد بن الحسن بن زیاد العطار عن أبیہ الحسن بن زیاد قال لما قدم زید بن علی الکوفة دخل قلبی من ذلك بعض ما یدخل ، قال فخرجت الی مکة ومررت بالمدينة فدخلت علی ابی عبد اللہ (ع) وهو مریض فوجدته علی سریر مستلقیا علیہ وما بین جلدہ وعظمہ شیئ فقلت انی احب ان اعرض علیک دینی فانقلب علی جنبہ ثم نظر الی فقال یا حسن ما کنت احسبک الا وقد استغفیت عن هذا ثم قال هات فقلت اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمداً رسول الله ، فقال (ع) معی مثلها ، فقلت وانا مقر بجميع ما جاء به محمد بن عبد الله (ص) ، قال فسکت ، قلت واشهد ان علیاً اما بعد رسول الله (ص) فرض طاعته من شک فیہ کان ضالاً ومن جحدہ کان کافراً ، قال فسکت ، قلت واشهد ان الحسن والحسین (ع) بمنزلته حتی اتهمیت الیہ (ع) فقلت واشهد انک بمنزلة الحسن والحسین (ع) ومن تقدم من الأئمة



(ع) فقال (ع) كف قد عرفت الذى تريد ما تريد الا ان أتولاك على هذا، قلت فاذا أتوليتنى على هذا فقد بلغت الذى اردت ، قال توليتك عليه فقلت جعلت فداك انى قد هممت بالمقام قال ولم قلت ان ظفر زيد واصحابه فليس احداً سواً حالاً عندهم منا وان ظفر بنو أمية فنحن بتلك المنزلة ، قال فقال لى انصرف ليس عليك بأس ألى ولا من ألى -

حديث نمبر 6: (بخلاف سند)

جناب محمد بن محمد بن حسن بن زیاد عطار نے اپنے والد گرامی حسن بن زیاد سے روایت کی ہے وہ فرماتے ہیں: جب کوفہ میں زید بن علی کے قیام والا واقعہ رونما ہوا تو میرے دل میں کچھ خلط پیدا ہوئے۔ پس میں مکہ کی طرف چلا گیا۔ جب میں مدینہ کے قریب سے گزر رہا تھا میں حضرت ابو عبد اللہ جعفر صادق کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ آپ بیمار تھے۔ میں نے آپ کو بستر پر سیدھا لیٹے ہوئے پایا اور آپ کی جلد اور ہڈی کے درمیان کوئی چیز واضح نظر آرہی تھی۔ پس میں نے آپ کی خدمت اقدس میں عرض کیا: اے میرے مولا! میں آپ کی خدمت میں اپنے عقائد کو بیان کرنا چاہتا ہوں تاکہ اگر وہ درست ہوں تو میں اس پر قائم رہوں۔ پس آپ نے میری جانب کر دت لی اور میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا:

اے حسن! میں گمان کرتا ہوں کہ اس کی ضرورت نہیں ہے۔ پھر آپ نے فرمایا: اچھا بیان کرو۔ پس میں نے کہا: اشہد ان لا اله الا اللہ و اشہد ان محمداً رسول اللہ آپ نے بھی میرے ساتھ ان کلمات کو اپنی زبان پر جاری فرمایا اور اس کے بعد میں نے عرض کیا: اے مولا! جو کچھ حضرت محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوا ہے میں اس پر ایمان رکھتا ہوں۔ آپ اس پر خاموش رہے۔ پھر میں نے عرض کیا:

میں گواہی دیتا ہوں کہ علی علیہ السلام رسول خدا کے بعد امام ہیں کہ جن کی اطاعت

اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرض و واجب قرار دی گئی ہے اور جو اس کے بارے میں شک کرے گا وہ گمراہ ہے اور جو اس کا انکار کرے گا وہ کافر ہے۔ امام خاموش رہے۔ پھر میں نے عرض کیا کہ تحقیق حسن و حسین علیہما السلام بھی ایسے ہی ہیں یہاں تک کہ میں اقرار کرتا ہوں آپ کے اسم گرامی تک پہنچ گیا۔

میں نے عرض کیا (اے فرزندِ رسول) میں گواہی دیتا ہوں تحقیق اب بھی امام حسن و حسین علیہما السلام اور جو ان کے بعد گزرے ہیں ان سب کی مانند ہیں یعنی آپ بھی امام ہیں جن کی اطاعت خدا کی طرف سے واجب ہے۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا: بس کرو جو کچھ تم بیان کرنا چاہتے تھے وہ میں جان چکا ہوں اور جو کچھ آپ نے بیان کیا ہے یہ اس وقت تک کافی نہیں جب تک ہمارے ساتھ آپ کی ولایت و محبت اور دوستی نہ ہو۔

میں نے عرض کیا: میں اس پر آپ سے ولایت و محبت رکھتا ہوں۔ پھر میں نے عرض کیا: جب آپ مجھ سے ولایت اس طرح رکھتے ہیں تو بس میں نے جس کا ارادہ کیا تھا اس تک میں پہنچ گیا ہوں۔ پھر آپ نے فرمایا: میں آپ سے ولایت و محبت رکھتا ہوں۔ پس میں نے عرض کیا: میں آپ پر قربان ہو جاؤں۔ تحقیق میں اس مقام پر بے چین و غمگین ہوں۔ پھر آپ نے فرمایا (اگر ایسا ہے تو پھر تونے) یہ کیوں کہا تھا۔ اگر زید اور اس کے ساتھی کامیاب ہو گئے تو ہمارا حال ان کے نزدیک اس سے بھی بُرا ہوگا اور اگر بنو امیہ کامیاب ہو گئے تو ہم جیسے ہیں ویسے ہی رہیں گے۔ حسن کہتا ہے اس کے بعد آپ نے مجھے فرمایا: جاؤ اب چلے جاؤ آپ پر کوئی حرج نہیں ہے۔

### آل محمد کی زبان سے مدد کرنے والے کا اجر

﴿قال أخبرني﴾ الشريف ابو محمد الحسن بن حمزة الطبري ﴿قال

قال حدثنا﴾ ابو الحسن علي بن حاتم القزويني ﴿قال حدثنا﴾ ابو العباس

محمد بن جعفر المخزومی ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن شمون البصری عن عبد  
الله بن عبدالرحمن ﴿قال حدثنی﴾ الحسين بن یزید عن جعفر بن محمد  
عن أبيه (ع) قال من اعاننا بلسانه على عدونا انطقه الله بحجته يوم موقفه  
بين يديه عزوجل -

حدیث نمبر 7: (بخذف اسناد)

جناب حسین بن زید نے حضرت امام جعفر بن محمد علیہ السلام سے اور انہوں نے  
اپنے والد گرامی علیہ السلام سے روایت بیان کی ہے آپ نے فرمایا:  
جو شخص ہمارے دشمن کے مقابلے میں زبان سے ہماری مدد کرے گا قیامت کے  
دن اللہ تعالیٰ اپنے سامنے اس کو اپنی دلیل و حجت پیش کرنے کی اور بولنے کی اجازت عطا  
فرمائے گا۔

**دل و زبان سے الائمتہ علیہم السلام کی مدد کرنے کا ثواب**

﴿قال أخبرنی﴾ الشریف ابو محمد الحسن بن حمزة ﴿قال حدثنا﴾  
احمد بن عبد الله عن جده احمد بن عبد الله ﴿قال حدثنی﴾ ابی عن داؤد بن  
النعمان عن عمرو بن ابی المفدوم عن أبيه عن الحسن بن علی (ع)۔ انه قال  
من احبنا بقلبه ونصرنا ببیده ولسانه فهو معنا فی الغرفة التي نحن فیها ومن  
احبنا بقلبه ونصرنا بلسانه فهو دون ذلك بدرجة ، ومن احبنا بقلبه وكف  
بیده ولسانه فهو فی الجنة -

حدیث نمبر 8: (بخذف اسناد)

حضرت حسن بن علی علیہما السلام سے روایت ہے آپ نے فرمایا: جو شخص اپنے دل  
میں ہماری محبت رکھتا ہو اور اپنے ہاتھ اور زبان سے ہماری مدد کرے گا پس وہ قیامت کے

دن ہمارے محل میں ہمارے ساتھ ہوگا اور جو شخص اپنے دل میں ہماری محبت رکھتا ہو اور زبان سے ہماری مدد کرتا ہوگا وہ ایک درجہ کم ہمارے نزدیک ہوگا اور جو شخص اپنے دل میں ہماری محبت رکھتا ہو اور اپنے ہاتھ اور انسان کو روک کر رکھتا ہوگا وہ جنت میں ہوگا۔

### بے قصد گفتگو ترک کرنا مستحب ہے

﴿قال أخبرني﴾ ابو بکر محمد بن عمر بن سلم ﴿قال حدثنا﴾ ابو العباس احمد بن محمد بن سعيد ﴿قال حدثنا﴾ احمد بن يوسف ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن يزيد ﴿قال حدثنا﴾ احمد بن رزق عن ابی زیاد الفقیمی عن ابی عبد اللہ جعفر بن محمد عن أبیه عن علی بن الحسین (ع) قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم من حسن اسلام المرء تركه الكلام فيما لا يعنيه

تہذیب نمبر 9: (بخلاف استاد)

حضرت علی زین العابدین بن حسین علیہ السلام نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت فرمائی ہے آپ نے فرمایا:

”جب کوئی شخص اسلام اچھے انداز میں قبول کر لیتا ہے تو پھر وہ بے ہودہ گفتگو کو چھوڑ دیتا ہے۔“

## مجلس نمبر 5

[بروز پڑے رمضان المبارک سال ۲۰۲۲ ہجری قمری]

بیماری گناہوں سے طہارت کا سبب ہے

وَمَا امْلَأَهُ فِي يَوْمِ الْاِثْنِينَ السَّابِعِ عَشَرَ مِنْهُ وَسَمِعَهُ ابُو الْفَوَارِسِ اَبَقَاهُ  
 اللَّهُ اَخْبَرَنِي الشَّيْخُ الْجَلِيلُ الْمَفِيدُ ابُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ  
 اَدَامَ اللَّهُ حِرَاسَتَهُ وَتَوْفِيقَهُ قَرَاءَةً عَلَيْهِ ﴿قَالَ اَخْبَرَنِي﴾ ابُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ  
 عَمْرِ بْنِ سَلْمِ الْجَعَابِيِّ ﴿قَالَ حَدَّثَنَا﴾ ابُو عَبْدِ اللَّهِ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ الْحَسَنِ  
 ﴿قَالَ حَدَّثَنَا﴾ الْفَضْلُ بْنُ الْقَاسِمِ ﴿قَالَ حَدَّثَنِي﴾ اَبِي عَنْ جَدِّي عَنْ اَبِيهِ عَنْ  
 جَدِّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلِ بْنِ اَبِي طَالِبٍ "قَالَ" سَمِعْتُهُ عَلِيَّ بْنَ  
 الْحُسَيْنِ زَيْنِ الْعَابِدِينَ (ع) يَقُولُ مَا اخْتَلَجَ عَرَقٌ وَلَا صَدَعٌ مَوْسِمٌ قَطُّ اِلَّا  
 بَدَنَهُ وَمَا يَعْفُو اللَّهُ عَنْهُ اَكْثَرَ، وَكَانَ اِذَا رَأَى الْمَرِيضَ قَدِ بَرِيءًا قَالَ لِيَهْنِكَ  
 الطَّهْرُ مِنَ الذَّنُوبِ فَاسْتَأْنَفَ الْعَمَلَ -

تھدیث نمبر 1: (بخذف اسناد)

حضرت امام علی زین العابدین بن حسین علیہ السلام فرماتے ہیں: مومن مریض سے  
 کوئی قطرہ پینے کا نہیں گرتا اور کوئی بیماری کی وجہ سے کراہتا نہیں مگر یہ کہ اس کے گناہ چھڑ  
 جاتے ہیں اور خدا جو کچھ اس کے گناہوں کو معاف کرتا ہے وہ اس کی تکلیف سے زیادہ ہوتا  
 ہے اور جب مومن مریض اپنے آپ کو صحت مند دیکھتا ہے تو آوازِ قدرت آتی ہے (اسے

میرے مومن بندے) تجھے تیرا گناہوں سے پاک ہونا مبارک ہو۔ اب نئے سرے سے عمل کو انجام دو۔

ابن مسعود کا نبی اکرمؐ سے ابو بکر و عمر کی خلافت کے بارے میں سوال

﴿قال أخبرني﴾ ابو حفص عمر بن محمد بن علی الصیرفی ﴿قال حدثنا﴾ ابوالحسین العباس بن المغيرة الجوهري ﴿قال حدثنا﴾ ابوبکر احمد ابن منصور الرمادي ﴿قال حدثنا﴾ عبدالرزاق ﴿قال أخبرنا﴾ ابی عن مینا مولی عبدالرحمن بن عوف عن عبدالله بن مسعود قال خرجنا مع رسول الله (ص) ليلة وفد الجن قال فحط علي ثم ذهب فلما رجع تنفس وقال نعتت الي نفسي يا بن مسعود فقلت استخلف يا رسول الله - قال من قلت ابا بكر قال فمشى ساعة ثم تنفس وقال نعتت الي نفسي يا بن مسعود فقلت استخلف يا رسول الله - قال من قلت عمر فسكت ثم مشى ساعة وتنفس وقال نعتت الي نفسي يا بن مسعود فقلت استخلف يا رسول الله، قال من قلت عثمان فسكت ثم مشى ساعة فقال نعتت الي نفسي يا بن مسعود فقلت استخلف يا رسول الله قال من قلت علي بن ابی طالب فتنفس ثم قال والذي نفسي بيده لئن اطاعوه ليدخلن الجنة اجمعين اکتعين -

۱- اورد هذا الحديث مؤيد الدين اخطب. خوارزم الخوارزمي في كتاب المناقب باسناده الى عبدالله بن مسعود ايضاً ولكن بتغيير يسير -

۲- علی بضم العين المهملة ثم لام مفتوحة والضيد مقصورة. موضع من ناحية وادي القرى نزله رسول الله (ص) في طريقه الى تبوك وفيه مسجد قاله الجزري في النهاية والزبيدي في التاج (م ص)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپؐ نے فرمایا کہ ہم ایک رات حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مدینہ سے باہر نکلے۔ ایک دن آپؐ کی خدمت میں قاصد بن کر آیا۔ راوی بیان کرتا ہے۔ آپؐ ایک مقام علی (یعنی گہرائی) کی طرف اتر گئے۔ جب آپؐ کو لے تو کچھ دیر آرام کرنے کے بعد آپؐ نے فرمایا: اے ابن مسعود! میں تجھے اپنی آخری وقت کے قریب ہونے کی خبر دیتا ہوں۔ پس میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپؐ اپنا خلیفہ مقرر فرمادیں۔ آپؐ نے فرمایا: کس کو اپنا خلیفہ مقرر کروں؟ میں نے عرض کیا: ابو بکر کو۔ آپؐ خاموش ہو گئے اور آپؐ نے چلنا شروع کر دیا۔ کچھ دیر کے بعد آپؐ نے پھر سانس لیا اور فرمایا: اے ابن مسعود! میں تجھے اپنے آخری وقت کے قریب ہونے کی اطلاع دیتا ہوں۔ پس میں نے پھر عرض کیا: یا رسول اللہ! آپؐ کسی کو اپنا خلیفہ مقرر فرمادیں۔ آپؐ نے فرمایا: کس کو؟ میں نے عرض کیا: عمر کو۔ آپؐ پھر خاموش ہو گئے اور پھر آپؐ نے چلنا شروع کر دیا۔ کچھ دیر چلنے کے بعد آپؐ نے پھر آرام کیا اور فرمایا: اے ابن مسعود! میں تجھے اپنے آخری وقت کے قریب ہونے کی خبر دیتا ہوں۔ پس میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپؐ کسی کو اپنا خلیفہ مقرر فرمادیں۔ آپؐ نے فرمایا: کس کو؟ میں نے عرض کیا: عثمان کو۔ آپؐ پھر خاموش ہو گئے اور چلنا شروع ہو گئے۔ کچھ دیر کے بعد آپؐ نے پھر آرام فرمایا اور فرمایا: ابن مسعود! میں تجھے اپنے آخری وقت کے قریب ہونے کی خبر دیتا ہوں۔ پس میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپؐ کسی کو اپنا خلیفہ مقرر کر دیں۔ آپؐ نے فرمایا: کس کو؟ میں نے عرض کیا: علی بن ابی طالب کو۔ میں بھی آپؐ نے سانس لیا پھر فرمایا: مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر تم لوگ میرے بعد اس کی اطاعت کرو گے تو وہ ضرور تم سب کو جنت میں لے جائے گا۔

## نبی اکرمؐ کے پاس لوگوں کا شور کرنا اور نبی کا قُومُوا عَنِّي فرمانا

﴿قال أخبرني﴾ ابو حفص عمر بن محمد بن علی الصیرفی ﴿قال حدثنا﴾ ابوالحسین العباس بن المغيرة الجوهري ﴿قال حدثنا﴾ ابوبکر احمد ابن منصور الرمادی ﴿قال حدثنا﴾ احمد بن صالح ﴿قال حدثنا﴾ عتبة ﴿قال أخبرني﴾ یونس عن ابن شهاب عن عبيدالله بن عبدالله بن عتبة عن عبدالله بن عباس قال لما حضرت النبي (ص) الوفاة وفي البيت رجال فيهم عمر بن الخطاب، فقال رسول الله (ص) هلموا اكتب لكم كتابا لن تضلوا بعده أبدا فقال لا تزتوه بشئ، فانه قد غلبه الوجع وعندكم القرآن حسينا كتاب الله - فاختلف اهل البيت واختصموا فمنهم من يقول قوموا يكتب لكم رسول الله ومنهم من يقول ما قال عمر، فلما كثر اللفظ والاختلاف قال رسول الله (ص) قوموا عني، قال عبيدالله بن عبدالله بن عتبة: كان ابن عباس رحمه الله يقول الرزية كل الرزية مال بين رسول الله (ص) وبين ان يكتب لنا ذلك الكتاب من اختلافهم ولفظهم -

توضیح نمبر 3: (بخلاف اسرار)

حضرت عبداللہ بن عباس سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کا وقت قریب آیا آپ کے گھر میں بہت زیادہ لوگ جمع تھے۔ ان میں عمر بن خطاب بھی موجود تھے۔ پس رسول خدا نے فرمایا: کاغذ اور قلم لے کر آؤ تاکہ میں تمہارے لیے ایک ایسی تحریر لکھ دوں جس کے بعد تم کبھی گمراہ نہ ہو گے۔ پس ایک بندے نے کہا کہ کوئی چیز لے کر نہ آنا کیونکہ نبی پر بیماری غلب کر چکی ہے تمہارے پاس قرآن ہے ہمیں اللہ کی کتاب کافی ہے۔ پس گھر میں موجود لوگوں کے درمیان اختلاف ہوگا اور ان



میں جھگڑا ہو گیا۔ ان میں سے بعض وہ لوگ جو یہ کہہ رہے تھے کا غذو قلم لے کر آ جاؤ تاکہ نبی اکرمؐ تحریر لکھ دیں اور بعض وہ تھے جو عمر کے قول کو دہرا رہے تھے۔ جب شور و غل و اختلاف زیادہ ہو گیا۔ رسولؐ خدا نے فرمایا: قَوْمُوا عَنِّي (میرے قریب سے چلے جاؤ)۔

عبید اللہ بن عبد اللہ بن عقبہ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے: ہر مصیبتوں سے بڑی مصیبت وہ تھی جو رسولؐ خدا اور ان کی تحریر کے درمیان حائل و مانع ہو گئی جو آپؐ ہمارے لیے لکھنا چاہتے تھے اور وہ لوگوں کا اختلاف اور شور و غل تھا۔

جن لوگوں کو حوضِ کوثر سے ہٹایا جائے گا وہ میرے اصحاب ہوں گے

﴿قال أخبرني﴾ ابویکر محمد بن عمر بن سلم الجعابی ﴿قال حدثنا﴾ ابو عبد اللہ جعفر بن محمد الحسنی ﴿قال حدثنا﴾ ابو موسیٰ عیسیٰ بن مہران المستعطف ﴿قال أخبرنا﴾ عفان بن مسلم ﴿قال حدثنا﴾ وہیب ﴿قال حدثنا﴾ عبد اللہ بن عثمان بن خشیم عن ابن ابی ملیکہ عن عائشة قالت سمعت رسول اللہ (ص) یقول انی علی الحوض انظر من یرد علی منکم ولیقطعن برجال دونی فأقول یارب اصحابی اصحابی فیقال انت لا تدری ما عملوا بعدک انهم ما زالوا یرجعون علی اعقابهم القهقری

حدیث نمبر 4: (بخلاف اسناد)

جناب نبیؐ بی بی عائشہؓ ام المؤمنین سے روایت ہے وہ کہتی ہیں میں نے رسولؐ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا:

میں حوضِ کوثر پر کھڑا ہوں گا اور میں دیکھ رہا ہوں گا تم میں سے لوگ میرے پاس حوضِ کوثر پر وارد ہوں گے اور ان لوگوں کو میرے سے دور ہٹایا جائے گا اور میں آواز دے کر پکاروں گا۔ اے میرے رب! یہ لوگ میرے اصحاب ہیں میرے اصحاب ہیں۔

پھر مجھے کہا جائے گا اے میرے نبی! آپ نہیں جانتے کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا کچھ کیا تھا۔ پس یہ سب آپ کے بعد ہمیشہ کے لیے اپنے قدم پر قبر اوپس پلٹ گئے تھے۔

کچھ اصحاب قیامت کو بھی رسول اکرم کی دوبارہ زیارت نہیں کر سکیں گے

﴿قال أخبرني﴾ ابوبکر بن محمد بن عمر بن سلم ﴿قال حدثنا﴾

ابوعبدالله جعفر بن محمد الحسنی ﴿قال حدثنا﴾ عیسیٰ بن مہران ﴿قال

أخبرنا﴾ ابومعاویۃ الضریر ﴿قال حدثنا﴾ الأعمش عن شقیق عن ام سلمة

زوج النبی (ص) قال دخل علیها عبدالرحمن بن عوف فقال یا أمة قد خفت

ان یهلکنی کثرة ما لی انا اکثر قریش ما لا قالت یا بنی فأنفق فانی سمعت

رسول الله (ص) یقول من اصحابی من لا یرانی بعد ان افارقه - قال فخرج

عبدالرحمن فلقی عمر بن الخطاب فأخبره بالذی قالت أم سلمة فجاء یشدد

حتى دخل علیها ، فقال بالله یا أمة انا منهم فقالت لا اعلم ولن ابری بعدك

أحدًا-

حدیث نمبر 5: (بخلاف اسناد)

جناب شفیق رضی اللہ عنہ نے جناب ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے

روایت بیان کی ہے وہ فرماتے ہیں: زوجتہ نبی کی خدمت اقدسہ میں عبدالرحمن بن عوف

حاضر ہوئے اور عرض کیا: اے ام المومنین مجھے ڈر لگتا ہے کہ یہ میرا زیادہ مال مجھے کہیں

ہلاک نہ کر دے اور قریش میں سب سے زیادہ مال دار بھی میں ہی ہوں۔ ام المومنین رضی

اللہ عنہا نے فرمایا: اس مال کو راہِ خدا میں خرچ کرو کیونکہ میں نے خود رسول خدا سے سنا ہے

آپ نے فرمایا: میرے بعض اصحاب ایسے ہوں گے جو مجھ سے ایک دفعہ جدا ہونے کے

بعد کبھی بھی میری زیارت نہیں کر پائیں گے۔ عبدالرحمن وہاں سے نکلے تو ان کی ملاقات

جناب عمر بن خطاب سے ہو گئی۔ آپ نے ابن خطاب کو ساری خبر سنا دی جو اُم المؤمنین نے فرمائی تھی۔ حضرت عمر بھی بی بی رضی اللہ عنہا کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ یہ خبر آپ پر بہت گراں گزری۔ پس آپ نے کہا: اے اماں پاک (رضی اللہ عنہا) کیا میں ان لوگوں میں سے ہوں جو دوبارہ نبی کی زیارت نہیں کر پائیں گے۔ بی بی رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: اے عمر! میں تو نہیں جانتی کہ تو ان میں سے ہے یا نہیں اور میں تیرے بعد بھی کسی کو اس سے بری نہیں کر سکتی۔

### حضرت اسماعیلؑ نے حضرت امام حسینؑ کی اتباع کی

﴿قال أخبرنا﴾ الشريف ابو عبد الله محمد بن محمد بن طاهر الموسوي ﴿قال أخبرنا﴾ ابو العباس احمد بن محمد بن سعيد الهمداني ﴿قال حدثنا﴾ يحيى بن زكريا بن شيبان ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن سنان ﴿قال أخبرني﴾ احمد بن سليمان القمي الكوفي، قال سمعت ابا عبد الله جعفر بن محمد (ع) يقول ان كان النبي من الانبياء ليبتلى بالجوع حتى يموت جوعاً، وان كان النبي من الانبياء ليبتلى بالعطش حتى يموت عطشاً، وان كان النبي من الانبياء ليبتلى بالعرأ حتى يموت عرياناً، وان كان النبي من الانبياء ليبتلى بالسقم والأمراض حتى تتلفه، وان كان النبي ليأتي قومه فيقوم فيهم بأمرهم بطاعة الله ويدعوهم الى توحيد الله وما معه مييت ليلة فما يتركونه يفرغ من كلامه ولا يستمعون اليه حتى يقتلوه، وانما يبتلى الله تبارك وتعالى عباده على قدر منازلهم عنده ﴿قال أخبرني﴾ ابو بكر محمد بن عمر الجعاني ﴿قال حدثنا﴾ ابو العباس احمد بن محمد بن سعيد ﴿قال حدثنا﴾ يحيى بن زكريا ﴿قال حدثنا﴾ عثمان بن عيسى عن احمد بن

سليمان وعمران ابن مروان عن سماعة ابن مهران قال سمعت ابا عبد الله جعفر بن محمد (ع) يقول ان الذي قال الله في كتابه "واذكر في الكتاب اسماعيل انه كان صادق الوعد وكان رسولا نبيا" سلط عليه قومه فكشطوا وجهه وفروا رأسه فبعث الله اليه ملكاً فقال له ان رب العالمين يقرئك السلام ويقول قد رأيت ما صنع بك فسلى ما شئت فقال يارب العالمين لى بالحسين بن على بن ابى طالب (ع) أسوة، قال ابو عبد الله (ع) ولعيسى هو اسماعيل بن ابراهيم على ذيننا وعليهما السلام-

حدیث نمبر 6: (بخذف اسناد)

جناب احمد بن سليمان القمي كوفي سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا: انبیاء میں اگر کسی نبی کو اللہ بھوک میں مبتلا کر دے گا تو وہ اس میں رہے گا یہاں تک کہ وہ بھوک میں ہی مر جائے گا اور اگر کوئی نبی پیاس میں مبتلا ہوگا تو اس میں ہی مبتلا رہے گا یہاں تک کہ وہ پیاس ہی اس دنیا سے چلا جائے گا۔ اور اگر وہ کسی نبی کو تنگ دستی اور عریانی میں مبتلا کر دے گا تو وہ اس میں مبتلا رہے گا یہاں تک کہ اس کو موت آجائے گی اور اگر نیوں میں سے کسی نبی کو بیماری میں مبتلا کر دے گا تو وہ اس میں مبتلا رہے گا یہاں تک کہ وہ بیماری اس کو تلف کر دے گی۔ اور کوئی نبی اپنی قوم میں آئے اور وہ ان میں کھڑا ہو کر ان کو اللہ کی اطاعت کا حکم دے گا اور ان کو اللہ کی توحید کی دعوت دے گا اور اس کے پاس فقط ایک رات کا وقت ہی ہو۔ وہ قوم والے اس کو اتنی مہلت نہیں دیں گے کہ وہ اپنی بات کو پورا کرے اور اس کے کلام کو نہیں سنیں گے حتیٰ کہ اس کو قتل کر دیں گے اور سوائے اس کے نہیں ہے کہ اللہ اپنے تمام بندوں کو ان کی قدر و منزلت کے حساب سے کسی مصیبت میں مبتلا کرتا ہے تاکہ وہ اس درجہ پر فائز ہو سکیں جو ان کے لیے مقرر کیا گیا ہے۔

فاطمہ (ع) فدک والعوالی وایست من اجابته لها عدلت الی قبر ابیہا رسول  
اللہ (ص) فالقت نفسہا وشکت الیہ ما فعلہ القوم بہا وبکت حتی بلت تربتہ  
(ع) بدموعہا وندبتہ ثم قالت فی آخر ندبتہا -

قد کان بعدک أبناء وھنثہ	لو کنت شاہدہا لم تکثر الخطب <sup>۱</sup>
انا فقد ناک فقد الأرض وابلہا	واختل قومک فاشہدہم فقد نکبوا
قد کان جبریل بالآیات یؤنسنا	فغبت عنا فکل الخیر محتجب
وکنت بدرأ ونوراً یتستاء بہ	علیک ینزل من ذی العزۃ الکتب
نجهمتنا رجال واستخف بنا	بعد النبی وکل الخیر مغتصب
سیعلم المتولی ظلم حامتنا	یوم القیامۃ انی سوف ینقلب
فقد لقینا الذی لم یلقہ احد	من البریۃ لأعجم ولا عرب
فسوف نبکیک ما عشنا وما بقیت	لنا العیون بتھمال له سكب

تحدیث نمبر 7: (بخلاف اسناد)

حضرت بی بی زینب بنت علی علیہ السلام فرماتی ہیں: جب ابو بکر کی رائے اس پر قائم ہوگئی کہ وہ فدک اور اس کے آس پاس کا رقبہ فاطمہ بنت رسول اللہ کو نہیں دے گا اور بی بی بھی ان سے مایوس ہو گئیں۔ آپ اپنے والد المحترم رسول اللہ کی قبر اطہر پر تشریف لائیں اور اپنے آپ کو قبر مطہر پر گرا دیا اور جو کچھ قوم نے آپ کے ساتھ سلوک کیا تھا اس کی آپ

۱- قال الزجری فی النہایۃ بمادۃ [ھنث] فیہ ان فاطمۃ قالت بعد موت النبی (ص) "قد کان بعدک أبناء وھنثہ" الی آخر البیتین الأولین ولكن بتعبیر جملة "فقد نکبوا" الی قولہ [ولا تغب] ولا یخفی ما فیہ من التحریف المقصود وان جاز کسر القافیۃ للاقواء ، وعلى کل قال الھنثۃ واحدة الھنائب وھی الامور الشداد المختلفۃ ، والھنثۃ الاختلاط فی القول والنون زائداً -

ابوبکر محمد بن عمر جعابی نے کہا ہے کہ ابو العباس احمد بن محمد بن سعید نے بیان کیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ یحییٰ بن زکریا نے بیان کیا ہے یہ فرماتے ہیں کہ عثمان بن عیسیٰ نے احمد بن سلیمان اور عمران بن مروان انہوں نے سنانہ ابن مہران سے اور یہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے سنا ہے آپ نے فرمایا: وہ نبی کہ جس کے بارے میں خداوند متعال نے قرآن کریم میں فرمایا ہے: **واذکر فی الکتاب اسماعیل انہ کان صادق الوعد وکان رسولاً نبیاً** (کہ جس کو خدا نے وعدہ کا سچا اور رسول و نبی کہہ کر یاد فرمایا ہے) ان کی قوم نے ان پر غلبہ حاصل کر لیا اور آپ کے چہرے اور سر مبارک کو شدید زخمی کر دیا۔ پس اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتے کو آپ کی خدمت میں بھیجا اور اس فرشتے نے آپ سے عرض کیا: اے اسماعیل! تمام جہانوں کا پالنے والا آپ کو سلام کہہ رہا ہے اور فرما رہا ہے کہ جو آپ کی قوم نے آپ کے ساتھ کیا ہے میں نے سب کچھ دیکھ لیا ہے جو آپ چاہتے ہیں وہ مجھ سے سوال کریں (یعنی جس قسم کے عذاب کا آپ سوال کریں گے وہ ہی ان پر نازل کر دوں گا) آپ نے عرض کیا: اے خدا یا! میں نے حسین ابن علی علیہ السلام کے اسوہ کو اپنایا ہے اور ان کی پیروی کی ہے۔ (یعنی ان کی مثل اپنا معاملہ تیرے سپرد کر دیا ہے) حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا: وہ لمبیس سے مراد حضرت اسماعیل بن ابراہیم علیہما السلام ہیں۔

### حضرت زینب علیہا السلام بنت علی کی روایت

﴿قال أخبرنی﴾ ابوبکر محمد بن عمر الجعابی ﴿قال أخبرنا﴾ ابو عبد اللہ محمد بن جعفر الحسینی ﴿قال حدثنا﴾ عیسیٰ بن مہران عن یونس عن عبد اللہ بن محمد بن سلیمان الهاشمی عن أبیہ عن جدہ عن زینب بنت علی بن ابی طالب (ع) قالت لما اجتمع رأی ابی بکر علی منع

نجهشنا رجال واستخف بنا  
 بعد النسي وكل الخير مغتصب  
 ”لوگوں نے ہم سے منہ موڑ لیے اور نبیؐ کے بعد ہم کو خفیف جانا ہے  
 اور تمام خیر ہم سے غصب کر لی گئی ہے۔“

سيعلم المتولى ظلم حامتنا  
 يوم القيامة اني سوف ينقلب  
 ”عقرب ہم ہر ظلم کرنے والے کو جان لیں گے کہ قیامت کے دن  
 ہم ان سے بدلہ لیں گے۔“

فقد لقينا الذي لم يلقه احد  
 من البرية لاعجم ولا عرب  
 ”پس آپ کے بعد ہم نے وہ کچھ دیکھا ہے جو دنیا میں عجم اور عرب  
 میں سے کسی نے نہیں دیکھا۔“

فسوف نبكيك ما عشنا وما بقيت  
 لنا العيون بتهمال له سكب  
 ”ہم آپ پر گریہ کرتے رہیں گے جب تک ہم زندہ ہیں اور ہماری  
 آنکھیں ہیں ان سے آنسو جاری رہیں گے۔“

کبھی تھوڑی سی زحمت برداشت کرنے سے بھی خوش نصیب ہوتی ہے

﴿قال أخبرني﴾ الشريف ابو عبد الله محمد بن محمد بن طاهر عن

ابى العباس احمد بن محمد بن سعيد عن احمد بن يوسف الجعفي عن

الحسين ابن محمد ﴿قال حدثنا﴾ ابى عن آدم بن عيينة بن ابى عمران

سے شکایت کرتے ہوئے گریہ کرتی رہیں یہاں تک کہ قبر اطہر آپ کے آنسوؤں سے تر ہوگئی اور آپ نے ندبہ کیا اور نوحہ پڑھا جس کے آخری اشعار کچھ یوں تھے:

قد كان بعدك أبناء وهنبة

لو كنت شاهدها لم تكثر الخطب

”اے میرے بابا! آپ کے بعد اتنے غم اور مصائب ہم پر وارد ہوئے ہیں اگر آپ ان کا شاہد کرتے تو آپ کی حالت غیر ہو جاتی۔“

انا فقد ناك فقد الأرض وايلها

واختل قومك فاشهدهم فقد نكبوا

”ہم نے آپ کو کھویا ہے گویا زمین اور جو کچھ اس میں ہے سب کھو گئے اور آپ کی قوم منحرف ہوگئی پس آپ گواہ رہیں کہ وہ ہم سے ہٹ گئے ہیں۔“

قد كان جبريل بالآيات يؤنسنا

فغبت عنا فكل الخير محتجب

”تحقیق جبرائیل جو آیات کے ساتھ ہمارے لیے مونس تھا پس وہ ہم سے غائب ہو گیا گویا ہر چیز نے ہم سے رخ موڑ لیا ہے۔“

وكتبت بدراً ونوراً يستضاء به

عليك ينزل من ذى العزة الكتب

”آپ چودھویں کے چاند اور وہ نور جس کے ذریعے کائنات روشن تھی اور آپ پر صاحب غلبہ و قوت کی طرف سے کتاب نازل ہوئی ہے۔“



ہمارے لیے کوئی حدیث نقل فرمائیں تو ساتھ سند بھی ذکر فرمادیا کریں۔ پس آپ نے فرمایا: میرے بابا نے میرے دادا سے اور انہوں نے رسول خدا سے اور انہوں نے جبرائیل سے اور انہوں نے اللہ رب العزت سے ذکر کیا اور میں جب بھی کوئی حدیث نقل کروں گا اسی سند سے ہوگی اور فرمایا: اے جابر ایک حدیث جو کسی صادق سے آپ حاصل کریں ساری دنیا اور جو کچھ اس میں ہے اس سب سے بہتر ہے۔

### بغیر بصیرت کے عمل کرنے والا

﴿قال أخبرني﴾ ابوالحسن احمد بن محمد بن الحسن عن أبيه عن محمد ابن الحسن الصفار عن احمد بن محمد بن عيسى عن محمد بن سنان عن موسى ابن بكير ﴿قال حدثني﴾ من سمع ابا عبد الله جعفر بن محمد عليهما السلام يقول العامل على غير بصيرة كالسائر على السراب بقية لا تزيد سرعة سيره الا بعداً -

حدیث نمبر 10: (بخلاف اسناد)

جناب موسیٰ ابن بکیر نے روایت کی ہے وہ فرماتے ہیں: مجھ سے ایک ایسے شخص نے بیان کیا ہے جس نے حضرت ابو عبد اللہ جعفر بن محمد الصادق علیہما السلام سے سنا ہے وہ فرماتے ہیں: جو شخص بغیر بصیرت و علم کے عمل کرے گا وہ اس کی مانند ہے جو راہ بھول کر سراب کے پیچھے چل رہا ہے جو جتنا تیز چلے گا اتنا ہی منزل سے دور ہوتا جائے گا۔

الہلالی الکوفی ، قال سمعت ابا عبد اللہ جعفر بن محمد علیہ السلام یقول کم من صبر ساعة قد اورثت فرحا طویلا وکم من لذة ساعة قد اورثت حزنا طویلا -

**تصدیث نمبر 8:** (بخلف اسناد)

جناب آدم بن عینیہ بن ابی عمران ہلالی الکوفی سے روایت ہے یہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے سنا ہے آپ نے فرمایا: تھوڑی مدت کا صبر کرنا (یعنی حرام پر صبر کرنا) ایک طویل خوشی کا موجب بنتا ہے اور قلیل موت کی لذت (یعنی حرام میں مبتلا ہونے کی وجہ سے جو کچھ لمحہ لذت حاصل ہوتی ہے) طویل غم و حزن کا باعث بن جاتی ہے۔

### صادق سے ایک حدیث حاصل کرنے کا اجر

﴿قال أخبرنی﴾ أبو القاسم جعفر بن محمد القمی رحمہ اللہ ﴿قال حدثنا﴾ احمد بن محمد بن عیسیٰ ﴿قال حدثنی﴾ ہارون بن مسلم عن علی بن اسباط عن سیف بن عمیرة عن عمرو بن شمر عن جابر قال قلت لابی جعفر (ع) اذا حدثتني بحديث فاسنده لي، فقال حدثني ابي عن جدی رسول اللہ (ص) عن جبرئیل (ع) عن اللہ عزوجل ، وكما احدثك بهذا الاسناد وقال يا جابر لحدیث واحد تأخذہ عن صادق خیر لك من الدنيا وما فیہا -

**تصدیث نمبر 9:** (بخلف اسناد)

جناب جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: میں نے حضرت امام ابو جعفر محمد باقر علیہ السلام کی خدمت اقدس میں عرض کیا: (اے فرزند رسول) جب آپ

## مجلس نمبر 6

[ بروز بدھ ۱۹ رمضان المبارک سال ۲۰۲۲ ہجری قمری ]

### امام سجاد علیہ السلام کے مواعظ

ومما أملاه في يوم الأربعاء التاسع عشر منه وسمعه أبو الفوارس  
 إبقاء الله ﴿أخبرنا﴾ الشيخ الجليل المفيد محمد بن محمد بن النعمان أدام  
 الله تأييده وتوفيقه قراءة عليه ﴿قال أخبرني﴾ أبو جعفر محمد بن علي بن  
 الحسين ﴿قال حدثنا﴾ عبد الله بن جعفر الحميري ﴿قال حدثنا﴾ أيوب بن  
 نوح عن محمد بن أبي عمير عن جميل بن دراج عن أبي حمزة الشامي  
 رحمه الله عن علي بن الحسين زين العابدين (ع) انه قال يوماً لأصحابه  
 اخواني اوصيكم بدار الآخرة ولا اوصيكم بدار الدنيا فانكم عليها حريصون  
 وبها متمسكون اما بلفكم ما قال عيسى بن مريم (ع) للحواريين قال لهم الدنيا  
 قنطرة فاعبروها ولا تعمروها وقال ايكم يبني على موج البحر داراً تلكم  
 الدار الدنيا فلا تتخذوها قراراً-

حصیثہ نمبر 1: (بخلاف استاد)

حضرت ابو حمزہ ثمالی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت علی بن حسین زین العابدین علیہ  
 السلام سے روایت بیان فرمائی ہے کہ آپ نے ایک دن اپنے اصحاب سے فرمایا:  
 میرے بھائیو! میں آپ لوگوں کو آخرت کے گھر کی وصیت کرتا ہوں اور میں آپ

لوگوں کو اس دنیا کے گھر کی وصیت نہیں کرتا جبکہ آپ اس پر حریص ہیں اور اس کے ساتھ اپنا تعلق اور تمسک قائم کیے ہوئے ہیں۔ میں کیوں نہ آپ لوگوں کو اس چیز کے بارے میں بیان کروں جو حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے اپنے حواریوں سے فرمائی تھی کہ یہ دنیا ایک صحرا ہے۔ اس کو تم لوگوں نے عبور کرنا ہے۔ اس میں تم نے ہمیشہ نہیں رہنا اور پھر فرمایا: تم میں سے کون ہے جو دریا کی موج پر اپنا گھر بنائے۔ پس یہ دنیا کا گھر ایسے ہی ہے اس کو اپنے لیے قرار گاہ محل سکونت مت قرار دو یعنی اس کے ساتھ دل نہ لگاؤ۔

### ہماری محبت و مودت کو لازم قرار دو

﴿قال أخبرني﴾ ابوبکر محمد بن عمر الجعابی ﴿قال حدثني﴾ علی بن اسماعیل ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن خلف ﴿قال حدثنا﴾ حسین الأشقر ﴿قال حدثنا﴾ قیس عن لیث بن ابی سلیم عن عبدالرحمن بن ابی لیلی عن الحسن بن علی بن ابی طالب علیہما السلام قال قال رسول الله (ص) الزموا مودتنا اهل البيت فانه من لقي الله وهو يحبنا دخل الجنة بشفاعتنا والذی نفسى بيده لا ينتفع عبد بعمله الا بمعرفته بحقنا۔<sup>1</sup>

**حدیث نمبر 2:** (بخلف اسناد)

حضرت امام حسین بن علی بن ابی طالب علیہ السلام نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت نقل فرمائی ہے کہ آپ نے فرمایا:

میرے اہل بیت کی محبت و مودت کو اپنے لیے لازم قرار دو کیونکہ جو شخص اللہ سے ملاقات کرے اس حالت میں کہ اس کے دل میں ہماری محبت ہوگی وہ ہماری شفاعت سے جنت میں داخل ہوگا۔ مجھے قسم ہے اُس ذات کی کہ جس کے قبضہ قدرت میں میری جان

1- تقدم مثل هذا الحديث في المجلس الثاني بطريق آخر راجعه (2 ص)۔

ہے کسی بندے کا کوئی عمل خیر اس کو فائدہ نہیں دے گا مگر ہمارے حق کی معرفت کے ساتھ اس کے لیے فائدہ مند ہوگا۔

## مروت کی دو قسمیں ہیں

﴿قال أخبرني﴾ ابو جعفر محمد بن علی بن الحسین ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن الولید ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن الحسن الصفار عن يعقوب بن يزيد عن ابن ابي عمير عن غير واحد عن ابي عبد الله جعفر بن محمد (ع) قال قال المروءة مروءتان مروءة الحضر ومروءة السفر، فاما مروءة الحضر، فتلاوة القرآن، وحضور المساجد وصحبة اهل الخير والنظر في الفقه واما مروءة السفر فبذل الزاد والمزاح في غير ما يسخط الله وقلة الخلاف على من يصحبه وترك الرواية عليهم اذا انت فارقتهم۔

حدیث نمبر 3: (بخلاف اسناد)

حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر بن محمد الصادق علیہما السلام فرماتے ہیں: مروت دو قسم کی ہے ایک وطن میں رہتے ہوئے مروت اور ایک سفر کے دوران مروت۔

وطن یعنی اپنے شہر و گھر میں ہوتے ہوئے مروت یہ ہے کہ قرآن کی تلاوت کرنا، مسجد میں نماز باجماعت کے لیے حاضر ہونا اور نیک لوگوں کی محفل میں جانا اور فقہ و دین میں غور و فکر کرنا۔ اور سفر کی مروت یہ ہے اپنے ساتھیوں پر زاد سفر کو خرچ کرنا، ان کے ساتھ ہنسی خوشی کا ایسا مزاج کرنا جو خدا کی ناراضگی کا موجب نہ ہو۔ ان کی باتوں میں اختلاف کم کرنا اور ان سے جھوٹی روایات نقل نہ کرنا۔

## علی ابن ابی طالب سید العرب ہیں

﴿قال أخبرني﴾ ابو بکر محمد بن عمر بن سلم ﴿قال حدثني﴾ علی

ابن اسماعیل ابو الحسن الأظروش ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن خلف المقرئ ﴿قال حدثنا﴾ حسین الاشقر ﴿قال حدثنا﴾ قیس بن الربیع عن ابيه عن عبدالرحمن بن ابی لیلی عن الحسين بن علی بن ابی طالب (ع) قال قال رسول الله (ص) یا أنس ادع لی سید العرب، فقال یا رسول الله ألسنت سید العرب، قال انا سید ولد آدم وعلی سید العرب فدعا علیاً فلما جاء علی (ع) قال یا أنس ادع لی الانصار فجاؤا فقال النبی (ص) یا معشر الانصار هذا علی سید العرب فأحبوه لحيی واکرموه لكرامتی فان جبرئیل (ع) اخبرنی عن الله عزوجل ما اقول لكم-

حدیث نمبر 4: (بخلاف اسناد)

حضرت امام حسین ابن علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت نقل فرمائی ہے کہ آپ نے انس رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

اے انس! سید العرب کو میرے پاس لاؤ۔ پس اس نے آپ کی خدمت اقدس میں عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ سید العرب نہیں ہیں؟ آپ نے فرمایا: اے انس! میں سید اولاد آدم ہوں یعنی تمام اولاد آدم کا سردار ہوں اور علی علیہ السلام عرب کے سردار ہیں۔ پس علی علیہ السلام کو بلاؤ۔ میں نے علی علیہ السلام کو بلایا جب آپ رسول خدا کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو رسول خدا نے فرمایا: اے انس! انصار کو میرے پاس بلاؤ۔ پس جب انصار بھی آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو گئے۔

اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اے گروہ انصار! یہ علی علیہ السلام تمام عرب کے سردار ہیں۔ میری محبت کی وجہ سے ان سے بھی محبت کرو۔ میری عزت و اکرام کی وجہ سے ان کی عزت و اکرام کرو۔ یاد رکھو جو کچھ میں کہہ رہا ہوں اس کی جبرائیل نے مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے خبر دی ہے۔

## حضرت امام مہدی علیہ السلام کے بارے میں خبر

﴿قال أخبرني﴾ أبو القاسم جعفر بن محمد بن قولويه رحمه عن أبيه عن سعد بن عبدالله عن أحمد بن محمد بن عيسى عن ابن أبي عمير عن عبدالله بن مسكان عن بشر الكناسي عن أبي خالد الكابلي قال قال لي علي الحسين (ع) بأبأ خالد لتأتين فتن كقطع الليل المظلم لا ينجوا الا من اخذ الله ميثاقه، اولئك مصابيح الهدى وينابيع العلم ينجيهم الله من كل فتنة مظلمة ، كأني بصاحبكم قد علا فوق نجفكم بظهور كوفان في ثلاثمائة وبضعة عشر رجلا جبريل عن يمينه وميكائيل عن شماله واسرافيل امامه معه راية رسول الله (ص) قد نشرها لا يهوى بها الي قوم الا اهلكهم الله عزوجل -

**حدیث نمبر 5:** (بخلاف اسناد)

حضرت ابوالخالد اکابلی نے حضرت امام حسین علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ

آپؑ نے مجھ سے فرمایا:

اے ابو خالد! اس دنیا میں فتنے آنے والے ہیں جو اندھیری رات کی طرح ہر چیز کو اپنی لپیٹ میں لے لیں گے اور ان سے کوئی نہیں بچ پائے گا مگر وہ جن سے اللہ نے عہد لیا ہوا ہے۔ یہ وہ لوگ ہوں گے جو اس تاریکی میں ہدایت کے چراغ اور علم کے سرچشمے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کو ہر فتنے اور تاریکی سے محفوظ رکھے گا۔ گویا میں اس تمہارے صاحب و امام و سردار کو دیکھ رہا ہوں جو نجف کے اوپر سے کوفہ و بصرہ کے درمیان بلند ہوگا اور اس کے ساتھ تین سو دس اور کچھ افراد ہوں گے (یعنی تین سو تیرہ) جبرائیل علیہ السلام آپؑ کے دائیں جانب اور میکائیل علیہ السلام بائیں جانب اور اسرافیل علیہ السلام آپؑ کے آگے آگے ہوں گے اور جن کو آپؑ بلائیں گے پس سید الانبیاء رسول اعظمؐ کا پرچم آپؑ کے دستِ اقدس میں ہوگا اور آپؑ اس پرچم کے ساتھ جس قوم کے مقابلے میں جائیں گے تو

اللہ تعالیٰ اس قوم کو ہلاک کر دے گا۔

## رسولِ خدا کی اس دنیا میں آخری مجلس

﴿قال أخبرني﴾ ابوحنص عمر بن محمد بن علی الصیرفی ﴿قال حدثنا﴾ جعفر بن محمد الحسنی ﴿قال حدثنا﴾ عیسیٰ بن مہران ﴿قال أخبرنا﴾ یونس بن محمد ﴿قال حدثنا﴾ عبدالرحمن بن الغسیل ﴿قال أخبرني﴾ عبدالرحمن بن خالد الانصاری عن عکرمۃ عن عبداللہ بن عباس قال ان علی بن ابی طالب (ع) والعباس بن عبدالمطلب والفضل بن العباس دخلوا علی رسول اللہ (ص) فی مرضه الذی قبض فیہ فقالوا یارسول اللہ هذه الانصار فی المسجد تبکی رجالها ونساؤها علیک فقال وما یبکیهم قالوا یخافون ان تموت فقال اعطونی ایدیکم فخرج فی ملحفة وعصابة حتی جلس علی المنبر فحمد اللہ وأثنی علیہ ثم قال ، اما بعد ایها الناس فما تنکرون من موت نبیکم الم انع الیکم وتنع الیکم انفسکم لو خلد احد قبلی ثم بعث الیه خلدت فیکم -

ألا انی لاحق بربی وقد ترکت فیکم ما ان تمسکم به لن تضلوا کتاب اللہ تعالیٰ بین اظہرکم تقرؤنه صباحا ومساء فلا تناقسوا ولا تحاسدوا ولا تباغضوا او کونوا اخواناً کما امرکم اللہ، وقد خلفت فیکم عترتی اهل بیتی وانا اوصیکم بهم ثم اوصیکم بهذا الحی من الانصار فقد عرفتم بلاهم عند اللہ عزوجل وعند رسوله وعند المؤمنین ، الم یوسعوا فی الدیار ویشاطر واثمار ویؤثر او بهم الخصاصۃ ، فمن ولی منکم امرأ یضر فیہ احداً وینفعه فلیقبل من محسن الانصار ولیتجاوز عن مسینهم وكان



آخر مجلس جلسہ (ص) حتی لقی اللہ عزوجل -

حدیث نمبر 6: (بخاری اسناد)

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی ابن ابی طالب، حضرت عباس بن عبدالمطلب اور فضل بن عباس رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں اس وقت حاضر ہوئے جب آپ کے وصال کا وقت قریب تھا۔ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مسجد میں انصار مرد اور عورتیں سب رو رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا: یہ کیوں رو رہے ہیں؟ انہوں نے عرض کیا: ان لوگوں کو خوف ہے کہ آپ اس دنیا سے رحلت فرما رہے ہیں۔ پس رسول خدا نے فرمایا: مجھے اپنے ہاتھوں سے سہارا دو۔ پس آپ ان کے سہارے سے مسجد میں تشریف لائے اس حالت میں کہ سر پر پنی بندھی ہوئی تھی اور باقی جسم مطہر پر چادر لپٹی ہوئی تھی۔ آپ منبر پر تشریف فرما ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بجالانے کے بعد آپ نے فرمایا:

اما بعد! اے لوگو! تم اپنے نبی کی موت کا انکار کیوں کر رہے ہو؟ کیا میں نے تمہیں موت کے برحق ہونے کے بارے میں خبر نہیں دی اور کیا خود تمہارے نفس تم کو اس کے برحق ہونے کے بارے میں خبر نہیں دے رہے۔ کیا مجھ سے پہلے بھی کوئی اس دنیا میں ہمیشہ رہا ہے تاکہ میں بھی تمہارے درمیان ہمیشہ رہ جاؤں۔ آگاہ ہو جاؤ! میں اپنے رب کے پاس جا رہا ہوں اور میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں۔ اگر تم اس سے تمسک رکھو گے تو تم ہرگز گمراہ نہیں ہو گے۔

اللہ تعالیٰ کی کتاب جو تمہارے سامنے ہے جس کی تم صبح و شام تلاوت کرتے ہو۔ پس تم فخر و تکبر نہ کرنا، حسد نہ کرنا، ایک دوسرے پر غضب نہ کرنا۔ تم ایک دوسرے کے بھائی بن کر رہو جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے تم کو حکم دیا ہے۔ اور میں تمہارے درمیان اپنی عنقوت و اہل بیت کو اپنا خلیفہ بنا کر جا رہا ہوں اور میں آپ لوگوں کو ان کے بارے میں وصیت کرتا

ہوں۔ پھر میں تم کو اپنے مددگاروں میں سے اس زندہ کے بارے میں وصیت کرتا ہوں۔ پس تم اللہ اور اس کے رسول اور مومنین کے نزدیک ان کے مقامِ عزت کو جانتے ہو۔ کیا تم اپنے گھر کو ان کے لیے وسیع نہیں کرو گے۔ کیا تم اپنے پھل آدھے آدھے تقسیم نہیں کرو گے۔ کیا تم تنگی اور محتاجی کو ان سے دور نہیں کرو گے۔ پس انصار میں سے جو نیکوکار ہیں ان کو قبول کرو اور جو گناہ گار ہیں ان سے درگزر کرو۔ اور یہ آپ کی آخری مجلس تھی جس کے بعد آپ بارگاہ رب العزت میں چلے گئے تھے۔

### ابن عباسؓ کا بصرہ والوں سے خطبہ

﴿قال أخبرني﴾ ابو حفص عمر بن محمد ﴿قال حدثنا﴾ ابو عبد اللہ جعفر بن محمد الحسنی ﴿قال حدثنا﴾ عیسیٰ بن مہران ﴿قال أخبرنا﴾ حفص بن عمر الفراء ﴿قال أخبرنا﴾ ابومعاذ الخزاز عن عبید اللہ بن احمد الربعی قال بینا ابن عباس یخطب الناس بالبصرة اذ اقبل علیهم بوجه فقال ايتها الامة المتحيرة في دينها اما لو قدمتم من قدم الله واخرتم من اخر الله وجعلتم الوراثة والولاية حيث جعلها الله لما عال سهم من فرائض الله ولا عال ولي الله ولا اختلف اثنان في حكم الله ولا تنازعت الامة في شيء من كتاب الله، فذوقوا وبال ما فرطتم بما قدمت ايديكم وسيعلم الذين ظلموا اي منقلب ينقلبون -

۱- العول عبارة عن قصور اتركة عن سهام ذوى الفروض ولن تقصر الا بدخول الزوج والزوجة- وهو فى الشرع ضد التعصیب الذى هو توريث العصابة ما فضل عن ذوى السهام يقال عاليت العريضة واعالت عولا ارتفعت وهو ان ترتفع السهام وتزيد فيدخل النقصان على اهلها ، وهو من الميل لميل الفريضة بالجور عليهم بنقصان سهامهم ، وفى الحديث اول من عال الفرائض عمر بن الخطاب - (۲ ص)

ابومعاذ خزازی نے عبداللہ بن احمد ربیع سے روایت کی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہمارے درمیان بصرہ میں ابن عباس نے خطبہ دیا۔ پس آپ اہل بصرہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا:

اے اپنے دین میں پریشان و متحیر امت آگاہ ہو جاؤ اگر تم اس طرف اپنے قدم اٹھاتے جس طرف اللہ تم کو چلانا چاہتا ہے اور رخ موڑتے اس طرف سے جس طرف سے اللہ تمہارا رخ موڑنا چاہتا ہے اور تم خلافت و ولایت کو وہاں قرار دیتے جہاں ان دونوں کو اللہ نے قرار دیا ہے۔ تم اللہ کے فرائض میں تم کی کرتے اور نہ ہی اللہ کے ولی کو تم نقصان پہنچاتے۔ اور نہ ہی تم حکیم خدا کے درمیان کوئی دو بندے اختلاف کرتے اور نہ ہی اللہ کی کتاب میں سے کسی چیز کے بارے میں نزاع اور جھگڑا کرتے۔ پس آپ اپنے کیے ہوئے کا مزہ چکھو اور جو کچھ تم اپنے ہاتھوں سے انجام دے چکے ہو اس میں تم نے کوتاہی کی ہے اس کا مزہ چکھو اور عنقریب وہ لوگ جو ظالم ہیں وہ جان لیں گے ان کو کس جگہ پلٹا دیا جائے گا۔

### شیخین خلافت پر قابض ہوئے

﴿قال أخبرني﴾ ابو حفص عمر بن محمد ﴿قال حدثنا﴾ ابو عبد اللہ جعفر بن محمد ﴿قال حدثنا﴾ عیسیٰ بن مهران ﴿قال حدثنا﴾ مخول ﴿قال حدثنا﴾ الربیع بن المنذر عن أبيه قال سمعت الحسن بن علی علیہما السلام يقول ان ابا بكر وعمر عمدا الى هذا الامر وهو لنا كله فاخذاه دوننا وجعلنا فيه سهما كسهم الجدة، اما والله لتبعتها انفسهما يوم يطلب الناس فيه شفاعتنا۔

جناب ربیع بن منذر نے اپنے والد سے روایت بیان کی ہے وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت امام حسن علیہ السلام سے سنا کہ آپ نے فرمایا:

تحقیق ابو بکر اور عمران دونوں نے اس امر (یعنی خلافت) کا قصد کیا حالانکہ یہ ہمارا حق تھا اور ان دونوں نے ہمیں چھوڑ کر اس کو اپنا لیا اور اس میں کچھ ہمارا حصہ بھی رکھا۔ آگاہ ہو جاؤ خدا کی قسم ہم ان دونوں کو متھم کریں گے اس دن جس دن لوگ ہماری شفاعت طلب کریں گے۔

### جناب سیدہ کے گھر پر ان لوگوں کا ہجوم کرنا

﴿قال أخبرني﴾ ابو بکر محمد بن عمر الجعابی ﴿قال حدثنا﴾ ابو الحسين العباس بن المغيرة ﴿قال حدثنا﴾ ابو بکر احمد بن منصور الرمادی ﴿قال حدثنا﴾ سعید بن عفیر ﴿قال حدثني﴾ ابن لهيعة عن خالد بن يزيد عن ابي هلال عن مروان بن عثمان قال لما بايع الناس ابا بکر دخل علی (ع) والزبير والمقداد بیت فاطمة (ع) وابوا ان يخرجوا فقال عمر ابن الخطاب اضرموا عليهم البیت ناراً فخرج الزبير ومعه سيفه فقال ابو بکر عليكم بالکلب فقصدوا نحوه فزلت قدمه وسقط الى الأرض ووقع السيف من يده، فقال ابو بکر اضربوا به الحجر فضرب بسيفه الحجر حتى انكسر، وخرج علی بن ابي طالب (ع) نحو العالية فلقبه ثابت بن قيس بن شماس فقال ماشأنک يا ابا الحسن فقال ارادوا ان يحرقوا علی بيتي و ابو بکر علی المنبر يبایع له ولا يدفع عن ذلك ولا ينكره فقال له ثابت ولا تفارق کفی يدک حتى اقتل دونک فانطلقا جميعا حتى عادا الى المدينة وان فاطمة (ع)

واقفة علی بابہا وقد خلت دارہا من احد من القوم وہی تقول لاعہدلی بقوم  
اسوا محضراً منکم ترککم رسول اللہ جنازۃ بین یدینا وقطعتہ امرکم بینکم  
لما تستأمرونا وصنعتہ بنا ما صنعتہ ولم تروا لنا حقاً -

**تصبیح نمبر 9:** (بخذ اسناد)

مروان بن عثمان بیان کرتا ہے جب لوگوں نے ابوبکر کی بیعت کر لی تو علی علیہ  
السلام زبیر اور مقداد رضی اللہ عنہ جناب سیدہ فاطمہ علیہا السلام کے گھر چلے گئے اور ان  
لوگوں نے وہاں سے نکلنے سے انکار کر دیا۔ پس عمر بن خطاب نے کہا ان کے گھر کو آگ لگا  
دی جائے۔ پس زبیر گھر سے باہر نکل آیا۔ اس کے ہاتھ میں تلوار تھی۔ پس ابوبکر نے کہا:  
تیرے اوپر کتوں کو چھوڑا جائے۔ سب لوگ زبیر کی طرف لپکے تو اس کے قدم لڑکھڑا گئے  
اور وہ زمین پر گر گیا اور اس کے ہاتھ سے تلوار گر گئی۔ ابوبکر نے کہا: اس کی تلوار کو پتھر پر  
مارو۔ پس اس کی تلوار کو پتھر پر مارا گیا اور وہ ٹوٹ گئی۔

اس کے بعد حضرت علی بن ابی طالب مشرق کی جانب مدینہ سے باہر چلے گئے۔  
پس وہاں پر آپ کی ملاقات ثابت بن قیس بن شماس سے ہوئی۔ اس نے عرض کیا: اے  
ابوالحسن! کیا معاملہ ہے؟ آپ نے فرمایا: یہ میرے گھر کو آگ لگانا چاہتے ہیں جب کہ  
ابوبکر منبر پر بیٹھ چکا ہے اور اس کی بیعت کی جا چکی ہے اور وہ بھی اس کو نہیں روک رہا اور  
اس کا انکار بھی نہیں کرتا (جب کہ میرا حق غصب کیا جا چکا ہے) جناب ثابت نے آپ کی  
خدمت میں عرض کیا: اے علی! ان لوگوں سے مخالفت ترک کر دو اور اپنے ہاتھ کو روکو۔ کہیں  
ایسا نہ ہو کہ یہ آپ کو قتل کر دیں۔ پھر دونوں واپس مدینہ میں آ گئے۔ جناب فاطمہ علیہا  
السلام اپنے دروازے پر کھڑی تھیں اور ساری قوم دروازہ چھوڑ کر جا چکی تھی اور بی بی پاکت  
فرما رہی تھیں: اس دن سے برا کوئی دن میں نے نہیں دیکھا کہ تم نے رسول خدا کے  
جنازے کو ہمارے سامنے چھوڑ دیا اور تم نے امر خلافت کو اپنے درمیان باٹنا شروع کر دیا

جبکہ ہم سے تم نے مشورہ بھی نہیں کیا اور ہمارے ساتھ جو کچھ کیا اس میں تم نے ہمارے حق کا لحاظ بھی نہیں کیا۔

(ظاہر اس روایت سے معلوم ہوتا ہے یہ گھر کو آگ لگانے سے پہلے کی ہے جس میں فقط وہ دھمکی دے کر چلے گئے تھے اور دوسرا اس کا راوی مروان بن عثمان ہے اس سے بھی لگتا ہے یا تو مخدوش ہے یا پھر اس واقعہ عظیم سے پہلے یہ واقعہ رونما ہوا ہوگا ورنہ آگ لگانا یہ یقینی ہے اس سے انکار نہیں ہے۔ مترجم)

### عمر بن خطاب کی آخری وقت حالت

﴿قال أخبرني﴾ ابویکر محمد بن عمر الجعابی ﴿قال حدثنا﴾ ابو الحسين العباس بن المغيرة ﴿قال حدثنا﴾ ابویکر احمد بن منصور الرمادی ﴿قال حدثنا﴾ سليمان بن حرب ﴿قال حدثنا﴾ حماد بن زيد عن يحيى بن سعيد عن عاصم بن عبيد الله عن عبد الرحمن بن ابان بن عثمان عن أبيه عن عثمان بن عفان قال انا اخر الناس عهداً بعمر بن الخطاب دخلت عليه ورأسه في حجر ابنه عبد الله وهو مولود فقال له ضع خدي بالارض فأبى عبد الله فقال له ضع خدي بالارض لا أم لك فوضع خده بالارض فجعل يقول ويل امي ويل امي ان لم تغفر لي فلم يزل يقولها حتى خرجت نفسه -

**تصحيح نصبر 10:** (بخلف اسناد)

حضرت عثمان بن عفان نے روایت بیان کی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب کا آخری وقت تھا اور سب لوگوں کے آخر میں اس کی عیادت کے لیے گیا جبکہ اس کا سراں کے بیٹے عبد اللہ کی گود میں تھا اور وہ شدت تکلیف سے نڈھال تھا۔ اپنے بیٹے سے کہہ رہا تھا: میرے سر و چہرے کو زمین پر رکھ دو اور عبد اللہ اس سے انکار کر رہا تھا۔ پھر اس نے کہا کہ میرا سر

زمین پر رکھ دو تیری ماں مرجائے یا تیری ماں کوئی نہیں ہے (ہدوعا کے الفاظ) پس اس نے اس کا چہرہ زمین پر رکھ دیا اور وہ زمین پر سمارتا اور یہ کہتا کہ ہائے افسوس! (یعنی میرے پیدا کرنے والی ماں پر افسوس اس نے مجھے کیوں جنا) ہائے افسوس وویل ہو میری ماں اور اگر مجھے بخشا نہ گیا۔ وہ متواتر یہ ہی کہتا رہا حتیٰ کہ اس کی جان نکل گئی۔

(قارئین آپ خود دیکھیں جو اس دنیا سے مطمئن جاتے ہیں وہ فزت برب الکعبہ کی آواز دیتے ہوئے نظر آتے ہیں اور جو اپنے کیے ہوئے پر پشیمان ہوتے ہیں اور مایوس جاتے ہیں ان کی حالت یہی ہوتی ہے۔ مترجم)

جو خواہش نفس کی اتباع نہ کرے اس کے لیے طوبیٰ ہے

﴿قال أخبرني﴾ ابو جعفر محمد بن علی بن الحسين ﴿قال حدثنا﴾ ابی ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن یحییٰ العطار ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن ابی الصہبان عن محمد بن ابی عمیر عن جمیل بن دراج عن ابی عبد اللہ جعفر ابن محمد (ع) قال قال رسول اللہ (ص) طوبی لمن ترک شہوة حاضرة لم وعد لم یرہ -

تصبیح نمبر 11: (بخلاف اسناد)

حضرت ابو عبد اللہ جعفر بن محمد الصادق علیہما السلام نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا کہ طوبیٰ خوشخبری ہے ان کے لیے جو اپنی خواہش و شہوت موجود کو ترک کر دے اس وعدہ کے لیے جس کو اس نے ابھی دیکھا نہیں۔

اصحاب قیاس کی مذمت

﴿قال أخبرني﴾ ابو جعفر محمد بن علی ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن الحسن ابن الولید ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن الحسن بن صفار ﴿قال حدثنا﴾

يعقوب ابن يزيد عن حماد بن عثمان عن زرارة بن أعين، قال قال لى ابو جعفر محمد بن على (ع) يا زرارة اياك واصحاب القياس فى الدين فانهم تركوا علم ما وكلوا به وتكلفوا ما قد كفوه يتأولون الاخبار ويكذبون على الله عزوجل، وكانى بالرجل منهم ينادى من بين يديه قد تاهوا وتحيروا فى الارض والدين -

**حديث نمبر 12:** (بخذف اسناد)

حضرت زرارہ بن اعین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت ابو جعفر محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا:

اے زرارہ! دین میں قیاس کرنے والوں سے بچو کیونکہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے دین میں جس کا علم پر بھروسہ کرنا تھا اس کو چھوڑ دیا ہے اور جس سے ان کو روکا گیا تھا اس کے مرتکب ہوئے ہیں۔ انہوں نے اخبار کی تاویل کی ہے اور خداوند متعال پر جھوٹ بولتے ہیں۔ اور گویا یہ وہ لوگ ہیں جن کو خدا کی بارگاہ میں آواز دی جائے گی۔ یہ وہ لوگ ہیں جو دین میں اور زمین پر پریشان و متحیر رہے ہیں۔

○

﴿قال أخبرنى﴾ ابو جعفر محمد بن على بن الحسين ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن موسى بن المتوكل ﴿قال حدثنا﴾ على بن الحسين السعد آدى ﴿قال حدثنا﴾ احمد بن محمد بن خالد عن أبيه عن ابن ابى عمير عن غير واحد عن ابى عبد الله (ع) قال لعن الله اصحاب القياس فانهم غيروا كلام الله وسنة رسوله (ص) واتهموا الصادقين فى دين الله عزوجل -

**حديث نمبر 13:** (بخذف اسناد)

حضرت ابو عبد اللہ امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: خدا لعنت کرے دین میں



قیاس کرنے والوں پر کیونکہ انہوں نے کلام خدا اور سنت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تبدیل کر دیا اور اللہ تعالیٰ کے دین میں صابقین کو متہم کیا ہے۔

## اہل دین کی صفات

﴿قال أخبرني﴾ ابوبکر محمد بن عمر الجعابی ﴿قال حدثنا﴾ ابو العباس احمد بن محمد بن سعید ﴿قال حدثني﴾ محمد بن احمد بن خاقان النهدي ﴿قال حدثني﴾ سليم الخادم في درب الحب عن ابراهيم بن عقبة بن جعفر عن محمد بن نصر بن قرواش النهدي الجمال الكوفي عن ابي عبد الله جعفر بن محمد عليهما السلام قال ان صاحب الدين فكر فقلته السكينة واستكان فتواضع وقنع فاستغنى ، ورضى بما اعطى ، وانفرد فكفى الاخوان ، ورفض الشهوات فصار حراً ، وخلص الدنيا فتحامى الشرور - واطرح الحسد فظهرت المحبة ولم يخف الناس فلم يخفهم - ولم يذنب اليهم فسلم منهم ، وسخط نفسه عن كل شئ ففاض ، واسكمل الفضل وابصر العافية فامن الندامة -

**تہذیب نمبر 14:** (بخلاف اسناد)

حضرت ابو عبد اللہ جعفر بن محمد الصادق علیہما السلام فرماتے ہیں: اہل دین فکر کرتے ہیں (یعنی وہ اپنے بارے میں فکر کرتے ہیں ان کی اصل کیا تھی [نجس پانی]۔ اور وہ نفس کے عیوب کے بارے میں اور اپنی آخرت کے بارے میں) اور ان پر سکون غلبہ رکھتا ہے۔ خضوع اور اپنے نفس کو ذلیل رکھتے ہیں اور تکبر نہیں کرتے۔ اور خالق اور مخلوق کے سامنے انکساری کا اظہار کرتے ہیں۔ وہ قانع ہوتے ہیں اور لوگوں سے بے نیاز رہتے ہیں اور جو کچھ ان کو ملتا ہے اس پر راضی رہتے ہیں اور دنیا سے ایک طرف رہتے اور اپنے بھائیوں

کے لیے کفایت کرتے ہیں اور شہوات کو ترک کر کے آزاد ہو جاتے ہیں اور دنیا کو چھوڑ دیتے ہیں اور تمام شرور سے اجتناب کرتے ہیں۔ حسد سے پرہیز کرتے ہیں اور ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں۔ زندہ لوگوں سے ڈرتے ہیں اور نہ لوگ ان سے ڈرتے ہیں وہ لوگوں سے برا سلوک نہیں کرتے اور لوگ ان سے سلامتی میں رہتے ہیں اور ہر چیز کے بدلے میں اپنے نفس پر سختی کرتے ہیں۔ پس یہ ہی کامیاب ہیں اور ان کا فضل و فضیلت کامل ہوتا ہے اور وہ عافیت کو دیکھتے ہیں اور ندامت سے امن میں رہتے ہیں یعنی ان کو پشیمانی نہیں ہوگی۔

### حضرت جبرائیلؑ کا نبی اکرمؐ کے پاس آخری وقت میں آنا

﴿قال أخبرني﴾ ابو جعفر محمد بن علی عن ابیہ عن سعد بن عبد اللہ عن ابراہیم بن محمد الثقی عن محمد بن مروان عن زید بن أبان بن عثمان عن ابی بصیر عن ابی جعفر الباقر علیہ السلام، وقال لما حضر النبی (ص) الوفاة نزل جبرئیل فقال له جبرئیل یا رسول اللہ هل لك فی الرجوع قال لا قد بلغت رسالات ربی - ثم قال له اترید الرجوع الی الدنیا قال لا بل الرفیق الأعلى ثم قال رسول اللہ (ص) للمسلمین وهم مجتمعون حوله ایها الناس! لانی بعدی ولا سنة بعد سنتی فمن ادعی ذلك فدعواہ وبدعته فی النار ومن ادعی ذلك فاقتلوه ومن اتبعه فانهم فی النار لله ایها الناس احيوا القصاص و احيوا الحق ولا تفرقوا واسلموا تسلموا، اكتب الله لا علمن انا ورسلى ان الله قوى عزيزا-

**حدیث نمبر 15:** (بخلاف اسناد)

حضرت ابوبصیر رضی اللہ عنہ نے حضرت امام ابو جعفر محمد باقر علیہ السلام سے روایت

بیان کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا:

جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا آخری وقت آیا تو حضرت جبرائیلؑ آپؐ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کی: یا رسول اللہ! کیا آپؐ دنیا میں واپس جانا چاہتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: نہیں۔ تحقیق میں نے اپنے رب کی رسالت کے تمام احکام کی تبلیغ کا فرض پورا کر دیا ہے۔ پھر جناب جبرائیلؑ نے عرض کیا: کیا آپؐ دوبارہ دنیا کی طرف جانے کا ارادہ رکھتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: نہیں بلکہ میں اس رفیقِ اعلیٰ کی بارگاہ میں جانا چاہتا ہوں۔ اس کے بعد رسول خدا نے ان مسلمانوں سے جو اس وقت آپؐ کے ارد گرد جمع تھے فرمایا:

”اے لوگو! میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اور میری سنت کے بعد کسی اور کی سنت نہیں ہوگی۔ جو میرے بعد نبوت کا دعویٰ کرے گا پس وہ دعویٰ اور اس کی پیروی کرنے والے جہنم میں جائیں گے اور جو اس کا دعویٰ کرے اس کو قتل کرونا تم لوگوں پر واجب ہے۔ اور جو اس کی اتباع کریں گے وہ سب جہنم میں جائیں گے۔

اے لوگو! اپنے درمیان قصاص کو زندہ رکھو اور حق کو زندہ رکھو اور آپس میں تفرقہ نہ ڈالو اور ایک دوسرے کو سلامتی میں رکھو جیسا کہ سلامتی کا حق ہے۔ اللہ نے واجب قرار دیا ہے کہ میں اور میرا رسول ضرور غالب ہوں گے لیکن اللہ قوی و عزیز ہے۔

رزق طلوع آفتاب سے پہلے تقسیم ہوتا ہے

﴿قال أخبرني﴾ ابوبکر محمد بن عمر الجعابی ﴿قال حدثنا﴾ ابو

العباس احمد بن محمد بن سعید ﴿قال حدثنا﴾ جعفر بن عبد اللہ ﴿قال

حدثني﴾ اخي محمد بن عبد اللہ ﴿قال حدثنا﴾ اسحق بن جعفر بن محمد

ابن هلال المذحجي قال قال لي ابوك جعفر بن محمد الصادق عليهما السلام

اذا كانت لك حاجة فاخذ فيها فان الارزاق تقسم قبل طلوع الشمس ، وان  
 اللہ تعالیٰ باریک نھذہ الامۃ فی بکورھا ، و تصدق بشئ عند البکور فان  
 البلاء لا یتخطی الصدقة -

تحدیث نمبر 16: (بخلاف اسناد)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب کوئی حاجت اور ضرورت تجھے  
 پیدا ہو جائے اس کے مانگنے کے لیے صبح کا وقت اختیار کرو۔ کیونکہ رزق طلوع آفتاب سے  
 پہلے تقسیم ہوتا ہے اور تحقیق اللہ تعالیٰ نے اس اُمت کے صبح کے وقت کو بابرکت قرار دیتا ہے  
 اور تم کو صبح کے وقت صدقہ دینا چاہیے کیونکہ ہر مصیبت پر صدقہ سبقت لے جاتا ہے۔

## مجلس نمبر 7

[ بروز ہفتہ ۲۲ رمضان المبارک سال ۲۰۰۴ ہجری قمری ]

ومما املاہ فی یوم السبت الثانی والعشرین من وسمعه ابو الفوارس  
ابقاہ اللہ أخبرنی الشیخ الجلیل المفید ابو عبد اللہ محمد بن محمد بن  
النعمان الحارثی ادام اللہ تأییدہ وتوفیقہ قراءۃ علیہ ﴿قال أخبرنی﴾  
ابو غالب احمد بن محمد الزراری رحمہ اللہ ﴿قال حدثنا﴾ عبد اللہ بن جعفر  
الحمیری ﴿قال حدثنا﴾ احمد بن محمد بن عینی عن الحسن بن سعید  
عن محمد بن سنان عن صالح بن یزید عن ابی عبد اللہ الصادق جعفر بن محمد  
علیہما السلام قال سمعته یقول تبجروا قلوبکم فان انقاها اللہ من حركة  
الواحش لسخط شیعی من صنعہ فاذا وجدتموها كذلك فاسألوه ما شئتم۔

حدیث نمبر 1: (بخلاف اسناد)

حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اپنے دلوں کی طرف توجہ  
کرو اگر خدا ان دلوں کو اضطراب کی حرکت سے پاک کر دے جو خدا کے کسی کام سے ناراضگی  
کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے پس جب دلوں کی یہ حالت (یعنی اضطراب سے پاک) ہو جائے

۱- التبهر فی الشیء التعمق فیہ والتوسع

۲- فی بعض النسخ هكذا "فان انقاها من حركة الواحش لسخط شیعی من صنع اللہ"۔

پھر تم ان سے جو چاہو گے سوال کرو وہ جواب دیں گے۔

### مولائے کائنات امیر المومنین علیہ السلام کی چار خصوصیتیں

﴿قال أخبرني﴾ ابو الحسن علی بن خالد المرأغی ﴿قال حدثنا﴾ ابو القاسم الحسن بن علی الكوفی ﴿قال حدثنا﴾ جعفر بن محمد بن مروان الغزالی ﴿قال حدثنا﴾ ابی ﴿قال حدثنا﴾ عبید بن خنیس العبدی ﴿قال حدثنا﴾ صباح بن یحییٰ المزنی عن عبد الله بن شريك عن الحارث بن ثعلبة، قال قدم رجلان يريدان مكة والمدینة فی الهلال او قبل الهلال فوجد الناس ناهضين الى الحج قال فخرجنا معهم فاذا نحن بركب فيهم رجل كأنه اميرهم فانتبذ منهم - فقال كونا عراقيين، قلنا نحن عراقيان قال كونا كوفيين، قلنا نحن كوفيان قال ممن انتما، قلنا من بنی كنانة، قال من ای بنی كنانة، قلنا من بنی مالك بن كنانة، قال رحب علی رحب وقرب علی قرب، انشد كما بكل كتاب منزل ونبي مرسل اسمعتما علی بن ابی طالب یسبني او يقول انه معادی او مقاتلی، قلنا من انت، قال انا سعد بن ابی وقاص، قلنا ولكن سمعناه يقول اتقوا فتنة الاخنس، قال الخنس كثير ولكن سمعناه یضنی باسمی قال لا قال الله اكبر الله اكبر "قد ضللت اذن وما انا من المهتدين" ان انا قاتلته بعد اربع سمعتهم من رسول الله (ص) لان تكون لی واحدة منهم احب الی من الدنيا وما فیها اعمر فیها عمر نوح، قلنا سمهن، قال ما ذكرتهن الا وانا ارید ان اسمهن، بعث رسول الله (ص) ببراءة لیبذ

1- اتفق المؤرخون من الفريقین علی ان الذی بعثه النبی (ص) ببراءة هو ابوبکر ثم ارجعه، وان لم یذكر اسمه سعد بن ابی وقاص لأمر لا یخفی علی البصیر - (م ص)

الى المشركين فلما سار ليله او بعض ليله بعث على بن ابي طالب نحوه فقال  
اقبض ببراءة منه وارده الى قمضى اليه امير المؤمنين (ع) فقبض براءة  
منه ورده الى رسول الله (ص) فلما مثل بين يديه بكى وقال يا رسول الله  
احدث في شيعي ام نزل في قرآن، فقال رسول الله (ص) لم ينزل فيك قرآن  
لكن جبرئيل (ع) جاءني عن الله عزوجل فقال لا يؤدى عنك الا انت او  
رجل منك وعلى منى وانا من على ولا يؤدى عنى الا على، قلنا له وما  
الثانية، قال كنا في مسجد رسول الله (ص) وآل على وآل ابي بكر وآل  
عمر واعمامه - قال فنودي فينا ليلا اخرجوا من المسجد الا آل رسول الله  
وآل على قال فخرجنا نجر قلاعنا، فلما اصبحنا أتاه عمه حمزة فقال يا رسول  
الله اخرجنا واسكنت هذا الغلام ونحن عمومتك ومشيخة اهلك، فقال  
رسول الله (ص) ما انا اخرجتكم ولا انا اسكنته ولكن الله عزوجل امرني  
بذلك، قلنا له فما الثالثة قال بعث رسول الله (ص) برأيته الى خبير مع ابي  
بكر فردها فبعث بها مع عمر فردها فغضب رسول الله (ص) وقال لا عططين  
الراية غداً رجلاً يحبه الله ورسوله ويحب الله ورسوله كراراً غير فرار  
حتى يفتح الله على يديه - قال فلما اصبحنا جثونا على الركب فلم نره  
يدعوا احداً منا ثم نادى ايين على بن ابي طالب فجيئ به وهو ارمد فتفل  
في عينه واعطاه الراية ففتح الله على يده، قلنا فما الرابعة قال ان رسول الله  
(ص) خرج غازيا الى تبوك واستخلف علياً على الناس فحسدته قريش  
وقالوا انما خلفه نكراهية صحبته، قال فانطلق في اثره حتى لحقه فأخذ  
بغرز ناقته ثم قال اني لتابعك قال ما شأنك فبكى وقال ان قريشاً تزعم انك  
انما خلفتني لبغضك لي وكراهيتك صحبتي قال فأمر رسول الله (ص)

مناديه فنادى فى الناس ، ثم قال ايها الناس افىكم احد الاوله من اهله خاصة  
قالوا اجل قال فان على بن ابى طالب خاصة اهلى وحبيبى الى قلبى - ثم  
اقبل على امير المؤمنين (ع) فقال له اما ترى ان تكون منى بمنزلة هارون  
من موسى الا انه لانى بعدى ، فقال على (ع) رضيت عن الله ورسوله ، ثم  
قال سعد هذه اربعة وان شئتما حدثكما بخامسة قلنا قد شئنا ذلك - قال  
كنامع رسول الله (ص) فى حجة الوداع فلما عاد نزل غدير خم وامر مناديه  
فنادى فى الناس من كنت مولاة فهذا على مولاة اللهم وال من والاه وعاد  
من عاداه وانصر من نصره واخذل من خذله -

### بصیٹ نمبر 2: (بخذف اسناد)

جناب حارث بن ثعلبہ نے بیان کیا ہے کہ دو مرد تھے جو حج کے مہینوں میں یا ان  
سے پہلے مکہ اور مدینہ جانے کا ارادہ کیے ہوئے تھے۔ انھوں نے لوگوں کو حج پر جانے پر  
آمادہ پایا۔ وہ بیان کرتا ہے ہم بھی ان لوگوں کے ساتھ حج کو نکلے۔ ان میں ایک شخص سوار  
تھا گویا وہ ان کا امیر تھا اور وہ ان سے الگ ہو کر سفر کر رہا تھا اس نے ہم سے سوال کیا: کیا  
تم عراقی ہو؟ ہم نے جواب دیا: ہاں ہم عراقی ہیں۔ پھر اس نے پوچھا: کیا تم کوئی ہو تو ہم  
نے جواب دیا: ہاں ہم کوئی ہیں۔ پھر اس نے سوال کیا: کیا کوفہ میں کسی خاندان و قبیلہ سے  
ہو؟ ہم نے جواب دیا: ہم بنی کنانہ سے ہیں۔ پھر اس نے سوال کیا: کون سے بنی کنانہ سے  
ہو؟ پھر ہم نے جواب دیا: ہم بنی مالک بن کنانہ سے ہیں۔ پھر اس نے کہا: خوش آمدید تم  
تو قریب سے قریب تر ہو۔ میں تم کو ہر کتاب جو خدا کی طرف سے نازل ہوئی ہے اور ہر نبی  
کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا تم دونوں نے کبھی سنا ہے کہ علی ابن ابی طالب نے مجھے  
گالیاں دی ہوں یا یہ کہا ہو کہ میں ان کا دشمن ہوں یا یہ کہا ہو کہ میں ان سے جنگ کروں گا؟  
پھر ہم نے سوال کیا یہ بتاؤ کہ تم کون ہو؟ اس نے جواب میں کہا: میں سعد بن ابی وقاص



ہوں۔ ہم نے کہا: نہیں لیکن یہ ہم نے ضرور سنا ہے آپ فرماتے ہیں شیطانی فتنوں سے بچو۔ پھر اس نے کہا: شیطان تو بہت زیادہ ہیں لیکن کبھی انھوں نے میرا نام لیا ہے۔ ان دونوں نے کہا: نہیں۔ اس نے کہا: اللہ اکبر! اللہ اکبر (میرے کان گمراہ ہو گئے ہیں اور میں ہدایت یافتہ لوگوں میں سے نہیں ہوں) تحقیق ہم اس سے جنگ کرتے رہے ہیں حالانکہ ہم نے رسول خدا سے چار چیزیں سنی ہیں جو علیؑ میں پائی جاتی ہیں اور اگر ان میں سے کوئی ایک بھی میرے اندر پائی جاتی تو میرے لیے پوری دنیا سے زیادہ محبوب ہوتی اور اس دنیا میں میرے لیے حضرت نوحؑ کے برابر زندگی بسر کرنے سے بہتر ہوتی۔ پھر اس نے کہا: میں ان چار کو بیان نہیں کروں گا مگر یہ کہ تم غور سے سنو گے:

۱- حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص کو سورہ برأت دے کر بھیجا تا کہ وہ مشرکوں کی طرف جائے اور ان میں اس کی تبلیغ کرے۔ پس ابھی ایک رات یا آدھی رات کا اس نے سفر کیا تھا کہ آپ نے علی ابن ابی طالب کو اس کی طرف بھیج دیا اور فرمایا کہ اس سے سورہ برأت کو لے کر اس کو واپس کر دو اور خود جاؤ۔ پس امیر المؤمنین علیہ السلام اس کی طرف روانہ ہو گئے اور اس کو چالیا اور اس سے سورہ برأت لے کر اس کو رسول خدا کی طرف واپس پلٹا دیا۔ پس جب وہ شخص رسول خدا کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے رونا شروع کر دیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا مجھ سے کوئی غلطی ہوئی ہے یا میرے بارے میں قرآن کی کوئی آیت نازل ہو چکی ہے۔ آپ نے فرمایا: آپ کے بارے میں کوئی قرآن نازل نہیں ہوا لیکن میرے پاس جبرائیل آئے ہیں وہ خدا کی طرف سے پیغام لائے ہیں کہ خدا فرماتا ہے اس کو کوئی انجام نہیں دے سکتا مگر یا آپ خود یا وہ شخص جو آپ میں سے ہے اور (تم جانتے ہو) میں علیؑ سے ہوں اور علیؑ مجھ سے ہے اور میری طرف سے کوئی بھی اس فریضہ کو انجام نہیں دے سکتا سوائے علیؑ کے۔

۲- پھر ہم نے کہا: دوسری کیا چیز ہے؟ ہم سب مسجد میں تھے کہ رسول خدا علی علیہ

السلام آل ابوبکر آل عمر اور آپ کے سارے چچا بھی مسجد میں تھے۔ پھر ایک رات ہمارے درمیان منادی کروائی گئی کہ سب کے سب مسجد سے باہر چلے جاؤ سوائے آل رسول اور آل علی کے۔ پھر اس نے کہا: ہم سب نکل گئے لیکن ہماری عزتوں کے طرے نیچے ہو گئے۔ پس جب صبح ہوئی تو آپ کے چچا حضرت حمزہ تشریف لائے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے ہمیں مسجد سے نکال دیا اور اس چھوٹے لڑکے کو مسجد میں رہنے دیا ہے حالانکہ ہم آپ کے چچا ہیں اور آپ کے خاندان کے بزرگ ہیں۔ پس رسول خدا نے فرمایا: میں نے آپ کو باہر نہیں نکالا اور نہ ہی میں نے اس کو مسجد میں سکونت دی ہے بلکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس کا حکم دیا ہے اور میں نے تم کو سنا دیا ہے۔

۳۔ پھر ہم نے کہا: اچھا تیسری چیز کیا ہے؟ اس نے کہا کہ جنگ خیبر میں رسول خدا نے پہلے ابوبکر کو پرچم اسلام دے کر جنگ کے لیے روانہ کیا لیکن وہ بھی اس پرچم کو لیے بغیر جنگ کے واپس آ گئے۔ پھر رسول خدا نے عمر کو پرچم دے کر روانہ کیا لیکن وہ بھی بغیر جنگ کے واپس آ گیا۔ پس رسول خدا ان پر غضب ناک ہو گئے اور فرمایا: میں کل اس شخص کو پرچم عطا کروں گا جو مرد ہوگا اور اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت کرتا ہوگا اور وہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوگا، کزار ہوگا، جم کر لڑے گا فرار نہیں کرے گا اللہ اس کے ہاتھوں پر فتح عطا فرمائے گا۔ پھر وہ کہتا ہے جب صبح ہوئی ہم سب اپنی سواریوں پر سوار تھے لیکن ہماری طرف نہیں دیکھا گیا اور ہم میں سے کسی کو بھی نہیں بلایا گیا۔ پھر آپ نے آواز دی: علی ابن ابی طالب کہاں ہیں؟ پس ان کو لایا گیا حالانکہ ان کو آنکھوں کی تکلیف تھی پس آپ نے ان کی آنکھوں میں اپنا لعاب دین لگایا اور ان کو عم و پرچم عطا فرمایا۔ پس اللہ نے ان کے ہاتھوں پر فتح عطا فرمائی۔

۴۔ پھر ہم نے کہا: اچھا چوتھی چیز کیا ہے؟ اس نے کہا: تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب غزوہ تبوک کے لیے روانہ ہوئے تو علی علیہ السلام کو مدینہ میں باقی لوگوں

پر اپنا خلیفہ مقرر فرمایا۔ پس قریش والوں نے آپؐ پر حسد کیا اور کہا: آپؐ کو صرف اور صرف اس لیے اپنے ساتھ نہیں لے کر گئے کیونکہ وہ ان کی ہم سفری اور ساتھ کو پسند نہیں کرتے تھے اس لیے ان کو مدینہ میں چھوڑ گئے ہیں۔ پھر اس نے کہا: پس لوگوں کی ان باتوں کو سن کر علیؑ علیہ السلام رسولؐ خدا کے پیچھے چل دیئے یہاں تک کہ آپؐ کو پالیا اور آپؐ کی سواری کی رکاب کو پکڑنے کے بعد عرض کیا:

میں آپؐ کے تابع اور ساتھ رہنا چاہتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا: یا علیؑ کیا بات ہے آپؐ رورہے ہیں۔ آپؐ نے عرض کی: قریش کے لوگوں کا گمان ہے کہ آپؐ مجھے اس لیے مدینہ میں چھوڑ کر آئے ہیں کیونکہ آپؐ مجھے اپنے ساتھ رکھنا پسند نہیں کرتے۔ پس رسولؐ خدا نے اپنے منادی کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کے درمیان ندا دیں۔ پس اس نے ندا دی پھر آپؐ نے فرمایا:

”اے لوگو! تم میں سے کوئی ایسا ہے جس کے خاندان میں سے کوئی اس کا خاص بندہ نہ ہو۔ سب نے عرض کیا: کیوں نہیں یا رسولؐ اللہ! ہم سب کا ایک خاص بندہ ہے جس کو ہم اپنے خاندان میں چھوڑ کر آئے ہیں اور اس پر اعتماد کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: اے لوگو! یہ علیؑ میرے خاندان میں سے میرا خاص ہے اور میرے دل کے قریب یعنی میرا محبوب ہے۔ پھر آپؐ علیؑ علیہ السلام کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے علیؑ! کیا آپؐ اس پر خوش و راضی نہیں ہیں کہ آپؐ کی مثال میرے ساتھ ایسے ہی ہو جیسے ہارون کو جناب موسیٰ سے تھی مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔ پس علیؑ علیہ السلام نے فرمایا: یا رسولؐ اللہ! میں اللہ اور اس کے رسولؐ سے راضی ہوں۔

پھر سعد نے کہا: یہ چار چیزیں ہیں اور اگر آپؐ دونوں چاہیں تو میں تم دونوں کے لیے پانچویں بھی بیان کر سکتا ہوں۔ ہم نے کہا: ہاں ہم پانچویں بھی چاہتے ہیں۔ اس نے کہا: رسولؐ خدا کے آخری حج کے وقت ہم آپؐ کے ساتھ تھے۔ پس جب ہم واپس لوٹے

تو مقامِ غدیر پر آپؐ نے قیام فرمایا اور منادی کو حکم دیا کہ وہ ندا دے پس اس نے لوگوں میں ندا دی۔ پھر آپؐ نے فرمایا:

من كنت مولاه فهذا علي مولاه

”جس جس کا میں مولا ہوں اس کا یہ علیؑ مولا ہے۔“

”اے اللہ محبت کر اس سے جو اس سے محبت کرے دشمنی رکھ اس سے جو اس سے دشمنی رکھے مدد کر اس کی جو اس کی مدد کرے اور ذلیل و رسوا کر اس کو جو اس کو ذلیل کرنے کی کوشش کرے۔“

علیؑ کا اصحاب کو جمل کے دن جنگ کی ہدایات دینا

﴿قال أخبرني﴾ أبو الحسن علي بن خالد المرأغي القلانسى ﴿قال حدثنا﴾ أبو القاسم الحسن بن علي بن الحسن ﴿قال حدثنا﴾ جعفر ابن محمد بن مروان ﴿قال حدثنا﴾ ابى ﴿قال حدثنا﴾ أسحق بن يزيد ﴿قال حدثنا﴾ خالد بن مختار ﴿قال حدثنا﴾ الأعمش عن حبة العرنى، قال سمعت حذيفة اليماني قبل ان يقتل عثمان بن عفان بسنة وهو يقول كأتى بامكم الحميراء قدسارت يساق بها علي جمل وانتم آخذون بالشوى<sup>١</sup> والذنب معها الازد ادخلهم الله النار، وانصارها بنى ضبة جدالله<sup>٢</sup> اقدامهم- قال فلما كان يوم الجمل وبرز الناس بعضهم لبعض نادى منادى امير المؤمنين صلوات الله عليه وآله لا يبد أن احدكم بقتال حتى امركم، قال فراموا فينا فقلنا يا امير المؤمنين قد رمينا فقال كفوا ثم رمونا فقتلوا منا قلنا

١- الشوى يفتح الشين المعجمة النيدان والرجلان والاطراف، والشوى ايضاً ما كان

غير مقتل من الاعضاء-

٢- جد، بالبدال المسهلة المشددة قطع لله ومثله (جد) بالمعجمة (م ص)

یا امیر المؤمنین قد قتلونا فقال احملوا علی بركة الله، قال فحملنا علیهم  
فأنشب بعضنا فی بعض الرماح حتی لو مشی ماش لمشی علیها، ثم نادى  
منادى علی (ع) علیکم بالسیوف فجعلنا نضرب بها البیض فتنبولنا، فنادى  
منادى امیر المؤمنین علیکم بالاقدام، قال فما رأینا يوماً کان اکثر قطع اقدام  
منه، قال فذکرت حدیث حذیفة "انصارها بنی ضبة جد الله اقدامهم" فعلمت  
انها دعوة مستجابة، ثم نادى منادى امیر المؤمنین (ع) علیکم بالبعیر فانه  
شیطان قال فعقره رجل برمحه وقطع احدی یدیه رجل آخر فبرک ورجا  
وصاحت عائشة صیحة شدیة فولى الناس منهزمین، فنادى منادى  
امیر المؤمنین (ع) لا تجیزوا علی جریح ولا تتبعوا مدبراً، ومن اغلق بابہ  
فهو آمن ومن القى سلاحه فهو آمن -

**حدیث نمبر 3:** (بخلف اسناد)

حید العرنی کہتا ہے کہ جس سال عثمان بن عفان قتل ہوئے اس سے ایک سال پہلے  
میں نے حضرت حذیفة یمانی سے سنا تھا وہ فرماتے ہیں کہ گویا میں دیکھ رہا ہوں تم اپنی ماں  
حمیراء کے ساتھ ہو اور وہ اونٹ پر سوار ہو کر جنگ کی آگ میں کودنے کے لیے جا رہی ہے  
اور تم اس کے اطراف میں ہو اور گناہ و معصیت تمہارے اطراف میں ہے۔ خدا ان سب کو  
جہنم میں داخل کرے اور اس کے تمام مددگار باغی اور گمراہ لوگ ہیں۔ خدا ان کے قدموں کو  
قطع کرے۔

۳- یقال اجهز علی الجریح اذا شد علیه واتم قتله - قال الزبیدی فی تاج العروس بمادة  
"جهز" وفی حدیث علی رضی الله عنه "لا تجیز وعلی جریحهم" ای من صرع  
منهم وکنی قتاله لا یقتل لانهم مسلمون والتصد من قتالهم دفع شرهم فاذا لم یکن  
ذلک الا بقتلهم قتلوا - وقال فی مادة [جاز] واجزت علی الجریح لغة فی اجهزت  
وانکره ابن سیدة فقال ولا یقال اجاز علیه لئلا یقال اجازہ علی اسمہ ای ضرب (م ص)

راوی بیان کرتا ہے جب حمل کا دن تھا بعض لوگ دوسرے بعض لوگوں کو جنگ کے لیے مبارزہ کر رہے تھے کہ امیر المومنین علی علیہ السلام کی طرف سے ندا دی گئی: تم میں سے کوئی شخص ہرگز جنگ کو شروع نہ کرے جب تک میں تم کو جنگ کا حکم نہ دوں۔ ایک شخص نے عرض کی: امیر المومنین! وہ ہماری طرف تیر برسا رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا تم اپنے تیروں کو روک کر رکھو۔ پھر انھوں نے ہم پر تیروں کی برسات کی اور ہمارے کچھ آدمی قتل ہو گئے۔ پھر ہم نے عرض کیا: اے امیر المومنین! انھوں نے ہمارے کچھ افراد کو قتل کر دیا ہے پھر آپ نے فرمایا: اللہ کا نام لے کر ان پر حملہ کر دو۔ راوی کہتا ہے کہ پھر ہم نے ان پر حملہ کر دیا۔ پس ہمارے ایک دوسرے کے ساتھ نیزے اس طرح چمٹے ہوئے تھے کہ اگر کوئی ان نیزوں پر چلنا چاہتا تو وہ چل سکتا تھا۔ پھر امیر المومنین علی علیہ السلام نے ندا دی: اب تم تلواروں کے ساتھ حملہ کر دو۔ پس ہم نے بیض کو مارنا شروع کیا کہ ہماری تلواریں میزھی ہوں شروع ہو گئیں۔ پس مولا امیر المومنین نے پھر آواز دی: اب تم پر آگے بڑھنا واجب ہے۔ راوی کہتا ہے ہم نے کوئی دن نہیں دیکھا جس میں اس دن سے زیادہ لوگوں کے قدم کانٹے گئے ہوں۔ راوی بیان کرتا ہے مجھے اس وقت حدیفہ یمانی کی وہ بات یاد آئی جس میں اس نے فرمایا تھا: (کہ اس کے مددگار سارے گمراہ باغی ہیں خدا ان کے قدموں کو قطع کرے) پس مجھے معلوم ہو گیا کہ وہ دعا قبول شدہ تھی۔ پھر امیر المومنین کے منادی نے آواز دی: اس اونٹ پر قابو پانا تم پر لازم ہے کیونکہ یہ شیطان ہے۔

راوی کہتا ہے پس ایک شخص نے اپنے نیزے کے ساتھ اس کا ایک اگلا اور ایک پچھلا پاؤں کاٹ دیا اور وہ بلبلایا اور گر گیا۔ عائشہ نے ایک سخت چیخ ماری۔ پس لوگ شکست کھا کر فرار ہو گئے۔ پس امیر المومنین کے منادی نے آواز دی: زخمی پر حملہ نہ کرنا بھاگنے والے کا پچھنا نہ کرنا اور جو شخص اپنا دروازہ بند کر لے پس وہ امن میں ہے اور جو شخص اپنا اسلحہ ڈال دے وہ بھی امن میں ہے۔

## ہماری محبت و مؤدت واجب ہے

﴿قال أخبرني﴾ ابو حفص عمر بن محمد الصيرفي ﴿قال حدثنا﴾ محمد ابن همام الاسكافي ﴿قال حدثنا﴾ احمد بن ادریس ﴿قال حدثنا﴾ احمد ابن محمد بن عيسى الاشعري عن علي بن النعمان عن فضيل بن عثمان عن محمد بن سريح قال سمعت ابا عبد الله جعفر بن محمد عليهما السلام يقول ان الله فرض ولا يتنا وأوجب مودتنا والله ما نقول بأهوائنا ولا نعمل بأرائنا ولا نقول الا ما قال ربنا عزوجل -

اصيدہ نمبر 4: (بخذف اسناد)

محمد بن سرتج سے روایت ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ اللہ نے ہماری ولایت کو فرض کیا ہے اور ہماری مؤدت کو واجب قرار دیا ہے۔ اللہ کی قسم یہ ہم اپنی خواہشات سے نہیں کہتے اور نہ ہی اپنی رائے پر عمل کرتے ہیں بلکہ جو ہمارا پروردگار کہتا ہے وہی ہم کہتے ہیں۔

مستحب ہے کہ انسان پاک رہے اگر باطہارت مرجائے تو وہ شہید ہے

﴿قال أخبرني﴾ احمد بن محمد بن الحسن بن الوليد عن أبيه عن الحسين بن الحسن بن أبان عن محمد بن اورمه عن اسماعيل بن ابان الوراق عن الربيع بن بدر عن أبي حاتم عن انس بن مالك قال قال رسول الله (ص) يا انس أكثر من الطهور يزد الله في عمرك، وان استطعت ان تكون بالليل والنهار على طهارة فافعل فانك تكون اذا مت على الطهارة شهيداً - وصل صلاة الزوال فانها صلاة الاوابين، وأكثر من التطوع تحبك الحفظة، وسلم على من لقيت يزد الله في حسناتك، وسلم في بيتك يزد الله في بركتك، ووقر كبير المسلمين، وارحم صغيرهم اجيب انا وانت

يوم القيامة كتابتين - وجمع بين الوسطى والمسبحة -<sup>۱</sup>

تصدید نمبر 5: (بخلاف استاد)

حضرت انس بن مالک نے روایت بیان کی ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اے انس! باطہارت رہنے کی زیادہ کوشش کرو کیونکہ اس سے آپ کا رب آپ کی زندگی میں اضافہ فرمائے گا اور اگر ہو سکے تو دن رات طہارت پر باقی رہو۔ اگر آپ نے اس طرح کر لیا تو اگر باطہارت مر گیا تو آپ شہید ہوں گے۔ زوال کی نماز ادا کرو کیونکہ یہ توبہ کرنے والوں کی نماز ہے اور مستحبات کو زیادہ کروان کی حفاظت کیا کرو۔ اور جب کسی سے ملاقات کرو تو اس کو سلام کرو تاکہ اللہ تعالیٰ آپ کی نیکیوں میں اضافہ فرمائے۔ اپنے گھر میں داخل ہوتے وقت سلام کرو۔ اس سے اللہ تعالیٰ آپ کے گھر میں برکت زیادہ فرمائے گا۔ مسلمان یوزھوں کا احترام کرو اور مسلمانوں کے بچوں پر رحم کرو۔ اگر تم نے ایسا کیا تو قیامت کے دن میں اور آپ آپس میں مل کر یوں آئیں گے۔ آپ نے اپنی دو انگلیوں کو ملا کر اشارہ فرمایا۔

علی علیہ السلام میرے وزیر و خلیفہ ہوں گے

﴿قال أخبرني﴾ ابو عبد الله محمد بن عمر ان المرزباني ﴿قال حدثنا﴾ ابو الفضل عبد الله بن محمد الطوسي ﴿قال حدثنا﴾ ابو عبد الرحمن عبد الله بن احمد بن محمد بن حنبل ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن يحيى بن ابي شيبة ﴿قال حدثنا﴾ عبید الله بن موسى ﴿قال حدثنا﴾ فطر الاسكاف ، قال

۱- قال الجزري في النهاية السباحة والمسبحة الاصح التي تلى الابهام سميت بذلك

لانها يشاربها التسيح - (۲ ص)



قال رسول الله (ص) ان اخي و وزيرى و خليفتى فى اهلى و خير من اترك  
بعدى يفضى دينى وينجز بوعدى على بن ابى طالب -

تصحيح نمبر 6: (بخلاف اسناد)

جناب فطر الاسکاف نے روایت بیان کی ہے وہ فرماتے ہیں کہ حضرت رسول خدا  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

تحقیق میرا بھائی، میرا وزیر، میرا خلیفہ میرے خاندان ہیں اور جن کو میں چھوڑ کر جا  
رہا ہوں ان سب سے بہتر اور میرے قرضوں کو پورا کرنے والا اور میرے وعدوں کو وفا  
کرنے والا علی بن ابی طالب ہے۔

### حضرت جابرؓ سے سوال

﴿قال أخبرنى﴾ ابو عبدالله محمد بن عمران المرزبانى ﴿قال  
حدثنا﴾ ابوالفضل عبدالله بن محمد الطوسى ﴿قال حدثنا﴾ عبدالله بن  
احمد بن حنبل ﴿قال حدثنا﴾ على بن حكيم الاودى ﴿قال أخبرنا﴾ شريك  
عن عثمان بن ابى زرعة عن سالم بن ابى الجعد، قال سئل جابر بن عبدالله  
الانصارى وقد سقط حاجباه على عينيه فقيل له أخبرنا عن على بن ابى  
طالب (ع) فرجع حاجبيه بيديه ثم قال ذلك خير البرية لا يبغضه الا منافق  
ولا يشك فيه الا كافر -

تصحيح نمبر 7: (بخلاف اسناد)

سالم بن جعد نے بیان کیا ہے حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
سے سوال کیا حالانکہ آپ کی آنکھوں کے ابرو آنکھوں پر گرے ہوئے تھے۔ پس آپ سے  
عرض کیا گیا آپ ہمیں علی ابن ابی طالب کے بارے میں خبر دیں۔ پس آپ نے اپنے

ہاتھوں سے اپنے آبروؤں کو اٹھایا پھر فرمایا: وہ خیر البریۃ ہے ان سے کوئی بغض نہیں رکھے گا سوائے منافق کے اور ان میں شک کوئی نہیں کرے گا سوائے کافر کے۔

### عمر کی خلافت کے بارے میں اصحاب کی رائے

﴿قال أخبرني﴾ ابو حفص عمر بن محمد الصیرفی ﴿قال حدثنا﴾ احمد بن منصور الحسین العباس بن المغيرة الجوهری ﴿قال حدثنا﴾ احمد بن منصور الرمادی ابوبکر ﴿قال حدثني﴾ احمد بن صالح ﴿قال حدثنا﴾ عتبة ﴿قال حدثنا﴾ یونس عن ابن شهاب عن ابن مخرمة الكندی، قال ان عمر بن الخطاب خرج ذات يوم فاذا هو بمجلس فيه على (ع) وعثمان وعبدالرحمن وطلحة والزبير فقال عمر اكلکم يحدث نفسه بالامارة بعدی - فقال الزبير نعم کلنا يحدث نفسه بالامارة بعدك ویرا حاله اهلا فما الذی انكرت، فقال عمر افلا احدشکم بما عندی فیکم فسکتوا - فقال عمر الا احدشکم عنکم فسکتوا ، فقال له الزبير حدثنا وان سکتنا، فقال اما انت یازبير مؤمن الرضا کافر الغضب تكون يوماً شیطاناً و يوماً انساناً - افرایت الیوم الذی تكون فيه شیطاناً من یكون الخلیفة یومئذ - واما انت یا طلحة فوالله لقد توفي رسول الله وانه عليك لعاتب، واما انت یا علی فانک صاحب بطالة ومزاح، واما انت یا عبدالرحمن فوالله انک لما جائتک من خیر اهل - وان منکم لرجلا لو قسم ایمانه بین جند من الاجناد لو سعهم وهو عثمان -

تصانیف نمبر 8: (بخلاف اسناد)

ابن مخرمہ کندی بیان کرتا ہے کہ ایک دن عمر بن خطاب گھر سے نکلے اور ایک مجلس میں آئے کہ جس میں علی علیہ السلام، عثمان، عبدالرحمن، طلحہ اور زبیر سب موجود تھے۔

پس حضرت عمر نے کہا: کیا تم سب کے سب میرے بعد امارہ و حکومت کے بارے میں اپنے دل میں خواہش نہیں رکھتے؟ پس زبیر نے کہا: ہاں! ہم سب اپنے دل میں تمہارے بعد امارہ و حکومت کی خواہش رکھتے ہیں اور سب اپنے آپ کو اس کا اہل گمان کرتے ہیں۔ پس اس سے کسی کو کوئی انکار نہیں ہے۔ پھر حضرت عمر نے کہا: میں تم کو تمہارے بارے میں خبر دیتا ہوں۔ پس سب خاموش رہے۔ پس زبیر نے کہا: اگرچہ ہم سب خاموش ہیں لیکن تو بیان کر۔ حضرت عمر نے کہا: اے زبیر تو رضایت و خوشی کے وقت مومن ہے لیکن غضب کے وقت کافر۔ تو ایک دن مومن ہوتا ہے اور دوسرے دن شیطان۔ پس تو خود دیکھ جس دن تو شیطان ہوگا اس دن خلیفہ ہوگا (یعنی شیطان خلیفہ ہوگا)۔

بہر حال اے طلحہ تو خدا کی قسم! جب رسول خدا اس دنیا سے گئے تھے تو وہ تیرے اُد پر غضب ناک تھے۔ بہر حال اے علی! آپ بہادر اور مزاح کرنے والے ہیں۔ تو اے عبدالرحمن پس خدا کی قسم اگر تجھے کوئی خیر حاصل ہوگی تو اپنے خاندان کو دے گا۔ لیکن تم میں ایک ایسا مرد موجود ہے اگر اس کا ایمان لشکروں میں ہر لشکر پر تقسیم کیا جائے تو وہ سب کو پورا آسکتا ہے اور وہ ہے عثمان۔

(یہ روایت تھی اور اس کتاب میں درج ہے اس لیے اس کا ترجمہ کر دیا ہے لیکن مترجم کے لیے ضروری نہیں ہے کہ ہر روایت کے متن کا وہ عقیدہ رکھتا ہو۔ باقی اس روایت کا آخری حصہ وہ قابل اعتراض ہے کیونکہ یہ اس نے ہمیشہ کی طرح اس میں بھی غلط بیانی سے کام لیا ہے ورنہ یہ اس کا اہل نہیں تھا۔ بھلا جو دشمن آل محمد ہو وہ اس کے بارے میں یہ رائے دینا از خود جہالت کی نشانی ہے۔ مترجم)

رسول کے بھائی کون ہیں؟

﴿قال أخبرني﴾ ابو حفص عمر بن محمد ﴿قال حدثنا﴾ ابو عبد اللہ

جعفر بن محمد بن جعفر الحسنی ﴿قال حدثنا﴾ ابو موسیٰ عینی بن مسهران ﴿قال حدثنا﴾ ابویشکر البلخی ﴿قال حدثنا﴾ موسیٰ بن عبیدۃ عن محمد ابن کعب القرظی عن عوف بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ذات یوم یالیتنی قد لقیتم اخوانی - فقال له ابوبکر وعمر او لسنا اخوانک آمنابک وهاجر نامعک، قال صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قد آمنتم وهاجرتم ویالیتنی قد لقیتم اخوانی فاعادا القول فقال رسول اللہ (ص) انتم اصحابی لکن اخوانی الذین یاتون من بعدکم یؤمنون بی ویحبونی وینصرونی ویصدقونی وما راونی فیالیتنی قد لقیتم اخوانی -

تفسیر نمبر 9: (بخلاف اسناد)

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دن فرمایا: کاش میں اپنے بھائیوں سے ملاقات کرتا۔ پس ابوبکر اور عمر نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ہم آپ کے بھائی نہیں جبکہ ہم آپ پر ایمان بھی لائے ہیں اور آپ کے ساتھ ہجرت بھی کی ہے۔

حضرت رسول خدا نے فرمایا: درست ہے کہ تم میرے اوپر ایمان رکھتے ہو اور میرے ساتھ تم نے ہجرت بھی کی ہے لیکن کاش میں اپنے بھائیوں سے ملاقات کرتا۔ پس ان لوگوں نے پھر اس قول کو دہرایا۔ رسول خدا نے فرمایا: تم میرے اصحاب ہو لیکن میرے بھائی وہ ہیں جو آپ لوگوں کے بعد میں آئیں گے۔ وہ میرے پر ایمان رکھتے ہوں گے وہ مجھ سے محبت کرتے ہوں گے اور وہ میری مدد کرتے ہوں گے اور میری تصدیق کرنے والے ہوں گے حالانکہ انہوں نے مجھے دیکھا نہیں ہوگا۔ کاش میں اپنے بھائیوں سے ملاقات کروں۔

## حج پر لوگوں کو آمادہ کیا گیا

﴿قال أخبرني﴾ ابوبکر محمد بن عمر الجعابی ﴿قال حدثني﴾  
 ابوالحسن محمد بن یحیی التمیمی ﴿قال حدثنا﴾ الحسن بن بہرام ﴿قال  
 حدثني﴾ الحسن بن یحیی ﴿قال حدثنا﴾ الحسن بن حمدون عن محمد بن  
 ابراہیم بن عبد اللہ ﴿قال حدثني﴾ الحسن بن حمدون عن محمد بن  
 ابراہیم بن عبد اللہ ﴿قال حدثني﴾ سدير الصيرفي قال كنت عند ابي  
 عبد اللہ جعفر بن محمد (ع) وعنده جماعة من اهل الكوفة فاقبل عليهم  
 وقال لهم حجوا قبل ان لا تحجوا قبل ان يمنع المرجانية حجوا قبل هدم  
 مسجد بالعراقين بين نخل وانهار ، حجوا قبل ان يقطع سدرة بالزوراء ،  
 غسل عروق النخلة التي اجتنت منها مريم عليها السلام رطباً جنياً فعند ذلك  
 يمنعون الحج وينقص الثمار وتجذب البلاد ويتلون اغلاء الاسعار وجور  
 السطان ويظهر فيكم الظلم والعدوان مع البلاء والوباء والجوع وتضلكم  
 الفتن من جميع الآفاق فويل لكم يا اهل العراق اذا جائتكم الرايات من  
 خراسان وويل لاهل الرى من الترك وويل لاهل العراق من اهل الرى وويل  
 لهم من الشط قال سدير فقلت يا مولاي من الشط قال قوم آذانهم كاذان الفار  
 صفراً، لباسهم الحديد كلامهم كلام الشياطين صفار الحدق، مرد جرد  
 استعيذوا بالله من شرهم اولئك يفتح الله على ايديهم الدين ويكونون  
 سبها لامرنا-

**تحدیث نمبر 10:** (بخلاف اسناد)

جناب سدير صيرفي رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت ابو عبد اللہ جعفر بن  
 محمد الصادق علیہما السلام کی خدمت اقدس میں موجود تھا۔ آپ کے پاس اہل کوفہ کی جماعت

بھی موجود تھی۔ آپ ان کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: حج ادا کرو قبل اس کے کہ آپ لوگوں کو حج نہ کرنے دیا جائے۔ قبل اس کے کہ برجانیہ والے (یعنی برطانیہ) تم کو حج کرنے سے روک دیں۔ حج ادا کرو قبل اس کے کہ کوفہ و بصرہ کی مسجد جو کھجوروں اور نہر کے درمیان ہے اس کو منہدم کر دیا جائے۔ حج ادا کرو قبل اس کے کہ وہ بیری کے درخت زور و طاقت سے کاٹ دیئے جائیں اور وہ کھجور کا درخت کہ جس سے جناب مریم کے لیے تازہ کھجوریں گری تھیں اس کی شانیں خشک ہو جائیں۔ پھر حج سے منع کیا جائے گا۔ پھل کم ہو جائیں گے۔ شہروں میں قحط کا سامان ہوگا۔ غلات کی قیمتیں بڑھ جائیں گی۔ بادشاہ ظالم ہوں گے۔ اس زمانے میں ظلم و عدوان تم میں ظاہر ہوگا۔ ساتھ ساتھ دہائی امراض آسانی و زمینی بلاء و مصیبتیں، غربت زیادہ ہوگی۔ نئے تمام اطراف سے تم کو گمراہ کریں گے۔ اے اہل عراق! تم پر افسوس اور وائے ہو کہ جب اہل خراسان (یعنی ایران) کی طرف سے تم کو دعائیں ملیں گی۔ وائے ہو اہل ری کے لیے ترک کی طرف سے۔ اور اہل عراق کے لیے اہل ری سے وائے ہو اور وہیل اور وائے ہوان کے لیے الشط کی طرف سے۔

سدر نے عرض کی: اے میرے مولا! یہ الشط کون ہیں؟

آپ نے فرمایا: یہ ایک قوم ہوگی ان کے کان چھوٹے چوہے کی مانند ہوں گے ان کا لباس لوہے کا ہوگا اور وہ شیطان کی گفتگو کریں گے۔ چھوٹے قد کے اور کھودے (یعنی بغیر داڑھی) ہوں گے۔ خداوند متعال سے ان کے شر سے پناہ طلب کرو۔ یہ وہ لوگ ہوں گے جن کے ہاتھ دین کو فتح دے گا اور یہ ہماری حکومت کا سبب نہیں گے (یعنی ظاہر یا جوج اور ماجوج کی طرف اشارہ ہے جو ظہور امام سے پہلے آئیں گے)

اللہ کی مدد لوگوں کی نیت کے حساب سے ہوگی

﴿قال أخبرني﴾ ابو غالب احمد بن محمد ﴿قال حدثني﴾ جدی عن

محمد بن سلیمان ﴿قال حدثنا﴾ ابو جعفر محمد بن الحسين ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن سنان عن حمزة بن محمد الطیار قال سمعت ابا عبد الله (ع) يقول انما قدر الله عون العباد على قدر نياتهم فمن صحت نيته - تم عون الله ومن قضرت نيته قصر عنه عون بقدر الذي قصر -

حدیث نمبر 11: (بخلف اسناد)

حضرت حمزہ بن محمد الطیار رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ امام صادق علیہ السلام سے سنا ہے آپ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی مدد ان کی نیت کی مقدار کے حساب سے کرتا ہے۔ پس جس کی نیت صحیح ہوگی اس کی مدد پوری کی جائے گی اور جن کی نیت میں قصور و کمی ہوگی ان کی مدد میں اتنی مقدار میں کمی کر دی جائے گی جتنی مقدار اس کی نیت میں کمی یا قصور ہوگا۔

### علم جہالت سے پہلے خلق ہوا ہے

﴿قال أخبرني﴾ ابو غالب احمد بن محمد ﴿قال حدثنا﴾ ابو طاہر محمد ابن سلیمان الزراری ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن الحسين عن محمد بن يحيى عن غياث بن ابراهيم ﴿قال حدثنا﴾ خارجة بن مصعب عن محمد بن ابي عمير العبدی قال قال امير المؤمنين على بن ابي طالب (ع) ما اخذ الله ميثاقا من اهل الجهل بطلب تبیان العلم حتى اخذ ميثاقا من اهل العلم بتبیین العلم للجهال لان العلم كان قبل الجهل -

حدیث نمبر 12: (بخلف اسناد)

حضرت امیر المؤمنین علی علیہ السلام نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے جاہلوں سے وعدہ نہیں لیا کہ وہ اہل علم سے علم کے بیان کو طلب کریں بلکہ اللہ نے اہل علم سے وعدہ و عہد لیا ہے کہ وہ علم کو جاہلوں کے لیے بیان کریں کیونکہ علم جہالت سے پہلے خلق ہوا ہے۔

رسول خدا کے قریب سب سے زیادہ وہ ہے جو امانت ادا کرنے والا ہے ﴿قال أخبرني﴾ ابو الحسن علی بن خالد المرأغی ﴿قال حدثنا﴾ ابوالقاسم الحسن بن علی بن الحسن الکوفی ﴿قال حدثنا﴾ جعفر بن محمد ابن مروان ﴿قال حدثنا﴾ ابی ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن اسماعیل الهاشمی عن عبدالمؤمن عن محمد بن علی الباقر (ع) ﴿قال حدثني﴾ جابر بن عبدالله الانصاری قال قال رسول الله (ص) اقربكم مني في الموقف غداً اصدقكم حديثاً واداكم امانة واوفاكم بالعهد واحسنكم خلقاً واقربكم الي الناس -

تحدیث نمبر 13: (بخلاف اسناد)

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

قیامت کے دن تم سب میں سے میرے زیادہ قریب وہ کھڑا ہوگا جو تم میں زیادہ زبان کا سچا ہوگا۔ امانت کو ادا کرنے والا ہوگا۔ تم میں زیادہ وعدہ وفا کرنے والا ہوگا اور اس کے اخلاق تم سے اچھے ہوں گے اور تم سے زیادہ لوگوں کے قریب ہوگا۔



## مجلس نمبر 8

[ بروز پیر ۲۳ رمضان المبارک سال ۴۰۴ ہجری قمری ]

ثواب کے اعتبار سے سب سے تیز ترین نیکی

مجلس یوم الاثین الرابع والعشیرین منہ سماعی من املاتہ حدثنا  
 الشیخ الاجل المفید ابو عبداللہ محمد بن محمد بن النعمان ادام اللہ تائیدہ  
 وتوفیقہ فی هذا الیوم ﴿قال حدثنا﴾ ابو جعفر محمد بن علی بن الحسین  
 ﴿قال حدثنی﴾ محمد بن موسیٰ بن المتوکل ﴿قال حدثنا﴾ علی بن الحسین  
 السعد ابادی عن احمد بن ابی عبداللہ البرقی عن عبدالرحمن بن ابی  
 نجران عن عاصم بن حمید عن ابی حمزۃ الشمالی عن ابی جعفر الباقر  
 محمد ابن علی (ع) عن آباءہ قال قال رسول اللہ (ص) ان اسرع الخیر  
 ثوابا البر واسرع الشر عقابا البغی وكفی بالمرء عیبًا ان ینظر من الناس  
 الی ما یعمی عنه من نفسه او یعیر الناس بما لا یمتطیع ترکہ ویوذی  
 جلیسہ بما لا یعنیہ۔

تحدیث نمبر 1: (بخلاف استاد)

حضرت امام ابو جعفر الباقر محمد بن علی علیہما السلام نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 سے روایت فرمائی ہے کہ آپ نے فرمایا:  
 تحقیق سب سے جلدی جس خیر پر ثواب ملتا ہے وہ اس کی اطاعت کرنا ہے۔ اور

سب سے جلدی جس بدی پر عذاب و عتاب ہوتا ہے وہ بغاوت کرنا ہے۔ انسان کے عیب دار ہونے کے لیے یہ ہی کافی ہے کہ وہ لوگوں کے عیب تلاش کرے اور اپنے عیب اس کو نظر نہ آئیں۔ اور لوگوں کی اس عیب پر سرزنش کرے جس کو وہ خود ترک کرنے کی طاقت نہ رکھتا ہو۔ اور وہ اپنے ساتھ بیٹھنے والے کو بے ہودہ و لغو باتوں سے اذیت دے۔

اپنے گناہ پر رونے والے کے لیے طوبیٰ ہے

﴿قال أخبرني﴾ ابو الحسن احمد بن محمد بن الحسن ﴿قال حدثنا﴾ عبد اللہ بن جعفر الحمیری ﴿قال حدثنا﴾ احمد بن محمد بن محمد بن علی بن الحکم عن هشام بن سالم عن ابی عبد اللہ (ع) قال قال رسول اللہ (ص) طوبی لشخص نظر الیہ اللہ ینبکی علی ذنب من خشية اللہ لم یطلع علی ذلك الذنب غیره -

حدیث نمبر 2: (بخلاف اسناد)

حضرت ابو عبد اللہ امام صادق علیہ السلام نے روایت نقل فرمائی ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:  
طوبیٰ ہے اس شخص کے لیے جب خدا اس کو دیکھے تو وہ اس کے خوف سے اپنے گناہ پر گریہ کر رہا ہو جس پر اس کے علاوہ کوئی اور اطلاع نہ رکھتا ہو۔

اپنے بارے میں لوگوں سے دھوکا نہ کھاؤ

﴿قال أخبرني﴾ ابو جعفر محمد بن علی ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن علی عن عمه محمد بن ابی القاسم عن محمد بن علی الکوفی عن محمد بن سنان عن ابی النعمان عن ابی عبد اللہ جعفر بن محمد علیہ السلام قال قال لی یا ابا النعمان لا یغرنک الناس من نفسک فان الامر یصل الیک دونهم ولا

يقطع نهارك بكذا وكذا فان معك من يحصى عليك واحسن فاضى لم ارشد طلباً ولا اسرع دركا من حسنة محدثة لذنب ان الله عزوجل يقول ان الحسنات يذهبن السيئات ذلك لذكرى للذاكرين -

حدیث نمبر 3: (بخلاف اسناد)

ابوالنعمان نے حضرت امام ابو عبد اللہ جعفر بن محمد الصادق علیہما السلام سے روایت نقل کی ہے آپ نے فرمایا:

اے ابوالنعمان! تحقیق لوگ آپ کو خود آپ کے بارے میں دھوکا نہ دیں کہ وہ آپ کے ساتھ تعلقات جوڑیں اور آپ ان سے تعلقات قائم نہ کر سکیں اور آپ اپنا دن اس طرح نہ گزاریں کیونکہ آپ کے ساتھ جو (یعنی فرشتے) ہیں جو آپ کی ہر چیز شمار کر رہے ہیں جس کی طلب و مانگ بہت سخت ہے اور وہ سب سے جلدی لاحق ہونے والی ہے۔ جس کو میں دیکھتا ہوں وہ نیکی ہے جو برائی کو ختم کر دے کیونکہ اللہ تعالیٰ خود ارشاد فرماتا ہے: تحقیق نیکیاں برائیوں کو ختم کر دیتی ہیں یہ یاد رکھنے والوں کے لیے یاد دہانی ہے۔

### امام کی اطاعت ہر چیز کی چابی ہے

﴿قال أخبرني﴾ ابوالقاسم جعفر بن محمد بن قولویہ عن محمد بن یعقوب الكلینی عن علی بن ابراہیم عن أبيه عن حماد بن عيسى عن حرير عن زرارة بن اعين عن ابى جعفر محمد بن على بن الحسين (ع) قال ذروة الامر وسنانه ومفتاحه وباب الاشياء ورضاء الرحمن تعالى طاعة الامام بعد معرفته ثم قال ان الله تعالى يقول "ومن يطع الرسول فقد اطاع الله" [ومن تولى فما ارسلناك عليهم حفيظا]

تصبیح نصاب 4: (بخلاف استاد)

حضرت زرارة بن ابی عیینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت امام ابو جعفر محمد بن علی الباقری علیہ السلام سے روایت نقل فرمائی ہے کہ آپ نے فرمایا:

ہر چیز کی بلندی اس کا بڑا پن اس کی چابی اور چیزوں کا دروازہ اور خدائے رحمن کی رضا و خوشنودی امام کی معرفت کے بعد ان کی اطاعت میں ہے۔ پھر آپ نے فرمایا: تحقیق اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے:

ومن یطع الرسول فقد اطاع الله که جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی۔

اس کے بعد فرمایا:

ومن قولی فما ارسلناک علیہم حفیظا اور جو انکار کر دے گا ہم نے آپ کو ان کا محافظ بنا کر مبعوث نہیں فرمایا۔

(یعنی آپ کی ذمہ داریوں میں ان کی حفاظت کرنا نہیں ہے۔)

حضرت عمار یاسرؓ پر ظلم

﴿قال أخبرنی﴾ ابو الحسن علی بن محمد بن حبیبش الکاتب ﴿قال حدثنا﴾ الحسن بن علی الزعفرانی ﴿قال حدثنا﴾ ابراہیم بن محمد الثقفی ﴿قال حدثنا﴾ الحسین بن علی اللؤلؤی ﴿قال حدثنا﴾ یحییٰ بن المغیرة عن سلمة بن الفضل عن علی بن صبیح الکندی عن ابی یحییٰ مولیٰ معاد بن عفرة الانصاری قال ان عثمان بن عفان بعث الی الارقم بن عبد اللہ وكان خازن بیت مال المسلمین فقال له اسفلنی مائة الف الف درهم فقال له الارقم اکتب علیک بها صکا للمسلمین قال وما انت وذاك لا أم لك انما

انت خازن لنا. قال فلما سمع الارقم ذلك خرج مهادراً الى الناس فقال ايها  
لناس عليكم بما لكم فاني ظننت اني خازنكم ولا اعلم اني خازن عثمان بن  
عفان حتى اليوم ومضى فدخل بيته فبلغ ذلك عثمان فخرج الى الناس حتى  
اتى المسجد ثم رقى المنبر وقال ايها الناس ان ابا بكر يؤثر بنى تميم على  
الناس وان عمر كان يؤثر بنى عدى على كل الناس وانى اؤثر والله بنى امية  
على من سواهم ولو كنت جالساً بباب الجنة ثم استطعت ان ادخل بنى امية  
جميعاً الى الجنة لغللت وان هذا المال لنا فان احتجنا اليه اخذناه وان رغم  
انف اقوام فقال عمار بن ياسر رحمه الله معاشر المسلمين اشهدوا ان ذلك  
مرغم لى فقال عثمان وانت ههنا ثم نزل من المنبر ثم يتوطأه برجله حتى  
غشى على عمار واحتمل وهو لا يعقل الى بيت ام سلمة فاعظم الناس ذلك  
وبقى عمار مغمى عليه لم يصلى يومئذ الظهر والعصر والمغرب فلما افاق قال  
الحمد لله فقد او ذيت في الله وانا احتسب ما اصابني في جنب الله بيني  
وبين عثمان العدل الكريم يوم القيمة قال وبلغ عثمان ان عماراً عند ام سلمة  
فارسل اليها فقال ما هذه الجماعة في بيتك مع هذا الفاجر اخرجيهم من  
عندك فقالت والله ما عندنا مع عمار الا ابتاه فاجتنبنا يا عثمان واجعل  
سطوتك حيث شئت وهذا صاحب رسول الله (ص) يجود بنفسه من  
فعالك قال فندم عثمان على ما صنع فبعث الى طلحة والزبير يسألها ان يأتيا  
عماراً فيسألانه ان يستغفر له فاتيانه فايي عليهما فرجعا اليه فاخبراه فقال  
عثمان من حكم الله يا بنى امية يافراش النار وذباب الطمع شنتم على  
والبتم على اصحاب رسول الله (ص) ثم ان عماراً رحمه الله صلح من  
مرضه فخرج الى مسجد رسول الله (ص) فبينما هو كذلك اذ دخل ناعى

ابى ذر على عثمان من الربهة فقال ان ابا ذر مات بالربهة وحيدا ودفنه قوم  
سفر فاسترجع عثمان وقال رحمه الله فقال عمار رحم الله ابا ذر من كان  
انفسنا فقال له عثمان وانتك لهنالك بعدما ابرأبيہ اترانى ندمت على تسييرى  
اياہ قال له عمار لا والله ما اظن ذلك قال وانت انصافا احق بالمكان الذى  
كان فيه ابو ذر فلا تبرحه ما حيننا قال عمار افعل فوالله لمجاورة السباع  
احب على من مجاورتك قال فتسبى عمار للخروج وجاءت بنو مخزوم الى  
امير المؤمنين على بن ابي طالب عليه السلام فسألوه ان يقوم معهم الى عثمان  
يستنزله عن تسيير عمار فقام معهم فسأله فيهم ورفع به حتى اجابه الى ذلك -

تحدیث نمبر 5: (بخذف اسناد)

معاد بن عفرۃ الانصارى کے غلام ابو یحییٰ نے روایت بیان کی ہے وہ کہتا ہے: تحقیق  
حضرت عثمان بن عفان (خلیفہ سوم) نے ارقم بن عبداللہ کی طرف پیغام بھیجا جو بیت المال  
مسلمین کا خزانچی تھا اور اس سے کہا کہ مجھے دس لاکھ درہم قرض دیا جائے۔ پس ارقم نے کہا  
کہ میں دس لاکھ کا چیک تمہارے لیے مسلمانوں کے نام لکھ دیتا ہوں (یعنی میں اتنی رقم  
دینے کو تیار نہیں)۔ حضرت عثمان نے کہا کہ تو کون ہوتا ہے مجھے روکنے والا کیا تیری ماں  
کوئی نہیں ہے تو صرف ہمارا خزانچی ہے۔

راوی کہتا ہے: جب ارقم نے یہ الفاظ سنے جلدی سے لوگوں کے پاس گیا اور جا  
کے کہنے لگا: اے لوگو! میں تمہیں ایک بات بتانا چاہتا ہوں میں یہ گمان کرتا تھا کہ میں تمہارا  
خزانچی ہوں مجھے آج تک پتہ ہی نہیں تھا میں عثمان بن عفان کا خزانچی ہوں۔ یہ تو مجھے آج  
پتہ چلا یہ کہہ کر اپنے گھر چلا گیا۔ جب اس کی اطلاع حضرت عثمان کو ملی حضرت عثمان باہر  
آئے یہاں تک کہ مسجد میں چلے گئے۔ پھر منبر پر گئے اور لوگوں سے مخاطب ہو کر کہا: اے  
لوگو! حضرت ابوبکر نے بنی حمیم کو لوگوں پر مقدم کیا حضرت عمر نے بنی عدی کو تمام لوگوں پر

مقدم کیا اور اللہ کی قسم! میں بنوأمیہ کو تمام لوگوں پر مقدم رکھوں گا۔ اگر مجھے جنت کے دروازے پر بٹھا دیا جائے اور مجھے اختیار دیا جائے کہ تمام بنوأمیہ کو جنت میں داخل کر دوں تو میں ایسا ضرور کروں گا۔

اور تحقیق یہ مال ہمارا ہے۔ اگر ہم اس کی ضرورت محسوس کریں گے تو اس کو لے لیں گے اگرچہ اس سے قوم کی ذلت و رسوائی ہی کیوں نہ ہو۔ پس عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اے معاشرۃ المسلمین! گواہ رہنا یہ میرے لیے رسوائی ہے۔ پس حضرت عثمان نے کہا: کیا آپ ہمارے یہاں ہیں۔ پس وہ منبر سے اترے اور آ کر جناب عمارؓ کو پاؤں سے مارنا شروع کر دیا۔ یہاں تک کہ عمار بے ہوش ہو گئے اور احتمال تھا کہ شاید ام المومنین جناب سلمیٰ کے گھر میں بھی پناہ حاصل نہ کر سکیں پس لوگوں نے اس کو بہت برا محسوس کیا۔ جناب عمارؓ وہاں بے ہوش پڑے رہے حتیٰ کہ اس دن آپ نماز ظہر عصر اور مغرب بھی ادا نہ کر سکے۔ پس جب آپ کو ہوش آیا تو آپ نے فرمایا: الحمد للہ! یہ جو میں نے اذیت برداشت کی ہے یہ خدا کے لیے ہے اور جو کچھ میرے ساتھ کیا گیا ہے اس کا قیامت کے دن بارگاہِ خدا میں حساب لوں گا۔ اور میرے اور عثمان کے درمیان عادل کریم قیامت کے دن فیصلہ کرے گا۔

راوی بیان کرتا ہے کہ اس کے بارے میں عثمان کو اطلاع ملی کہ عمار ام المومنین ام سلمیٰ کے گھر میں پناہ لیے ہوئے ہیں۔ پس اس نے ایک آدمی بی بی کی خدمت میں بھیجا اور اس بندے نے بی بی کی خدمت میں عرض کیا: یہ لوگوں کی جماعت اس قاجر (نعوذ باللہ) کے ساتھ آپ کے گھر میں موجود ہے اس کو باہر نکال دیں۔

بی بی نے فرمایا: خدا کی قسم میرے گھر میں عمار اور اس کی دو بیٹیوں کے علاوہ کوئی اور موجود نہیں ہے۔ تم ان سے دُور رہو اور اپنا غصہ کسی دوسرے پر نکالو جس پر جی چاہے اور یہ رسول اللہ کا ساتھی ہے ان پر تجھے مہربانی و سخاوت کرنی چاہیے۔ پس جو کچھ حضرت

عثمان نے کیا تھا اس پر پشیمان ہوئے اور اس نے طلحہ اور زبیر کو بی بی کی خدمت میں بھیجا کہ وہ ان سے عمارؓ کو لے کر آئیں تاکہ وہ ان سے معذرت کر سکے۔ پس وہ دونوں آئے اور آپ نے ان کے ساتھ جانے سے انکار کر دیا۔ پس وہ دونوں واپس آئے اور ان دونوں نے عثمان کو آ کر خبر دی کہ وہ نہیں آیا۔

پس حضرت عثمان نے حکم اللہ سے کہا: اے بنو امیہ! اے جہنم کا ایندھن! اے لاپٹی کھینو! تم نے مجھے رسوا کر دیا ہے اور نبی کے اصحاب پر مجھ سے ظلم کروایا ہے۔ پس جب جناب عمارؓ تندرست ہو گئے تو دوبارہ مسجد میں تشریف لائے جب آپ تشریف لائے تو اس وقت حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کی خبر لے کر ایک آدمی مسجد میں داخل ہوا اور اس نے حضرت عثمان سے بیان کیا کہ ابوذرؓ ربذہ میں عالم تنہائی میں انتقال کر گئے ہیں اور ان کو مسافروں کے ایک گروہ نے دفن کیا ہے۔ پس حضرت عثمان نے خبر سن کر کلمات استرجاء (یعنی انا للہ وانا الیہ راجعون) کے کلمات دہرائے اور کہا کہ خدا ابوذر پر رحمت نازل فرمائے۔ حضرت عمارؓ نے فرمایا: خدا ابوذرؓ پر رحمت نازل فرمائے اور ہمارے ہر نفس کے بدلے میں خدا ان پر رحمت نازل فرمائے۔

حضرت عثمان نے جناب عمارؓ سے کہا: اے عمارؓ! تو پھر یہاں ہے اور تیرے باپ کے مرنے کے بعد تو مجھے یہ دیکھنا چاہتا ہے کہ میں ابوذرؓ کی جلاوطنی پر نادم و پشیمان ہوں۔ جناب عمارؓ نے فرمایا: خدا کی قسم! میں اس کا گمان نہیں کرتا۔ حضرت عثمان نے کہا: انصافاً آپ بھی اسی مقام پر جانے کے سزاوار ہیں کہ جس میں ابوذر نے وفات پائی ہے۔ اور جب تک تو زندہ رہے اسی جگہ پر رہے۔ جناب عمرؓ نے فرمایا: ایسے ہی کرو۔ خدا کی قسم! تمہارے ساتھ رہنے کے بجائے جنگل کے درندوں کے ساتھ رہنا مجھے زیادہ پسند ہے۔

پس حضرت عثمان نے کہا: اے عمارؓ! پس تم جانے کی تیاری کرو۔ اس کے بعد بنو مخزوم کے لوگ جناب امیر المؤمنین علی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا:



آپ ہمارے ساتھ آئیں تاکہ حضرت عثمان سے حضرت عمارؓ کی جلاوطنی کے بارے میں بات کی جائے۔ پس آپ ان لوگوں کے ساتھ مل کر حضرت عثمان کے پاس آئے اور جناب عمارؓ کی جلاوطنی کے بارے میں ان سے بات کی۔ وہ نرم ہو گئے اور انہوں نے دوبارہ جلاوطنی کے احکام واپس لے لیے۔

### حضرت رسولؐ خدا کا علیؑ کو شہادت کی خبر دینا

﴿قال أخبرني﴾ الشريف ابو عبد الله محمد بن الحسن الجواني  
 ﴿قال أخبرني﴾ المظفر بن جعفر العلوي العمري ﴿قال حدثنا﴾ جعفر بن  
 محمد ابن مسعود عن أبيه عن محمد بن حاتم ﴿قال حدثنا﴾ سويد بن  
 سعيد ﴿قال حدثني﴾ محمد بن عبد الرحيم اليماني عن ابن مينا عن أبيه  
 عن عايشه قالت جاء علي بن ابي طالب (ع) يستأذن علي النبي (ص) فلم  
 يأذن له فاستأذن دفعة اخرى فقال النبي (ص) ادخل يا علي فلما دخل فقام  
 اليه رسول الله (ص) فاعتنقه وقبل بين عينيه وقال بابي الوحيد الشهيد  
 بابي الوحيد الشهيد-

**حدیث نمبر 6:** (بخلاف اسناد)

بنا بی عائشہ سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں: حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام درنہی پر آئے اور آکر اجازت طلب کی۔ پس آپ نے داخل ہونے کی اجازت نہ دی۔ پھر آپ نے دوسری مرتبہ اجازت طلب فرمائی تو نبی اکرمؐ نے فرمایا: اے علی! اندر آ جاؤ۔ پس جب علی علیہ السلام اندر داخل ہوئے رسولؐ خدا کھڑے ہوئے پس آپ نے ان کو گلے لگایا اور پیشانی پر بوسہ دیا اور فرمایا: میرا باپ آپ پر قربان ہوا اے شہید و حید (اور اس کو دو مرتبہ دہرایا)

## طلحہ اور زبیر نے بیعت کو توڑا

﴿قال أخبرني﴾ ابوالمحسن علی بن خالد المراغی ﴿قال حدثنا﴾ ابو القاسم الحسن بن علی الكوفی ﴿قال حدثنا﴾ جعفر بن محمد بن مروان ﴿قال حدثنا﴾ اسحاق بن یزید ﴿قال حدثنا﴾ سلیمان بن قرم عن ابی الحجاج عن عمار الدهنی ﴿قال حدثنا﴾ ابو عثمان مؤذن بنی اقصی قال سمعت علی بن ابی طالب (ع) حين خرج طلحة والزبير لقتاله يقول عذيري من طلحة والزبير بايعاني طائعين غير مكرهين ثم نكثا بيعتي من غير حدث ثم تلا هذه الآية "وان نكثوا ايمانهم من بعد عهدهم وطعنوا في دينكم فقاتلوا ائمة الكفر انهم لا ايمان لهم لعلهم ينتهون"

تصحیث نمبر 7: (بخلاف اسناد)

ابو عثمان جو <sup>ط</sup> اقصی کا مؤذن تھا وہ بیان کرتا ہے کہ میں نے حضرت علی ابن ابی

طالب سے سنا ہے <sup>وہ</sup> فرماتے ہیں:

جب طلحہ اور زبیر آپ کے مقابلے میں جنگ کے لیے آئے تو آپ نے فرمایا:

اے عذیری! یہ طلحہ اور زبیر وہ ہیں جنہوں نے بغیر کسی مجبوری کے میری بیعت کی اور

پھر ان دونوں نے بیعت کو بغیر کسی وجہ کے توڑ دیا۔ پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی:

وان نكثوا ايمانهم من بعد عهدهم وطعنوا في دينكم

فقاتلوا ائمة الكفر انهم لا ايمان لهم لعلهم ينتهون -

رسول خدا سے پہلے کس نبی کو جنت میں جانے کی اجازت ہے

﴿قال أخبرني﴾ ابو القاسم جعفر بن محمد رحمہ اللہ عن ابیہ عن

سعد بن عبد اللہ عن احمد بن محمد بن عیسیٰ عن سعید بن جناح عن

عبداللہ بن محمد عن جابر بن یزید عن ابی جعفر محمد بن علی الباقر (ع) عن ابائہ (ع) قال قال رسول اللہ (ص) الجنة محرمة علی الانبیاء حتی ادخلها ومحرمة علی الامم کلها حتی تدخلها شیعتنا اهل البیت -

**تحدیث نمبر 8:** (بخلف اسناد)

حضرت امام ابو جعفر محمد بن علی الباقر علیہ السلام نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت بیان کی ہے کہ آپ نے فرمایا: جنت تمام نبیوں پر حرام ہے جب تک میں جنت میں داخل نہ ہو جاؤں اور جنت تمام امتوں پر حرام ہے جب تک ہم اہل بیت کے شیعہ جنت میں داخل نہ ہو جائیں۔

### انسانِ غافل پر تعجب ہے

﴿قال أخبرني﴾ ابوالحسن محمد بن جعفر بن محمد الكوفي النحوي التميمي ﴿قال حدثنا﴾ هشام بن يونس النهشلي ﴿قال حدثنا﴾ يحيى بن يعلى عن احمد بن محمد الاعرج عن عبد الله بن الحارث عن عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله (ص) عجب لغافل وليس بمغفول عنه وعجب لطالب الدنيا والموت يطلبه وعجب لضاحك ملاء فيه وهو لا يدري ارضى الله ام سخط له -

**تحدیث نمبر 9:** (بخلف اسناد)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت نقل کی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت رسول خدا نے فرمایا: مجھے تعجب ہے اس انسان غافل پر، حالانکہ اس سے غفلت نہیں کی جائے گی اور دنیا کے چاہنے والے پر تعجب ہے جب کہ موت اس کو طلب کر رہی ہے اور مجھے تعجب ہے اس

ہنسنے والے پر جو اس میں مصروف ہے لیکن وہ یہ نہیں جانتا کہ اللہ اس پر راضی ہے یا اس پر غضب ناک ہے۔

### دشمنِ علیؑ جہالت کی موت مرتا ہے

﴿قال أخبرني﴾ ابو الحسن محمد بن جعفر ﴿قال حدثنا﴾ هشام بن یونس النهشلی ﴿قال حدثنا﴾ ابو محمد الانصاری ﴿قال حدثنا﴾ ابوبکر بن عیاش عن محمد بن شہاب الزہری عن انس بن مالک قال نظر النبی (ص) الی علی بن ابی طالب (ع) فقال یا علی من ابغضک اماتہ اللہ میتة جاهلیة وحاسبہ بما عمل یوم القیامة۔

تہذیب نمبر 10: (بخلاف اسناد)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی ابن ابی طالبؑ کی طرف دیکھتے ہوئے فرمایا: اے علیؑ! جو آپ سے بغض رکھے گا اس کو اللہ جہالت کی موت مارے گا اور جو کچھ وہ عمل کر رہا ہے اس کا قیامت کے دن حساب لے گا۔

### اللہ سے محبت کرنے والوں کا مقام

﴿قال أخبرني﴾ ابو الحسن محمد بن جعفر ﴿قال حدثنا﴾ هشام بن یونس النهشلی ﴿قال حدثني﴾ یحییٰ بن یعلیٰ عن حمید عن عبد اللہ بن الحارث عن عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ (ص) المتحابون فی اللہ عزوجل علی اعمدة من یاقوت احمر فی الجنة یشرفون علی اهل الجنة فاذا اطلع احدہم ملاء حسنه بیوت اهل الجنة فیقول اهل الجنة اخرجوا ننظر المتحابین فی اللہ عزوجل فیخرجون وینظرون الیہم ، احدہم وجہہ مثل القمر فی لیلة

الہدیر علی جباہم ہولاء المتحابون فی اللہ عزوجل -

تحدیث نمبر 11: (بخلاف اسناد)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

وہ لوگ جو اللہ کی خاطر محبت کرتے ہیں وہ جنت میں یا قوت سرخ کے محلوں میں ہوں گے اور تمام اہل جنت پر ان کو فضیلت حاصل ہوگی۔ پس جب ان میں سے کوئی اپنے محل سے باہر آئے گا تو جنت کا ہر گھر اس کے حسن سے چمک اٹھے گا۔ پس اہل جنت عرض کریں گے: باہر نکلو تا کہ ہم اللہ کی خاطر محبت کرنے والوں کی زیارت کریں۔ پس جب وہ اپنے محلوں سے باہر تشریف لائیں گے اور تمام اہل جنت ان کی زیارت کریں گے اور ان میں ہر ایک کا چہرہ ایسے روشن ہوگا جیسا کہ رات کو چودھویں کا چاند چمکتا ہے۔  
وہ اہل جنت کہیں گے یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ کی خاطر محبت کرنے والے ہیں۔

## مجلس نمبر 9

[بروز ہفتہ ۲۹ رمضان المبارک سال ۱۴۰۴ ہجری قمری]

### چار چیزوں میں جنت کی ضمانت ہے

﴿قال أخبرني﴾ ابوبکر محمد بن عمر بن سلم بن البر الجعابی  
 ﴿قال حدثنا﴾ ابو محمد عبداللہ بن برید البجلی ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن  
 بواب الہباری ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن علی بن جعفر عن أبيه ﴿قال  
 حدثني﴾ اخي موسى ابن جعفر عن أبيه عن آبانہ صلوات اللہ علیہم قال  
 قال رسول اللہ (ص) اربع من كن فيه كتبہ اللہ من اهل الجنة من كان  
 عصمته شهادة ان لا اله الا اللہ وانى محمد رسول اللہ ومن اذا انعم اللہ  
 بنعمة قال الحمد لله ومن اذا اصاب ذنباً استغفر اللہ ومن اذا اصابته مصيبة  
 قال انا لله وانا اليه راجعون -

حدیث نمبر 1: (بخلاف استاد)

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

جس شخص میں چار چیزیں پائی جائیں گی اللہ تعالیٰ اس کا نام اہل جنت میں تحریر فرما  
 دے گا۔ جس شخص کی عصمت لا الہ الا اللہ وانى محمد رسول اللہ کی شہادت دے  
 اور جب اس کو کوئی نعمت ملے تو وہ الحمد للہ رب العالمین کے کلمات ادا کرے اور  
 جب کوئی گناہ اس سے سرزد ہو جائے تو وہ اللہ سے استغفار کرے اور جب اس پر کوئی

مصیبت آئے تو وہ انا للہ وانا الیہ راجعون کے کلمات زبان پر جاری کرے۔

### علی علیہ السلام کی موت میں نبیؐ کو خطبے کا علم

﴿قال أخیرنی﴾ ابوبکر محمد بن عمر الجعابی ﴿قال حدثنا﴾ ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن سعید بن زیاد المقری من کتابہ ﴿قال حدثنا﴾ احمد بن عیسیٰ بن الحسن الحویی ﴿قال حدثنا﴾ نصر بن حماد ﴿قال حدثنا﴾ عمرو بن شمر عن جابر الجعفی عن ابی جعفر محمد بن علی الباقر عن جابر بن عبد اللہ الانصاری قال نزل جبرئیل علی النبی (ص) فقال ان اللہ یأمرک ان تقوم تفضل علی بن ابی طالب علیہ السلام خطیباً علی اصحابک لیلغوا من بعدهم ذلك عنک وقد أمر جمیع الملائکة ان تسمع ما نذکره واللہ یوحی الیک یا محمد ان من خالفک فی امره فله النار ومن اطاعک فله الجنة فامر النبی (ص) منادیا فنادی الصلوة جامعة فاجتمع الناس وخرج حتی علا المنبر وكان اول ما تکلم به اعوذ باللہ من الشیطان بسم اللہ الرحمن الرحیم قال ایها الناس انا البشیر وانا النذیر وانا النبی الحق انی مبلغکم عن اللہ تعالیٰ فی امر رجل لحمه لحمی ودمه دمی وهو عیبة العلم وهو الذی انتخبه اللہ من هذه الامة واصطفاه وتولاه وهداه وخلقنی وایاه من طینة واحدة ففضلنی بالرسالة وفضله بالتهلیغ عنی وجعلنی مدینة العلم وجعله الباب وجعله خازن العلم والمقتبس منه الاحکام وخصبه بالوصیة وایان امره وخوف من عداوته وواجب موالاته وامر جمیع الناس بطاعته وانه عزوجل یقول من عاداه عادائی ومن والاه والائی ومن ناصبه ناصبئی ومن خالفه خالفئی ومن عصاه عصائی ومن اذاه اذائی ومن ابغضه ابغضئی

ومن احبه احبني ومن اطاعه اطاعني ومن ارضاه ارضاني ومن حفظه  
حفظني ومن حاربه حاربني ومن اعانه اعانني ومن اراده ارادني ومن كاده  
كادني ايها الناس اسمعوا لما امركم به واطيعوه فاني اخوفكم عقاب الله  
عزوجل (يوم نجد كل نفس ما عملت من خير محضرا وما عملت من سوء  
تودو لو ان بينهما وبينه امدا بعيدا ويحذركم الله نفسه) ثم اخذ بيد  
امير المؤمنين عليه السلام فقال معاشر الناس هذا مولى المؤمنين وقاتل  
الكافرين وحجة الله على العالمين اللهم اني قد ابلغت وهم عبادك وانت  
القادر على صلاحهم فاصلحهم برحمتك يا ارحم الراحمين ثم نزل عن المنبر  
فاتاه جبرئيل عليه السلام فقال يا محمد الله بقرتك السلام ويقول لك جزاك  
الله عن تبليغك خيرا فقد بلغت رسالات ربك ونصحت لامتك وارضيت  
المؤمنين وارغمت الكافرين يا محمد ان ابن اعمك مبتلى ومبتلى به  
وسيعلم الذين ظلموا اى منقلب ينقلبون -

### تصديقت نمبرو 2: (بخذف اسناد)

حضرت جابر بن عبد الله انصاري رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت بیان کی ہے وہ  
فرماتے ہیں کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حضرت جبرائیل نازل ہوئے اور  
عرض کی کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: آپ کھڑے ہو جائیں اور اپنے اصحاب کے سامنے علی  
علیہ السلام کی فضیلت کا خطبہ دیں، تا کہ وہ آپ کے بعد آپ کی طرف سے اپنے بعد آنے  
والوں کے لیے تبلیغ کر سکیں اور تمام ملائکہ کو حکم دیا گیا ہے کہ جو کچھ ہم بیان کریں وہ اس کو  
غور سے سنیں۔

اے محمد! اللہ نے آپ کی طرف وحی فرمائی ہے کہ جو شخص آپ کے حکم کی مخالفت  
کرے گا اس کے لیے جہنم کو لازم قرار دیا گیا ہے اور جو شخص آپ کی اطاعت کرے گا اس



کی جزا جنت قرار دی گئی ہے۔ پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی منادی کو ندا کا حکم دیا۔ پس منادی نے نماز باجماعت کی ندا دی۔ پس لوگ جمع ہو گئے اور رسول خدا اپنے گھر سے باہر تشریف لائے اور منبر پر تشریف لے گئے اور جو سب سے پہلے کلمات آپؐ نے ادا فرمائے وہ یوں تھے:

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم ، بسم اللہ الرحمن الرحیم  
 اور پھر فرمایا: ”اے لوگو! میں بشیر ہوں (بشارت دینے والا) میں  
 نذیر ہوں (یعنی ڈرانے والا) میں برحق نبی ہوں اور میں اللہ تعالیٰ  
 کی طرف سے ایک ایسے مرد کے حق کی تبلیغ کرنے والا ہوں جس کا  
 گوشت میرا گوشت ہے جس کا خون میرا خون ہے۔ وہ علم کا خزانہ  
 ہے اور اس کو اللہ نے اس امت سے منتخب فرمایا ہے اور اس کو چن لیا  
 ہے اس کو اپنا محبوب بنایا ہے اور اس کی ہدایت فرمائی ہے۔ مجھے اور  
 اس کو ایک منیٰ سے بنایا ہے۔ پس مجھے اس نے رسالت کے ساتھ  
 فضیلت عطا فرمائی ہے اور اس کو میری تبلیغ کی فضیلت عطا فرمائی  
 ہے۔ مجھے علم کا شہر قرار دیا ہے اور اس کو اس کا دروازہ قرار دیا ہے  
 اور اس کو علم کا خازن (یعنی خزانہ دار) قرار دیا ہے اور احکام دین کو  
 اس سے لیا جائے گا اور اس کو وصایت و وصی قرار دیا گیا ہے اور اس  
 کے امر کو ظاہر کیا ہے اور اس کی عداوت کے خوف کو بھی۔ اور اس کی  
 موالات کو واجب قرار دیا ہے۔ اور اللہ نے تمام لوگوں کو اس کی  
 اطاعت کا حکم دیا ہے اور تحقیق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: جو اس سے  
 عداوت رکھے گا گویا اُس نے مجھ سے عداوت کی ہے اور جس نے  
 اس سے دوستی کی اس نے مجھ سے دوستی کی ہے۔ جس نے اس سے

بُغض رکھا اس نے مجھ سے بُغض رکھا۔ جس نے اس کی مخالفت کی اس نے میری مخالفت کی اور جس نے اس کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی اور جس نے اس کو اذیت دی اس نے مجھے اذیت دی ہے جس نے اس سے دشمنی رکھی اس نے مجھ سے دشمنی کی اور جس نے اس سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے اس کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی۔ اور جس نے اس کو راضی کیا اس نے مجھے راضی کیا اور جس نے اس کی حفاظت کی اس نے میری حفاظت کی۔ جس نے اس سے جنگ کی اس نے مجھ سے جنگ کی۔ جس نے اس کی مدد کی اس نے میری مدد کی۔ اور جس نے اس کا ارادہ کیا اس نے میرا ارادہ کیا اور جس نے اس کو روکا اس نے مجھے روکا۔“

پھر فرمایا:

اے لوگو! جس کا تم کو اس کے بارے میں حکم دیا جائے اس کی اطاعت کرو اور میں تم کو اللہ کے عذاب سے ڈراتا ہوں (یوم تجدد کل نفس ما عملت من خیر محضرا وما عملت من سوء تودو لو ان بیننا و بینہ امدا بعیدا ویوذرکم اللہ نفسہ) ”جس دن ہر نفس نے جو کچھ اس نے نیکی انجام دی ہوگی اس کو وہ اپنے سامنے پائے گا اور جو کچھ اس نے برا کام کیا ہوگا اس کو بھی اپنے سامنے پائے گا اور وہ خواہش کرے گا کہ اس نے اور اس کے ہم عمل کے درمیان بہت زیادہ ذوری ہو جائے اور اللہ تم کو اپنے آپ سے ڈراتا ہے۔“

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب کا ہاتھ پکڑا

اور فرمایا:

”اے لوگو! یہ ہے مومنین کا مولا، کافروں کو قتل کرنے والا اور یہ سارے جہانوں پر اللہ کی حجت ہے اور فرمایا: اے میرے اللہ! میں نے اس کی تبلیغ کر دی ہے اور یہ تیرے بندے ہیں اور تو ان کی اصلاح پر قدرت و طاقت رکھتا ہے۔ اپنی رحمت کے ساتھ ان کی اصلاح فرما کیونکہ تو ہی رحم کرنے والا ہے۔“

پھر آپ منبر سے نیچے تشریف فرما ہوئے پس حضرت جبرائیلؑ نازل ہوئے اور عرض کیا: یا محمد! اللہ آپ کو سلام کہہ رہا ہے اور فرماتا ہے کہ آپ نے خیر کی تبلیغ کی ہے اس پر آپ کے رب کی طرف سے آپ کے لیے جزائے خیر ہے۔ پس آپ نے اپنے رب کی رسالت کی تبلیغ فرمائی ہے اور اپنی امت کو نصیحت فرمائی ہے اور مومنین کو خوش کیا ہے اور کافرین کو ذلیل و رسوا کیا ہے۔ اے محمد! تحقیق یہ آپ کے چچا زاد کا ان کی وجہ سے امتحان ہوگا اور ان میں ان کو آزمایا جائے گا۔

امام حسن اور حسین علیہما السلام کے بارے میں رسولؐ کی دعا

﴿قال أخبرني﴾ ابوبکر محمد بن عمر الجعابی ﴿قال حدثنا﴾ احمد

ابن محمد بن زیاد ﴿قال حدثنا﴾ الحسن بن علی بن عفان عن برید بن ہارون عن حمید عن جابر بن عبد اللہ الانصاری قال خرج علينا رسول اللہ (ص) أخذاً بید الحسن والحسین (ع) فقال ان ابني هذين ربيتهما صغيرين ودعوت لهما كبير بن وسألت الله لهما ثلاثاً فاعطاني اثنتين ومنعني واحدة سألت الله لهما ان يجعلها طاهرين مطهرين زكيين فاجابني الى ذلك وسألت ان يقيمها وذريرتهما وشيعتهما النار فاعطاني ذلك وسألت

اللہ ان یجمع الامۃ علی محبتہما فقال یا محمد انی قضیت قضاء و قدرت  
 قدراً وان طائفة من امتک ستفی لک بذمتک فی الیہود والنصارى  
 والمجوس و سیحضرون ذمتک فی ولدک و انی او جبت علی نفسی لمن  
 فعل ذلک الا احله محل کرامتی ولا اسکنتہ جنتی ولا انظر الیہ بعین  
 رحمتی الی یوم القیمة۔

حدیث نمبر 3: (بخلاف اسناد)

حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا  
 کہ ایک دن حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور آپ  
 نے امام حسن اور حسین علیہما السلام دونوں کے ہاتھ پکڑے ہوئے تھے۔ پس آپ نے فرمایا:  
 تحقیق میرے یہ دونوں بیٹے جن کی بچپن سے میں پرورش کر رہا ہوں میں دعا گو ہوں کہ  
 جب یہ جوان ہوں گے تو میں نے ان کے لیے اللہ تعالیٰ سے تین چیزوں کا سوال کیا ہے۔  
 پس اللہ تعالیٰ نے دو مجھے عطا فرمائی ہیں اور ایک سے مجھے روک دیا ہے۔

میں نے اللہ سے سوال کیا کہ وہ ان دونوں کو طاہر و مطہر قرار دے اور زکی و پاکیزہ  
 قرار دے۔ پس اس نے میری اس دعا کو قبول کر لیا۔ پھر میں نے سوال کیا ان دونوں کو ان  
 دونوں کی ذریت کو اور ان دونوں کے شیعوں کو جہنم کی آگ سے محفوظ فرما۔ پس اللہ نے  
 میری اس دعا کو بھی قبول کر لیا۔ پھر میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی: میری ساری امت کو ان  
 دونوں کی محبت پر جمع فرما دے۔

پس آواز قدرت آئی: اے محمد! میری قضا و قدر حاوی ہو چکی ہے کہ آپ کی امت  
 کا ایک گروہ وہ سلوک کرے گا جو یہود و نصاریٰ اور مجوسیوں نے کیا تھا اور تیرے اس بیٹے  
 کے ساتھ بھی وہی کام انجام دیں گے اور میں نے اپنے لیے واجب قرار دیا ہے کہ جو بھی  
 اس طرح کرے گا میں اس کو اپنی کرامت کا محل نہیں دوں گا اور میں اس کو اپنی جنت میں بھی

سکونت نہیں دوں گا اور اس کی طرف قیامت کے دن اپنی رحمت کی نظر بھی نہیں کروں گا۔

### حضرت مالک بن الحارث الاشرقی کی وفات

﴿قال أخبرني﴾ ابوالحسن علی بن محمد بن حبیش الکاتب (قال أخبرني﴾ الحسن بن علی الزعفرانی ﴿قال حدثنا﴾ ابراہیم بن محمد الثقفی عن محمد بن زکریا عن عبد اللہ بن الضحاک عن هشام بن محمد قال لما ورد الخبر على امير المؤمنين (ع) بعقتل محمد بن ابی بکر کتب الی مالک بن الحارث الاشرقی رحمه الله وكان ميقما بنصيبين اما بعد فانك ممن استظهم على اقامة الدين واقمع به نخوة الاثيم واسد به الثغر المخوف وقد كنت وليت محمداً بن ابی بکر رحمه الله مصر فخرج عليه خوارج وكان حدثا لاعلم له بالحروب فاستشهد رحمه الله فاقدم على لنتظر فی امر مصر واستخلف على عملك اهل الثقة والنصيحة فاستخلف ملك على عمله شبيب بن عامر الازدی واقبل حتى ورد على امير المؤمنين عليه السلام فحدثه حديث مصر واخبره عن اهلها وقال له ليس لهذا الوجه غيرك فاخرج فاني ان لم اوصيك اکتفيت برأيك واستعن بالله على ما اهمك واخط الشدة باللين وارفق ما كان الرفق ابلغ واعتزم على الشدة متى لم تغن عنك الا الشدة قال فخرج مالک فاتی رحله وتهباً للخروج الی مصر وقدم امير المؤمنين عليه السلام کتابا الی اهل مصر بسم الله الرحمن الرحيم سلام عليكم فانی احمد اليکم الله الذی لا اله الا هو واسأله الصلوة على نبيه محمد وآله وانى قد بعث اليکم عبداً من عباد الله لا ينتم ايام الخوف ولا ينکل عن الاعداء حذار الدواير من اشد عبيد الله بأبسا

وأكرمهم حسبا اضر على الفجار من حريق النار وابتعد الناس من دنس او عار وهو مالك بن الحارث الاشتر لأنابى الضرس ولا كليل الحد حلم فى الحذر رزين فى الحرب ذوى رأى اصيل وصبر جميل فاسمعوا له واطيعوا امره فان امركم بالفير فانفروا وان امركم ان تقيموا فاقيعوا فانه لا يقدم ولا يحجم الا بأمرى فقد آثرتكم به على نفسى نصيحة لكم وشدة شكيمة على عدوكم وعصمكم الله بالهدى وثبتكم بالتقوى ووفقنا واياكم لما يحب ويرضى والسلام عليكم ورحمة الله وبركاته-

ولما تهبأ مالك الاشتر للرحيل الى مصر كتب عيون معاوية بالعراق اليه يرفعون خبره فعظم ذلك على معاوية وقد كان طمع فى مصر فعلم ان الاشتر ان قدمها فاتته وكان اشد عليه من ابن ابي بكر فبعث الى دهقان من اهل الخراج بالقلزم ان عليا قد بعث بالاشتر الى مصر وان كفيتيه سوغتكم خراج ناحيتك ما بقيت فاحتل فى قتله بما قدرت عليه ثم جمع معاوية اهل الشام وقال لهم ان عليا قد بعث بالاشتر الى مصر فهلما ندعوا الله عليه يكفينا امره ثم دعا ودعوا معه وخرج الاشتر الى القلزم فاستقبله ذلك الدهقان فسلم عليه وقال انا رجل من اهل الخراج ولك ولاصحابك على حق فى ارتفاع ارضى فانزل على اقم بامرك وامر اصحابك وعلف دوابك واحتسب بذلك لى من الخراج فنزل عليه الاشتر فاقام له ولاصحابه بما احتاجوا اليه وحمل اليه طعاما دس فى جملته عسلا جعل فيه سمعا فلما شربه الاشتر قتله ومات من ذلك وبلغ معاوية خبره فجمع اهل الشام وقال لهم ابشروا فان الله تعالى قد دعاكم وكفناكم الاشتر واماته فسروا بذلك واستبشروا به ولما بلغ امير المؤمنين عليه السلام وفات

الاشتر جعل يتلطف ويتأسف عليه ويقول لله در مالك لو كان من جبل لكان اعظم اركانه ولو كان من حجر لكان صلداً ما والله ليهدن موتك عالماً فعلى مثلك فلتبك البواكي ثم قال انا لله وانا اليه راجعون والحمد لله رب العالمين انى احتسبه عندك فان موته من مصايب الدهر فرحم الله ما لكا فقد وفى بعهده وقضى برسول الله (ص) فانها اعظم المصيبة -

تصديت نمبر 4: (بخند اسناد)

ہشام بن محمد رضی اللہ عنہ نے روایت ذکر کی ہے کہ جب محمد ابن ابی بکر کی موت کی خبر امیر المومنین علی علیہ السلام کو ملی تو آپ نے مالک بن حارث اشتر کی طرف خط لکھا جو ان دنوں "نصیبین" کے مقام پر مقیم تھے۔

لکھا اما بعد: اے مالک! آپ ان لوگوں میں سے ہیں جن سے میں دین کو قائم کرنے کے لیے مدد طلب کرتا ہوں اور ان کے ذریعے نسیم اور کینے لوگوں کا قلع قمع کرتا ہوں اور جن کے ساتھ میں خوفناک سرحدوں میں بھی شکار کرتا ہوں اور تحقیق میں نے محمد بن ابی بکر (خدا ان پر رحمت کرے) کو مصر کا والی بنایا تھا لیکن ان پر خوارج نے حملہ کر دیا وہ اتنا اچانک تھا کہ وہ ان چالوں کو نہیں جان سکے اور وہ شہید ہو گئے (خدا ان پر رحمت فرمائے)۔ اب آپ مصر کے معاملہ میں اقدام کریں اور انتظامی امور پر کسی قابل اعتماد کو اپنا خلیفہ قرار دیں۔ پس مالک نے اپنے کاروبار پر شعیب بن عامر ازدی کو اپنا نائب مقرر کیا اور خود موافق کی خدمت میں چلے آئے۔ جب وہ امیر المومنین علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے مصر کے سارے واقعہ سے ان کو آگاہ کیا اور مصریوں کے بارے میں بھی ان کو خبر دی اور فرمایا: اس کے لیے آپ کے علاوہ کوئی مناسب نہیں ہے، لہذا سفر کے لیے قصد کریں۔ کیونکہ اگر میں آپ کو کوئی وصیت نہ بھی کروں تب بھی میں جانتا ہوں آپ کی رائے ہی کافی ہے۔ اپنے اہم امور میں اللہ سے مدد حاصل کریں اور لوگوں سے شدت کے

ساتھ زمی کو مخلوط کریں۔ پس مالک کے لیے زاو راہ کو آمادہ کیا گیا اور وہ مصر کی طرف روانہ ہو گئے۔ روانگی کے وقت امیر المؤمنین علیہ السلام نے آپ کو ایک خط مصریوں کے لیے دیا جس میں تحریر تھا:

بسم الله الرحمن الرحيم، السلام عليكم! میں تمہارے بارے میں اللہ کی حمد کرتا ہوں جس کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اور اس سے میں درود و سلام کا سوال کرتا ہوں۔ اس کے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے اور ان کی آل کے لیے۔ میں آپ لوگوں کی طرف اللہ کے بندوں میں سے ایک ایسے بندے کو والی و گورنر بنا کر بھیج رہا ہوں جو خطرات کے ایام میں سوتا نہیں؛ دشمنوں کے خوف سے وہ بزدل نہیں ہوتا۔ اللہ کے بندوں میں سب سے بہادر ہے اور حسب و نسب کے اعتبار سے صاحب عزت و اکرام ہے اور فاجروں کے لیے جلانے والی آگ سے زیادہ نقصان دہ ہے۔ عیب و عار میں لوگوں سے بہت دُور ہے اور وہ مالک بن حارث اشتر ہے۔ جو تجربہ کار ہے، حد کو روکنے والا نہیں ہے، غضب میں بُردبار رہتا ہے اور جنگ میں ڈٹ جانے والا ہے۔ صاحب الرائے اور صبر جمیل کا مالک ہے۔ پس اس کے حکم کو سنو اور اس کی اطاعت کرو۔ اگر یہ تم کو کوچ کا حکم دے تو کوچ کرو۔ اور اگر یہ قیام کا حکم دے تو قیام کرو کیونکہ یہ آپ کو نہ مقدم کرے گا اور نہ مؤخر؛ مگر میرے حکم کے ساتھ۔ پس میں تم کو اپنے لیے اس کے ساتھ موثر قرار دیتا ہوں اور تمہیں نصیحت کرتا ہوں اور تمہارے دشمن پر تم کی شدت کے بدلے کی اور اللہ سے تمہاری بدایت کے ساتھ حفاظت اور تقویٰ پر



ثابت قدم رہنے کی دعا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ کو اس چیز کی توفیق عطا فرمائے جو اس کو پسند ہو اور جس میں وہ راضی ہو۔  
والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

جب مالک اشترؓ نے مصر کی طرف جانے کا ارادہ کر لیا تو عراق میں معاویہ کے جاسوسوں نے معاویہ کو اس کی اطلاع کر دی۔ پس یہ خیر معاویہ کو بہت گراں گزری کیونکہ وہ مصر میں خود بھی حریص نظروں سے دیکھتا تھا اور وہ جانتا تھا کہ مالک اشترؓ اگر وہاں چلے گئے تو باقی بس۔ مالک اشترؓ اس کے لیے محمد بن ابی بکر سے بھی زیادہ سخت تھے۔ پس معاویہ نے چال چلی اور قلمزم کے خوارج میں سے ایک کسان کو پیغام روانہ کیا کہ علی ابن ابی طالبؓ نے مالک اشترؓ کو مصر کی طرف روانہ کیا ہے اگر تو نے مالک اشترؓ کو روک لیا تو اس علاقے کا سارا اخراج تیرے لیے بطور سوغات و ہدایہ پیش کروں گا۔ پس تم اس کے قتل کا صلہ تلاش کرو۔ اس کے بعد معاویہ نے اہل شام کو جمع کیا اور ان کو اطلاع دی کہ علی ابن ابی طالبؓ نے مالک اشترؓ کو مصر کی طرف روانہ کر دیا ہے۔ پس سب آؤ اور ہم اللہ کی بارگاہ میں اس کے خلاف دعا کریں تاکہ وہ اس کے امر و معاملہ کو ختم کر دے۔ پھر معاویہ نے اور اس کے حواریوں نے دعا کی۔ ادھر مالک اشترؓ قلمزم کی طرف روانہ ہو چکے تھے۔ راستے میں اسی کسان نے مالک کا استقبال کیا آپ کو سلام کیا اور عرض کیا: میں اہل خراج میں سے ایک مرد ہوں (یعنی جو خراج وغیرہ حکومت کو دیتے ہیں) آپ کا اور آپ کے ساتھیوں کا میرے اوپر ایک حق ہے۔ آپ میرے علاقے سے گزر رہے ہیں آپ بھی تشریف لائیں اور اپنے اصحاب کو بھی اترنے کا حکم دیں اور اپنے جانوروں کو گھاس کھلائیں اور ہم آپ کی مہمان نوازی کا شرف چاہتے ہیں۔ مالک اشترؓ اترے اور اپنے ساتھیوں کو بھی اترنے کا حکم دیا۔ ضروریات طعام فراہم کیے گئے۔ اس کھانے میں شہد بھی تھا جس میں اس کسان نے زہر ملا دیا تھا۔ اسی سے مالک کی موت واقع ہوئی اور جب معاویہ کو اس کی خبر ملی تو معاویہ نے

اہل شام کو جمع کیا اور ان سے کہا کہ میں تم کو خوشخبری دیتا ہوں تحقیق تم نے اللہ کو مالکِ اشتر کے بارے میں پکارا تھا اللہ نے تمہاری دعا قبول فرمائی اور مالک کو اس نے موت دے دی ہے۔ پس تم اس پر خوش ہو جاؤ اور بشارت دو ایک دوسرے کو۔ اور جب امیر المومنین علی علیہ السلام کو مالکِ اشتر کی وفات کی خبر ملی تو آپؑ بے قرار ہو گئے اور انسوؤں کیا اور فرمایا: اے مالکؑ تو کتنا عظیم اور اچھا تھا۔ اگر پہاڑ کا آپ کے ساتھ قیاس کیا جائے تو آپ اس سے عظیم تھے اور اگر پتھر کا آپ سے موازنہ کیا جائے تو آپ اس سے زیادہ سخت تھے۔ اور آپ کی موت سے ایک عالم کو سکون نہیں ملے گا اور آپ جیسے لوگوں پر ہر رونے والے کو رونا چاہیے۔ پھر فرمایا: انا للہ وانا الیہ راجعون والحمد للہ رب العالمین۔ اے میرے اللہ! میں اس معاملہ کو تیرے سپرد کرتا ہوں۔ اس کی موت زمانے کے مصائب میں سے ایک ہے۔ اللہ مالک پر رحم کرے۔ اس نے اپنے عہد کو پورا کر دیا ہے اور رسولِ خدا کے حق کو ادا کر دیا ہے۔ پس تحقیق اس کی موت میرے لیے بہت بڑی مصیبت ہے۔

### الائمہ بعض بعض کے لیے دلیل ہیں

﴿قال أخبرني﴾ ابو غالب احمد بن محمد الزراری عن عبد اللہ بن جعفر الحمیری عن الحسن بن علی بن الحسن بن زکریا عن محمد بن سنان و یونس بن یعقوب عن عبد الاعلی بن اعین قال سمعت ابا عبد اللہ (ع) یقول اولنا دلیل علی آخرنا و آخرنا مصدق لاولنا و السنة فینا سواء ان اللہ تعالیٰ اذا حکم حکما اجراه الحمد للہ رب العالمین و صلی اللہ علی سیدنا محمد النبی وآلہ وسلم تسلیماً حدثنا الشیخ المفید ابو عبد اللہ محمد بن محمد بن النعمان ادام اللہ تمکینہ یوم الاثنین سلخ شوال سنة اربع واربعمائه -

**تصبیح نمبر 5: (بخلاف اسناد)**

عبدالاعلیٰ بن امین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابو عبد اللہ امام صادق علیہ السلام سے سنا ہے آپ نے فرمایا:

ہمارا پہلا ہمارے آخری کے لیے دلیل ہے اور ہمارا آخری ہمارے اوّل کا مصداق ہے اور ہماری روش و سنت سب میں برابر ہے۔ تحقیق اللہ تعالیٰ جب کسی کام کا حکم کرتا ہے تو اس کو وہ جاری بھی فرمایا ہے۔ الحمد للہ رب العالمین - وصلى الله على سيدنا محمد النبي وآله وسلم تسليماً۔

اس حدیث کو علامہ شیخ مفید ابو عبد اللہ محمد بن محمد بن نعمان نے یکم شوال سال ۴۰۴ ہجری کو بیان فرمایا۔

**جنت کے سارے دروازے اُس کے لیے کھول دیئے جائیں گے**

﴿قال حدثنا﴾ ابوالحسن احمد بن محمد بن الوليد عن أبيه عن محمد بن الحسن الصفار عن احمد بن محمد بن عيسى عن الحسين بن سعيد عن محمد ابن الفضيل عن ابي الصباح الكنانى عن ابي عبد الله جعفر بن محمد (ع) قال من قال اذا اصبح قبل ان يطلع الشمس واذا امسى قبل ان تغرب الشمس اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له واشهد ان محمداً عبده ورسوله وان الدين كما شرع والاسلام كما وصف والقول كما حدث والكتاب كما نزل وان الله هو الحق المبين ذكر الله محمداً وآل محمد بالسلام فتح الله له ثمانية ابواب الجنة وقيل له ادخل من اى ابوابها شئت ومعاينه خنا ذلك اليوم -

**تصبیح نمبر 6: (بخلاف اسناد)**

حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص صبح کو طلوع آفتاب سے پہلے اور شام کو غروب آفتاب سے پہلے یہ کلمات ادا کرتا ہے:

اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له واشهد ان محمداً عبده  
 ورسوله - ان الدين كما شرح - والاسلام كما وصف والقول كما حدث  
 والكتاب كما نزل وان الله هو الحق المبين - اور وہ محمد و آل محمد پر درود و سلام بھی  
 پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کے آٹھ دروازے کھول دے گا اور اس سے کہا جائے  
 گا جس دروازے سے تو گزرنا چاہتا ہے اس سے گزر کر جنت میں داخل ہو جا اور اس دن  
 اس کی ساری خطائیں محو و ختم کر دی جائیں گی۔

## مجلس نمبر 10

[ بروز بدھ ۲ شوال سال ۱۴۰۳ ہجری قمری ]

### اللہ کے مخلص دوست کی نشانی

حدثنا الشيخ المفيد ابو عبد الله محمد بن محمد بن النعمان ادام الله  
تأييده في مسجده بدر رب رباح ﴿ قال أخبرني ﴾ ابو القاسم جعفر بن محمد  
بن قولويه رحمه الله ﴿ قال حدثني ﴾ ابي عن سعد بن عبد الله عن احمد بن  
محمد بن عيسى ومحمد بن الحسين بن ابي الخطاب جميعا عن الحسن بن  
محبوب عن ابن سنان عن ابي حمزة الثمالي عن ابي جعفر محمد بن علي  
الباقر عليه السلام قال قال موسى بن عمران علي نبينا وآله وعليه السلام  
الهي من اصفياتك من خلقك قال الري الكفين الري القدمين<sup>1</sup> يقول صادق  
ويمشى هونا فاولئك تزول الجبال ولا يزولون قال الهي فمن ينزل  
دار القدس عنك - قال الذين لا تنظر اعينهم الى الدنيا ولا يذيعون اسرارهم  
في الدين ولا يأخذون على الحكومة الرشا الحق في قلوبهم والصدق على  
الستهم فاولئك في سترى في الدنيا وفي دار القدس عندي في الآخرة -

تھا یہ نمبر 1: (بخلاف اسناد)

حضرت ابو حمزہ ثمالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت امام ابو جعفر محمد بن علی علیہما السلام

۱- هكذا في النسخ

سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا کہ حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام نے بارگاہِ خدا میں عرض کی:

اے میرے پروردگار! تیری مخلوق میں سے تیرے مخلص دوست کون ہیں؟

آوازِ قدرت آئی: اے موسیٰ! میرے مخلص دوست وہ ہیں جو اپنے ہاتھوں اور قدموں کو روکنے والے ہیں زبان کے سچے اور وہ ایسے پُر وقار و پُر سکون چلتے ہیں کہ پہاڑوں میں لغزش ہو سکتی ہے لیکن ان کے قدموں میں لغزش نہیں آئے گی۔

پھر حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام نے عرض کیا: اے میرے پروردگار! تیرے دارالقدس میں کون وارد ہوں گے؟

آوازِ قدرت آئی: اے موسیٰ! یہ وہ لوگ ہوں گے جن کی نظریں اس دنیا کی طرف نہیں ہوں گی اور وہ اپنے دین میں رازوں کو فاش نہیں کرتے اور حق کا فیصلہ کرنے میں رشوت نہیں لیتے۔ ان کے دل میں حق کی محبت ہوتی ہے اور ان کی زبان پر سچ ہوتا ہے۔ وہ دنیا میں پس پردہ ہوتے ہیں اور آخرت میں میرے پاس دارالقدس میں ہوں گے۔

### اولیاء اللہ کون ہیں؟

﴿قال أخبرنی﴾ ابو عبد اللہ محمد بن عمران المرزبانی ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن احمد الکاتب ﴿قال حدثنا﴾ احمد بن ابی خیشة ﴿قال حدثنا﴾ عبد الملک بن داہر عن الاعمش عن عباية الاسدی عن ابن عباس رحمہ اللہ قال سئل امیر المؤمنین علی بن ابی طالب علیہ السلام عن قوله تعالیٰ "الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا هم یحزنون" فقیل له من هؤلاء الاولیاء فقال امیر المؤمنین (ع) هم قوم اخلصوا للہ تعالیٰ فی عبادتہ ونظروا الی باطن الدنیا حین نظر الناس الی ظاہرها فعفرقوا جلسا حین غر

الخلق سواهم بعاجلها فتركوا منها ما علموا انه سيتركهم وامتوا منها ما علموا انه سيميتهم ثم قال ايها المعلل نفسه بالدنيا الراكض على حبايلها المجتمعده في عمارة ما سيخرب منها الم تر الى مصارع ابائك في البلاد ومضاجع ابنائك تحت الجنادل والثرى كم مرضت بيدك وعللت بكفليك يستوصف لهم الاطباء ويستعيب لهم الاحياء فلم يغن غنائك ولا يتجمع فيهم دوائك-

### حدیث نمبر 2: (بخلاف اسناد)

حضرت ابن عباس رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کے اس قول الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا هم یحزنون سے ”آگاہ ہو جاؤ کہ اللہ کے اولیاء وہ ہیں جن پر کسی قسم کا کوئی خوف نہیں ہوتا اور نہ ہی وہ غم زدہ ہوتے ہیں“ ان کے بارے میں سوال کیا گیا: اے مولاً! یہ اللہ کے اولیاء کون لوگ ہیں؟ آپ نے فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں جو اپنی عبادت صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے لیے قرار دیتے ہیں اور وہ دنیا کی حقیقت کی طرف نظر رکھتے ہیں۔ جب کہ لوگ دنیا کے ظاہر کی طرف دیکھتے ہیں۔ وہ اس کی شان کو جانتے ہیں جب کہ ان کے علاوہ باقی مخلوق کی نظر دنیا کے دھوکے میں ہوتی ہے۔ اور جس چیز کے بارے میں وہ جانتے ہیں کہ وہ عنقریب ان کو چھوڑنی پڑے گی وہ اس کو پہلے ہی چھوڑ دیتے ہیں۔ اور جس کے بارے میں جانتے ہیں کہ یہ عنقریب مرجائیں گے وہ اس کو پہلے ہی مار دیتے ہیں۔ پھر آپ نے فرمایا: وہ جو اپنے نفسوں کے ساتھ دنیا میں مشغول ہو چکے ہیں اس کے پھندوں میں جکڑے جا چکے ہیں اور وہ اس کی خرابیوں کی تعمیر کرنے کی کوشش کرنے میں مصروف ہیں؛ کیا آپ نے نہیں دیکھا ان لوگوں کی طرف جو تیرے آباؤ اجداد کے ساتھ مقابلہ کرتے رہے ہیں اور اب بڑی بڑی چٹانوں کے تحت تیری اولاد کے ساتھ جھگڑا کرتے ہیں۔ کتنے ایسے مریض ہیں جو تیرے

ہاتھوں میں ہیں اور ان کے لیے اطباء و حکیموں نے نسخے تجویز کیے ہیں اور جب ان پر پردہ ڈال رہا ہے۔ ان کو آپ کی دولت بے نیاز نہیں کر سکتی اور آپ کی دوائیں اس کو صحت نہیں دے سکتیں یعنی تیری دوائیں اس کے لیے کامیاب ثابت نہیں ہوتیں۔

## میرا دین رسول کا دین ہے

﴿قال أخبرني﴾ ابوالحسن علی بن محمد ﴿قال حدثنا﴾ احمد بن ابراہیم ﴿قال حدثنا﴾ ابوالحسن علی بن الحسن ﴿قال حدثنا﴾ الحسين بن نصر بن مزاحم ﴿قال حدثني﴾ ابی ﴿قال حدثنا﴾ ابو عبدالرحمن عبداللہ بن عبدالملک عن یحییٰ بن سلمة عن أبيه سلمة بن كهيل عن ابی صادق قال سمعت امیر المؤمنین علی بن ابی طالب علیه السلام یقول دینی دین رسول اللہ (ص) وحسبی حسب رسول اللہ (ص) فمن تناول دینی وحسبی فقد تناول دین رسول اللہ (ص) وحسبه۔

**تصحیح نمبر 3:** (بخلاف اسناد)

ابوصادق نے فرمایا: میں نے حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ میرا دین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دین ہے اور میرا حسب رسول خدا کا حسب ہے۔ جس شخص نے میرے دین اور حسب کو اخذ کر لیا اس نے رسول خدا کے دین اور حسب کو اختیار کر لیا ہے۔

وہ چیز جو اللہ نے سب سے زیادہ انسان پر واجب کی ہے

﴿قال أخبرني﴾ ابوالقاسم جعفر بن محمد عن أبيه عن سعد بن عبداللہ عن احمد بن محمد بن عیسیٰ عن الحسن بن محبوب عن بشام بن سالم عن زرارة بن اعین عن ابی عبداللہ جعفر بن محمد الصادق علیہ



السلام قال الا اخبرك باشد ما فرض الله على خلقه قلت بلى قال انصاف الناس من نفسك ومواساة اخيك وذكر الله في كل حال اما انى لا ارید بالذکر سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اكبر وان كان هذا من ذلك ولكن ذكر الله في كل موطن تهجم فيه على طاعة الله او معصية له -

تصبیح نمبر 4: (بخذف اسناد)

حضرت زرارہ بن اعین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابو عبد اللہ جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا: کیا میں آپ کو بتاؤں کہ اللہ نے انسان پر سب سے زیادہ کون سی چیز واجب قرار دی ہے؟ میں نے عرض کیا: کیوں نہیں؟ آپ نے فرمایا: لوگوں کے ساتھ اپنی طرف سے انصاف فراہم کرنا، اپنے بھائی کے ساتھ مواسات و بردباری کرنا اور ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا۔ اس ذکر سے میری مراد یہ نہیں ہے ”سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اكبر“۔ اگرچہ یہ بھی ذکر خدا میں شامل ہے لیکن اس سے مراد یہ ہے کہ ہر مقام پر وہ خدا کو یاد رکھے۔

میں علیٰ اور شیعان علیٰ کے لیے مغفرت طلب کرتا ہوں

﴿قال أخبرني﴾ ابونصر محمد بن الحسين البصري المقرئ ﴿قال حدثنا﴾ ابو عبدالله الاسدي ﴿قال حدثنا﴾ جعفر بن عبدالله بن جعفر العلوي المحمدي ﴿قال حدثنا﴾ يحيى بن هاشم الغساني ﴿قال حدثنا﴾ غياث بن ابراهيم ﴿قال حدثنا﴾ جعفر بن محمد عليه السلام عن أبيه عن جده قال قال رسول الله علمت سبعا من المثاني ومثلت لي أمتي في الطين حتى نظرت الي صغيرها وكبيرها ونظرت في السموات كلها فلما رأيت رأيتك يا علي استغفرت لك ولشيعتك يوم القيمة -

**تحدیث نمبر 5: (بخلاف اسناد)**

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں سبع مثانی (یعنی سورہ حمد) کا علم رکھتا ہوں اور میرے لیے میری پوری امت کو مٹی میں مثلث کر دیا یہاں تک کہ میں نے اس تصویر میں چھوٹے بڑے سب کو دیکھا ہے اور میں نے سارے آسمانوں کو بھی دیکھا ہے اور جیسے ہی میں نے ان میں علیؑ کو دیکھا اور آپؐ کے شیعوں کو دیکھا تو میں نے آپؐ کے اور آپؐ کے شیعوں کے لیے قیامت کے دن تک مغفرت طلب کی۔

**حضرت علی علیہ السلام سب سے افضل ہیں**

﴿قال أخبرني﴾ ابونصر محمد بن الحسين المقرئ ﴿قال حدثنا﴾ ابو عبد الله جعفر بن عبد الله العلوي المحمدي ﴿قال حدثنا﴾ يحيى بن هاشم الغساني ﴿قال حدثنا﴾ اسماعيل بن عياش عن معاذ بن رقاعة عن شهر بن حوشب قال سمعت ابا امامة الباهلي يقول ولا يمنعنني مكان معاوية ان اقول الحق في علي عليه السلام سمعت رسول الله (ص) يقول علي افضلكم وفي الدين افضلكم وبستي ابصركم ولكتاب الله اقرام اللهم اني احب عليا فاحبه اللهم اني احب عليا فاحبه -

**تحدیث نمبر 6: (بخلاف اسناد)**

شہر بن حوشب نے بیان کیا ہے کہ میں نے ابو امامہ باہلی سے سنا ہے وہ کہتے ہیں: معاویہؓ سان و محل بھی مجھے علی علیہ السلام کے حق کو بیان کرنے سے نہیں روکا۔ سکا۔ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ وہ فرماتے ہیں: تم میں سب سے افضل علی علیہ السلام ہیں اور دین میں تم سب سے زیادہ فقیہ علی علیہ السلام ہیں اور میری سنت میں سب سے زیادہ بصیر ہیں اور اللہ کی کتاب کو تم سب سے زیادہ تلاوت کرنے والے

ہیں۔ اے میرے اللہ! میں علیؑ سے محبت کرتا ہوں پس تو بھی ان سے محبت فرما۔ اے میرے اللہ! میں علیؑ علیہ السلام سے محبت کرتا ہوں پس تو بھی ان سے محبت فرما۔

### ابوبکر کے والد ابوقحافہ کا خلافت کے بارے میں بیان

﴿قال أخبرني﴾ ابو الحسن علی بن محمد البصری البزاز ﴿قال حدثنا﴾ ابوبشر احمد بن ابراہیم ﴿قال حدثنا﴾ زکریا بن یحییٰ الساجی ﴿قال حدثنا﴾ عبد الجبار ﴿قال حدثنا﴾ سفیان عن الولید بن کثیر عن ابن الصیاد عن سعید بن المسیب قال لما قبض النبي (ص) ارتجت مكة بنعیه فقال ابو قحافة ما هذا قالوا قبض رسول الله (ص) قال فمن اولی الناس بعده قالوا ابنك قال فهل رضیت بنوعبد شمس وبنو المغیره قالوا نعم قال لا مانع لما اعطی الله ولا معطى لما منع الله ما اعجب هذا الامر تنازعون النبوة وتسلمون الخلافة ان هذا لشیء براد-

**حدیث نمبر 7:** (بخلف اسناد)

سعید بن مسیب نے بیان کیا ہے کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس دنیا سے رحلت ہوئی میں اس کی خبر لے کر مکہ میں آیا تو مجھے ابوقحافہ نے کہا: یہ کیا کہہ رہے ہو؟ لوگوں نے کہا: رسول خدا کی رحلت ہو گئی ہے۔ اس نے کہا: ان کے بعد لوگوں کا مولا اور خلیفہ کون بنا ہے؟ لوگوں نے جواب دیا: آپ کا بیٹا۔ اس نے کہا: کیا بنوعبد شمس اور بنوالمغیرہ والے اس کی خلافت پر راضی ہو گئے ہیں۔ لوگوں نے کہا: ہاں۔ پھر اس نے کہا: جو اللہ دے اس کو کوئی روکنے والا نہیں ہے اور جس کو اللہ روکے اس کو کوئی دینے والا نہیں ہے۔ یہ کتنا عجیب کام ہے کہ انہوں نے نبوت میں تنازع و اختلاف کیا لیکن اس کی خلافت کو سب نے تسلیم کر لیا۔ یہ بڑی عجیب بات ہے۔

## حضرت خضر علیہ السلام کی دعا

﴿قال أخبرني﴾ ابونصر محمد بن الحسين ﴿قال أخبرني﴾ ابو علی احمد بن محمد الصولی ﴿قال حدثنا﴾ عبدالعزیز بن یحیی الجلودی ﴿قال حدثنا﴾ الحسين بن حمید ﴿قال حدثنا﴾ محول بن ابراهیم ﴿قال حدثنا﴾ صالح بن ابی الاسود ﴿قال حدثنا﴾ محفوظ بن عبیداللہ عن شیخ من اهل حضرموت عن محمد بن الحنفیة علیہ الرحمة بینا امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام یطوف بالبيت اذا رجل متعلق بالاستار وهو یقول یامن لا یشغله سمع عن سمع یامن لا یفطله السائلون یامن لا iberمه الحاح الملحین اذقنی برد عفوک وحلاوة رحمتک فقال له امیر المؤمنین علیہ السلام هذا دعائک قال له الرجل وقد سمعته قال نعم قال فادع به فی دبر کل صلوة فواللہ ما یدعو به احد من المؤمنین فی ادبار الصلوة الا غفر اللہ له ذنوبه ولو كانت عدد نجوم السماء وقطرها وحصباء الارض وثرها فقال له امیر المؤمنین (ع) ان علم ذلك عندی واللہ واسع کریم فقال له ذلك وهو الخضر (ع) صدقت واللہ یا امیر المؤمنین وفوق کل ذی علم علیم وصلی اللہ علی سیدنا محمد النبی وآله الطاهرین -

### حدیث نمبر 8: (بخلاف اسناد)

حضرت محمد بن حنفیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے ساتھ بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے۔ اچانک ایک مرد کو دیکھا جو بیت اللہ کے خلاف کے ساتھ چمٹا ہوا تھا اور یوں دعا مانگ رہا تھا:

یامن لا یشغله سمع عن سمع یامن لا یفطله السائلون یامن لا iberمه الحاح الملحین اذقنی برد عفوک وحلاوة رحمتک۔

پس امیر المؤمنین علی علیہ السلام نے اس شخص سے فرمایا: یہ تیری دعا ہے؟ اس شخص نے عرض کی: کیا آپ نے میری دعا کو سن لیا ہے۔ آپ نے فرمایا: ہاں۔ اس شخص نے کہا: اس دعا کو ہر نماز کے بعد پڑھو۔ پس اللہ کی قسم موئین میں سے جو بھی نماز کے بعد اس دعا کو پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے سب گناہ معاف کر دے گا خواہ آسمان کے تاروں کے برابر بارش کے قطروں کے برابر اور زمین کے ذرات کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔

پس امیر المؤمنین علی علیہ السلام نے فرمایا: اس چیز کا علم میرے پاس ہے۔ اللہ کا کرم اس سے بھی وسیع ہے۔ پس اس مرد نے آپ سے کہا جو کہ حضرت خضرؑ تھے اے امیر المؤمنین! آپ نے سچ فرمایا۔ وہ ہر صاحب علم سے زیادہ جاننے والا ہے۔

صلی اللہ علی سیدنا محمد النبی وآلہ الطاہرین

## مجلس نمبر 11

[ بروز پیر ۷ رجب سال ۱۴۰۷ ہجری قمری ]

### حضرت علی علیہ السلام کا مواظ

حدثنا الشيخ المفيد ابو عبد الله محمد بن محمد بن النعمان ادا م الله  
تأييده في مسجده بدر ب رباح في هذا الشهر ﴿قال أخبرني﴾ ابوبكر  
محمد بن عمر الجعابي ﴿قال حدثنا﴾ الفضل بن الحباب الجمحي ﴿قال  
حدثنا﴾ مسلم بن عبد الله البصرى ﴿قال حدثنا﴾ ابى قال حدثنى محمد بن  
عبدالرحمن النهدي ﴿قال حدثنا﴾ شعبة بن سلمة بن كهيل عن حبة العرنى  
قال سمعت امير المؤمنين على بن ابى طالب عليه السلام يقول انى اخشى  
عليكم اثنتين طول الامل واتباع الهوى فاما طول الامل فينسى الآخرة واما  
اتباع الهوى فيصد عن الحق وان الدنيا قد ترحلت مدبرة والآخرة قد  
جائت مقبلة ولكل واحد منهما بنون فكونوا من ابناء الآخرة ولا تكونوا من  
ابناء الدنيا اليوم عمل ولا حساب وغداً حساب ولا عمل -

حدیث نمبر 1: (بخلاف اسناد)

جناب حبة العرنی نے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت امیر المؤمنین علی علیہ السلام

سے سنا ہے آپ نے فرمایا:

میں آپ لوگوں کے بارے میں دو چیزوں سے ڈرتا ہوں لمبی آرزو اور خواہشات

کی اتباع سے۔ کیونکہ لمبی لمبی آرزوئیں انسان کو آخرت سے فراموش کرا دیتی ہیں اور خواہشاتِ نفس کی پیروی انسان کو حق سے روک دیتی ہیں۔ تحقیق دنیا تمہارے پیچھے ہے اور آخرت تمہارے سامنے ہے اور ان میں ہر ایک کے بیٹے ہیں۔ پس تم لوگ آخرت کے بیٹے بنو دنیا کے بیٹے نہ بنو۔ آج عمل کا دن ہے آج حساب نہیں ہوگا اور کل کا دن عمل کا دن نہیں ہوگا بلکہ فقط حساب ہوگا۔

### حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام کی مناجات

﴿قال أخبرني﴾ ابو الحسن احمد بن محمد بن الحسن ﴿قال حدثني﴾ ابی عن محمد بن الحسن الصفار عن احمد بن محمد بن عیسیٰ عن الحسن ابن محبوب عن مالک بن عطیة عن داود بن فرقد عن ابی عبد اللہ الصادق جعفر بن محمد (ع) قال ان فیما ناجی اللہ بہ موسیٰ بن عمران (ع) ان یا موسیٰ ما خلقت خلقا هو احب الی من عبدی المؤمن وانى انما ابتلیتہ لما هو خیر له وانا اعلم بما یصلح عبدی ولصبر علی بلائی ولیشکر نعمائی ولیرض بقضائی اکتبه فی الصدیقین عندی اذا عمل بما یرضینی واطاع امری

حدیث نمبر 2: (بخلاف استاد)

جناب داؤد بن فرقد رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابو عبد اللہ الصادق جعفر بن محمد علیہما السلام سے روایت نقل کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

تحقیق وہ چیز جو خدا نے جناب موسیٰ بن عمران علیہ السلام سے مناجات کی ہے ان میں سے ایک چیز یہ تھی اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اے موسیٰ! میں نے ایسی کوئی مخلوق خلق نہیں کی جو مجھے مومن بندے سے زیادہ محبوب ہو اور میں اپنے مومن بندے کو اس چیز کے

ساتھ ہٹلا کرتا ہوں جو اس کے لیے بہتر ہوتی ہے اور میں جانتا ہوں کہ میرے بندے کے لیے کون سی چیز فلاح رکھتی ہے اور اس کے لیے میری مصیبت پر صبر کرنا چاہیے اور میری نعمات پر شکر ادا کرنا چاہیے اور میرے فیصلے پر اس کو راضی رہنا چاہیے۔ پس اگر وہ ایسا کام کرے جو میری خوشنودی کا باعث بنے اور وہ میری اطاعت کرے تو وہ میرے نزدیک صدیقین میں تحریر کیا جائے گا۔

### حضرت علی علیہ السلام کے لیے روآفتاب ہونا

﴿قال أخبرني﴾ أبو عبدالله محمد بن عمران المرزباني ﴿قال حدثنا﴾ أبو بكر أحمد بن محمد بن عيسى المكي ﴿قال حدثنا﴾ الشيخ الصالح أبو عبدالله عبدالرحمن بن محمد بن حنبل ﴿قال أخبرت﴾ عن عبدالرحمن ابن شريك عن أبيه ﴿قال حدثنا﴾ عروة بن عبیدالله بن بشير الجعفی قال دخلت علی فاطمة بنت علی بن ابی طالب علیہ السلام وهي عجوز كبيرة وفي عنقها خرزة وفي بدھا مسكتان فقالت يكره للنساء ان يتشبهن بالرجال ثم ﴿قال حدثتني﴾ اسماء بنت عميس قالت اوحى الله الي نبيه محمد (ص) فيغشاه الوحي فستره علی بن ابی طالب علیہ السلام بشوبه حتى غابت الشمس فلما سرى عنه قال يا علی ما صليت العصر قال لا يا رسول الله شغلت عنها بك فقال رسول الله (ص) اللهم اردد الشمس علی علی ابن ابی طالب (ع) وقد كانت غابت فرجعت حتى بلغت الشمس حجرتي ونصف المسجد-

تصحيح نعيم 3: (بخلاف اسناد)

حضرت فاطمہ بنت علی علیہ السلام فرماتی ہیں کہ عورتوں کے لیے مکروہ ہے کہ مردوں



کے مشابہ ہوں۔ پھر فرمایا کہ اسماء بنت عمیس نے بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اپنے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی نازل ہو رہی تھی اور وحی کے وقت آپ حالت مدہوشی میں تھے۔ پس علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے آپ کو چادر سے ڈھانپنے رکھا۔ یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا۔ جب آپ وحی سے فارغ ہوئے تو آپ نے فرمایا: یا علی! کیا آپ نے نماز عصر ادا کی ہے؟ آپ نے عرض کی: نہیں یا رسول اللہ! میں آپ کی اطاعت میں مشغول تھا۔ پس رسول خدا نے فرمایا: اے میرے اللہ تو علی علیہ السلام کے لیے سورج کو واپس پلٹا دے، جب کہ وہ غروب ہو چکا تھا۔ پس سورج واپس پلٹ آیا یہاں تک کہ اس کی شعاع و دھوپ میرے حجرے اور آدھی مسجد تک پھیل گئی۔

### حضرت فاطمہ علیہا السلام کی رضایت سے اللہ راضی ہوتا ہے

﴿قال أخبرني﴾ ابو حفص عمر بن محمد الصيرفي ﴿قال حدثنا﴾ ابو علي محمد بن همام الكاتت الاسكافي ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن القاسم المحاربي ﴿قال حدثنا﴾ اسماعيل بن اسحاق الراشدي ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن علي عن محمد بن الفضيل الازدي عن ابی حمزة الشمالي عن ابی جعفر الباقر محمد بن علی (ع) عن أبيه عن جدّه قال قال رسول الله (ص) ان الله ليغضب لغضب فاطمة ويرضى لرضاها۔

حدیث نمبر 4: (بخلاف اسناد)

حضرت ابو حمزہ ثمالی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے اور آپ نے اپنے والد علیہ السلام سے اور انہوں نے اپنے والد علیہ السلام سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تحقیق اللہ تعالیٰ غضب ناک ہوتا ہے جناب فاطمہ کے غضب ناک ہونے سے اور ان کے راضی ہونے

سے اللہ راضی ہوتا ہے۔

### برادرن جس سے زیادہ کوئی نہ ہو

﴿قال أخبرني﴾ ابوالحسن علی بن محمد الکاتب ﴿قال أخبرني﴾ الحسن بن علی الزعفرانی ﴿قال أخبرني﴾ محمد الثقفی ﴿قال أخبرنا﴾ ابواسماعیل العطار ﴿قال أخبرنا﴾ ابولہیعة عن ابی الاسود عن عروة بن الزبير قال لما بايع الناس ابا بكر خرجت فاطمة بنت محمد عليها السلام فوقفت على بابها وقالت ما رأيت كالیوم قط حضروا اسوء محضر تركوا نبیهم (ص) جنازة بین اظهرونا واستبدوا بالامر دوننا۔

حدیث نمبر 5: (بخلاف اسناد)

جناب عروہ بن زبیر نے روایت بیان کی ہے کہ جب لوگوں نے ابو بکر کی بیعت کر لی پس جناب فاطمہ بنت محمد علیہا السلام اپنے گھر سے باہر آئیں اور دروازے پر کھڑے ہو کر فرمایا:

میں نے اس دن سے برادرن کوئی نہیں دیکھا جب تم لوگ ہمارے ساتھ بہت برے انداز میں پیش آ رہے ہو۔ تم نے اپنے نبی کا جنازہ بھی ہمارے درمیان چھوڑ دیا اور تم نے ہمیں چھوڑ کر حکومت کا معاملہ بھی خود اپنے لیے اختیار کر لیا۔

### حق وہ ہے جو ہم اہل بیت سے لیا جائے

﴿قال أخبرني﴾ ابوالقاسم جعفر بن محمد عن ابيہ عن سعد بن عبد اللہ عن احمد بن محمد بن عیسیٰ عن الحسن بن محبوب عن ابی ایوب الخراز عن محمد بن مسلم عن ابی جعفر محمد بن علی (ع) قال اما انه ليس عند احد من الناس حق ولا صواب الا شئین اخذوه منا اهل البيت

ولا احد من الناس يقضى بحق وعدل الا ومفتاح ذلك القضاء وبابه واوله سنة امير المؤمنين على بن ابي طالب عليه السلام فاذا اشتبهت عليهم الامور كان الخطأ من قبلهم اذا اخطأوا الصواب من قبل على بن ابي طالب (ع) اذا اصابوا۔

حدیث نمبر 6: (بخلاف اسناد)

حضرت محمد بن مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابو جعفر امام محمد بن علی الباقر علیہما السلام سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا:

آگاہ ہو جاؤ لوگوں میں سے کسی کے پاس کوئی حق و صواب نہیں ہے مردہ چیز جو انہوں نے ہم اہل بیت علیہم السلام سے حاصل کی ہے اور لوگوں میں سے کسی کے پاس حق اور عدل کے ساتھ فیصلہ نہیں ہے مگر اس فیصلے کی چابی اور اس کا دروازہ اور اس کی ابتداء امیر المؤمنین علیہ السلام کی سنت میں ہے۔ پس جب معاملات تم پر مشتبہ ہو جائیں تو جب تم فیصلے کرو گے تو ان میں خطا ہوگی اور اگر تم اس کے فیصلے میں حق و ثواب پاؤ تو وہ علی ابن ابی طالب کی طرف سے ہوگا۔

**شداد بن اوس کا دربار معاویہ میں خطبہ**

﴿قال حدثنا﴾ ابو الطیب الحسین بن محمد التمار بجامع المنصور فی المحرم سنة سبع واربعمین وثلثمائة ﴿قال حدثنا﴾ ابوبکر محمد بن القاسم الانباری ﴿قال حدثنا﴾ احمد بن یحییٰ ﴿قال حدثنا﴾ ابن الاعرابی عن حبیب بن بشار عن ابيه ﴿قال حدثنی﴾ علی بن عاصم عن الشعبي قال لما وفد شداد بن اوس علی معاویة بن ابی سفیان اکرمه واحسن قبوله ولم یعتبه علی شیئ کان منه ووعدة ومناه ثم انه احضره فی یوم حفل فقال

له ياشداد قم فى الناس واذا ذكر عليا وعبه لأعرف بذلك نيتك فى مودتى فقال له شداد اعفتى من ذلك فان عليا قد لحق بربه وجوزى بعلمه وكفيت ما كان يهملك منه وانتادات لك الامور على ايثارك فلا تلتمس من الناس مالا يلىق بحلمك فقال له معاوية لتقومن بما امرتك به والا فالريب فيك واقع فقام شداد فقال الحمد لله الذى فرض طاعته على عباده وجعل رضاه عند اهل التقوى اثر من رضا خلقه على ذلك مضى او لهم وعليه يمضى آخرهم ايها الناس ان الآخرة وعد صادق يحكم فيها ملك قادر وان الدنيا اجل حاضر يأكل منها البر والفاجر وان السامع المطيع لله لاجحة عليه وان السامع العاصى لاجحة له وان الله اذا اراد بالعباد خيراً عمل عليهم صلحائهم وقضى بينهم فقهائهم وجعل المال فى اسخائهم واذا اراد بهم شراً عمل عليهم سفائهم وقضى بينهم جهلائهم وجعل المال عند بخلائهم وان من صلاح الولاة قرنائها ونصحك يا معاوية من اسخطك بالحق وغشك من ارضاك بالباطل وقد نصحتك بما قدمت وما كنت اغشك بخلافه ، فقال له معاوية اجلس ياشداد فجلس فقال له انى قد امرت لك بمال يغنيك الست من السمحاء الذين جعل الله المال عندهم لصلاح خلقه فقال له شداد ان كان ما عندك من المال هو لك دون ما للمسلمين فعمدت جمعه مخافة تفرقه فاصبته حالاً فنعم وان كان مما شاركت فيه المسلمين فاحتجبتة دوتهم اقترافاً وانفقتة اسرافاً فان الله جل اسمه يقول ان المبهذين كانوا اخوان الشياطين ، فقال معاوية اظنك قد خولطت ياشداد اعطوه ما اطلقناه له ليخرج الى اهله قبل ان يغلبه مرضه فنهض شداد وهو يقول المغلوب على عقله تسواه سوى وارتحل ولم يأخذ من معاوية شيئاً-

جناب علی بن عاصم نے شعیب سے روایت کی ہے وہ بیان کرتا ہے کہ جب شہاد بن اوس معاویہ بن ابوسفیان کے دربار میں قاصد بن کرا آیا تو اس نے شہاد کی عزت کی اور اس کو اچھے انداز میں خوش آمدید کہا اور اس کو کسی چیز کے بارے میں عتاب نہ کیا۔ پھر اس سے حال احوال جاننے کے بعد اس کو آرام و سکون کا کہا۔ پھر اس کو اس دن حاضر ہونے کا حکم دیا جب بہت زیادہ لوگ اس کے پاس جمع تھے۔ پس اس سے کہا: اے شہاد! انھو لوگوں کے سامنے علیؑ کے عیب بیان کرو تا کہ مجھے تمہاری اپنے ساتھ محبت کا پتہ چل سکے۔

پس شہاد نے کہا کہ اے معاویہ! مجھے اس سے معاف فرما! کیونکہ علی ابن ابی طالبؑ اس دنیا سے اپنے رب کے پاس جا چکے ہیں اور وہ اپنے عمل و علم کے حساب سے جزا پا چکے ہیں۔ پس تمہاری اس کے بارے میں جو کوشش ہے اس کو روک دو۔ معاملہ اب صرف تیرے لیے بیخ گیا ہے (یعنی حکومت اب صرف تیرے لیے ہے تو اپنے اثر پر عمل کر)۔ پس لوگوں سے ایسی چیز کا مطالبہ و التماس نہ کر جو تیرے صم کے ساتھ لائق نہیں ہے۔ معاویہ نے اس سے کہا کہ آپ کو ضرور کھڑا ہونا پڑے گا اور جو میں نے حکم دیا ہے اس کو انجام دینا پڑے گا ورنہ تیری نیت میں کوئی فتور و عیب پایا جاتا ہے۔

پس شہاد بن اوس کھڑے ہو گئے اور یوں شروع ہوئے: تمام تعریفیں صرف اللہ کے لیے جس کی اطاعت اپنے بندوں پر واجب ہے اور اس نے اپنی رضا اور خوشی کو اہل تقویٰ کے لیے قرار دیا ہے اور اس کی رضا اور خوشنودی کا اثر اس کی اولیٰ و آخر سب مخلوق پر ہوتا ہے۔ اے لوگو! تحقیق آخرت کا وعدہ سچا ہے کہ جس میں ایک مالک اور قادر حکم فرمائے گا اور یہ دنیا موجودہ زندگی ہے جس سے نیک و بد دونوں استفادہ کر رہے ہیں۔ پس جو سننے والا سن کر اللہ کی اطاعت کرے گا اس پر اللہ کی طرف سے کوئی حجت نہیں ہوگی اور جو سامع بن کر اللہ کی نافرمانی کرے گا اس کے پاس اللہ کے لیے کوئی حجت و دلیل باقی

نہیں رہے گی۔ تحقیق جب اللہ اپنے بندوں پر خیر کا ارادہ کرتا ہے تو ان کے حاکم نیک لوگوں کو قرار دیتا ہے اور ان کے درمیان قاضی فقہاء کو بناتا ہے اور دولت ان کے صحیفوں کے پاس قرار دیتا ہے اور جب اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے ناراضگی ظاہر کرتا ہے تو ان کے حاکم بے وقوفوں اور ظالموں کو قرار دیتا ہے اور ان پر قاضی نااہل لوگوں کو بنا دیتا ہے اور ان کی دولت بخیلوں کے پاس قرار دیتا ہے۔

تحقیق حکام کی اصلاح میں سے یہ ہے کہ ان کا نصیحت کے ساتھ ملا ہونا ہے۔ اے معاویہ..... نصیحت وہ کرے گا جو تجھے حق سنا کر غضب ناک کر رہا ہے اور وہ شخص تجھے دھوکا دے رہا ہے جو باطل اور گمراہی کے لیے تجھے خوش کر رہا ہے اور میں تجھے نصیحت کرتا ہوں اس کے بارے میں جو تو آگے بھیج رہا ہے اور میں حق کے خلاف بات کر کے تجھے خوش نہیں کر سکتا۔ پس معاویہ نے شداد سے کہا: بس کرو بیٹھ جاؤ! پس شداد بیٹھ گیا۔

پس معاویہ نے اس سے کہا: میں نے تیرے لیے مال کا حکم دے دیا ہے اگرچہ میں ان بخیلوں میں سے نہیں ہوں جن کو اللہ نے مال اس لیے دیا ہے کہ وہ اس سے اس کی مخلوق کی اصلاح کریں۔ پس شداد نے کہا: اگر وہ مال جو تیرے پاس ہے وہ تیرا ہے اس میں مسلمانوں کا کوئی حق نہیں ہے تو پھر تو نے اس مال کو جمع کیا ہوا ہے۔ کبھی اس کے ضائع ہونے کا خوف ہے۔ پس تو نے جائز کام کیا ہے اور اگر یہ مال وہ ہے جس میں دوسرے مسلمان بھی اس میں شریک ہیں اور تو نے ان سے اس مال کو گناہ کرتے ہوئے پوشیدہ رکھا ہوا ہے ان کو اسی تک رسائی نہیں ہے اور تو اس مال کو اسراف میں خرچ کرتا ہے۔

تحقیق اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے کہ میں فضول خرچ لوگوں کو پسند نہیں کرتا اور فضول خرچ شیطان کے بھائی ہیں۔ پس معاویہ نے کہا: اے شداد! پس لگتا ہے کہ تو بیمار ہے پس جس کا میں نے تم سے وعدہ کیا وہ میں تجھے عطا کرتا ہوں تاکہ بیماری کے غلبہ ہونے سے پہلے تو اپنے خاندان میں جاسکے۔ پس شداد کھڑا ہوا اور وہ یہ کہہ رہا تھا جس کی عقل مغلوب

ہو جائے اس کو اس کے غیر نے دھوکا دیا ہے۔ وہ بغیر کچھ لیے وہاں سے چلا گیا۔

## تین خصال جنہیں عقوبت دنیا میں مل جاتی ہے

﴿قال أخبرني﴾ ابو الحسن احمد بن محمد بن الحسن عن أبيه عن محمد ابن الحسن الصفار عن احمد بن محمد بن عيسى عن الحسن بن محبوب عن مالك بن عطيه عن ابى عبيدة الحذا عن ابى جعفر الباقر محمد بن على (ع) قال فى كتاب امير المؤمنين (ع) ثلاث خصال لا يموت صاحبهن حتى يرى وبالهن البغى وقطيعة الرجم واليمين الكاذبة وان اعجل الطاعة ثوابا بالصلة الرحم ان القوم ليكوتون فجارا فيتواصلون فيمنى اموالهم ويشرون وان الكاذبة وقطيعة الرحم تدع الديار يلاقع من اهلها وصلى الله على سيدنا محمد وآله وسلم تسليماً-

تصدیق نمبر 8: (بخلاف اسناد)

حضرت امام ابو جعفر محمد بن علی الباقر علیہ السلام فرماتے ہیں: امیر المؤمنین علی علیہ السلام کی کتاب میں ذکر ہے کہ تین چیزیں ایسی ہیں جن کا صاحب اس وقت تک نہیں مرے گا جب تک ان کی عقوبت و عذاب دنیا میں نہیں دیکھ لے گا: ① بغاوت ② قطع رحمی (یعنی عزیز رشتہ دار سے تعلقات ختم کرنا) ③ جھوٹی قسم اور سب سے جلدی میں اطاعت پر ثواب ملتا ہے وہ صلہ رحمی ہے کیونکہ جو اقوام فجار ہوتی ہیں وہ بھی صلہ رحمی کرتی ہیں کیونکہ اس سے اموال میں زیادتی ہوتی ہے۔ جھوٹی قسمیں اور قطع رحمی شہروں کو برباد کر دیتی ہیں۔

صلی اللہ علی سیدنا محمد وآله وسلم تسليماً

## مجلس نمبر 12

[بروز ہفتہ ۱۲ رجب سال ۱۴۰۷ ہجری قمری]

اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے افضل عمل ایمان ہے

﴿قال أخبرني﴾ ابو حفص عمر بن محمد الصيرفي ﴿قال حدثنا﴾ ابو الحسن علي بن مهرويه القزويني سنة اثني وثلاثمائة ﴿قال حدثنا﴾ الرضا علي بن موسى (ع) عن أبيه العبد الصالح موسى بن جعفر عن أبيه الصادق جعفر بن محمد عن أبيه الباقر محمد بن علي عن أبيه زين العابدين علي بن الحسين عن أبيه الشهيد الحسين بن علي عن أبيه امير المؤمنين علي بن ابي طالب قال قال رسول الله (ص) افضل الاعمال عند الله ايمان لاشك فيه ولا غزو لا غلول فيه وحج مبرور واوّل من يدخل الجنة عبد مملوك احسن عبادته ونصح لسيدة ورجل عفيف ذو عبادۃ -

تصايفہ نمبر 1: (بخلاف اسناد)

حضرت امام علی بن موسیٰ رضا علیہ السلام نے اپنے والد مکرم عبد صالح حضرت امام موسیٰ بن جعفر علیہ السلام سے اور آپؑ نے اپنے والد مکرم جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے اور آپؑ نے اپنے والد مکرم محمد بن علی الباقر علیہ السلام سے اور آپؑ نے اپنے والد مکرم امام زین العابدین علی بن حسین علیہ السلام سے اور آپؑ نے اپنے والد گرامی امام حسین شہید کربلا علیہ السلام سے اور آپؑ نے اپنے والد امیر المؤمنین علی بن ابی طالب



علیہ السلام سے روایت کی ہے آپؐ نے فرمایا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے افضل عمل ایمان ہے کہ جس میں شک نہ ہو، دھوکا نہ ہو اور خیانت نہ ہو اور حج جو مقبول ہو۔ سب سے پہلے جو بندہ جنت میں جائے گا وہ عبد مملوک ہے جو اپنے رب کی عبادت احسن انداز میں کرے اور اپنے مالک کو نصیحت کرے اور دوسرا وہ مرد ہوگا جو عبادت گزار اور پاک دامن ہوگا۔

### اپنے دین کی حفاظت تقیہ کے ذریعے کرو

﴿قال أخبرني﴾ ابو الحسن احمد بن الحسن ﴿قال حدثني﴾ ابی عن سعد بن عبد اللہ عن احمد بن محمد بن عیسیٰ عن الحسن بن محبوب عن حدید بن حکیم الأزدی قال سمعت ابا عبد اللہ جعفر بن محمد (ع) يقول اتقوا الله و صونوا دينكم بالورع وقووه بالتقية والاستغناء بالله عزوجل عن طلب الحوائج الي صاحب سلطان الدنيا واعلموا انه من خضع لصاحب سلطان الدنيا او من يخالفه في دينه طلبا لما في يديه من دنياه احملة الله ومقتة عليه ووكله اليه فان هو غلب على شييء من دنياة وصار اليه منه شييء نزع الله البركة منه ولم يؤجره على شييء ينفقه منه في حج ولا عتق ولا بر-

**تصحيح نمبر 2:** (بخلاف اسناد)

جناب حدید بن حکیم ازدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابو عبد اللہ جعفر صادق علیہ السلام سے سنا ہے آپؐ نے فرمایا:

اللہ سے ڈرو اور پرہیزگاری کے ذریعے اپنے دین کو بچا کر رکھو اور تقیہ کے ذریعے

اپنے دین کی حفاظت کرو اور اللہ تعالیٰ سے بے نیازی طلب کرو۔ دنیا کے بادشاہوں سے کوئی چیز طلب کرنے سے جان لو۔ جو شخص کسی دنیا کے بادشاہ کے سامنے یا کسی دین میں مخالف کے سامنے انکساری و تواضع کرتا ہے تاکہ ان سے کوئی دنیاوی چیز حاصل کی جائے اللہ اس کو اس پر ذال دے گا اور اس کا گناہ اس پر ہوگا اور اس کو اس کے سپرد کر دے گا۔ اور اگر وہ اس چیز کو ان سے حاصل کر لے گا تو اللہ تعالیٰ اس چیز سے برکت کو اٹھالے گا اور اس پر اس کو کوئی اجر و ثواب نہیں ملے گا خواہ وہ اس کو حج کے ادا کرنے پر یا غلام کے آزاد کرنے پر یا کوئی نیک کام میں خرچ کرے اس پر اُسے کوئی ثواب و اجر نہیں ملے گا۔

اعترض اہل بصرہ جب مسلمان ہیں تو ان سے جنگ کیوں؟

﴿قال حدثنا﴾ ابو الحسن بن بلال المہلبی رحمہ اللہ یوم الجمعة للیلتین بقیتا من شعبان سنة ثلاث وخمسين وثلاثمائة ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن الحسين بن حميد بن الربیع اللحمی ﴿قال حدثنا﴾ سلیمان بن الربیع النهدی ﴿قال حدثنا﴾ نصر بن مزاحم المنقری ﴿قال حدثنا﴾ یحییٰ بن یعلیٰ الاسلمی عن علی بن الخرور عن الاصبغ بن نباته رحمہ اللہ قال جاء رجل الى امیر المؤمنین علی بن ابی طالب علیه السلام بالبصرة فقال یا امیر المؤمنین هؤلاء القوم الذین نقاتلهم الدعوة واحدة والرسول واحد والصلوة واحدة والحج واحد فبهم نسئهم فقال علیه السلام سمهم بما سماهم الله عزوجل فی كتابه اما سمعته تعالیٰ یقول [تلك الرسل فضلنا بضعهم علی بعض منهم من كلم الله ورفع بعضهم درجات وآتينا عيسى بن مريم البینة وایدناه بروح القدس ولو شاء الله ما اقتتل الذین من بعدهم من عد ما جاء تهم ولكن اختلفوا فمنهم من آمن ومنهم من كفر] فلما وقع

الاختلاف كنا اولى بالله وبيدنه وبالنبى (ص) وبالكتاب وبالحق فنحن  
الذين آمنوا وهم الذين كفروا وشاء الله منا قتالهم فقاتلناهم بمشيئة وامره  
وارادته -

### تصحيح نمبر 3: (بخلاف اسناد)

جناب اصغ بن نباتہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ امیر المومنین علی علیہ السلام کی  
خدمت میں بصرہ کا ایک مرد حاضر ہوا اور عرض کی: اے امیر المومنین! وہ قوم جو بصرہ کی  
رہنے والی ہے جن سے ہم جنگ کر رہے ہیں ان کا اور ہمارا خدا ایک ہے رسول ایک ہے  
نماز ایک ہے حج ایک ہے پھر ہم ان کا نام دوسرا کیوں رکھا ہے؟ (یعنی ان کو منافق کیوں  
کہتے ہیں)۔

پس آپؑ نے فرمایا: ہم نے ان کا نام وہ رکھا ہے جو اللہ تعالیٰ نے ان کا نام اپنے  
قرآن میں رکھا ہے۔ کیا تو نے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نہیں سنا ہے جس میں ارشاد قدرت ہے:

تلك الرسل فضلنا بعضهم على بعض ..... (تیسرا پارہ پہلی  
آیت)

”ہم نے اپنے بعض رسول کو دوسرے بعض پر فضیلت عطا فرمائی  
ہے۔ ان میں سے بعض وہ ہیں جن سے اللہ نے کلام کیا ہے اور  
بعض کے درجات کو بلند کیا ہے اور ہم نے عیسیٰ بن مریم کو واضح  
نشانیوں عطا کی ہیں اور ہم نے اس کی روح القدس کے ذریعے تائید  
کی ہے اور اگر اللہ چاہتا ان کے پاس سب کچھ (یعنی ہدایت) آنے  
کے بعد وہ ایک دوسرے کے ساتھ جنگ نہ کرتے لیکن انہوں نے  
اختلاف کیا ہے۔ پس ان میں سے بعض وہ ہیں جو ایمان لائے اور  
بعض وہ ہیں جو کافر ہوں گے۔“

آپؐ نے فرمایا: جب اختلاف واقع ہو گیا۔ ہم اللہ کے دین اور اس کے نبیؐ اور اس کی کتاب اور حق کے ساتھ زیادہ سزاوار ہیں اور ہم ہی وہ ہیں جن کے بارے میں اللہ نے فرمایا کہ وہ ایمان لائے اور وہ (یعنی بصرہ والے) ہیں جنہوں نے کفر اختیار کیا ہے اور جب تک اللہ چاہے گا ہم ان سے جنگ کریں اور یہ ہماری ان کے ساتھ جنگِ مشیتِ خدا اور اس کے حکم اور اس کے ارادہ کے ساتھ ہے۔

### غسلِ نبی اکرمؐ میں علی علیہ السلام کے ساتھ کون کون شریک تھا

﴿قال حدثنا﴾ ابونصر محمد بن الحسين المقرئ البصير ﴿قال حدثنا﴾ عبد الله بن يحيى القطان ﴿قال حدثنا﴾ احمد بن الحسين بن ابي سعيد القرشي ﴿قال حدثنا﴾ ابي ﴿قال حدثنا﴾ الحسين بن محارق عن عبد الصمد بن علي عن ابيه عن عبد الله بن العباس رضي الله عنه قال لما توفي رسول الله (ص) تولى غسله علي بن ابي طالب عليه السلام والعباس معه والفضل بن العباس فلما فرغ علي عليه السلام من غسله كشف الازار عن وجهه ثم قال بابي انت وامى طبت حيا وطبت ميتا انتقطع بموتك مالم ينقطع بموت احد ممن كواك من النبوة والابناء فيك كواه ولولا انك امرت بالصبر ونهييت عن الجزع لانفدنا عليك ماء الشؤن ولكان الداء مما طلا والكمد محالفا وقلاء لك ولكنه مالا يملك رده لا يستطيع دفعه بابي انت وامى اذكرنا عند ربك واجعلنا من همك - ثم اكب عليه فقبل وجهه ومد الازار عليه -

**حدیث نمبر 4:** (بخلاف اسناد)

حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت رسول خدا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس دنیا سے رحلت فرمائی تو آپ کو غسل حضرت علی علیہ السلام نے دیا اور آپ کے ساتھ جناب عباس اور فضل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی تھے۔ جب آپ حضور انور کے غسل سے فارغ ہوئے تو آپ نے چہرہ اقدس سے چادر کو اٹھایا۔ پھر فرمایا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں آپ نے پاک و پاکیزہ زندگی بسر کی ہے اور آپ نے پاک و پاکیزہ موت پائی ہے۔ آپ کی موت سے جو چیز منقطع ہو گئی ہے جو آپ کے علاوہ کسی دوسرے کی موت سے منقطع نہیں ہو سکتی تھی وہ نبوت ہے اور آسمانی خبروں کا سلسلہ۔ اور آپ کے علاوہ اس نبوت کا مکان کوئی دوسرا تعمیر نہیں کر سکتا۔ اگر آپ صبر کرنے کا حکم نہ دیتے اور گریہ و زاری سے روکا نہ ہوتا تو میں ضرور بر ضرور آپ پر آپ کی شایان شان گریہ کرتا اور آپ کے غم کا حق ادا نہ کر سکتا اور آپ کے غم کو ہمیشہ لازم قرار دیتا اور آپ کے غم میں تڑپتا رہتا لیکن میں اس کے روختم کرنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں۔ مجھے اپنے رب کے پاس یاد رکھنا اور ہمارا خیال رکھنا اور خصوصاً ان میں قرار دینا۔ پھر آپ جھکے اور آپ کے رخ انور کا بوسہ دیا اور پھر دوبارہ آپ کے چہرہ اقدس پر چادر ڈال دی۔

### حضرت شمعون علیہ السلام کا امیر المؤمنین کو جنگ پر صبر کی تلقین کرنا

﴿قال حدثني﴾ ابوالحسن علی بن بلال المہلبی ﴿قال حدثنا﴾ علی بن عبد اللہ بن اسد الاصفہانی ﴿قال حدثنا﴾ ابراہیم بن محمد الثقفی ﴿قال حدثنا﴾ اسماعیل بن یسار ﴿قال حدثنا﴾ عبد اللہ بن ملح عن عبد الوہاب بن ابراہیم الازدی عن ابی صادق عن مزاحم بن عبدالوارث عن محمد بن زکریا عن شعیب بن واقد المزنی عن محمد بن سہل مولی سلیمان بن علی بن عبد اللہ بن العباس عن اُبیہ عن قیس مولی علی ابن

ابى طالب عليه السلام قال ان عليا امير المؤمنين عليه السلام كان قريبا من  
الجيل بصفين فحضرت صلوة المغرب فامعن بعيداً ثم اذن فلما فرغ من  
اذانه اذا رجل مقبل نحو الجبل ابيض الرأس واللحية والوجه فقال السلام  
عليك يا أمير المؤمنين ورحمة الله وبركاته مرحبا بوصى خاتم النبيين  
وقائد الفر المحجلين والأعز المأمون والفاضل الفائز بثواب الصديقين  
وسيد الوصيين فقال له امير المؤمنين (ع) كيف حالك فقال بخير أنا منتظر  
روح القدس ولا اعلم احداً اعظم في الله عزوجل اسمه بلاء ولا احسن  
ثوابا منك ولا ارفع عند الله مكانا اصبر يا اخى على ما انت فيه حتى تلقى  
الحبيب فقد رأيت اصحابنا ما لقوا بالأمس من بنى اسرائيل نشروهم  
بالمناشير وحملوهم على الخشب ولو يعلم هذه الوجوه التربة الشايهة  
واومى بيده الى اهل الشام ما اعدلهم - فى قتالك من عذاب وسوء نكال  
لأقصروا ولو تعلم هذه الوجوه المبيضة واوماً بيده الى اهل العراق ما ذلهم  
من الثواب فى طاعتك لودت انها قرضت بالمقاريض والسلام عليك  
ورحمة الله وبركاته ثم غاب من موضعه فقام عمار بن ياسر وابو الهيثم بن  
التيهان وابو ايوب الأنصارى وعبادة بن الصامت وخزيمة بن ثابت  
وهاشم المرقال فى جماعة من شيعة امير المؤمنين عليه السلام وقد كانوا  
سمعوا كلام الرجل فقالوا يا امير المؤمنين من هذا الرجل فقال امير المؤمنين  
(ع) هذا شمعون وصى عيسى (ع) بعثه الله يصبرنى على قتال اعدائه  
فقالوا له فذاك اباؤنا وامهاتنا والله لننصرك نصرنا لرسول الله (ص) ولا  
يتخلف منك من المهاجرين والأنصار الا شقى فقال لهم امير المؤمنين عليه  
السلام معروفاً -

حضرت قیسؓ جو مولائے کائنات امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے غلام تھے انہوں نے فرمایا کہ حضرت امیر المومنینؑ پہاڑ کے قریب صفین کے مقام پر تھے۔ نماز مغرب کا وقت ہو گیا۔ پس آپؑ نے اذان دی۔ جب آپؑ اذان سے فارغ ہوئے آپؑ کے سامنے پہاڑ کی جانب سفید شکل کا خوبصورت انسان جس کے سر اور داڑھی کے بال بھی سفید تھے اس نے کہا السلام علیکم یا امیر المومنین رحمۃ اللہ وبرکاتہ مرحبا اے خاتم الانبیاء کے وصی اے چمکتی پیشانی والے کے قائد اے امن میں رہنے والوں کے سب سے زیادہ عزیز اے صاحب فضل صدیقین کے ثواب کو پانے والے اے وصیوں کے سردار پس امیر المومنین نے اس سے فرمایا:

آپؑ کا کیا حال ہے۔ اس نے عرض کی: میں خیریت سے ہوں اور روح القدس کا انتظار کر رہا ہوں۔ میں کسی کو نہیں جانتا جو اللہ کی بارگاہ میں آپؑ سے زیادہ جس کا امتحان ہو اور اس کا اجر و ثواب آپؑ سے زیادہ ہو اور اس کا مقام آپؑ سے زیادہ ہو۔ اے میرے بھائی! جو کچھ آپؑ کے ساتھ ہو رہا ہے اس پر صبر کریں یہاں تک کہ آپؑ اپنے حبیب سے ملاقات کر لیں۔ پس آپؑ نے ہمارے اصحاب کو نہیں دیکھا کہ ان کے ساتھ بنی اسرائیل والوں نے کیا سلوک کیا تھا۔ انہوں نے ہمارے اصحاب کو رسوا کیا ان کو تختہ دار تک چڑھایا۔ اگر یہ مُرے منہ والے (اس کا اشارہ شام والوں کی طرف تھا) لوگ جان لیں کہ آپؑ کے ساتھ جنگ کرنے پر ان کے لیے کتنا بڑا اور دردناک عذاب تیار کیا گیا ہے تو یقیناً وہ آپؑ کے مقابلے سے ہٹ جائیں۔ یہ لوگ (اشارہ کیا اہل عراق کی طرف) چمکتے چہرے والے ہیں۔ اگر ان کو معلوم ہو جائے کہ آپؑ کی اطاعت کرنے میں ان کے لیے کتنا ثواب و اجر اللہ کی بارگاہ میں ہے تو ضرور آپؑ سے محبت کریں گے خواہ آپؑ ان کو قہقہے سے کاٹ بھی دیں۔ وسلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ۔ اس کے بعد وہ مرد وہاں

سے غائب ہو گیا۔

پس جناب عمار بن یاسرؓ، ابوہشیمؓ، ابویوب انصاریؓ، عبادہ بن صامتؓ، خزیمہ بن ثابتؓ اور ہاشمؓ جو علیؓ علیہ السلام کے شیعوں میں سے تھے اور انہوں نے اس مرد کی گفتگو کو سنا تھا، عرض کیا اے امیر المؤمنینؓ! یہ مرد کون تھا؟

آپؓ نے فرمایا: یہ حضرت شمعون علیہ السلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وصی تھے جو مجھ دشمنوں کے مقابلے میں جنگ کرنے پر صبر کی تلقین کرنے کے لیے آئے تھے۔

پس ان حضرات نے عرض کیا: ہمارے ماں باپ آپؓ پر قربان ہو جائیں اللہ کی قسم! ہم آپؓ کی مدد و نصرت اسی طرح کریں گے جس طرح ہم رسول خدا کی مدد کرتے تھے اور مہاجرین اور انصار میں سے آپؓ کی کوئی مخالفت نہیں کرے گا سوائے اس شخص کے جو شقی ہوگا۔ پس امیر المؤمنین علیہ السلام نے ان کے لیے دعائے خیر کی۔

### صدیق اکبر علی علیہ السلام ہیں

﴿قال حدثنا﴾ ابوالحسن علی بن بلال المہلبی ﴿قال حدثنا﴾ ابو احمد العباس بن الفضل بن جعفر الأزدی المکی بمصر ﴿قال حدثنا﴾ علی بن سعید بن بشیر الرازی قال محمد بن ابان ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن تمام بن سابق ﴿قال حدثنا﴾ عامر بن سار عن ابی الصباح عن ابی ہمام عن کعب الخیر قال جاء عبد الله بن سلام الى رسول الله (ص) فقال يا رسول الله (ص) ما اسم علي فيكم فقال له النبي (ص) عندنا الصديق الأكبر فقال عبد الله ان لا اله الا الله وان محمداً رسول الله انا لنجد في التوراة محمد نبى الرحمة وعلى مقيم الحجة -



کعب الخیر نے روایت ذکر کی ہے کہ عبداللہ بن سلام حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ لوگوں کے نزدیک علی کا اسم گرامی کیا ہے؟ پس رسول خدا نے فرمایا:

ہمارے نزدیک اس کا نام صدیق اکبر ہے پس (یہ جواب سنتے ہی) عبداللہ بن سلام نے کلمہ شہادت زبان پر جاری کیا: ”اشهد ان لا اله الا الله وان محمداً رسول الله۔ میں نے اپنی کتاب تورات میں پایا ہے کہ محمد نبی رحمت ہیں اور علی حجتہ و دلیل کو قائم کرنے والا ہے۔“

### روبوہ بن عجاج اور ذوالرمة کے درمیان مناظرہ

﴿قال حدثنا﴾ ابو الحسن علی بن مالک النحوی ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن الفضیل ﴿قال حدثنا﴾ ابو عبداللہ محمد بن احمد بن ابراہیم الکاتب ﴿قال حدثنا﴾ یموت بن المزروع ﴿قال حدثنا﴾ عیسیٰ بن اسماعیل ﴿قال حدثنا﴾ الأصمعی ﴿قال حدثنا﴾ عیسیٰ بن عمر قال کان ذو الرمة الشاعر یذهب الی النفی فی الأفعال وكان رؤبة بن العجاج یذهب الی الاثبات فیها فاجتما فی یوم من ایامها عند بلال بن ابی بردة وهو والی البصرة وبلال یعرف ما بینهما من الخلاف فحضهما علی المناظرۃ فقال رؤبة والله لا ینحس طایر فحوصا ولا یقرمص سبع قرموصا الا کان ذلک بقضاء الله وقدره فقال له ذوالرمة ما اذن الله للذیب ان یأخذ حلوبة عالی عیایل صرایل فقال له رؤبة اقبمشیتہ اخذها ام بمشیتہ الله فقال ذوالرمة بل بمشیتہ الله واراדתہ فقال رؤبة هذا والله الکذب علی الذیب فقال ذوالرمة والله والله الکذب علی الذیب اهون من الکذب علی رب الذیب فقال وانشدنی

ابوالحسن علی بن مالک النحوی فی اثر هذا الحديث لمحمود الوراق -

اعاذل لم آت الذنوب علی جهل ولا انها من فعل غیرى ولا فعلى  
 ولا جرأة منى علی الله جنتها ولا ان جهلى لا یحیط به عقلى  
 ولكن بحسن الظن منى یعفو من تفرد بالصنع الجمیل وبالفضل  
 فان صدق الظن الذى قد ظننته ففى فضله ما صدق الظن من مثلى  
 وان نالنى منه العقاب فانما اتيت من الانصاف فى الحکم والعدل

مصیبت نمبر 7: (بخذف اسناد)

عیسیٰ بن عمر نے روایت کی ہے کہ ذوالرمہ جو ایک شاعر تھا اس کا نظریہ اور عقیدہ تھا کہ وہ انسان کے افعال میں صبر کی نفی کرتا تھا جب کہ روہ بن عجاج اس کے ثابت ہونے کا قائل تھا۔ ایک دن دونوں حاکم بصرہ بلال بن ابی بردہ کے پاس اکٹھے ہو گئے۔ چونکہ بلال ان دونوں کے درمیان اعتقادی اختلاف کو جانتا تھا اس لیے اس نے ان دونوں کے درمیان مناظرہ کروا دیا۔

پس روہ نے کہا: اللہ کی قسم نہ کوئی پرندہ پر مار سکتا ہے اور نہ کوئی درندہ شکار کر سکتا ہے مگر اللہ کی قضاء اور اس کی قدرت کے ساتھ۔

پس ذوالرمہ نے روہ سے کہا: کیا اللہ بھیڑیے کو اجازت دے گا کہ وہ دودھ دینے والی اونٹنی کو اپنے عامل میں سے قرار دے۔ پس روہ نے کہا: اس کے اپنے ارادہ کی بات ہے یا خدا کی مشیت سے ہے۔ پس ذوالرمہ نے کہا: نہیں یہ اللہ تعالیٰ کے ارادہ و مشیت کے تحت ہے۔ پس روہ نے کہا: نہیں اللہ کی قسم! یہ بھیڑیے پر جھوٹ ہے۔ پس ذوالرمہ نے کہا: بھیڑیے پر جھوٹ بولنا آسان ہے اللہ کی نسبت۔ پس اس مناسبت کے تحت ابوالحسن علی بن مالک نحوی نے اس حدیث کے تحت اشعار ذکر کیے ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں:

اعاذل لم آت الذنوب على جهل  
 ولا انها من فعل غيري ولا فعلى  
 ”اے سرزنش کرنے والے! میں جہالت کی وجہ سے گناہ انجام نہیں  
 دیتا اور نہ ہی یہ میرے گناہ کسی دوسرے کی وجہ سے ہیں۔“  
 ولا جرأة منى على الله جئتها  
 ولا ان جهلى لا يحيط به عقلى  
 ”اور نہ ہی یہ میرے گناہ خدا کے مقابلے میں میرے جبری ہونے کی  
 وجہ سے ہیں اور نہ اس وجہ سے میں جاہل ہوں کہ میری عقل کام نہیں  
 کرتی۔“

ولكن بحسن الظن منى يعفو من  
 تفرد بالصنع الجميل وبالفضل  
 ”لیکن جو خدا کے بارے میں میرا حسن ظن ہے اور اس اچھی امید  
 اور اس کے فضل کی امید ہے۔“

فان صدق الظن الذى قد ظننته  
 ففى فضله ما صدق الظن من مثلى  
 ”پس اگر میرا گمان سچا ہو کہ میں جو اس کے بارے میں رکھتا ہوں  
 پس اس کا فضل میں ہوں اور مجھ جیسا سچا ظن کسی کا نہیں ہے۔“

وان نالنى منه العقاب فانما  
 اتيت من الانصاف فى الحكم والعدل  
 ”اور اگر اس کا عقاب و عذاب بھی مجھے ملے گا تو یہ اس کا انصاف  
 اور عدل ہوگا۔“



﴿قال أخبرني﴾ ابو الحسن علی بن مالک النحوی ﴿قال حدثنا﴾

محمد ابن الفضل باسناده الاول الى الاصمعي عن عيسى بن عمر قال سألت رجلاً اباً عمرو بن العلاء حاجة فوعده ثم ان الحاجة تعذرت على ابن عمرو فلقية الرجل بعد ذلك فقال له أبا عمرو وعدتني وعداً فلم تنجزه قال ابوعمر و فمّن اولى بالنعم انا او انت فقال الرجل انا فقال ابوعمر و لا والله بل انا فقال له الرجل وكيف ذلك فقال لأنني وعدتك وعداً فابت بفرح الوعد وابت بهم الانجاز وبت فرحاً مسروراً وبت ليلتي مفكراً مغموماً ثم عاق القدر عن بلوغ الارادة فلقيتني مذلاً ولقيتك محتشماً-

حدیث نمبر 8: (بخلاف اسناد)

گذشتہ اسناد کے تحت یہ بھی روایت ہے عیسیٰ بن عمر نے بیان کیا ہے کہ ابوعمر و ابن علاحدہ سے ایک شخص نے سوال کیا۔ پس اس نے اس کے سوال کا وعدہ کر لیا۔ پھر اس کی حاجت کو پورا کرنا اس کے لیے مشکل ہو گیا۔ اس کے بعد پھر وہ شخص ابوعمر سے ملا اور اس نے کہا: اے ابوعمر! آپ نے مجھ سے ایک وعدہ کیا تھا جس کو آپ نے وفا نہیں کیا۔ ابوعمر نے کہا کہ یہ بتاؤ ہم دونوں میں سے نعمت کا مستحق کون ہے؟ پس اس شخص نے کہا: میں ہوں۔ ابوعمر نے کہا: نہیں اللہ کی قسم میں ہوں۔ اس شخص نے کہا: وہ کیسے؟ اس نے کہا: اس لیے کہ میں نے آپ سے وعدہ کیا تھا پس آپ نے رات بسر کی اس خوشی سے کہ وعدہ ہوا ہے اور یہ خوشی بھی وہ وعدہ پورا بھی ہوگا۔ پس تو خوش بھی اور مسرور بھی جب کہ میں نے رات بسر کی سوچ و بچار میں اور غم زدہ ہو کر پھر میرے لیے قدر اس کو پورا کرنے میں مانع ہوگی۔ پس قدر یہ تھی کہ تو مجھے ذلیل ہو کر ملے اور میں تجھے عزت والا ہو کر ملوں۔

## الائمہ ہی عروۃ الوثقی ہیں

﴿قال حدثنا﴾ ابوبکر محمد بن عمر الجعابی يوم الاثنين لخمس بقين من شعبان سنة ثلث وخمسين وثلثمائة ﴿قال حدثنا﴾ ابوجعفر محمد بن عبد الله بن علي بن الحسين بن زيد بن علي بن ابي طالب (ع) قال حدثني ابي ﴿قال حدثني﴾ الرضا علي بن موسى عن ابيه موسى بن جعفر عن ابيه جعفر بن محمد عن ابيه محمد بن علي عن ابيه علي بن الحسين عن ابيه الحسين بن علي عن ابيه امير المؤمنين علي بن ابي طالب عليه السلام قال قال لي رسول الله (ص) يا علي بكم يفتح هذا الأمر وبكم يختم عليكم بالصبر فان العاقبة للمتقين انتم حزب الله واعدائكم حزب الشيطان طوبى لمن اطاعكم وويل لمن عصاكم انتم حجة الله على خلقه والعروۃ الوثقی من تمسك بها اهتدى ومن تركها ضل اسأل الله لكم الجنة لا يسبقكم احد الى طاعة الله فاتم اولى بها-

**تصحيح نمبر 9:** (بخلاف استاد)

حضرت امير المؤمنين علي عليه السلام نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے

روایت کی ہے آپ نے فرمایا:

یا علی! اللہ نے اس کائنات کی ابتداء ہی تم اہل بیت سے کی ہے اور اس کا اختتام بھی آپ اہل بیت پر ہی ہوگا۔ پس آپ لوگوں پر صبر کرنا واجب ہے۔ اور تحقیق یہ خیر انجام متقین کے لیے ہے۔ تم لوگ اللہ کی جماعت ہو اور تمہارے دشمن شیطان کی جماعت ہیں۔ طوبیٰ اور خوش بختی ہے اس شخص کے لیے جو آپ کی اطاعت کرے گا۔ اور ذلیل و بدبختی ہے اُس کے لیے جو آپ کی نافرمانی کرے گا۔ آپ اللہ کی مخلوق پر اللہ کی حجت اور دلیل ہیں اور آپ عروۃ الوثقی (اللہ کی مضبوط رشتی) ہیں جو اس سے تمسک کرے گا وہ ہدایت

پاجائے گا اور جو اس کو چھوڑ دے گا وہ گمراہ ہوگا۔ میں نے اللہ تعالیٰ سے آپ کے لیے جنت کا سوال کیا ہے اور آپ سے پہلے کسی نے اس کی اطاعت نہیں کی۔ آپ لوگ ہی اس کے زیادہ حق دار ہیں۔

جب تک خود اپنے لیے واعظ نہیں بنو گے خیر و خوبی کو نہیں پاسکتے

﴿قال أخبرني﴾ احمد بن محمد بن الحسن عن أبيه عن محمد بن الحسن الصفار عن احمد بن محمد بن عيسى عن الحسن بن محبوب عن مالك بن عطية عن ابي حمزة الثمالي قال كان علي بن الحسين زين العابدين عليه السلام يقول ابن آدم انك لا تزال بخير ما كان لك واعظا من نفسك وما كانت المحاسبة لها من همك وما كان الخوف لك شعاراً والحزن لك دثاراً انك ميت ومبعوث وموقوف بين يدي الله عزوجل فاعد جوابا وصلى الله على سيدنا محمد النبي وآله وسلم تسليماً

تھاہیث نمبر 10: (بخلف اسناد)

حضرت ابو حمزہ ثمالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت امام علی بن حسین زین العابدین علیہ السلام فرمایا کرتے تھے:

اے فرزند آدم! جب تک تو خود اپنے لیے واعظ نہیں بن جاتا اس وقت تک تو کوئی خیر و خوبی کو حاصل نہیں کر سکتا اور جب تک تو خود اپنا محاسبہ نہ کرے اور جب تک خوف تیرا شعار نہ بن جائے اور غم و حزن تیرے لیے لباس نہ بن جائیں۔ تو نے مرنا ہے اور اس کے بعد پھر مبعوث بھی ہونا ہے اور اللہ کی بارگاہ میں کھڑا بھی ہونا ہے اور تجھ سے سوال بھی کیے جانے ہیں، پس ان کے لیے جواب تیار کر لو۔

صلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ وسلم وتسليماً

## مجلس نمبر 13

[بروز ہفتہ ۱۹ رجب سال ۴۰۷ ہجری قمری]

تین چیزیں ہلاک کرنے والی ہیں

﴿قال أخبرني﴾ ابو حفص عمر بن محمد الصيرفي ﴿قال حدثنا﴾  
 علی بن مہرویہ القزوینی ﴿قال حدثنا﴾ داؤد بن سلیمان العاری ﴿قال  
 حدثنا﴾ الرضا علی بن موسی ﴿قال حدثنا﴾ ابی موسی ابن جعفر ﴿قال  
 حدثني﴾ ابی جعفر بن محمد ﴿قال حدثني﴾ ابی علی بن الحسین ﴿قال  
 حدثني﴾ ابی حسین بن علی ﴿قال حدثني﴾ ابی امیر المؤمنین علی بن ابی  
 طالب علیہ السلام قال قال رسول الله (ص) ثلاثة اخافهن علی امتی  
 الضلالة بعد المعرفة ومضلات الفتن وشهوة الفرج والبطن -

تحدیث نمبر ۱: (بخلاف اسناد)

حضرت امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ  
 وسلم سے نقل کیا ہے آپ نے فرمایا:

میں اپنی امت پر تین چیزوں کا خوف رکھتا ہوں:

① ہدایت کے بعد گمراہی ② فتنوں کی گمراہی ③ شکم اور شرمگاہ کی شہوت (یعنی

خواہش)

## رمضان المبارک کی عظمت

﴿قال حدثنا﴾ ابوبکر محمد بن عمر الجعابی ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن يحيى بن سليمان بن زياد المروزي ﴿قال حدثنا﴾ عبيدالله بن محمد العبسي ﴿قال حدثنا﴾ حماد بن سلمة عن ايوب عن ابي قلابه عن ابي هريرة قال قال رسول الله (ص) شهر رمضان شهر مبارك افترض الله صيامه يفتح ابواب الجنان ويصنف فيه الشياطين فيه ليلة خير من الف شهر من حرما فقد حرم يردد ذلك ثلاث مرات-

تصحيح نمبر 2: (بخذف اسناد)

حضرت ابو ہریرہ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کیا کہ آپ نے فرمایا: رمضان کا مہینہ مبارک مہینہ ہے جس کے روزوں کو اللہ تعالیٰ نے واجب قرار دیا ہے۔ اس میں جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور شیاطین کو اس ماہ میں قید کر دیا جاتا ہے اور اس میں ایک رات ہے جو ایک ہزار مہینوں سے افضل ہے۔ جس نے اس ماہ کی عزت و حرمت کا خیال رکھا اس کی عزت و حرمت کا خیال رکھا جائے گا اور آپ نے اس کی تین دفعہ تکرار فرمائی۔

## بُرے لوگوں کی محفل سے بچو

﴿قال أخبرني﴾ ابوالقاسم جعفر بن محمد عن أبيه عن سعد بن عبد الله عن احمد بن ابي عبد الله البرقي ﴿قال حدثني﴾ بكر بن صالح الرازي عن سليمان بن جعفر الجعفري قال سمعت ابا الحسن عليه السلام يقول لابي مالي رأيتك عند عبد الرحمن بن يعقوب قال انه خالي فقال له ابو الحسن عليه السلام انه يقول في الله قولاً عظيماً يصف الله ويحده والله لا



یوصف فاما جلست معنا وترکتہ فقال ان هو يقول ماشاء اى شيعى على منه اذا لم اقل ما يقول فقال له ابو الحسن عليه السلام اما تخاف ان ينزل به نعمة فتصيبكم جميعا اما علمت بالذى كان من اصحاب موسى وكان ابوه من فرعون فلما لحقت خيل فرعون موسى (ع) تخلف عنه ليعظه وادركه موسى وابوه يراغمه حتى بلغا طرف البحر ففرقا جميعاً فاتى موسى الخبير فقال له غرق رحمه الله ولم يكن على رأى ابيه لكن النعمة اذا نزلت لم يكن لها عن قارب الذنب دفاع

تہذیب نمبر 3: (بخلاف اسناد)

جناب سلیمان بن جعفر جعفری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت بیان کی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوالحسن امام رضا علیہ السلام سے سنا آپ نے میرے والد سے فرمایا: کیا بات ہے میں آج کل آپ کو عبدالرحمن بن یعقوب کے پاس دیکھتا ہوں۔ اس نے جواب میں عرض کیا اس لیے کہ وہ میرا خالو ہے۔ پس ابوالحسن علیہ السلام نے میرے والد سے فرمایا: وہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں بہت عجیب باتیں کرتا ہے وہ اللہ کے وصف بیان کرتا ہے اور اُس کی حد معین کرتا ہے، حالانکہ اللہ تعالیٰ کی وصف بیان نہیں کی جاسکتی (اس سے مراد اللہ کی تعریف و حمد کرنا نہیں بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ مخلوق کے اوصاف اللہ کے لیے ثابت کرنا ہے۔ مترجم) پس بہر حال تم ہمارے ساتھ بیٹھو اور اس کو چھوڑ دو۔ پس میرے والد نے عرض کی: اگر وہ جو کچھ کہتا ہے اس کا میرے ساتھ کیا تعلق۔ پس تو ایسا نہیں کہتا۔

پس ابوالحسن علیہ السلام نے میرے والد سے فرمایا: مجھے خوف اور ڈر ہے ایسا نہ ہو کہ اس پر عذاب نازل ہو اور اس میں سب شامل ہو جائیں۔ کیا تم نہیں جانتے اس شخص کے بارے میں جو اصحاب موسیٰ میں سے تھا اور اس کا باپ فرعون کے ساتھ تھا۔ پس جب

فرعون کا گھوڑا موسیٰ سے مل گیا پس وہ موسیٰ کا ساتھی پیچھے رہ گیا تاکہ وہ اپنے باپ کو وعظ کرے لیکن جب موسیٰ نے اس کو پایا تو وہ اپنے باپ سے ناراض ہو کر جدا ہو چکا تھا یہاں تک کہ وہ دریا کے کنارے تک جا چکے تھے اور فرعون کے ساتھ وہ بھی غرق ہو گیا حالانکہ وہ فرعون ہی نہیں تھا اور جب جناب موسیٰ کو خبر ملی تو آپؑ نے فرمایا: وہ بھی غرق ہو گیا خدا اس پر رحمت نازل فرمائے حالانکہ وہ اپنے باپ کے عقیدہ پر نہیں تھا لیکن جب عذاب نازل ہوتا ہے تو جو گناہ کے قریب ہوتا ہے وہ اس سے بچ نہیں سکتا۔

### اللہ چاہے یا علیٰ چاہے

﴿قال أخبرني﴾ ابو الحسن احمد بن محمد بن الحسن بن الوليد عن  
أبيه عن محمد بن الحسن الصفار عن احمد بن محمد بن عيسى عن الحسن  
ابن محبوب عن ابي جميلة عن ابان بن تغلب عن ابي عبد الله جعفر بن  
محمد (ع) قال بلغ رسول الله (ص) عن قوم قریش من انهم قالوا يري محمد  
انه قد احكم الامر في اهل بيته ولئن مات لنعزلنها منهم ولنجعلها في سواهم  
فخرج رسول الله (ص) حتى قام في مجمعهم ثم قال يا معشر قریش كيف  
بكم وقد كفرتم بعدى ثم رأيتموني في كتيبة من اصحابي اضرب  
وجوهكم ورقابكم بالسيف فنزل جبرئيل (ع) في الحال فقال يا محمد ان  
ربك يقرئك بالسلام ويقول لك قل ان شاء الله او على بن ابي طالب عليه  
السلام فقال رسول الله (ص) ان شاء الله او على بن ابي طالب (ع) يتولى  
ذلك منكم۔

حدیث نمبر 4: (بخلاف اسناد)

حضرت ابو عبد اللہ جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام نے بیان فرمایا ہے کہ حضرت

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خبر ملی کہ قریش کے بعض لوگ (منافق) یہ کہتے ہیں کہ کیا دیکھ رہے ہو کہ محمدؐ کس طرح امرِ خلافت کو اپنے اہل بیت کے لیے محکم کر رہے ہیں اور اگر یہ مر گئے تو ہم ضرور اس امر کو ان سے جدا کریں گے اور ان کے غیر کو ہم حاکم اور خلیفہ قرار دیں گے۔ پس رسول خدا اپنے گھر سے نکلے اور لوگوں کے مجمعے میں کھڑے ہوئے اور فرمایا:

اے گروہ قریش! تم کو کیا ہو گیا ہے کہ تم میرے بعد دوبارہ کافر ہونا چاہتے ہو اور میں تم کو دیکھ رہا ہوں کہ تم میرے اصحاب میں ایک چھوٹا سا گروہ ہو۔ میں تمہارے چہروں اور تمہاری گردنوں کو تلوار سے ماروں گا۔ پس اسی وقت حضرت جبرائیلؑ نازل ہوئے اور عرض کی: اے محمدؐ آپ کا رب آپ کو سلام کہہ رہا ہے اور کہہ رہا ہے کہ اے رسولؐ ساتھ میں یہ بھی کہو۔ اگر اللہ یا علی ابن ابی طالب چاہے۔ پس رسول خدا نے فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ یا علی ابن ابی طالب چاہیں تو اس کو تم سے روک سکتے ہیں۔

### علی علیہ السلام کی اطاعت رسول خدا کی اطاعت ہے

﴿قال أخبرني﴾ محمد بن عمران المرزباني ﴿قال حدثنا﴾ ابوبکر احمد بن عيسى المكي ﴿قال حدثنا﴾ عبدالله بن حنبل ﴿قال حدثنا﴾ عبدالرحمن بن صالح ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن سعد الانصاري عن عمر بن عبدالله بن يعلى بن مرة عن أبيه عن جده يعلى بن مرة قال سمعت رسول الله (ص) يقول لعلي بن ابي طالب عليه السلام يا علي انت ولي الناس بعدى فمن اطاعك فقد اطاعني ومن عصاك فقد عصاني -

تصحيح نصاب 5: (بخلاف انوار)

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا:

یا علی! میرے بعد لوگوں کے ولی و حاکم آپ ہیں۔ پس جس نے آپ کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے آپ کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔

سب روحوں سے پہلے روح علیؑ نے مجھے سلام کیا

﴿قال حدثنا﴾ ابوبکر محمد بن عمر الجعابی ﴿قال حدثنا﴾ ابو عبدالله محمد بن القاسم المحاریبی ﴿قال حدثنا﴾ اسماعیل بن اسحاق الراشدی ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن الحارث ﴿قال حدثنا﴾ ابراہیم بن محمد بن مسلم الاعور عن حبة العرنی عن ابی الہیثم بن التیمہان الانصاری قال قال رسول اللہ (ص) ان اللہ عزوجل خلق الارواح قبل الاجسام بالفی عام وعلقها بالعرش وامرھا بالتسليم علی والطاعة لی وكان اول من سلم علی واطاعنی من الرجال روح علی بن ابی طالب علیہ السلام۔

**حدیث نمبر 6:** (بخلاف اسناد)

ابوہشم بن تیمہان انصاری رحمۃ اللہ علیہ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کیا ہے آپؐ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے روحوں کو جسموں سے دو ہزار سال پہلے خلق فرمایا تھا اور ان کو آسمان پر اپنے عرش کے ساتھ معلق فرمادیا اور ان سب کو مجھے سلام کرنے اور میری اطاعت کا حکم فرمایا۔ پس مردوں کی ارواح میں سے سب سے پہلے مجھے جس نے سلام کیا اور میری اطاعت کی وہ علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی روح تھی۔

شوریٰ اور مقداد بن اسود کندی رحمۃ اللہ علیہ

﴿قال أخبرنی﴾ ابوالحسن علی بن بلال المہلبی ﴿قال حدثنا﴾ علی ابن عبدالله الاصفہانی ﴿قال حدثنا﴾ ابراہیم بن محمد الثقفی ﴿قال

حدثنا ﴿ يوسف بن سعيد الارجى ﴾ قال حدثنا ﴿ عبيد الله بن موسى العيسى عن كامل عن حبيب بن ابى ثابت قال لما حضر القوم الدار للشورى جاء المقداد بن الاسود الكندى رحمه الله فقال ادخلونى معكم فان الله عندى نصحا ولى بكم خير فابوا فقال ادخلوا راسى واسمعوا منى فابوا عليه ذلك فقال اما اذا ابتم فلا تبايعوا رجلا لم يشهد بدرأ ولم يبايع بيعة الرضوان وانهمز يوم احد ويوم التقى الجمعان فقال عثمان اما والله لئن وليتها لاردنك الى ريك الاول فلما نزل بالمقداد الموت قال اخبروا عثمان انى قدر ددت الى ربي الاول والآخر فلما بلغ عثمان موته جاء حتى وقف على قبره فقال رحمك الله ان كنت وان كنت يشئى عليه خيراً فقال له الزبير لا عرفتك بعد الموت تندبنى وفى حياتى ما زودتنى زادى فقال يا زبير اترانى احب ان يموت مثل هذا من اصحاب محمد (ص) وهو على ساخط -

**حديث نمبر 7: (بخلف اسناد)**

جناب حبيب بن ابوثابت رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ جب قوم شوری والے گھر میں جمع ہوئی۔ مقداد بن اسود کندی رحمۃ اللہ علیہ بھی تشریف لائے۔ اپنے ساتھ مجھے بھی داخل ہونے دیا جائے میں اللہ کی خاطر تم لوگوں کو نصیحت کرنا چاہتا ہوں اور میرے پاس آپ لوگوں کے لیے خیر و بھلائی ہے۔ پس انہوں نے انکار کر دیا۔ پھر آپ نے فرمایا: اچھا صرف مجھے اپنا سر اندر داخل کرنے دو تا کہ وہ میری بات کو سن لیں۔ پھر بھی انہوں نے انکار کر دیا۔ پھر آپ نے فرمایا: یہ جو گھر میں موجود ہیں تم ایسے شخص کی بیعت نہ کرنا جو بدر میں نہیں تھا جس نے بیعت رضوان نہیں کی اور جو احد کے دن دو لشکروں کے ملنے والے دن فرار کر گیا تھا۔ پس عثمان نے کہا: آگاہ ہو جاؤ اللہ کی قسم! اگر تم میرے سپرد کرو تو میں

تم کو ضرور بر ضرور رب کی طرف پہلے بلانا دوں گا۔ پس جب جناب مقدادؓ کی موت کا وقت قریب آیا تو آپ نے فرمایا: اے لوگو! عثمان کو خبر دینا۔ کہ میں اپنے اول و آخر کے رب کی طرف پلٹ گیا ہوں۔ جب حضرت عثمان کو آپ کی وفات کی خبر ملی وہ آئے اور آپ کی قبر پر کھڑے ہو کر کہا: اللہ تمہارے اوپر رحمت نازل کرے اگر تم اس کے اہل ہو اگرچہ اس کی خیر کے ساتھ تعریف کی جاتی ہے۔ پس زبیر نے حضرت عثمان سے کہا:

لا عرفنك بعد الموت تندبني

وفى حياتي ما زودتني زادي

”میں جانتا ہوں کہ تو میری موت کے بعد مجھ پر گریہ نہیں کرے گا“

کیونکہ تو میری زندگی میں میرے لیے حصہ کو زیادہ نہیں کر رہا۔“

پس حضرت عثمان نے کہا: اے زبیر! کیا تو دیکھ رہا ہے کہ میں محمدؐ کے اس صحابی کی

موت مرنا پسند کرتا ہوں جو مجھ پر ناراض ہو کر گیا ہے۔

میرے اہل بیت کی دوستی کے بغیر کوئی عمل قبول نہیں ہوگا

﴿قال أخبرني﴾ ابو القاسم جعفر بن محمد عن أبيه عن سعد بن

عبدالله عن احمد بن محمد بن عيسى عن الحسن بن محبوب عن هشام

عن مرزم عن الصادق جعفر بن محمد (ص) قال قال رسول الله (ص) ما بال

اقوام من امتي اذا ذكر عندهم ابراهيم وآل ابراهيم استبشرت قلوبهم

وتهللت وجوههم واذا ذكرت واهل بيتي اشمازت قلوبهم وكلمحت

وجوههم والذي بعثني بالحق نبيا لو ان رجلا لقي الله بعمل سبعين نبيا ثم

لايات بولاية ولي الأمر من اهل البيت ما قبل الله منه صرفا ولا عدلا-

حضرت امام صادق جعفر بن محمد علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

کیا ہو گیا ہے میری امت کے لوگوں کو جب ان کے سامنے ابراہیمؑ اور ان کی آل کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دل خوش ہوتے ہیں اور ان کے چہرے باغ باغ ہو جاتے ہیں اور جب ان کے سامنے میرا اور میری اہل بیت علیہم السلام کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دل جل کر کونلہ ہو جاتے ہیں اور ان کے چہروں پر تیوری چڑھی ہوتی ہے۔ مجھے قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے برحق نبی بنا کر مبعوث فرمایا ہے کہ کوئی بندہ اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہو اور اس نے ۷۰ نبیوں کے برابر اعمال خیر انجام دیئے ہوں پھر اس کے پاس میرے اہل بیت میں سے کسی ولی امر کی ولایت نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اس کا کوئی عمل قبول نہیں کرے گا اور کسی کا کوئی بدلہ نہیں دے گا۔

### زید بن علی بن حسین علیہم السلام کی روایت

﴿قال أخبرني﴾ أبو الحسن علي بن بلال المهلبی ﴿قال حدثنا﴾ علي ابن عبد الله الاصفهانی ﴿قال حدثنا﴾ ابراهيم بن محمد الثقفي ﴿قال أخبرني﴾ محمد بن علي ﴿قال حدثنا﴾ ابراهيم بن هراشة ﴿قال حدثنا﴾ جعفر بن زياد الأحمر عن زيد بن علي بن الحسين (ع) قال قرء (واما الجدار فكان ليتيمين في المدينة وكان تحته كنز لهما وكان ابوهما صالحا فاراد ربك ان يبلغا اشدهما ويستخرجا كنزهما) ثم قال حفظهما ربهما لصلاح ابيهما فمن اولى بحسن الحفظ منا رسول الله (ص) جدنا وابنته سيدة نساء الجنة امنا واول من آمن بالله وحده و صلى ابونا-

جناب جعفر بن زیاد الاحمر رحمۃ اللہ علیہ نے جناب زید بن علی بن حسین علیہما السلام سے روایت کی کہ آپ نے قرآن کی اس آیت کی تلاوت کی:

واما الجدار فكان لیتیمین فی المدینة وكان تحته  
کنز لهما وكان ابوہما صالحا فاراد ربك ان یہلغا  
اشدہما ویستخرجا کنزہما

”بہر حال یہ دیوار اس کے نیچے دو یتیم بچوں کے لیے خزانہ ہے اور  
ان دونوں کا باپ صالح و نیک تھا۔ پس تیرے رب کا ارادہ ہے کہ  
یہ دونوں بالغ ہو جائیں اور وہ اس خزانے کو نکال لیں۔“

پھر آپ نے فرمایا: ان کے رب نے ان دونوں کی ان کے باپ کی نیکی کی وجہ  
سے حفاظت فرمائی۔ پس ہم سے زیادہ بہتر محافظ کون ہو سکتا ہے جب رسول خدا ہمارے نانا  
اور ان کی پاک طاہرہ بیٹی ہماری ماں جو تمام جنت کی عورتوں کی سردار ہیں۔ پہلا شخص جو  
اللہ کی توحید پر ایمان لایا اور نماز ادا کی وہ ہمارے باپ ہیں۔

### بادشاہوں کی حالت

﴿قال أخبرنی﴾ ابو الحسن علی بن مالک النحوی ﴿قال حدثنا﴾  
محمد ابن الفضل ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن احمد بن ابراہیم الكاتب ﴿قال  
حدثنا﴾ یموت بن المزارع ﴿قال حدثنا﴾ عیسیٰ بن اسماعیل عن  
الاصمعی قال سمعت اعرابیاً و ذکر السلطان فقال لان غروا بالظلم فی الدنیا  
لیذلن بالعدل فی الآخرة رضوا بقلیل من کثیر و بیسیر من خطیر و انما  
یلقون العدم حین لا ینفع الندم۔ قال و انشدنی ابو الحسن لأبی العتاهیة۔  
سبحان ذی الملکوت انه لیلۃ محصت بوجه صباح یوم الموقف



ان نفساً وهمتها نفسها ما فى المعاد مصور لم يطرف  
كتب الفناء على البرية ربها والناس بين مقدم ومخلف  
وصلى الله على سيدنا محمد النبى وآله وسلم

حديث نمبر 10: (بخلاف اسناد)

جناب اسمعی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: میں نے ایک اعرابی سے سنا ہے جو بادشاہوں کا ذکر کر رہا تھا۔ میں نے کہا: تحقیق یہ بادشاہ دنیا میں اپنے ظلم کی وجہ سے عزت دار اور شریف بنے ہوئے ہیں! آخرت کے دن ان کو عدل ذلیل و رسوا کرے گا۔ یہ کثیر کے بجائے قلیل پر راضی ہو چکے ہیں (یعنی آخرت کے بجائے دنیا پر راضی ہو چکے ہیں) اور یہ بہت بڑے خطرے میں ہیں! سوائے اس کے کہ یہ اس وقت ندامت سے ملاقات کریں گے جب ندامت ان کو کوئی فائدہ نہیں دے سکتی گی۔ اور کہا کہ میرے والد عثمانیہ کے لیے ابو الحسن نے یہ اشعار پڑھے تھے:

سبحان ذی الملکوت انه لیلۃ محصت بوجه صباح یوم الموقف  
لو ان نفساً وهمتها نفسها ما فى المعاد مصور لم يطرف  
كتب الفناء على البرية ربها والناس بين مقدم ومخلف  
① صاحب ملک و ملکوت منزہ و پاک ہے تحقیق یہ رات اس کے چہرے کے نور سے قیامت کے دن چمک اٹھے گا۔  
② اگر ہر نفس کی بہت اس کا اپنا نفس ہوگا تو قیامت کے دن کوئی مصور نہیں ہوگا کہ وہ آنکھیں پھیر لے گا۔

③ اس دنیا کے رب نے اس کے لیے فنا و نابود ہونا لازم قرار دیا ہے۔ اور لوگ اس کے سامنے ہیں اور اس کے فرمان کی خلاف ورزی کر رہے ہیں۔

## مجلس نمبر 14

[ہر روز ہفتہ ۲۶ رجب سال ۱۴۰۷ ہجری قمری]

واجب کے بعد دعا مستجاب ہوتی ہے

حدثنا الشيخ المفيد ابو عبد الله محمد بن محمد بن النعمان ادام الله  
تأييده ﴿قال حدثنا﴾ ابوبكر محمد بن عمر الجعابي ﴿قال حدثنا﴾ ابي  
﴿قال حدثنا﴾ الرضا على بن موسى عليه السلام ﴿قال حدثني﴾ ابي العبد  
الصالح موسى بن جعفر ﴿قال حدثني﴾ ابي الصادق جعفر بن محمد ﴿قال  
حدثني﴾ ابي الهادي محمد بن علي ﴿قال حدثني﴾ ابي زين العابدين علي  
بن الحسين ﴿قال حدثني﴾ ابي الحسين ابن علي الشهيد ﴿قال حدثني﴾  
ابي امير المؤمنين علي بن ابي طالب عليه السلام قال قال رسول الله (ص)  
من أدى فريضة فلة عند الله دعوة مستجابة-

اصیبت نمبر 1: (بخذف اسناد)

حضرت امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے فرمایا: حضرت رسول خدا  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:  
”جو شخص فریضہ (واجب) کو ادا کرے گا اُس کے لیے بارگاہِ خدا میں ایک دعا ہے  
جو مستجاب و قبول ہوگی۔“

## ایک شخص کا قنبر کو گالیاں دینا

﴿قال أخبرني﴾ ابو الحسن محمد بن المظفر البزاز ﴿قال حدثنا﴾ ابو القاسم عبد الملك بن علی الدهان ﴿قال حدثنا﴾ ابو الحسن علی بن الحسن عن الحسن بن بشیر عن اسد بن سعید عن جابر قال سمع امیر المؤمنین علیہ السلام رجلاً یشتتم قنبراً وقد رام قنبر ان یرد علیہ فناداه امیر المؤمنین علیہ السلام مهلاً یا قنبر دع شاتمک مهاناً ترضی الرحمن وتسخط الشیطان وتعاقب عدوک فوالذی فلق الحبة وبره النسمة ما ارضی المؤمن ربه بمثل الحلم ولا اسخط الشیطان بمثل الصمت ولا عوقب الاحق بمثل السکوت عنه -

**تصحیح نمبر 2:** (بخلف اسناد)

جناب جابر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے: حضرت امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے فرمایا: ایک شخص قنبر رحمۃ اللہ علیہ کو گالیاں دے رہا تھا اور قنبر بھی ارادہ کر رہے تھے کہ اس کی گالیوں کا جواب دیں۔ پس جناب امیر المؤمنین نے آواز دی: اے قنبر! اس گالیاں دینے والے کو دفع کر ڈرمن کو خوش کر ڈ شیطان کو ناراحت کرو اور اپنے دشمن کو سزا دو۔ پس مجھے قسم ہے اس ذات کی جس نے دانے کو شگفتہ کیا اور ننھا سا پودا نکالا۔ حلم کی مثل کوئی چیز اللہ تعالیٰ کو راضی نہیں کر سکتی اور خاموشی سے زیادہ کوئی چیز شیطان کو ناراحت نہیں کر سکتی اور سکوت سے زیادہ کوئی چیز احق کو سزا نہیں دے سکتی۔

جناب علی علیہ السلام کا بازار بصرہ میں وعظ کرنا

﴿قال أخبرني﴾ ابو نصر محمد بن الحسن النصیر المنری ﴿قال حدثنا﴾ ابو نصر المخزومی عن الحسن بن ابی الحسن البصری قال لما قدم علينا امیر المؤمنین علی بن ابی طالب علیہ السلام البصره مری وانا

اتوضأ فقال يا غلام احسن وضوئك يحسن الله اليك ثم جازني فاقبلت  
اقفوا اثره فحانت منه التفاته فنظر الى فقال يا غلام ألك حاجة قلت نعم  
علمنى كلاما ينفعى الله به فقال يا غلام من صدق الله نجا ومن اشفق على  
دينه سلم من الردى ومن زهد فى الدنيا قرت عينه بما يرى من ثواب الله  
عزوجل ولا ازيدك يا غلام قلت بلى يا امير المؤمنين قال من كنه فيه ثلاث  
خصال سلمت له الدنيا والآخرة من أمر بالمعروف وأمر به ونهى عن  
المنكر وانتهى عنه وحافظ حدود الله يا غلام ايسرك ان تلقى الله يوم  
القيامة وهو عنك راض قلت نعم يا امير المؤمنين قال كن فى الدنيا زاهداً  
وفى الآخرة راغباً وعليك بالصدق فى جميع امورك فان الله يعبدك وجميع  
خلقه بالصدق ثم مشى حتى دخل سوق البصرة فنظر الى الناس يبيعون  
ويشترون فبكى عليه السلام بكاء شديداً ثم قال يا عبيد الدنيا وعمالها  
اذا كنتم بالنهار تحلفون وبالليل فى تنامون وفى خلال ذلك عن الآخرة  
تغفلون فمتى تحرزون الزاد وتفكرون فى المعاد ، فقال له رجل يا امير  
المؤمنين انه لا بد لنا من المعاش فكيف تصنع فقال امير المؤمنين (ع) ان  
طلب المعاش من حله لا يشغل عن عمل الآخرة فان قلت لا بد لنا من  
الاحتكار لم تكن معذوراً قولى الرجل باكيا فقال له امير المؤمنين (ع) اقبل  
على زادك بياناً فعاد الرجل اليه فقال له اعلم يا عبد الله ان كل عامل فى  
الدنيا للآخرة لا بد ان يوفى اجر عمله فى الآخرة وكل عامل ديناً للدنيا  
عمالته فى الآخرة نار جهنم ثم تلا امير المؤمنين (ع) قوله تعالى (فاما من  
طغى واثر الحياة الدنيا فان الجحيم هى المأوى)

جناب حسن بن ابوالحسن بصری نے بیان کیا ہے کہ بصرہ میں امیر المومنین علی علیہ السلام ہماری طرف آئے اور میرے قریب سے گزرے۔ میں اس وقت وضو کر رہا تھا۔ پس آپ نے فرمایا: اے نوجوان! وضو کو احسن انداز میں انجام دو تا کہ اللہ تعالیٰ تیرے ساتھ احسان فرمائے۔ پھر میرے قریب سے گزر گئے۔ پس میں آپ کے پیچھے چلنے لگا۔ جب آپ نے میرے آنے کی آہٹ محسوس فرمائی تو آپ رک گئے اور میری طرف دیکھ کر فرمایا: اے نوجوان! کیا تجھے میرے ساتھ کوئی کام ہے؟ میں نے عرض کیا: ہاں مولاً! آپ مجھے کوئی ایسی چیز کی تعلیم دیں جس کو میرا اللہ میرے لیے ناکندہ مند قرار دے۔ پس آپ نے فرمایا: جو سچ بولتا ہے وہ کامیاب ہے اور جو اپنے دین پر مہربان ہوگا وہ ہلاکت سے محفوظ رہے گا اور جو دنیا میں زہد کو اپنا وطیرہ بنائے گا قیامت کے دن اللہ کی طرف سے ثواب کو دیکھنے سے اس کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں گی۔ پھر آپ نے فرمایا: اے نوجوان اور اضافہ کرو۔ میں نے عرض کیا: کیوں نہیں! اے امیر المومنین! آپ نے فرمایا: جس شخص میں تین اوصاف پائے جائیں گے اس کی دنیا اور آخرت دونوں سالم و محفوظ ہوں گی:

① نیکی کا حکم دینا، پس تم بھی نیکی کا حکم دیا کرو۔

② بُرائی سے روکنا تو بھی اس سے روکو۔

③ اللہ کی قائم کردہ حدود کی حفاظت کرنا۔

اے نوجوان! کیا تو خوش ہے کہ اللہ سے تیری ملاقات ہو اور اللہ تعالیٰ تجھ سے راضی ہو؟ میں نے عرض کیا: ہاں! امیر المومنین! میں یہ چاہتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: دنیا میں زاہد بن جاؤ اور آخرت کی طرف رغبت کرو۔ اپنے تمام امور میں سچ کو اپنے لیے لازم قرار دو کیونکہ اللہ تعالیٰ آپ کی اور تمام مخلوق کی عبادت کو سچ کے ساتھ قبول کرے گا۔ پھر آپ چلتے چلتے بصرہ کے بازار میں تشریف لے گئے۔ آپ نے لوگوں کو دیکھا جو خرید و فروخت میں مصروف تھے۔ آپ نے وہاں بہت سخت گریہ فرمایا اور اس کے بعد فرمایا: اے دنیا کے

غلامو! اور اُس کے نوکر و! سارا دن تم قسمیں کھاتے ہو۔ ساری رات تم سو کر گزار دیتے ہو۔ اس کے دوران تم آخرت سے غافل ہو۔ تم آخرت کے لیے زاو راہ کب حاصل کرو گے اور آخرت و قیامت کے لیے کب فکر کرو گے۔

پس ایک شخص نے آپ کی خدمت میں عرض کیا: اے امیر المؤمنین! زندگی کی معاش کے لیے اس کی ضرورت ہے۔ پھر ہم ان کے بارے میں کیا کریں (یعنی جو آپ فرما رہے ہیں اس کے بارے میں ہم کب اور کیسے عمل کریں) پس امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا: رزق حلال کمانا ہمیں آخرت سے غافل نہیں کر سکتا۔ پس جو کچھ تو نے کہا ہے وہی میں کہتا ہوں۔ ہمارے لیے سودا مہنگا فروخت کرنا ضروری ہے تو اس پر آپ سے عذر قبول نہیں کیا جائے گا۔ پس وہ بندہ روتا ہوا واپس چلا گیا۔

امیر المؤمنین علیہ السلام نے اس سے فرمایا: اے شخص واپس آؤ تاکہ میں تمہارے لیے آخرت کے اعمال کی تاکید کروں۔ پس وہ واپس آیا۔ آپ نے فرمایا: اے بندہ خدا! مان لو ہر وہ شخص جو اس دنیا میں آخرت کے لیے کام کرنے والا ہے ضروری ہے کہ آخرت میں اس کے اس عمل کا پورا پورا اجر اس کو دیا جائے اور جو اس دنیا میں دنیا کی خاطر کام کرنے والا ہے آخرت میں اس کی سزا جہنم کی آگ ہے۔ پھر امیر المؤمنین علیہ السلام نے اس آیت کی تلاوت فرمائی:

فاما من طغى و اشر الحياة الدنيا فان الجحيم هي المأوى  
 ”بہر حال جس شخص نے سرکشی کی ہوگی اور دنیاوی زندگی کو ترجیح دی  
 ہوگی اُس کا ٹھکانا جہنم ہوگا۔“

جو علی علیہ السلام پر لعنت کرے گا وہ جہنم میں جائے گا

﴿قال أخبرني﴾ ابو عبید اللہ محمد بن عمران المرزبانی ﴿قال

حدثنا﴾ محمد بن الحسين الجوهري ﴿قال حدثنا﴾ هرون بن عبید اللہ

المقری قال حدثنا عثمان بن سعید ﴿قال حدثنا﴾ ابو یحییٰ التمیمی عن  
 کبیر عن ابی مریم الخولانی عن مالک بن ضمرة قال سمعت علیا (ع)  
 یقول انکم معرضون علی لعنی ودعای کذابا فمن لعننی کارها مکرها یعلم  
 اللہ انه کان مکرها وردت انا وهو علی محمد (ع) معا ومن امسک اللہ  
 لسانه فلم یلعنی سبقنی کرمة سهم اولمحة بالبصر ومن لعننی منشرحاً  
 صدره بلعنی فلا حجاب بینہ و بین اللہ ولا حجة له عند محمد (ص) الا ان  
 محمداً (ص) اخذ بیدی یوما فقال من بایع هؤلاء الخمس ثم مات وهو یحبک  
 فقد قضی نجه ومن مات وهو یبغضک مات میتة جاهلیة یحاسب بما عمل  
 فی الاسلام وان عاش بعدک وهو یحبک -

**تذکرہ نمبر 4:** (بخلاف اسناد)

جناب مالک بن ضمیرہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے علی علیہ  
 السلام سے سنا وہ فرما رہے تھے: اے لوگو! عنقریب تمہیں میرے اوپر لعنت کرنے پر اور  
 میرے خلاف جھوٹ بولنے پر مجبور کیا جائے گا۔ پس جو بندہ حالت جبری اور مجبوری میں  
 مجھ پر لعنت کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی مجبوری کو جانتا ہوگا۔ میں اور وہ دونوں اکٹھے سید الانبیاء  
 کے پاس ہوں گے اور جس بندے کی زبان رب روک لے گا اور وہ حالت مجبوری میں بھی  
 مجھ پر لعنت نہیں کرے گا وہ عزت و کرامت میں ایک درجہ ہم سے آگے ہوگا خواہ وہ ایک  
 آنکھ جھپکنے کے برابر کیوں نہ ہو اور جو بندہ مجھ پر لعنت کرے گا اس حالت میں کہ اس کا  
 سینہ مجھ پر لعنت کرنے سے خوش ہوگا پس اس کے اور اللہ کے درمیان کوئی حجاب نہیں ہوگا۔  
 سید الانبیاء کے پاس اس کے لیے کوئی حجت نہیں ہوگی۔ آگاہ ہو جاؤ تحقیق محمد مصطفیٰ صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم نے ایک دن میرا ہاتھ پکڑا اور فرمایا:

”جو شخص ان پانچ کی بیعت کرے گا پھر وہ آپ سے محبت کرتے ہوئے مرجائے

گا وہ کامیابی کی موت مر رہا ہے اور جو شخص آپ کے ساتھ بغض رکھتے ہوئے مرے گا وہ جہالت کی موت مرا ہے جو کچھ اس نے اسلام میں عمل کیا ہے اس کا قیامت کے دن حساب ہوگا۔ اگرچہ وہ تیرے بعد زندہ رہے اور تجھ سے محبت کرتا رہے۔

(یعنی اگر وہ زندگی میں آپ کے ساتھ محبت کرتا تھا لیکن اس کی موت آپ کے بغض کے ساتھ ہوئی ہو تب بھی اس کے اعمال کا حساب ہوگا۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے حقیقی شیعوں کے اعمال کا حساب نہیں ہوگا وہ بغیر حساب کے جنت میں جائیں گے۔ مترجم)

### حضرت عثمان کا حضرت ابوذر کو جلا وطن کرنا

﴿قال حدثنا﴾ ابوالمحسن علی بن بلال المہلبی ﴿قال حدثنا﴾ علی بن عبد اللہ الاسدی الاصفہانی ﴿قال حدثنا﴾ ابواسحاق ابراہیم بن محمد الثقفی ﴿قال أخبرنا﴾ محمد بن علی ﴿قال حدثنا﴾ الحسین بن سفیان عن أبيه عن ابی جہضم الازدی عن أبيه وكان من اهل الشام قال لما سير عثمان اباذر من المدينة الى الشام كان يقص علينا فيحمد الله فيشهد شهادة الحق ويصلى على النبي (ص) ويقول اما بعد فاننا كنا في جاهليتنا قبل ان ينزل علينا الكتاب ويبعث فينا الرسول ونحن نوفي بالعهد ونصدق بالحديث ونحسن الجوار ونقرى الضيف ونواسى الفقير فلما بعث الله فينا رسول الله (ص) وانزل علينا كتابه كانت تلك الاخلاق يرضاها الله ورسوله وكان احق بها اهل الاسلام واولى ان يحفظوها فلبثوا بذلك ماشاء الله ان يلبثوا ثم ان الولاة قد احدثوا اعمالا قباحا وما نعرفها من سنة تطفى وبدعة تحيي وقائل بحق مكذب واثرة لغير تقى وامين مستأثر عليه من الصالحين اللهم ان كان ما عندك خيراً لى فقبضنى اليك



غير مبدل ولا مغير وكان يعيد هذا الكلام ويبيديه فانى خبيب بن سلمة معوية بن ابي سفيان فقال انا اباذر يفسد عليك الناس بقول كيت وكيت فكتب معوية الى عثمان بذلك فكتب عثمان اخرجته الى فلما صار الى المدينة نفاه الى الربذة-

### حديث نمبر 5: (بخلاف اسناد)

ابوجہزم ازدی نے اپنے والد سے روایت کی ہے جو اہل شام سے تھا، وہ کہتا ہے جب حضرت عثمان نے حضرت ابوذرؓ کو مدینہ سے شام کی طرف جلاوطن کیا تو وہ ہمیں بیان کرتے ہیں پس انہوں نے اللہ کی حمد کی اور حق کی گواہی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود و سلام پڑھا اور اس کے بعد فرمایا:

جب ہم جاہلیت میں تھے ابھی ہم پر کتاب نازل نہیں ہوئی تھی ہمارے درمیان رسول مبعوث نہیں ہوئے تھے تو ہم وعدوں کو وفا کرتے تھے سچ بولتے تھے، ہمسایوں سے نیک سلوک کیا کرتے تھے، مہمان نوازی کیا کرتے تھے، فقیروں کی دادری کیا کرتے تھے پس جب اللہ نے ہم میں رسول کو مبعوث فرمایا اور ہم پر کتاب کو نازل فرمایا تو یہ اخلاق جو اللہ اور اس کے رسول کی خوشنودی کا باعث ہیں یہ اہل اسلام ان کے ساتھ زیادہ حق رکھتے تھے اور سزاوار ہے کہ ان اخلاق کی زیادہ حفاظت کریں اور جتنا ہو سکے انہیں اپناتے تھے۔ پھر ان حاکموں نے ایسے اعمال قبیح کو ایجاد کیا ہے جن کے بارے میں ہم نہیں جانتے کہ وہ سنت میں سرکشی ہے یا بدعت کو ایجاد کر رہے ہیں اور وہ حق پر جھوٹ بول رہے ہیں اور وہ غیر متقی کی پیروی کر رہے ہیں اور اس امانت کو نیک و صالحین کے بجائے اپنے لیے مخصوص کر لیا ہے۔ اے میرے اللہ! تیری بارگاہ میں میرے لیے کوئی خیر ہے تو مجھے اپنی بارگاہ میں بلائے بغیر کسی تبدیلی کے آپ اکثر اس کلام کی تکرار فرمایا کرتے تھے۔

حبيب ابن سلمة معاوية بن ابي سفيان کے پاس آیا اور کہا کہ ابوذرؓ لوگوں کو تیرے

خلاف بھڑکا رہا ہے وہ لوگوں کو اس اس طرح کہہ رہا ہے: معاویہ نے حضرت عثمان کی طرف سب کچھ ان کے بارے میں لکھ دیا۔ جو اب میں حضرت عثمان نے لکھا کہ اس کو میری طرف روانہ کر دو۔ جب آپ مدینہ پہنچے تو اس نے آپ کو ربذہ کی طرف جلا وطن کر دیا۔

لوگ اپنے آپ کو ہدایت قرار دیتے ہیں حالانکہ یہ جھوٹ و افتراء ہے

﴿قال أخبرني﴾ ابو الحسن احمد بن محمد بن الحسن ﴿قال حدثني﴾ ابی عن سعد بن عبد اللہ عن احمد بن محمد بن عیسیٰ عن الحسن بن محبوب ﴿قال حدثني﴾ یحییٰ بن عبد اللہ بن الحسن قال سمعت جعفر بن محمد (ع) يقول وعندہ اناس من اهل الكوفة عجبوا للناس يقولون اخذوا علمهم كله عن رسول الله (ص) فعملوا به واهتدوا ويرون انا اهل البيت لم نأخذ علمه ولم نهتد به ونحن اهل وذريته في منازلنا انزل الوحي ومن عندنا خرج الى الناس العلم افتراهم علموا واهتدوا وجهلنا وضللنا ان هذا محال -

تصدیق نمبر 6: (بخلاف اسناد)

جناب یحییٰ بن عبد اللہ بن حسن نے روایت بیان کی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے سنا ہے آپ کے پاس اہل کوفہ سے ایک جماعت موجود تھی۔ آپ نے فرمایا: مجھے تعجب ہے ان لوگوں پر جو یہ کہتے ہیں کہ ہم نے سارا علم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لیا ہے۔ ہم اس پر عمل کرتے ہیں لہذا ہم ہدایت یافتہ ہیں اور ان کا عقیدہ و گمان یہ ہے کہ ہم اہل بیت نبی اکرم سے علم حاصل نہیں کرتے اور ہم علم نبی کے ساتھ ہدایت یافتہ نہیں ہیں حالانکہ ہم آپ کے اہل بیت ہیں اور آپ کی ذریت ہیں۔ ہمارے گھر میں قرآن نازل ہوا اور رسول اکرم کا علم ہمارے ہی ذریعے

لوگوں تک پہنچتا ہے۔ یہ لوگ کتنا افتراء و جھوٹ بولتے ہیں جو اپنے آپ کو عمل کرنے والا اور ہدایت یافتہ قرار دیتے ہیں اور ہمیں گمراہ قرار دیتے ہیں! حالانکہ یہ مجال اور غیر ممکن ہے۔

○

﴿قال أخبرني﴾ ابو الحسن علی بن مالک النحوی ﴿قال حدثني﴾ محمد ابن الفضل الكاتب قال حدثنا عيسى بن حميد قال سمعت ابا عبد الله الربيعي يقول حدثنا الاصمعي قال دخلت البصرة فبينما امشى بشارعها اذ بصرت بجارية احسن وجهاً واذا كالشن البالي فلم ازل اتبعها واحبس نفسي عنها حتى انتهت الى المقابر الى قبر فجلست عنده ثم انشأت تقول بصوت ما يكاد يبين هذا والله هو المسكن لامابه نغز انفسا هذا والله هو المفروق بين الاحساب والمقرب من الحساب وبه عرفان الرحمة من العذاب باابه فسح لك في قبرك وتغمدك بما تغمد به نبيك اما اني لا اقول خلاف ما اعلم كان علمي بك جواداً واذا اتيت اتيت وساداً واذا اعتمدت وجدت عماداً ثم قالت:

يا ليت شعري كيف غيرك البلا ام كيف صار جمال وجهك في الثرى  
 لله درك اي كهل غيبوا تحت الجنادل لاتحسن ولا ترى  
 لباً وحلماً بعد حزم زانه بأس وجود حين يطرق للقرى  
 لما نقلت الى المقابر واليلي دنت الهموم فغاب عن عيني الكرى  
 وصلی اللہ علی محمد وآلہ الطاہرین وسلم تسليماً

تصحيح نمبر 7: (بخذف اسناد)

جناب اصمعی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ میں بصرہ کی ایک سڑک چل رہا تھا۔ اچانک میں نے ایک خوبصورت کینز کو دیکھا۔ وہ اتنی خوبصورت تھی کہ اپنے

آپ پر قابو نہ رکھ سکا اور اس کے پیچھے پیچھے چل پڑا۔ لیکن میں نے اپنے آپ کو اس سے ڈور رکھا، یہاں تک وہ قبرستان سے چلی گئی اور وہاں ایک قبر کے قریب جا کر بیٹھ گئی۔ پھر اس نے اشعار پڑھنے شروع کیے اور اس نے گریہ و بکا کرنا شروع کیا کہ میں بھی اپنے نفس پر قابو نہ رکھ سکا۔ وہ اپنے قریبی اعزہ سے جدا ہو چکی تھی اور وہ حساب کے قریب تھے۔ وہ رحمت کو عذاب سے عرفان رکھتی تھی اور وہ کہہ رہی تھی: اے میرے بابا! آپ قبر میں جا چکے ہیں اور قبر میں اس طرح چھپ گئے ہیں جس طرح تیرا نبی چھپ گیا ہے لیکن میں اپنے علم کے خلاف کچھ نہیں کہوں گی کیونکہ میں جانتی ہوں کہ تو جو ادوختی ہے اور جب تو آئے گا تو سردار بن کر آئے گا اور جب تو اعتماد کرے گا تو ایک ستون پائے گا۔ پھر اس نے یہ اشعار پڑھے:

یالیت شعری کیف غیرک البلا ام کیف صار جمال وجہک فی الثری  
 لله درک ای کہل غیبوا تحت الجنادل لاتحس ولا تری  
 لباً وحلما بعد حزم زانہ باس وجود حین یطرق للقری  
 لما تقلت الی المقابر والبلی دنت الهموم فغاب عن عینی الکری  
 وصلی اللہ علی محمد وآلہ الطاہرین وسلم تسلیماً

① تیرے بعد میرے لیے مصیبت کو برداشت کرنا مشکل ہوگا اور میں کیسے قبر میں حسین چہرے کو مٹی میں دفن کروں۔

② خدا کی قسم! اتنا عجیب ہے کہ کتنے جوان ان بڑی چٹانوں میں غائب ہو گئے، پس اب اُن کو نہ محسوس کیا جاتا ہے اور نہ دیکھا جاتا ہے۔

③ یہ عقل اور بُر و باری جو اتنی منبسطی کے ساتھ وجود کو مزین کرتی ہیں وہ بھی عقل کو کمزور کر دیتی ہے۔

④ اور جب میں قبروں کی طرف متوجہ ہوتی ہوں تو غم میرے قریب ہو جاتے ہیں اور میری آنکھوں سے نیند اڑ جاتی ہے۔

## مجلس نمبر 15

[ بروز ہفتہ ۳ شعبان سال ۱۴۰۷ ہجری قمری ]

### مجھے امیری نہیں چاہیے

حدثنا الشيخ المفيد ابو عبد الله محمد بن محمد النعمان ادام الله  
تأييده ﴿قال حدثني﴾ ابو حفص عمر بن محمد ﴿قال حدثنا﴾ علي بن  
مهرويه القزويني ﴿قال حدثنا﴾ داؤد بن سليمان العاري ﴿قال حدثنا﴾  
الرضا علي بن موسى ﴿قال حدثني﴾ ابي موسى بن جعفر ﴿قال حدثني﴾  
ابي جعفر بن محمد ﴿قال حدثني﴾ ابي محمد بن علي ﴿قال حدثني﴾ ابي  
علي بن الحسين ﴿قال حدثني﴾ ابي حسين بن علي ﴿قال حدثني﴾ ابي  
علي بن ابي طالب (ع) قال قال رسول الله (ص) اتاني ملك فقال محمدان  
ربك يقرئك السلام ويقول ان شئت جعلت لك بطحاء مكة ذهبا قال  
فرفعت رأسي الى السماء وقلت يارب اشبع يوما فاحمدك واجوع يوما  
فاسئلك -

تصحيح نمبر 1: (بخلاف اسناد)

حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے  
روایت بیان کی ہے آپ نے فرمایا:  
ایک فرشتہ میرے پاس آیا اور عرض کی کہ اے محمد! آپ کا رب آپ کو سلام کہہ رہا

ہے اور فرماتا ہے کہ اے میرے حبیب! اگر آپ چاہیں تو میں آپ کے لیے تمام پتھروں کو سونے کا بنا دوں۔ مولاً فرماتے ہیں کہ آپ نے اپنا سہرا قدس آسمان کی طرف بلند فرمایا اور عرض کی: اے میرے خدایا! میں چاہتا ہوں تو آج مجھے کھانا کھلائے اور میں تیری حمد کروں اور ہر روز میں تیری بارگاہ میں سوال کروں اور تو مجھے عطا فرمائے اور میں تیری حمد و شکر کرتا رہوں۔

### نبی کے چار محبوب ہیں

﴿قال أخبرني﴾ ابو عبد اللہ محمد بن عمران المرزبانى قال احمد بن عيسى المكي ﴿قال حدثنا﴾ عبد الله بن احمد بن حنبل ﴿قال حدثني﴾ ابى ﴿قال حدثني﴾ الحسين بن الحسين ﴿قال حدثني﴾ شريك عن ابى ربيعة الايادى ورأينا معسراً يسمع معه عن ابى بريدة عن أبيه قال قال رسول الله (ص) ان الله امرنى بحب اربعة من اصحابى وأخبرنى انه يحبهم قلنا من هم يا رسول الله وليس منا احداً لا يحب ان يكون منهم فقال (ص) الا ان علياً منهم يقولها ثلاثاً والمقداد بن الاسود وابوذر الغفارى وسلمان الفارسى -

حدیث نمبر 2: (بخلاف اسناد)

جناب ابو بريدہ نے اپنے والد سے انھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے میرے اصحاب میں سے چار سے محبت کرنے کا حکم دیا ہے اور مجھے خبر دی ہے کہ وہ چار مجھ سے محبت کرتے ہیں۔ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ کون ہیں اور ہم میں سے کوئی ان میں شامل ہے؟ کیا ہم ان میں سے نہیں ہو سکتے؟

پس آپ نے فرمایا: آگاہ ہو جاؤ ان میں سے ایک علی ابن ابی طالب علیہ السلام ہیں اور اس کو تین دفعہ آپ نے فرمایا اور دوسرا مقداد بن اسود کندی تیسرا ابوذر غفاری مسلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہیں۔

### حضرت عائشہ اور حضرت عثمان کا اختلاف

﴿قال أخبرني﴾ ابوالحسن علی بن محمد الکاتب ﴿قال حدثني﴾ الحسن ابن علی الزعفرانی ﴿قال حدثنا﴾ ابواسحاق ابراهیم بن محمد الشقی ﴿قال حدثنا﴾ الحسن بن الحسین الانصاری ﴿قال حدثنا﴾ سفیان عن فضیل بن الزبیر ﴿قال حدثني﴾ فروة بن مجاشع عن ابی جعفر محمد بن علی (ع) قال جاءت عائشة الى عثمان فقالت له اعطى ما كان يعطينى ابی وعمر بن الخطاب فقال لها لم اجد له موضعا فى الكتاب ولا فى السنة وانما كان ابوك وعمر بن الخطاب يعطيانك بطيبة من انفسهما وانا لا افعل قالت له فاعطنى ميراثى من رسول الله (ص) فقال لها او لم تجيئتنى انت ومالك بن اوس النضرى فشهدتما ان رسول الله (ص) لا يورث حتى منعتما فاطمة ميراثها وابطلتما حقها فكيف تطلبين اليوم ميراثا من النبى (ص) فتركه وانصرفت وكان عثمان اذا خرج الى الصلوة اخذت قميص رسول الله (ص) على قصبه فرفعته عليها ثم قالت ان عثمان قد خالف صاحب هذا القميص وترك سنة-

تصحيحه نمبر 3: (بخلاف اسناد)

حضرت ابو جعفر محمد بن علی الباقر علیہ السلام نے فرمایا: عائشہ ام المومنین حضرت عثمان کے پاس آئیں اور کہا جو حقوق اور مال مجھے میرے والد دیا کرتے تھے وہی حصہ و

حقوق تم مجھے دیا کرو۔ حضرت عثمان نے کہا: اس کے بارے میں نہ قرآن میں کوئی آیت آئی ہے اور نہ ہی نبی اکرمؐ کی کوئی سنت اس پر قائم ہے کہ آپ کو اتنا ہی دیا جائے۔ باقی آپ کے والد حضرت ابو بکرؓ اتنا دیا کرتے تھے تو وہ صرف اور صرف اپنی طبیعت اور خواہش سے اتنا دیا کرتے تھے میں ایسا نہیں کر سکتا۔

بی بی عائشہ نے کہا کہ اچھا تو یہ نہیں دے سکتے تو جو رسولؐ خدا کی میراث ہے وہ مجھے دی جائے۔ پس حضرت عثمان نے کہا: اے بی بی کون سی میراث کا آپ مطالبہ کر رہی ہیں کیا آپ اور مالک بن اوس نضری ہی نہیں آئے تھے اور آپ دونوں نے گواہی دی تھی کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا: ہم رسولؐ اپنی میراث نہیں چھوڑتے یہاں تک کہ اسی وجہ سے آپ لوگوں نے جناب فاطمہ بنت رسولؐ کو ان کی میراث سے منع کیا، ان کے حق کو آپ نے باطل کیا، آج آپ کس طرح نبی اکرمؐ کی میراث کا مجھ سے مطالبہ کر رہی ہیں۔ پس بی بی حضرت عثمان کو چھوڑ کر چلی گئیں اور ان سے منہ موڑ لیا اور جب حضرت عثمان نماز کے لیے مسجد کی طرف جا رہے تھے تو بی بی عائشہ نے رسول اکرمؐ کی قمیص پلائی اور اس کو بلند مقام پر لے گئی اور کہا: اے لوگو! تحقیق حضرت عثمان اس قمیص (نبی اکرمؐ) کی مخالفت کر رہے ہیں اور ان کی سنت و سیرت کو چھوڑ چکے ہیں۔

### جو آل محمدؐ کی عداوت و بغض میں مرے گا وہ یہودی محسور ہوگا

﴿قال أخبرني﴾ ابوالحسنین محمد بن المظفر البزاز ﴿قال حدثنا﴾  
 ابو عبد اللہ جعفر بن الحسنی ﴿قال حدثنا﴾ ادریس بن زیاد الکفریوشی  
 ﴿قال حدثنا﴾ حنان بن سدید عن سیف المکی ﴿قال حدثنی﴾ محمد بن  
 علی وما رأیت محمدياً قط يعدله ﴿قال حدثنی﴾ جابر بن عبد اللہ  
 الانصاری قال نادى رسول الله (ص) فى المهاجرين والأنصار فحظروا و



لسلاح فصعد النبي (ص) المنبر فحمد الله وأثنى عليه ثم قال يا معشر المسلمين من ابغضنا اهل البيت بعثه الله يوم القيمة يهوديا قال جابر فقلت اليه فقلت يا رسول الله (ص) وان شهد ان لا اله الا الله وان محمداً رسول الله فقال وان شهد ان لا اله الا الله فانما احتجز من سفك دمه او يؤدى الجزية عن يد وهو صاغر ثم قال عليه السلام من ابغضنا اهل البيت بعثه الله يوم القيمة يهوديا فان ادرك الدجال كان معه وان لم يدركه بعث في قبره فامن به ان ربي عزوجل مثل لى امتى فى الطين و علمنى اسمائهم كما علم آدم الاسماء كلها فمر بى اصحاب الرايات فاستغفرت الله لعلى وشيعته قال حنان بن سدير فعرضت هذا الحديث على ابى عبد الله جعفر بن محمد عليه السلام فقال لى انت سمعت هذا من سديف فقلت الليلة سيع من سمعته منه يقال ان هذا الحديث ما ظننت انه خرج من فى ابى الى احد-

حدیث نمبر 4: (بخذف اسناد)

حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مہاجرین اور انصار کے مجمع میں بلند آواز سے فرمایا:  
اپنے اسلحہ سمیت رک جاؤ۔ پس آپ نمبر پر تشریف لائے۔ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بجا لانے کے بعد فرمایا: اے مسلمانوں کے گروہ! جو بھی میرے اہل بیت سے بغض و عداوت رکھے گا اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن یہودی محسور کرے گا۔

جابر بیان کرتے ہیں کہ میں کھڑا ہوا اور عرض کی: یا رسول اللہ! خواہ یہ گواہی دیتا ہو اشہد ان لا اله الا الله واشہد ان محمداً رسول اللہ۔ پس آپ نے فرمایا: اگر وہ گواہی دیتا ہے کہ اشہد ان لا اله الا الله وان محمداً رسول اللہ تو اس گواہی سے اس کا خون محترم ہوا ہے اور وہ جزیہ سے محفوظ ہوا ہے۔ پھر آپ نے فرمایا: جو میرے

اہل بیتؑ سے بغض و عداوت رکھے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو یہودی محشر کرے گا۔ اس کی وجہ یہ ہے اگر وہ دجال کو پائے گا تو اس کی بیعت کرے گا اور اگر وہ مر گیا تو دجال اس کی قبر میں جائے گا۔ وہ قبر میں اس کی بیعت کرے گا۔

تحقیق میرے رب نے میری پوری امت کو منیٰ میں مصور کر کے مجھے دکھایا ہے اور مجھے ان کے اسماء کے بارے میں بھی ایسا ہی علم عطا فرمایا ہے جیسے جناب آدمؑ کو اسماء کا علم عطا فرمایا تھا۔ پس جب میرے قریب سے اصحابِ رایات گزرتے ہیں تو میں اللہ سے علی علیہ السلام اور اس کے شیعوں کے لیے طلبِ مغفرت کرتا ہوں۔

حنان بن سدر بیان کرتا ہے کہ میں نے یہ حدیث حضرت ابو عبد اللہ جعفر بن محمد الباقر علیہ السلام کے سامنے پیش کی۔ آپؑ نے فرمایا: کیا تو نے اس حدیث کو صدیق سے سنا ہے؟ میں نے عرض کیا: سات راتوں سے میں نے اس کو صدیق سے سنا ہے۔ کہا گیا ہے کہ یہ حدیث میں گمان نہیں کرتا کہ اس کو جس نے بھی مجھ سے سنا ہے اس کا کسی نے انکار نہیں کیا۔

### امیر المؤمنینؑ کا بصرہ سے واپسی پر کوفہ میں خطبہ

﴿قال أخبرني﴾ ابو عبد اللہ محمد بن عمران المرزبانی ﴿قال حدثني﴾ محمد بن موسى بن حماد ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن سهل ﴿قال أخبرنا﴾ هشام عن محمد بن السائب عن ابی مخنف لوط بن يحيى عن الحارث بن فضالة عن عبد الرحمن بن عبيد ابی الكنود قال قدم امير المؤمنين على ابی طالب عليه السلام من البصرة الى الكوفة لاثنتي عشرة ليلة خلت من رجب فاقبل حتى صعد المنبر فحمد الله واثنى عليه ثم قال اما بعد فالحمد لله الذي نصر وليه وخذل عدوه واعز الصادق الحق واذل

الكاذب المبطل عليكم يا اهل المصر بتقوى الله وطاعته من اطاع الله من اهل البيت نبيكم الذين هم اولى بطاعتكم فيما اطاعوا الله من المنتحلين المدعين الغالين الذين يتفضلون بفضلنا ويجاحدوننا وينازعوننا حقنا ويدفعونا عنه وقد ذاقوا وبال ما اجرموا فسوف يلقون غيا انه قد قعد عن نصرى رجال منكم فانا عليكم عاتب فاهجروهم واسمعوهم ما يكرهون حتى يعبثوا او نرى منهم ما نرضى، قال فقام اليه مالك بن حبيب التميمى ثم اليربوعى وكان صاحب شرطته فقال والله انى لأرى الهجر وسماع الكره لهم قليلا والله لئن امرتنا لقتلنهم فقال له امير المؤمنين يا مالك جزت المدى وعدوت الحق واغرقت فى النزاع فقال يا امير المؤمنين (ع) لبعض الغشم ابليغ فى امور يثوبك فى مهادنة الاعادى فقال امير المؤمنين ليس هكذا قضاء الله يا ملك قال الله تعالى النفس بالنفس فما بال الغشم وقال سبحانه (ومن قتل مظلوما فقد جعلنا لوليه سلطانا فلا يسرف فى القتل انه كان منصورا)- فقام اليه ابو بردة ابن عوف الازدى وكان عثمانيا تخلف عنه يوم الجمل وحضر معه يوم صفين نية فى نصرته فقال يا امير المؤمنين رأيت القتلى حول عائشة وطلحة والزبير قتلوا فقال امير المؤمنين عليه السلام قتلوا بما قتلوا شيعتى وعمالى وبقتلهم اخار بيعة العبدى رحمه الله فى عصابة المسلمين قالوا لا ننكث البيعة ولا نغدر كما غدر ثم فوثبوا عليهم فقتلوهم ظلما وعدوانا فسألتهم ان يدفعوا الى قتلة اخوانى منهم لقتلهم بهم ثم كتاب الله بينى وبينهم قالوا على وقاتلونى وفى اعناقهم بيعتى ودماء نحو الف من شيعتى فقتلتهم بذلك افى شك انت من ذلك فقال قد كنت فى شك واما لأن فقد عرفت واستبان خطأ القوم فانك

جمل میں سب سے پہلے میدان میں اترنے والا تھا۔ پس اس نے کہا: خدا کی قسم میں ان سے ان نامناسب کو دیکھوں گا اور مکروہ سنوں گا لیکن بہت کم۔ خدا کی قسم! اگر آپ ہمیں حکم دیں تو ہم ضرور بہ ضروران سے جنگ کریں گے۔

پس امیر المومنینؑ نے فرمایا: اے مالک! تو نے چھری سے بدلہ دیا، حق سے عداوت کی اور تو نے اپنے آپ کو (حق کے ساتھ) نزع میں غرق و برباد کر دیا۔ پس مالک نے عرض کیا: یا امیر المومنین! بعض پر ظلم ہوا ہے پس آپ اپنے امور میں کسی کو صلح کروانے میں نائب بنا کر بھیج دیں۔ پس امیر المومنینؑ نے فرمایا: اے مالک! اب اللہ تعالیٰ کا فیصلہ یہ نہیں ہے کہ صلح کی جائے۔ اے مالک! اللہ تعالیٰ نے فرمایا: النفس بنفس، جان کے بدلے جان ہے۔ پس اب اس ظلم کی کیا پروا۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: جو کوئی مظلوم مارا جائے پس ہم نے ان کے ولی کے لیے سلطان قرار دیا ہے (یعنی اس کو حق دیا ہے۔ پس وہ اصراف نہ کرے پس تحقیق اس کی مدد کی جائے گی) اس دوران ابو بردہ بن عوف ازدی کھڑا ہوا جو کہ عثمانی تھا اور جب جمل میں سے ان سے الگ ہوا تھا اور جب صفین میں آپ کے ساتھ آپ کی مدد کی نیت سے ملا تھا۔ پس اس نے کہا: اے امیر المومنین! ہم نے جب جمل میں حضرت عائشہ کے ارد گرد مقتولوں کو دیکھا۔ طلحہ اور زبیر کو بھی دیکھا ہے کہ جن کو قتل کیا گیا ہے کیا وہ مقتول نہیں ہیں؟ آپ نے فرمایا: ہمارے شیعوں کو جو قتل کیا گیا تھا ان کو ان کے بدلے میں قتل کیا گیا ہے اور انھوں نے مسلمانوں کی جماعت میں بیعت کو توڑا ہے۔ ان سب نے کہا کہ ہم نے بیعت نہیں توڑی اور نہ ہم نے خیانت کی جیسا کہ تم لوگوں نے خیانت کی ہے۔ ان پر ٹوٹ پڑے اور ان کو ظلم و عداوت سے قتل کیا گیا۔ میں نے ان سے سوال کیا تھا کہ میرے بھائیوں کے قاتل کو میرے حوالے کرو تا کہ میں ان کو ان کے بدلے میں قتل کروں میرے اور ان کے درمیان کتاب خدا تھی۔ وہ میرے خلاف ہوئے اور میرے مقابلے میں جنگ

کے لیے آمادہ ہو گئے اور ان کی گردنوں پر نیری بیعت اور میرے ایک ہزار شیعہ کا خون بھی تھا پس میں نے ان سے اس وجہ سے جنگ کی۔ کیا تمہیں اس کے بارے میں شک ہے۔ پس اس نے کہا: مجھے اس کے بارے میں شک تھا لیکن اب میں جان چکا ہوں اور میرے لیے واضح ہو گیا ہے وہ قوم غلطی پر تھی اور تحقیق بلاشبہ آپ حق پر تھے۔

اس کے بعد آپ منبر سے اترنا چاہتے تھے کہ لوگوں کی ایک جماعت کھڑی ہو گئی اور انہوں نے باتیں کرنا شروع کر دیں۔ جب آپ نے ان کو دیکھا تو آپ اتر آئے وہ سب بیٹھ گئے اور انہوں نے باتیں کرنا بند کر دیں۔ ابو کنود بیان کرتا ہے کہ ابو بردہ صفین میں آپ کے ساتھ تھا لیکن آپ سے منافقت کرتا تھا اور معاویہ کے لیے پوشیدہ طور پر جاسوسی کرتا تھا۔ جب معاویہ کو واضح ہوا تو معاویہ نے فلوچہ میں قطع تعلق کر لیے اور وہ اس پر کریم تھا۔

### جناب سیدہ علیہا السلام کا محشر میں آنا

﴿قال حدثنا﴾ ابو جعفر محمد بن علی بن موسیٰ ﴿قال حدثنا﴾ ابی ﴿قال حدثنا﴾ علی بن ابراہیم بن ہاشم عن ابيه عن ابن ابی عمیر عن ابان بن عثمان عن ابی جعفر بن محمد بن علی عن ابی عبد اللہ جعفر ابن محمد (ع) اذا كان يوم القيمة جمع الله الاولين والآخرين في صعيد واحد فينادى مناد غصوا ابصاركم ونكسوا رؤسكم حتى تجوز فاطمة بنت محمد (ص) الصراط قال فتغض الخلائق ابصارهم فتأتى فاطمة (ع) علی نجيب من نجب يشيعها سبعون الف ملك فتقف موقفا شريفا من مواقف القيمة ثم تنزل عنه نجيبها فتأخذ قميص الحسين بن علی بيدها مضمخا بدمه وتقول يارب هذا قميص ولدى وقد علمت ما صنع به فيأتيها النداء

من قبل الله عزوجل يافاطمه لك عندى الرضا فتقول يارب انتصرلى من قاتله فيأمر الله تعالى عنقاً من النار فتخرج من جهنم فتلتقط قتلة الحسين بن على عليه السلام كما يلتقط الطير الحب ثم يعود العنق بهم الى النار فيعذبون فيها بانواع العذاب ثم تركب فاطمة (ع) نجيبها حتى تدخل الجنة ومعها الملائكة المشيعون لها وذريتها بين يديها واوليائهم من الناس عن يمينها وشمالها-

**تصحيح نمبر 6:** (بخذف اسناد)

حضرت امام ابو عبد اللہ جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام فرماتے ہیں: جب قیامت کا دن ہوگا اللہ تعالیٰ تمام اڈلیں و آخرین کو ایک میدان میں جمع فرمائے گا۔ ایک منادی آواز دے گا (اے اہل محشر) اپنی اپنی آنکھوں کو بند کرو اور اپنے سر جھکا لو تاکہ حضرت فاطمہ علیہا السلام بنت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پل صراط سے گزر جائیں۔ (امام فرماتے ہیں) کہ ساری مخلوق اپنی اپنی آنکھیں بند کر لے گی۔ پس جناب فاطمہ علیہا السلام جنت کی اونٹنیوں میں سے ایک ناقہ پر سوار ہو کر تشریف لائیں گی۔ ان کے پیچھے ستر ہزار فرشتے ہوں گے۔ وہ ناقہ قیامت کے بہترین مقاموں میں سے ایک مقام پر کھڑا ہوگا۔ پھر بی بی پاک اس ناقہ سے نیچے تشریف فرما ہوں گی اور آپ حسین بن علی کی قمیص جو آپ کے پاک خون سے غلطان ہوگی کو ہاتھ میں لے کر بارگاہِ خدا میں آواز دیں گیں۔ اے میرے پروردگار! یہ میرے بیٹے کی قمیص ہے اور تو جانتا ہے کہ میرے بیٹے کے ساتھ کیا سلوک کیا گیا تھا۔ پس خداوند کریم کی طرف سے آواز آئے گی: اے فاطمہ! آج میں آپ کو خوش کروں گا۔ پس بی بی پاک فرمائیں گیں: اے میرے رب! میرے بیٹے کے قاتلوں سے آج میرے لیے بدلہ لے۔ اللہ تعالیٰ آگ کی ایک لمبی گردن والے جانور کو حکم دے گا اور وہ جہنم سے باہر آئے گا۔ پس وہ امام حسین علیہ السلام کے قاتلوں کو محشر سے اس طرح چن لے گا جیسے

پرنده دانہ چن لیتا ہے۔ پھر وہ جانوران سب کو ساتھ لے کر جہنم میں چلا جائے گا۔ پس وہاں ان کو مختلف قسم کے عذاب میں سے ان کو عذاب دیا جائے گا۔ پھر بی بی پاک دوبارہ اپنی ناثہ پر سوار ہو کر جنت میں جائیں گی اور ان کے ساتھ فرشتے ہوں گے اور آپ کی ذریت پاک آپ کے سامنے ہوگی اور لوگوں میں سے آپ کے شیعہ آپ کے دائیں بائیں ہوں گے۔

### اے شیعو! تم درختوں کی مانند ہو

﴿قال أخبرني﴾ ابوبکر محمد بن عمر الجعابی ﴿قال حدثنا﴾ ابوعلی الحسین بن محمد الکندی ﴿قال حدثنا﴾ عمر بن محمد بن الحارث عن أبيه محمد بن الحارث ﴿قال حدثني﴾ ..... بن الحضیرة عن أبيه قال قال امیر المؤمنین علی بن ابی طالب لشیعته کونوا فی الناس کالنحلة فی الطیر لیس شیعی من الطیر الا وهو یتضعفها ولا تعلمون ما فی اجوافهما من البرکة لم تفعلوا ذلك بها خالطوا الناس بالسنتکم واجسادکم وزالوهم بقلوبکم واعمالکم لکل امرء ما اکتسب وهو یوم القیمة مع من احب-

حدیث نمبر 7: (بخلف-اسناد)

حضرت امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے اپنے شیعوں سے فرمایا: تم لوگ اس کھجور کے درخت کی مانند ہو کہ وہ فضا میں بلند ہوتا ہے اور اس پر پرنده نہیں آتے مگر یہ کہ اس کو وہ کمزور سمجھتے ہیں لیکن جو اس کے اندر برکت ہے وہ اس کو نہیں جانتے اور وہ اس برکت کو حاصل کرنے کے لیے اقدام بھی نہیں کرتے۔ تم لوگوں کے درمیان زبان اور جسموں سے مل کر رہو اور اپنے دل اور اعمال کو ان سے جدا رکھو کیونکہ ہر بندہ جو کسب کرے گا وہ اس کے ساتھ مشہور ہوگا اور جس سے محبت کرے گا وہ اس کے ساتھ رہے گا۔

## مالک بن دینار کے اشعار

﴿قال أخبرني﴾ ابو الحسن احمد بن ابراهيم الكاتب ﴿قال حدثنا﴾  
 ابو علي محمد بن علي الاسكافي ﴿قال حدثني﴾ محمد بن احمد  
 الترمذي ﴿قال حدثنا﴾ عميد الله بن عمر القواريري ﴿قال حدثنا﴾ جعفر بن  
 سليمان الضبعي قال سمعت مالك بن دينار يقول اتيت الجبانة فوقفت  
 عليها قلت-

أتيت القبور فناديتها      فابن المعظم والمحتقر  
 وابن الملي اذا ما دعا      وابن العزيز اذا ما افتخر  
 وابن المدل بسلطانه      وابن القوي اذا ما قدر

قال فاجابني صوت من ناحية المقابر ولا اري صورة:

تفانوا جميعا فما مختبر      فما توا جميعا ومات الخبر  
 تروح وتغدو بنات الشرى      فتمحو محاسن تلك الصور  
 فياساتلي عن اناس مضوا      أمالك فيما ترى معتبر  
 وصلى الله على سيدنا محمد وآله الطاهرين وسلم تسليماً-

تصحيح نمبر 8: (بخلاف اسناد)

جناب جعفر بن سليمان <sup>حنبلی</sup> نے بیان کیا ہے کہ میں نے مالک بن دینار سے سنا وہ  
 بیان کرتا ہے میں قبرستان میں آیا اور قبرستان میں کھڑے ہو کر میں نے کہا:

أتيت القبور فناديتها      فابن المعظم والمحتقر  
 ”وہ اپنے آپ میں بڑا جاننے والے اور دوسروں کو حقیر جاننے  
 والے کہاں ہیں۔“



واين الملى اذا ما دعا واين العزيز اذا ما افتخر  
 ”وہ عقل مندی کا دعویٰ کرنے والے کہاں ہیں اور مقامِ فخر میں اپنے  
 آپ کو عزیز جاننے والے کہاں ہیں۔“

واين المدل بسلطانه واين القوى اذا ما قدر  
 ”اپنی حکومت پر غرور کرنے والے کہاں ہیں اور اپنی طاقت پر فخر  
 کرنے والے قوی کہاں ہیں۔ پس قبر میں سے آواز آئی جبکہ آواز  
 دینے والا مجھے نظر نہ آیا۔“

تفانوا جميعا فما مختبر فما توا جميعا ومات الخبير  
 ”سب فنا ہو گئے ہیں۔ کوئی بتانے والا نہیں سب مر گئے ہیں اور ان  
 کی خبریں بھی ختم ہو گئی ہیں۔“

تروح وتغدو بنات الثرى فتمحو محاسن تلك الصور  
 ”وہ مٹی کے نیچے صبح و شام بسر کر رہے ہیں اور مٹی نے ان کی حسین  
 صورتوں کو ختم کر دیا ہے۔“

فيا سائلنى عن اناس مضوا امالك فيما ترى معتبر  
 ”پس اے ہم سے سوال کرنے والے! لوگوں سے پوشیدہ رہو کیا  
 جو کچھ تو نے دیکھا ہے وہ تیرے لیے قابلِ عبرت نہیں ہے۔  
 وصلی اللہ علی محمد وآلہ الطاہرین وسلم تسلیماً

## مجلس نمبر 16

[ بروز ہفتہ ۱۰ شعبان سال ۱۴۰۷ھ ہجری قمری ]

دنیا میں پرہیز کرنے والوں کے لیے طوبیٰ ہے

حدثنا الشيخ المفيد ابو عبد الله محمد بن محمد النعمان ادام الله عزه ﴿قال أخبرني﴾ ابو الحسن علي بن خالد المراءى ﴿قال حدثنا﴾ الحسين بن محمد الزرازي ﴿قال حدثني﴾ ابو عبد الله جعفر بن عبد الله العلوي المحمدي ﴿قال حدثنا﴾ يحيى بن هاشم الغساني عن ابي عاصم النبيل عن سفيان عن ابي اسحاق عن علقمة بن قيس عن نوف البكالي قال بت ليلة عند امير المؤمنين علي بن ابي طالب عليه السلام فرأيتہ يكثر الاختلاف من منزله وينظر الى السماء قال فدخل كبعض ما كن يدخل قال انائم انت ام راقم فقلت بل راقم يا امير المؤمنين ما زات ارمك منذ الليلة بعيني وانظر ما تصنع قال يانوف طوبى للزاهدين في الدنيا الراغبين في الآخرة قوم يتخذون ارض الله بساطاً وترايه وساداً وكتابه شعاراً ودعاه دثاراً ومائه طيباً يقرضون الدنيا قرضاً على منهاج المسيح (ع) وان الله تعالى اوحى الى عيسى (ع) يا عيسى عليك بالمنهاج الأول يالحق ملاحق المرسلين قل لقومك يا اخا المنذرين ان لا تدخلوا بيتاً من بيوتى الا بقلوب طاهرة وايد نقيه وابصار خاشعة فاني لا اسمع من داع دعائى ولأحد من عبادى عنده

مظلّمه ولا استجيب له دعوة ولى قبله حق لم يردّه الى فان استطعت ان لا تكون عريفاً ولا شاعراً ولا صاحب كربة ولا صاحب عرطبة فافعل فان داود (ع) رسول رب العالمين خرج ليلة من اللياالى فنظر فى نواحي السماء ثم قال واللّه رب داود ان الساعة لساعة ما يوافقها عبد مسلم يسأل فيها خيراً الا اعطاه اياه الا ان يكون عريفاً او شاعراً او صاحب كربة او صاحب عرطبة -

### تصحيح نمبر 1: (بخلاف اسناد)

جناب نوف البرکالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں ایک رات امیر المؤمنین علی علیہ السلام کے پاس تھا، پس میں نے آپؑ کو دیکھا کہ آپؑ بار بار اپنی جگہ پر کروٹیں لے رہے ہیں اور آسمان کی طرف دیکھ رہے ہیں۔ پھر آپؑ کے دل میں کچھ خیال آیا اور آپؑ نے مجھ سے فرمایا: کیا تو سو گیا ہے یا جاگتا ہے؟ پس میں نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین! میں ابھی جاگ رہا ہوں کیا بات ہے آپؑ ابھی تک جاگ رہے ہیں اور میں جو کچھ آپؑ کر رہے ہیں دیکھ رہا ہوں۔

آپؑ نے فرمایا: اے نوف! جو لوگ دنیا میں پرہیزگاری کرتے ہیں اور آخرت کی طرف رغبت رکھتے ہیں ان کے لیے طوبیٰ ہے۔ وہ قوم جو اللہ کی زمین کو اپنے لیے بچھونا قرار دیتے ہیں اور مٹی کو اپنا بھکیہ اور کتاب کو اپنا شعار اور دعا کو اپنا اوڑھنا اور پانی کو اپنے لیے حیات اور جناب عیسیٰ علیہ السلام کے راستے پر چل کر اس دنیا کو قرض دیتے ہیں یعنی اس کی خدمت کرتے ہیں تحقیق اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی:

”اے عیسیٰ! آپؑ کے لیے پہلے لوگوں کا راستہ ہے اور آپؑ کے ساتھ دوسرے مرسلین کو ملحق کیا جائے گا۔ پس اپنی قوم سے کہہ دیں: اے ڈرنے والوں کے بھائیو! میرے گھر میں کوئی بندہ داخل نہیں ہو سکتا مگر وہ جس کا دل پاک ہو اور اس کے ہاتھ محفوظ

ہیں اور اس کی آنکھیں ڈرنے والی ہیں۔ پس میں ہر پکارنے والے جو مجھے پکارے میں اس کی دعا نہیں سنتا اور میں اپنے بندوں میں سے کسی ظالم کی دعا نہیں سنتا اور میں اس کی دعوت کو مستجاب نہیں کرتا حالانکہ میں نے دعا کو قبول کرنا اپنے لیے لازم قرار دیا ہے اس کو رد نہیں کرتا۔ اگر تیرے لیے ممکن ہو تو عریف نہ ہو (یعنی رئیس نہ ہو) شاعر نہ ہونا صاحبِ غم نہ ہو صاحبِ غیبت نہ ہو تو پھر جو کچھ دل چاہے کرو۔ پس حضرت داؤد علیہ السلام رسول تھے (یعنی خدا کی طرف سے مبعوث تھے) وہ ایک رات گھر سے باہر نکلے۔ انہوں نے آسمان کی طرف دیکھا۔ پھر فرمایا: مجھے قسم ہے اس اللہ کی جو داؤد کو پالنے والا ہے۔ یہ وہ وقت ہے جب بندہ مسلمان کو یہ وقت نصیب ہو جائے گا اور وہ اس وقت میں جو سوال کرے گا اس کو عطا کیا جائے گا، مگر یہ وہ عریف نہ ہو شاعر نہ ہو صاحبِ غم و مصیبت نہ ہو اور صاحبِ غیبت نہ ہو۔

### امیر المؤمنینؑ نے حلوہ کھانے سے انکار فرمایا

﴿قال أخبرني﴾ ابو الحسن علی بن بلال المہلبی ﴿قال حدثنا﴾ عبد اللہ ابن راشد الاصفہانی ﴿قال حدثنا﴾ ابراہیم بن محمد الشافعی ﴿قال أخبرنا﴾ احمد بن شمر ﴿قال حدثنا﴾ عبد اللہ بن میمون المکی مولیٰ بنی مخزوم عن جعفر الصادق علیہ السلام بن محمد الباقر علیہ السلام عن ابيہ ان امیر المؤمنین (ع) اتی بخبیص فابی ان یاکله فقالوا له اتحرمه قال لا ولكنی اخشى ان تتوق الیه نفسی فاطلبه ثم تلا هذه الایة اذہبتم طیباتکم فی حیوتکم الدنیا واستمتعتم بها۔

تحدیث نمبر 2: (بخلاف اسناد)

حضرت امام ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے والد امام محمد باقر علیہ

السلام سے نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ امیر المؤمنین علی علیہ السلام کی خدمت اقدس میں کھجور اور گھی سے تیار شدہ طلوہ پیش کیا گیا۔ پس آپ نے اس کے کھانے سے انکار کر دیا۔ لوگوں نے عرض کی: یا امیر المؤمنین! کیا آپ اس کو اپنے لیے حرام قرار دیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: یہ حرام نہیں ہے لیکن میں اس کو نہیں کھاؤں گا۔ مجھے خوف ہے کہ کہیں میرا نفس اس کے کھانے کا شائق، خواہش مند نہ ہو جائے۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی:

اذهبتم طيباتكم في حياتكم الدنيا واستمتعتم بها  
”تم نے سارے کے سارے مزے دنیا میں ہی لے لیے ہیں اور  
آرام کر لیا ہے۔“

### نبی اکرمؐ کا آخری خطبہ

﴿قال أخبرنا﴾ ابو الحسن علی بن محمد الکاتب ﴿قال حدثني﴾ الحسن بن علی الزعفرانی ﴿قال حدثنا﴾ ابراہیم بن محمد الثقفی ﴿قال حدثني﴾ ابو عمرو وحفص بن عمر الفراء ﴿قال حدثنا﴾ زید بن الحسن الانماطی عن معروف بن خربوذ قال سمعت ابا عبد الله مولى العباس يحدث ابا جعفر محمد بن علی علیہ السلام قال سمعت ابا سعید الخدری يقول آخر خطبة خطبنا بها رسول الله (ص) لخطبة خطبنا في مرضه الذي توفي فيه خرج متوكاء على على بن ابي طالب عليه السلام وميمونة مولاته فجلس على المنبر ثم قال ايها الناس اني تارك فيكم الثقلين وسكت فقام رجل فقال يا رسول الله ما هذان الثقلان فغضب حتى احمر وجهه ثم سكن وقال ما ذكرتهما الا وانا اريد ان اخبركم بهما ولكن ربوت فلم استطع سبب طرفه بيد الله وطرف بايديكم تعملون فيه كذا الا وهو القرآن والثقل

الأصغر - اهل بيتي ثم قال و ايم الله انى لاقول لكم هذا ورجال فى اصلاب  
 اهل الشرك ارجى عندى من كثير منكم ثم قال والله لا يحبهم عبداً الا  
 اعطاه الله نوراً يوم القيمة حتى يرد على الحوض ولا يبغضهم عبداً الا  
 احتجب الله عنه يوم القيمة فقال ابو جعفر عليه السلام ان ابا عبد الله ياتينا  
 بما يعرف -

تہذیب نمبر 3: (بخزف اسناد)

جناب ابوسعید خدری نے بیان کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو  
 آخری خطبہ ہمارے سامنے فرمایا اور وہ خطبہ تھا جو آپ نے اپنے مرض الموت میں فرمایا  
 تھا۔ آپ نعلی ابن ابی طالب علیہ السلام اور اپنے غلام میمونہ کے کندھوں کا سہارا لے کر باہر  
 تشریف لائے۔ پس آپ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور آپ نے یوں فرمایا:  
 اے لوگو! میں تمہارے درمیان دو گراں قدر چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں۔ پھر آپ  
 خاموش ہو گئے۔ اس کے بعد ایک شخص کھڑا ہوا۔ عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ دو گراں قدر  
 چیزیں کون سی ہیں؟ پس آپ غضب ناک ہو گئے اور آپ کا چہرہ انور سرخ ہو گیا۔ پھر آپ  
 ٹھیر گئے۔ پھر آپ نے فرمایا: (میں جو کچھ ذکر کیا ہے وہ نہیں ہے مگر یہ کہ میں تم لوگوں کو یہ  
 خبر دینا چاہتا ہوں لیکن میں نے غور و فکر کیا کہ میں اس کی استطاعت نہیں رکھتا اس کے بعد  
 فرمایا) ایک سبب وہ ہے کہ جس کا ایک سرا اللہ کے ہاتھ میں ہے اور دوسرا تمہارے  
 ہاتھوں میں ہے۔ تم اس پر نعل بھی کرتے ہو وہ قرآن کریم ہے جو اللہ کی کتاب ہے۔ جو  
 نعل اکبر ہے اور دوسری نعل اصغر ہے وہ میرے اہل بیت ہیں۔ پھر آپ نے فرمایا: مجھے  
 خدا کی قسم! یہ جو میں نے آپ سے کہا ہے یہ خود آپ لوگوں کے لیے اور دوسرے تمام کے  
 لیے ہے خواہ وہ مشرکوں کے صلہوں میں ہی کیوں نہ ہوں اور تم میں سے اکثر اس سے منکر  
 ہو جائیں گے۔

پھر آپ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میرے اہل بیت سے کوئی بندہ محبت نہیں کرے گا مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن ایک نور عطا فرمائے گا اور وہ میرے پاس حوض کوثر پر آئے گا اور جو شخص ان کے ساتھ بغض و عداوت رکھے گا قیامت کے دن وہ خدا کے سامنے نہیں آسکے گا۔ یعنی وہ اس کی رحمت میں داخل نہیں ہوگا۔ پس ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا: تحقیق ابو عبد اللہ علیہ السلام ہمارے پاس آئے اور ہمیں اس کی معرفت عطا فرمائی۔

### حضرت سلمان فارسیؓ اور کوفہ کا ایک نوجوان

﴿قال أخبرني﴾ ابو القاسم جعفر بن محمد رحمه الله عن محمد بن عبد الله بن جعفر الحميري عن أبيه عن احمد بن محمد بن عيسى عن ابن ابي عمير عن عمر بن يزيد عن ابي عبد الله عليه السلام قال مر سلمان رضی اللہ عنہ علی الحدادین بالكوفة فرأى شابا قد صعق والناس قد اجتمعوا حوله فقالوا يا ابا عبد الله هذا شاب قد صرع فلو قرأت في اذنه قال فدنا منه سلمان فلما رآه الشاب افاق وقال يا ابا عبد الله ليس بي ما يقول هؤلاء القوم ولكني مررت بهؤلاء الحدادين وهم يضربون المرزبات فذكرت قوله تعالى ولهم مقامع من حديد فذهب عقلي خوفا من عقاب الله تعالى فاتخذته سلمان اخا ودخل قلبه حلاوة محبته في الله تعالى فلم يزل معه حتى مرض الشاب فجاءه سلمان فجلس عند رأسه وهو يوجد بنفسه فقال يا مالک الموت ارفق باخي فقال ملك الموت يا ابا عبد الله بكل مؤمن رفيق -

حاشیہ نمبر 4: (بخلاف استاد)

حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جناب سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کوفہ کے لوہاروں کے قریب سے گزرے۔ آپ نے وہاں ایک نوجوان کو دیکھا جو زور زور

سے چیخ رہا تھا اور لوگ اس کے ارد گرد جمع تھے۔ لوگوں نے جناب سلمانؓ سے کہا: اے ابو عبد اللہ! اس نوجوان کو مرگی ہوگئی ہے، اگر آپ اس کے کان میں کوئی دم پڑھیں تو یہ تندرست ہو سکتا ہے۔ راوی بیان کرتا ہے: جناب سلمانؓ اس نوجوان کے قریب ہوئے۔ جب اس نوجوان نے آپ کو دیکھا اور اس کو افاقہ ہوا تو اس نے کہا: اے ابو عبد اللہ! جو کچھ یہ لوگ کہہ رہے ہیں مجھے وہ کچھ نہیں ہے، لیکن میں ان لوہاروں کے قریب سے گزرا ہوں جو اپنے لوہے کی سلاخوں کو کوٹ رہے تھے۔ پس مجھے اللہ تعالیٰ کا وہ فرمان یاد آ گیا جس میں اس نے ارشاد فرمایا: ”ان کے لیے لوہے کے گرز ہوں گے“ پس خدا کے عذاب کے خوف سے میری عقل معطل و مفلوج ہوگئی تھی۔ پس جناب سلمانؓ نے اس نوجوان کو اپنا بھائی بنا لیا۔ اس کے دل میں اللہ کی محبت کی حلاوت کو پیدا کیا۔ وہ آپ سے جدا نہ ہوا یہاں تک کہ وہ بیمار ہوا اور پھر مر گیا۔ پس آپ اس کے سر کی طرف اس کے قریب بیٹھے اور اس سے پیار کرنے لگے اور آپ نے ملک الموت سے فرمایا: میرے بھائی سے نرمی کرنا، پس ملک الموت نے فرمایا: اے ابو عبد اللہ! میں ہر مومن کے ساتھ نرمی کرنے والا ہوں۔

### نماز کے حقوق کی رعایت کے فوائد

﴿قال أخبرني﴾ ابو بکر محمد بن عمر الجعابی ﴿قال حدثنا﴾ ابو العباس احمد بن سعید بن عفدة ان احمد بن يحيى بن زكريا حدثهم ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن علي ﴿قال حدثنا﴾ ابو بدر عن عمرو عن يزيد ابن مرة عن سويد بن غفلة عن علي بن ابي طالب عليه السلام قال قال رسول الله (ص) ما من عبد اهتم بمواقيت الصلوة مواضع الشمس الا وضعت له الروح عند الموت وانقطاع الهموم والأحزان والنجاة من النار كئنا مرة رعاة الابل فصرنا اليوم رعاة الشمس -



تحدیث نمبر 5: (بخذف اسناد)

حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا: جو شخص نماز کے اوقات اور سورج کے مواضع کا اہتمام کرے گا میں اس کی موت کے وقت اس کی آسانی کا ضامن ہوں اور اس کے غم و حزن کے دور کرنے اور جہنم سے نجات کا ضامن ہوں۔ ہم اؤنٹ رعایت کرتے ہیں تاکہ ہم سورج کی رعایت کر سکیں۔

### رنگین مزاج بندہ

﴿قال أخبرني﴾ ابو الحسن علی بن احمد بن ابراہیم الکاتب ﴿قال حدثنا﴾ ابو علی محمد بن ہمام الاسکافی ﴿قال حدثنا﴾ عبد اللہ بن جعفر الحمیری ﴿قال حدثني﴾ احمد بن ابی عبد اللہ البرقی ﴿قال حدثني﴾ القاسم بن یحییٰ عن جدہ الحسن بن راشد عن محمد بن مسلم عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال اعلموا ان اللہ تعالیٰ یبغض من خلقه المتلون فلا تزولوا عن الحق واهله فان من استبد بالباطل واهله هلك وفاته الدنيا وخرج منها۔

تحدیث نمبر 6: (بخذف اسناد)

حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا: اے لوگو! جان لو تحقیق اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں سے اس بندے کو پسند نہیں کرتا جو رنگین مزاج ہو۔ وہ حق سے الگ ہو جائے گا۔ پس جو شخص باطل اور باطل پرستوں کے نزدیک رہے گا وہ ہلاک ہو جائے گا۔ اس کو دنیا برباد کر دے گی اور وہ اس سے نکل جائے گا۔

احق سے نیکی کرنے کے بارے میں

﴿قال أخبرني﴾ ابو حفص عمر بن محمد الصیرفی ﴿قال حدثنا﴾

ابوالحسن احمد بن الحسن الصوفی ﴿قال حدثنا﴾ عبد اللہ بن مطیع ﴿قال  
 حدثنا﴾ خالد بن عبد اللہ عن ابی لیلی عن عطیة عن کعب الأخبار قال  
 مکتوب فی التوراة من صنع معروف الی احمق فہی خطیة تکتب علیہ -  
 وصلى الله على محمد وآله الطيبين الطاهرين وسلم تسليماً

حدیث نمبر 7: (بخلاف اسناد)

کعب الاخبار سے روایت ہے کہ تورات میں یہ لکھا ہوا ہے: ”جو کسی احمق سے نیکی  
 کرے گا اس نے خطا کی ہے۔“

وصلى الله على محمد وآله الطيبين الطاهرين وسلم تسليماً -

## مجلس نمبر 17

[ بروز ہفتہ ۷ اشعبان سال ۱۴۰۷ ہجری قمری ]

### خوف اور اُمید کا ایک دل میں جمع ہونا

سمعه ابو الفوارس وحده و سمعته و ابو محمد عبدالرحمن بن علی  
النیشابوری بقرآۃ سیدنا الجلیل المفید ادام اللہ تأییدہ حدثنا الشیخ الجلیل  
المفید محمد بن محمد بن النعمان اید اللہ عزہ قال أخبرنی المفید ابو عبد اللہ  
محمد بن عمران المرزبانی قال أخبرنی ابو عبد اللہ محمد بن احمد  
الحکیمی ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن اسحاق الصاغانی ﴿قال أخبرنی﴾  
سليمان بن ايوب ﴿قال حدثنا﴾ جعفر بن سليمان عن ثابت عن انس قال  
مرض رجل من الانصار فأتاه النبي (ص) يعوذه فوافقه وهو في الموت فقال  
كيف تجدك قال اجدني ارجو رحمة ربي واتخوف من ذنوبي فقال النبي  
(ص) ما اجتمعتا في قلب عبد في مثل هذا الموطن الا اعطاه الله رجائه  
وآمنه ما يخافه -

تصحيح نمبر 1: (بخذف اسناد)

جناب ثابت رضی اللہ عنہ نے جناب انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی بیان کرتے  
ہیں: انصار میں سے ایک شخص مرض الموت میں مبتلا تھا۔ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ  
وسلم اس کے پاس تشریف لائے تاکہ اس کی عیادت فرمائیں۔ وہ موت کی کش مکش میں

تھا۔ آپ نے اس سے پوچھا: آپ اپنے کو کیسا پارہے ہیں؟ اس نے عرض کیا: میں اپنے آپ کو ایسا محسوس کر رہا ہوں کہ مجھے اپنے رب کی رحمت کی اُمید بھی ہے اور اپنے گناہوں کے عذاب کا خوف بھی ہے۔

پس رسول خدا نے فرمایا: جس مومن بندے کے دل میں یہ دونوں چیزیں برابر ہوں گی اللہ اس کو امید عطا کرتا ہے اور اس کو خوف سے امن عطا فرماتا ہے۔

### مولانا علی علیہ السلام رسول کے اسرار کے عالم تھے

﴿قال أخبرني﴾ ابو الحسن علی بن محمد بن حبیش الکاتب ﴿قال حدثنا﴾ الحسن بن علی الزعفرانی ﴿قال حدثنا﴾ ابراہیم بن محمد الثقفی ﴿قال حدثنا﴾ المسعودی ﴿قال حدثنا﴾ یحییٰ بن سالم العبدی ﴿قال حدثنا﴾ میسرۃ عن المنہال بن عمر عن زر بن حبیش قال مر علی بن ابی طالب علیہ السلام علی بغلة رسول اللہ (ص) وسلمان فی ملاء فقال سلمان رحمہ اللہ الا تقومون تأخذون بحجزته تسألونه فواللہ الذی فلق الحبۃ ویرء النسمة لایخبرکم سر نبیکم احمد غیرہ وانہ لعالم الأرضص وزرہا والیہ تسکن ولو قد فقد تموہ لفقتم العلم وانکرتم الناس۔

تہذیب نمبر 2: (بخذ اسناد)

جناب زر بن حبیش رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے: جناب امیر المؤمنین علی علیہ السلام رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خچر پر تشریف فرما تھے اور راستے سے گزر رہے تھے۔ جناب سلمان فارسیؓ آپ کے پیچھے تھے۔ پس انہوں نے فرمایا: اے لوگو! آگاہ ہو جاؤ! اٹھو اور اس شخص کے دامن کو پکڑو اور اس سے سوال کرو۔ مجھے قسم ہے اس ذات کی جو دانہ کو شگافیتہ کر کے ننھا سا پودا باہر نکالتا ہے۔ اس شخص کے علاوہ تم کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم کے سرار و رموز کے بارے میں کوئی دوسرا خبر نہیں دے سکتا۔ اور یہ زمین اور اس کا بھی عالم ہے اور وہ اس کی وجہ سے ہی سکون پذیر ہے۔ اور اگر تم نے اسے کھودیا تو گویا علم کو تو نے کھودیا ہے اور تم لوگ اس کا اکثر انکار کرتے ہو۔

### لوگوں نے ولایت کو ترک کر دیا ہے

﴿قال أخبرني﴾ ابو الحسن علی بن بلال المہلبی ﴿قال حدثنا﴾ عبد اللہ بن راشد الاصفہانی ﴿قال حدثنا﴾ ابراہیم بن محمد الشقیفی ﴿قال أخبرنا﴾ اسماعیل بن صبیح ﴿قال حدثنا﴾ سالم بن ابی سالم البصیر عن ابی ہرون العبیدی قال كنت اری رأی الخوارج لا رأی لی غیرہ حتی جلست الی ابی سعید الخدری رحمہ اللہ فسمعتہ یقول امر الناس بخمس فعملوا باربع وترکوا واحدة فقال له رجل یا ابا سعید ما هذه الأربع التي عملوا بها قال الصلوة والزکوة والحج وصوم شهر رمضان قال فما الواحدة التي ترکوها قال ولایة علی بن ابی طالب علیہ السلام قال الرجل وانها لمفترضة قال ابو سعید نعم ورب الکعبة قال الرجل فقد کفر الناس اذن قال ابو سعید فما ذنبی -

### تصبیح نمبر 3: (بخلاف اسناد)

جناب ابو ہارون عبیدی نے بیان کیا ہے کہ مجھے خوارج کے عقائد کا علم ہوا میری رائے بھی وہی تھی۔ پس میں ابو سعید خدری رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ میں نے ان سے سنا کہ وہ فرماتے ہیں: لوگوں کو پانچ چیزوں پر عمل کرنے کا حکم دیا گیا تھا اور لوگوں نے چار پر عمل کیا ہے اور ایک کو انھوں نے پوشیدہ چھوڑ دیا ہے۔ پس اس مرد نے ابو سعید سے کہا: وہ چار کون سی ہیں جن پر عمل ہوا ہے اور ایک کون سی ہے جس کو لوگوں نے چھوڑ دیا

ہے۔ آپ نے فرمایا: وہ چار جن پر لوگ عمل کرتے ہیں وہ نماز، زکوٰۃ، حج اور ماہ رمضان کے روزے ہیں۔ اس شخص نے کہا کہ وہ کون سی چیز ہے جس کو چھوڑ دیا ہے؟ فرمایا: وہ علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی ولایت ہے۔ اس شخص نے عرض کیا: کیا یہ بھی واجب ہے؟ ابوسعید نے کہا: ہاں! رب کعبہ کی قسم یہ بھی واجب ہے۔ اس مرد نے پھر کہا: یہ لوگ تو اس کا اب انکار کرتے ہیں؟ ابوسعید نے کہا: اس میں میرا تو کوئی گناہ نہیں ہے۔

بندے کے نیک اعمال ہماری محبت کے بغیر فائدہ مند نہیں ہوں گے

﴿قال أخبرني﴾ ابونصر محمد بن الحسين المقرئ ﴿قال حدثنا﴾ ابو عبد الله الحسين بن محمد اليزاز ﴿قال حدثنا﴾ ابو عبد الله جعفر بن عبد الله العلوي المحمدي ﴿قال حدثنا﴾ يحيى بن هاشم الفساني عن المعمر ابن سليمان عن ليث ابن ابي سليم عن عطاء بن ابي رباح عن ابن العباس، قال قال رسول الله (ص) ايها الناس الزموا مودتنا اهل البيت فانه من تقى الله بودنا دخل الجنة بشفاعتنا فوالذي نفس محمد لا ينفع عبدا عمله الا بمعرفتتنا وولايتنا -

تصحيح نعبو 4: (بخذف اسناد)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے

روایت کی ہے آپ نے فرمایا:

اے لوگو! ہم اہل بیت کی محبت و ولایت کو اپنے لیے لازم قرار دو، کیونکہ جو شخص اللہ کی بارگاہ میں ہماری مودت و محبت کے ساتھ حاضر ہوگا وہ ہماری شفاعت کے ساتھ جنت میں داخل ہوگا اور مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں محمد کی جان ہے کسی بندے کو اس کے نیک اعمال کوئی فائدہ نہیں دیں گے مگر جب اس کے دل میں

ہماری محبت و ولایت اور معرفت ہوگی۔

### حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام کی دعا

﴿قال أخبرني﴾ ابو الحسن احمد بن محمد بن الوليد رحمه الله عن أبيه عن سعد بن عبد الله عن احمد بن محمد بن عيسى عن محمد بن سنان عن اسحق بن عمار قال سمعت ابا عبد الله عليه السلام يقول وهو قائم عند قبر الرسول الله (ص) أسأل الذي انتجبك واصطفاك وهدى بك ان يصلني عليك ان الله وملائكته يصلون على النبي يا أيها الذين آمنوا صلوا عليه وسلموا تسليماً-

**تصحيح نمبر 5:** (بخلاف اسناد)

جناب اسحاق بن عمار سے روایت ہے وہ بیان کرتا ہے کہ میں نے خود حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا ہے وہ قبر نبی اکرمؐ کے پاس کھڑے ہو کر فرما رہے تھے:

میں سوال کرتا ہوں اس ذات سے جس نے آپؐ کو منتخب فرمایا اور آپؐ کو چن لیا اور آپؐ کے ذریعے ہدایت فرمائی کہ وہ آپؐ پر درود و سلام نازل فرمائے۔ تحقیق اللہ تعالیٰ اور اس کے ملائکہ نبی پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم بھی آپؐ پر درود و سلام بھیجو اس طرح کہ جس طرح سلام پڑھنے کا حق ہے۔

### ایک مروتی اہل بیتؑ سے

﴿قال أخبرني﴾ ابو القاسم جعفر بن محمد عن أبيه عن سعد بن عبد الله عن احمد بن محمد بن عيسى عن موسى بن طلحة عن ابي محمد يونس بن يعقوب عن اخيه يونس قال كنت بالمدينة فاستقبلني جعفر بن محمد (ع) في بعض ازقتها فقال اذهب يا يونس فان بالباب رجلا منا اهل

البيت قال فجت الى الباب فاذا عيسى بن عبدالله جالس فقلت له من انت قال رجل من اهل قم قال فلم يكن باسرع من ان اقبل ابو عبدالله (ع) على حمار فدخل على الحمار الدار ثم التفت اليها فقال ادخلا ثم قال يا يونس احسب انك انكرت قولي لك ان عيسى بن عبدالله رجل منا اهلا لبيت قال اى والله جعلت فداك لأن عيسى بن عبدالله من اهل قم فكيف يكون منكم اهل البيت قال يا يونس ان عيسى بن عبدالله رجل منا حى وهو منا ميث

**حديث نمبر 6:** (بخلف اسناد)

جناب یونس نے بیان کیا ہے کہ میں مدینہ منورہ میں تھا۔ میں بعض اوقات جعفر بن محمد علیہ السلام کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوتا تھا۔ ایک دن میں آپ کے پاس موجود تھا کہ آپ نے فرمایا: اے یونس! جاؤ اور دروازے پر ہمارے اہل بیت میں سے ایک شخص ہے اُس کو اپنے ساتھ اندر لے آؤ۔ میں گیا میں نے دیکھا کہ عیسیٰ بن عبداللہ دروازے پر بیٹھا ہوا ہے۔ میں نے ان سے پوچھا کہ آپ کون ہیں؟ پس اس نے جواب دیا: میں اہل قم میں سے ہوں۔ وہ بیان کرتا ہے: کچھ دیر ہی کے بعد حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام اپنی سواری پر جلدی سے آئے اور گھر میں داخل ہو گئے اور ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: تم دونوں اندر آ جاؤ۔ پھر فرمایا: اے یونس! میں گمان کرتا ہوں کہ تو نے میرے قول کے بارے میں شک کیا ہے کہ یہ عیسیٰ بن عبداللہ جو اہل قم میں سے ہے ہماری اہل بیت میں سے ہے۔ میں نے عرض کیا: خدا کی قسم! میں آپ پر قربان ہو جاؤں ایسے ہی ہے۔ یہ عیسیٰ بن عبداللہ جو قم کا رہنے والا ہے وہ آپ کی اہل بیت سے کیسے ہو سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: اے یونس! یہ عیسیٰ بن عبداللہ وہ شخص جو ہمارے ساتھ زندہ ہے اور ہمارے ساتھ رہے گا (یعنی اس کا مرنا اور جینا ہمارے لیے ہے ہماری اطاعت میں ہے)۔



## فقراء امیروں سے ۴۰ سال پہلے جنت میں جائیں گے

﴿قال أخبرني﴾ أبو الحسن أحمد بن محمد عن أبيه عن سعد بن عبد الله عن أحمد بن محمد بن عيسى عن حسن بن محبوب عن العلاء بن رزین عن عبد الله بن أبي يعفور عن أبي جعفر (ع) قال ان فقراء المؤمنين ينقلون في رياض الجنة قبل اغنيائهم باربعين خريفا ثم قال سأضرب لك مثال ذلك انما مثل ذلك مثل سفينتين مربهما على عاشر فنظر في احدهما فلم يجد شيئا فقال اسروا بها ونظر في الاخرى فاذا هي موقرة فقال احبسوها -

تحدیث نمبر 7: (بخلاف اسناد)

جناب عبد اللہ بن ابویعفور نے حضرت ابو جعفر امام باقر علیہ السلام سے روایت نقل

کی ہے آپ نے فرمایا:

مؤمنین میں سے جو فقراء ہیں وہ امیروں سے جنت کے باغ میں چالیس بہاریں پہلے داخل ہوں گے۔ پھر آپ نے فرمایا: آپ کے لیے میں ایک مثال بیان کرتا ہوں۔ اس کی مثال دو کشتیوں کی ہے جو دونوں ایک پولیس چوکی سے گزریں اور ان میں سے ایک خالی ہے اور اس میں کوئی چیز پولیس والوں کو نہیں ملتی تو وہ اس کو جانے دیں اور دوسری وہ ہے کہ جس میں دیکھتے ہیں کہ خلاف قانون سامان موجود ہے پس وہ اس کو روک لیں گے۔

مؤمنین کے عیب تلاش کرنے والا رسوا ہوگا

﴿قال أخبرني﴾ أبو القاسم جعفر بن محمد رحمه الله عن سعد بن عبد الله عن أحمد بن محمد بن عيسى عن محمد بن سنان عن اسحاق بن عمار عن أبي عبد الله عليه السلام قال قال رسول الله (ص) يامعشر من آمن

بلسانہ ولم یسأل الايمان الى قلبه لا تتبعوا عورات المؤمنين ولا تدموا  
المسلمين فانه من تتبع عورات المؤمنين تتبع الله عوراته ومن تتبع الله  
عوراته فضحه في جوف بيته -

تصحيح نعبو 8: (بخلف اسناد)

حضرت ابو عبد اللہ حسین علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ  
وسلم نے فرمایا:

اے لوگو! جو شخص (تمہارے سامنے) زبان سے ایمان کا اقرار کرے اُس کے دل  
کے ایمان کے بارے میں سوال نہ کرو اور مومنین کے عیب تلاش نہ کرو اور مسلمانوں کی  
ذمت نہ کرو کیونکہ جو شخص مومنین کے عیب تلاش کرنا شروع کرے گا اللہ اس کے عیبوں کو  
ظاہر کرے گا اور جس کے عیب اللہ ظاہر کر دے گا وہ اپنے گھر کے اندر بھی رسوا ہو جائے گا۔

تمام انبیاء بھی ہماری ولایت کے ساتھ مبعوث ہوئے ہیں

﴿قال أخبرني﴾ ابو بکر بن محمد بن عمر الجعابی ﴿قال حدثني﴾

ابو العباس محمد بن محمد بن سعد الهمداني ﴿قال حدثنا﴾ الحسن بن علی  
بن الحسن ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن الحسن عن محمد بن سنان عن عبد اللہ  
القضبانی عن ابی بصیر قال سمعت ابا عبد اللہ جعفر بن محمد علیہ السلام  
يقول ان ولايتنا ولاية الله عزوجل التي لم يبعث نبي قط الا بها ان الله  
اسمه عرض ولايتنا على السموات والأرض والجهال والأمصار فلم يقبلها  
قبول اهل الكوفة وان الى جانبهم لقبرا مالقاها مكروب الانفس الله كريمة  
واجاب دعوته وقلبه الى اهله مسرورا -

تصحيح نعبو 9: (بخلف اسناد)

جناب ابوبصیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے سنا ہے وہ فرماتے ہیں: ہماری ولایت اللہ تعالیٰ کی ولایت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کسی نبی کو مبعوث نہیں کیا مگر ہماری ولایت کے اقرار کے ساتھ پھر اللہ تعالیٰ نے ہماری ولایت کو آسمانوں، زمین، پہاڑوں اور شہروں سب پر پیش کیا۔ کوفہ کی مثل کسی نے بھی اس کو قبول نہیں کیا اور اس کی ایک جانب ہماری قبور ہیں اور جو غم زدہ بھی اس جگہ آئے گا اللہ اس کے کرب و غم کو دُور کرے گا اور اس کی دعا کو قبول کرے گا اور اس کا دل اپنے اہل کے لیے سرور ہوگا۔

### عبد الملک بن مروان کے اشعار

﴿قال أخبرني﴾ ابو عبید اللہ محمد بن عمر المرزبانی ﴿قال حدثنا﴾  
حنظلة ابو غسان ﴿قال حدثنا﴾ ابو المنذر هشام بن محمد بن السائب عن  
محرز عن جعفر مولى ابى هريرة قال دخل ارضاء بن سمينة على عبد الملك بن  
مروان وقد اتت عليه مائة وثلاثون سنة فقال له عبد الملك بن مروان ما بقى من  
شعرك يا ارضاء قال والله يا امير المؤمنين ما اطرب ولا اغضب ولا اشرب ولا  
يجيئنى الشعر الا على هذا غير انى الذى اقول:

رأيت المرء يأكله الليالى      كاكل الأرض ساقطة الحديد  
وما تبقى المنية حين تأتى      على نفس ابن آدم من مزيد  
واعلم انها ستسكر حتى      توفي نذرها بابى الوليد  
قال فارتاع عبد الملك وكان يكنى ابا الوليد فقال ارضاء انما عنيت  
نفسى يا امير المؤمنين وكان يكنى ارضاء بابى الوليد فقال عبد الملك وانا  
والله سيمر بى الذى بمربك وصلى الله على سيدنا محمد النبى الامى وآله

الطاهرين وسلم تسليماً -

تصبیح نمبر 10: (بخلاف اسناد)

ابو ہریرہ کے غلام جعفر نے بیان کیا ہے: عبد الملک بن مروان کے پاس ارطاة بن سمینہ آیا۔ اُس کی عمر ایک سو تیس سال تھی۔ پس عبد الملک بن مروان نے اس سے کہا: اے ارطاة! تیرے تو بال ہی ختم ہو گئے ہیں۔ اس نے کہا: اے امیر! میں اتنی عمر کا ہو چکا ہوں میں نے کبھی کوئی سُرنہیں لگایا نہ ہی میں نے کبھی غصہ کیا ہے اور نہ ہی میں نے شراب نوشی کی ہے اور نہ ہی میں نے کبھی کوئی شعر پڑھے ہیں سوائے ان اشعار کے۔

رأيت المرء يأكله الليلي  
كأكل الأرض ساقطة الحديد  
”میں نے ایک شخص کو دیکھا جس کو زمانے کی راتیں اس طرح کھا رہی ہیں جس طرح زمین پر گرے ہوئے لوہے کو کھا رہی ہے۔“

وما تبقى المنية حين تأتي  
على نفس ابن آدم من مزيد  
”اور جب انسان موت کے شکنجے میں پھنس جاتا ہے تو موت پھر اس کو مزید مہلت نہیں دیتی۔“

واعلم انها ستسکر حتى  
توفى نذرها بابي الوليد  
”اور تو جان لے کہ مجھے موت عنقریب گھیر لے گی یہاں تک کہ اس کا لشکر ابن الولید کو بھی فنا کر دے گا۔“

راوی بیان کرتا ہے: عبد الملک بن مروان ڈر گیا اور وہ مجھے ابو الولید کی کنیت سے پکارتا تھا۔ پس ارطاة نے کہا: اے امیر! آپ نے میرا ارادہ کیا ہے (یعنی مجھے آواز دی ہے) اور میری کنیت ارطاة ابو الولید ہے۔ پس عبد الملک بن مروان نے کہا: اللہ کی قسم! میرے ساتھ بھی وہی گزر رہا ہے جو تیرے ساتھ گزر رہا ہے۔

## مجلس نمبر 18

[ بروز ہفتہ ۲۳ شعبان سال ۲۰۰۷ ہجری قمری ]

### خوفِ خدا میں رونے والی آنکھ

مما سمعه ابو الفوارس وحده وسمعته و ابو عبد الرحمن اخى وسمع الحسين ابن النيشاپورى من لفظ الشيخ الجليل ﴿حدثنا﴾ المفيد محمد بن محمد ابن النعمان ادام الله تاييده ﴿قال أخبرنى﴾ ابو القاسم جعفر بن محمد ابن قولويه رحمه الله عن أبيه عن سعد بن عبدالله عن احمد بن محمد بن عيسى الأشعري عن الحسن بن محبوب عن هشام بن سالم عن محمد بن مروان عن ابى جعفر الباقر عليه السلام قال سمعته يقول ما اغر ورقت عين بمائها من خشية الله عزوجل الأحرم جسدها على النار ولافاضت دمعة على- خد صاحبها فرهق وجهه قتر ولاذلة يوم القيمة وما من شيعى من اعمال الخير الاوله وزن واجر الا الدمعة من خشية الله فان الله يطفى بالقطرة منها بحاراً من نار يوم القيمة وان الباكي ليبيكى من خشية الله فى امة فيرحم الله تلك الامة ببكاء ذلك المؤمن فيها -

حديث نمبر 1: (بخلاف اسناد)

محمد بن مروان نے حضرت ابو جعفر الباقر علیہ السلام سے روایت کی ہے۔ راوی بیان کرتا ہے کہ میں نے آپ سے سنا کہ آپ فرما رہے تھے: ایسی کوئی آنکھ نہیں جو اللہ

تعالیٰ کے خوف سے آنسو بہائے اور اللہ تعالیٰ اس کے جسم پر جہنم کو حرام قرار نہ دے۔ اور وہ آنسو جو آنکھوں سے بہتا ہے اور وہ اپنے صاحب کے رخساروں پر جاری ہوگا، پس اللہ تعالیٰ اس چہرے کو قیامت کے دن ذلیل و رسوا نہیں کرے گا۔ اور کوئی نیک عمل ایسا نہیں ہوگا مگر اس کے لیے اجر و وزن ہوگا۔ آگاہ ہو جاؤ اللہ کے خوف سے ایک آنسو جو جاری ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس آنسو کے ایک قطرہ سے قیامت کے دن کی آگ کے ایک سمندر کو خاموش کر دے گا اور تحقیق ایک رونے والا جو اللہ کے خوف سے کسی قوم کے حال پر گریہ کرے گا اللہ تعالیٰ اس ایک مومن کے گریہ کی وجہ سے پوری قوم پر رحم فرما دے گا۔

### علامات امام زمانہ کے ظہور کی

﴿قال أخبرني﴾ ابوبکر محمد بن عمر الجعابی رحمہ اللہ ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن موسیٰ الحضرمی ﴿قال حدثنا﴾ مالک بن عبید اللہ بن یوسف ﴿قال حدثنا﴾ علی بن معبد ﴿قال حدثنا﴾ اسحاق بن یحییٰ الکعبی عن سفیان الثوری عن منصور الربعی عن حراش عن حذیفۃ بن الیمان قال سمعت رسول اللہ (ص) یقول یمیز اللہ اولیائہ واصفیائہ حتی تطهر الأرض من المنافقین والضالین وابناء الضالین وحتى تلتقی بالرجل خمسون امرأة هذه تقول یا عبد اللہ اشترنی وهذه تقول یا عبد اللہ آونی -

تصانیف نمبر 2: (بخلاف اسناد)

جناب حذیفہ یمانی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے

سنا ہے آپ فرماتے ہیں:

اللہ تعالیٰ اپنے اولیاء اور دوستوں کو زمین پر ایک سے جدا کرے گا اور زمین کو

منافقین و گمراہ اور تمام گمراہ ہونے والوں کی اولادوں سے پاک کرے گا۔ یہاں تک کہ

اس وقت ایک مرد کو پچاس عورتیں ملیں گی۔ ہر عورت یہ کہے گی: اے عبد خدا! مجھے خرید لو اور دوسری آواز دے گی: مجھے خرید لو۔

### علی علیہ السلام کے بارے میں شک کرنے والے کا حشر

﴿قال أخبرني﴾ ابو الحسن علی بن خالد المرغی ﴿قال حدثنا﴾ ابو عبد اللہ الأسدی ﴿قال حدثنا﴾ جعفر بن عبد اللہ العلوی المحدثی ﴿قال حدثنا﴾ یحییٰ بن ہاشم السمسار الفسانی ﴿قال حدثنا﴾ ابو الصباح عن عبد الغفور الواسطی عن عبد اللہ بن محمد القرشی عن ابی علی الحسن بن علی الراسی عن الضحاک بن مزاحم عن ابن عباس رحمہ اللہ قال قال رسول اللہ (ص) الشاک فی فضل علی بن ابی طالب علیہ السلام یحشر یوم القيمة من قبرہ وفي عنقه طوق من نار فيه ثلاثمائة شعبة علی کل شعبة شیطان یکلح فی وجهہ ویتفل فیہ -

تحدیث نمبر 3: (بخلاف اسناد)

جناب ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

جو شخص علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے بارے میں شک کرے گا اُس کو قیامت کے دن اُس کی قبر سے اس طرح محسوس کیا جائے گا کہ اس کی گردن میں آگ کا ایک طوق ہوگا جس کے تین سو کانٹے ہوں گے اور ہر کانٹا شیطان ہوگا جو اس کو منہ چڑھائے گا اور اس کے منہ پر تھو کے گا۔

میں سردار ہوں

﴿قال أخبرني﴾ ابو الحسن علی بن محمد الکاتب ﴿قال حدثنا﴾

الحسن بن علی الزعفرانی ﴿قال حدثني﴾ ابراهيم بن محمد الثقفی ﴿قال حدثنا﴾ اسماعيل بن ابان ﴿قال حدثنا﴾ فضل بن الزبير عن عمران بن ميثم عن عباية الأسدي قال سمعت عليا عليه السلام يقول انا سيد الشيب وفي سنة من أيوب و والله ليجمعن الله لي اهلي كما جمعوا ليعقوب -

تصحيح نصير 4: (بحدف اسناد)

حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے فرمایا: میں شیب کا سردار ہوں اور ایوب علیہ السلام کے ہم سن ہوں۔ اللہ تعالیٰ میرے خاندان کو میرے لیے اس طرح جمع فرمائے گا جس طرح یعقوب علیہ السلام کے لیے اس نے جمع کیا تھا۔

وَيَتْلُوهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ سَمِعْتُهُ

﴿قال أخبرني﴾ علی بن بلال المهلبی ﴿قال حدثنا﴾ علی بن عبد الله بن راشد الاصفهانی ﴿قال حدثنا﴾ ابراهيم بن محمد الثقفی ﴿قال حدثنا﴾ اسماعيل بن ابان ﴿قال حدثنا﴾ الصباح بن يحيى المزني عن الأعمش عن المنهال بن عمر عن عباد بن عبد الله قال قدم رجل الى امير المؤمنين عليه السلام فقال يا امير المؤمنين أخبرني عن قول الله افمن كان على بيته من ربه ويتلوه شاهد منه قال قال رسول الله (ص) الذي كان على بيته من ربه وانا الشاهد له ومنه والذي نفسى بيده ما احد جرت عليه المواسى من قریش الا وقد نزل الله فيه من كتابه طائفة والذي نفسى بيده لأن يكونوا يعلمون ما قضى الله لنا أهل البيت على لسان النبى (ص) الأمى احب الى من ان يكون لي ملء هذه الرحبة ذهباً والله ما مثلنا في هذه الامة الا كمثل سفينة نوح او كباب حطة في بني اسرائيل -



حضرت عباد بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اے امیر المؤمنین! اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں فرمائیں: اَفَمَنْ كَانَ عَلَىٰ بَيْتِنَا مِنْ رِثَةِ وَيَتْلُوهُ وَشَاهِدْتَنَاهُ

آپ نے فرمایا: عَلٰی بَيْتِنَا سے مراد حضرت رسول خدا ہیں اور شاہد منہ سے مراد میں ہوں۔ مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں علی کی جان ہے جس کسی نے بھی قریش (یعنی بنو ہاشم) میں سے کسی ایک کے ساتھ بھی کوئی نیکی کی ہے اس کے حق میں کتاب خدا میں کوئی نہ کوئی آیت ضرور نازل ہوئی ہے۔ مجھے قسم ہے اس ذات کی اگر تم لوگ جان جاتے کہ اللہ تعالیٰ نے ہم اہل بیت کے بارے میں اپنے رسول کی زبان پر جو کچھ جاری فرمایا ہے وہ مجھے اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میرے لیے یہ کشادہ میدان سونے سے پر ہو جائے۔ خدا کی قسم! ہماری اس امت میں مثال کشتی نوح علیہ السلام جیسی ہے اور ہماری اس میں مثال اس باب حطہ جیسی ہے جو بنی اسرائیل میں ہوتا تھا۔ (بنی اسرائیل میں ایک دروازہ تھا جس کا نام حطہ تھا "یعنی مغفرت"۔ بنو اسرائیل والے جب کوئی گناہ کرتے تھے تو وہ اس دروازے سے حَطَّةٌ حَطَّةٌ کہہ کر گزر جاتے تھے تو اللہ تعالیٰ ان کو معاف کر دیتا تھا۔ ایسے ہی اگر اس امت کے گناہگار اپنے دل میں آل محمد کی محبت لے کر جائیں گے تو اللہ ان کو بھی معاف کر دے گا۔ مترجم)

امیر المؤمنین کا اپنے اصحاب کو خطبہ دینا

﴿قال أخبرني﴾ أبو الحسن علي بن محمد بن حبيش الكاتب قال

حدثنا الحسن بن علي الزعفراني قال حدثنا إبراهيم بن محمد الشافعي قال

حدثنا محمد بن اسماعيل عن زيد بن المعدل عن يحيى بن صالح عن  
الحرث بن حزيمة عن ابي صادق عن جندب بن عبدالله الازدى قال  
سمعت امير المؤمنين عليه السلام يقول لأصحابه وقد استفزهم اياما الى  
الجهاد فلم ينفروا ايها الناس انى ويدعوكم قد استفزتكم فلم تنفروا  
ونصحت لكم فلم تقبلوا فانتمهم شهود كاغياب وصم وذووا اسماع اتلوا  
عليكم الحكمة واعظكم بالموعظة الحسنة واحتكم على جهاد عدوكم  
الباغيين فما اتى على آخر منطفى حتى اراكم متفرقين ايدى سبا فاذا انا  
كففت عنكم عدتم الى مجالسكم حلقا عزيزين تضربون الأمثال وتتناشدون  
الأشعار وتسالون عن الأخبار وقد نسيتم الاستعداد للحرب وشغلتم  
قلوبكم بالاباطيل تربت ايديكم اغزوكم القوم قبل ان يغزوكم فوالله ما  
غزى قوم قط فى عقر ديارهم الا ذلوا وايم الله ما اراكم تفعلون حتى يفعلوا  
ولو ددت انى لقيتهم على نيتى وبصيرتى فاسترحت من مقاساتكم فما  
انتم الا كابل جمعة ضل راعيها فكلما ضمت من جانب انتشرت من جانب  
آخر والله لكانى بكم لو حمى الوغى وحم البأس قد انفرجت عن على بن  
ابى طالب انفراج المرأة عن قبلها فقام اليه الأشعث بن قيس الكندى فقال  
له يا امير المؤمنين فهلا فعلت كما فعل ابن عفان فقال له (ع) (ياعرف النار)  
ويلك ان فعل ابن عفان لمخزاة على من لادين له ولا حجة معه فكيف وانا  
على بيعة من ربي الحق فى يدي والله ان امره يمكن عدوه من نفسه  
يخدع لحمه ويهشم عظمه ويفرى جلده ويسفك دمه لضعيف ما ضمت  
عليه جوارح صدره انت فكن كذلك ان احببت اما انا فدون اذ اعطى ذلك  
ضربا بالمشرفى يطير منه فراش الهام وتطيح منه الأكف والمعاصم وينفل

اللہ بعد مایشاء -

فقام ابویوب الأنصاری خالد بن زید صاحب منزل رسول الله (ص)  
فقال أيها الناس ان امير المؤمنين من كانت له اذن واعية وقلب حفيظ ان  
الله قد اكرمكم بكرامة لم تقبلوها حق قبولها انه ترك بين اظهركم ابن عم  
نبيكم وسيد المسلمين من بعده يفقهكم في الدين اى جهاد الملحدين  
فكانكم صم لا تسمعون او على قلوبكم غلف مطبوع عليها فانتم تعقلون  
أفلا تستحون عباد الله اليس انما عهدكم بالجور والعدوان امس قد شمل  
البلاء وشاع في البلاد فذو حق محروم ومظلوم وجبهه وموطوء بطنه  
وملقى بالعرء يسقى عليه الاغصير الايكنه من الحر والقر وصهر الشمس  
والضح الا الاثواب الهامدة وبيوت الشعر الهالية حتى جائكم الله  
بامير المؤمنين عليه السلام فصدع بالحق ونشر العدل وعمل بما في  
الكتاب ياقوم فاشكروا نعمة الله عليكم ولا تولوا مدبرين ولا تكونوا  
كالذين سمعنا وهم لا يسمعون اشحذوا السيوف واستعد والجهاد عدوكم  
واذا دعيتم فأجيئوا واذا امرتم فاسمعوا واطيعوا وما قلتكم فليكن وما امرتم  
فكونوا بذلك من الصادقين -

**تعبیر: 6:** (بخلف اسناد)

جناب جناب بن عبداللہ ازدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے سنا ہے کہ

امیر المؤمنین علی علیہ السلام اپنے اصحاب سے فرما رہے تھے:

اے لوگو! میں تم کو پکارتا ہوں دعوت دیتا ہوں اور جہاد کے لیے بلاتا ہوں اور تم  
جہاد کی طرف کوچ نہیں کرتے۔ میں تم کو نصیحت کرتا ہوں تم قبول نہیں کرتے۔ تم موجود  
ہونے کے باوجود غائب ہو۔ کان رکھنے کے باوجود بہرے ہو۔ میں تمہارے لیے حکمت کو

بیان کرتا ہوں۔ میں تم کو مواعظِ حسنہ کے ساتھ وعظ کرتا ہوں۔ میں تم کو تمہارے دشمنوں جو باغی ہیں ان کے مقابلے میں جہاد کے لیے آمادہ کر رہا ہوں اور میں اپنی گفتگو کے آخر تک نہیں پہنچتا کہ تم تتر بتر ہو جاتے ہو اور جب میں تم کو وعظ ختم کرتا ہوں تو تم پھر حلقے بنا کر بیٹھ جاتے ہو! مثالیں بیان کرتے ہو! اشعار کہتے ہو اور ایک دوسرے سے نئی و پرانی خبروں کے بارے میں سوال کرتے ہو۔ جنگ کی استعداد تم میں ختم ہو رہی ہے۔ تمہارے دل باطل میں مشغول ہو رہے ہیں اور تمہارے ہاتھ خشک ہو رہے ہیں۔ اٹھو! اس قوم کے خلاف جنگ کرو قبل اس کے وہ تمہارے خلاف جنگ کرنے کے لیے آجائیں۔ خدا کی قسم! جو قوم اپنے گھروں کے درمیان جنگ کرتی ہے وہ ذلیل ہو جاتی ہے۔ خدا کی قسم! میں تم کو دیکھ رہا ہوں کہ تم غافل ہو چکے ہو۔ اسی وجہ سے ایسا کر رہے ہو اور میں چاہتا ہوں کہ تم اپنی نیت اور بصیرت کے ساتھ ان سے ملاقات کرو! پس تمہاری ان قیاس آرائیوں سے میں راحت پاسکوں۔ تمہاری مثال ان اونٹوں کے گروہ کی مانند ہے کہ جب بھی اونٹ چرانے والا ایک طرف سے ان کو اکٹھا کرتا ہے تو وہ دوسری طرف منتشر ہو جاتے ہیں۔ خدا کی قسم! میں تمہارے لیے فضول دعوت دینے والا شور کرنے والا اور تم جاؤ علی ابن ابی طالب سے دور ہو جاؤ! جس طرح بیوی اپنے شوہر سے دور ہوتی ہے۔

پس آپ کے سامنے اھب بن قیس کنذی کھڑا ہوا اور کہا: اے امیر المؤمنین! کیا آپ بھی ہمارے ساتھ ایسے ہی کرنا چاہتے ہیں جو ابن عفان نے کیا تھا۔ پس آپ نے فرمایا: اے جہنم کے ایندھن! تیرے لیے دلیل ہے۔ اگر عثمان ابن عفان نے ایسا کیا تھا تو اس کے لیے دین نہیں تھا۔ اس کے پاس کوئی دلیل نہیں تھی بھلا میں کیسے ایسا کر سکتا ہوں جبکہ میں اپنے رب کی طرف سے واضح نشانی کے ساتھ ہوں اور حق میرے ہاتھ میں ہے اور خدا کی قسم! انسان کے لیے ممکن ہے کہ اپنے نفس کا دشمن ہو جائے اور وہ اپنے گوشت کو دھوکا دے اور اپنی ہڈی کو توڑ دے اور اپنی جلد کو زخمی کرے اور اپنا خون بہا دے۔ اس کی

کمزوری کی وجہ سے وہ اپنے جوارح صدر پر ضامن نہیں ہے۔ پس تو ایسا کر سکتا ہے اگر تو چاہتا ہے۔

پس جناب ابویوب انصاری خالد بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن کے گھر میں رسول اکرمؐ نے قیام فرمایا تھا وہ کھڑے ہوئے اور فرمایا: اے لوگو! یہ امیر المؤمنینؑ وہ ہیں جن کے لیے سننے والے کان اور حقیقت دل اللہ نے قرار دیا ہے۔ تحقیق اللہ تعالیٰ نے آپ لوگوں کو ایسی کرامت سے نوازا ہے اور تم اس کو قبول نہیں کر رہے جس طرح اس کو قبول کرنے کا حق ہے۔ تمہارے نبی کے چچا کا بیٹا ہے جو تمہارے درمیان وہ چھوڑ کر گئے ہیں جو تمام مسلمانوں کے سردار ہیں اور تم سب سے زیادہ دین میں سمجھ رکھتا ہے۔ وہ تم کو مکرمین کے ساتھ جہاد کرنے پر آمادہ کر رہا ہے اور تم ایسے بہرے ہو کہ سنتے ہی نہیں یا تمہارے دل پر مہریں لگ چکی ہیں اور اس پر پردے پڑ چکے ہیں۔ پس تم کیسے عقل مند ہو کہ تم اللہ کے بندوں کی حیا ہی نہیں کرتے۔ کیا اللہ نے تم سے ظلم و عداوت کا عہد لیا ہے۔ کل تک تمہاری حالت یہ تھی کہ فتنے میں گھر کر چکے تھے اور تمام آبادیوں میں پھیل چکے تھے۔ پس ان میں ہر صاحب حق محروم تھا۔ ہر شخص پر ظلم ہو رہا تھا۔ اس کے بطن کو پھاڑا جا رہا تھا اور تمہاری عزتوں کو پامال کیا جا رہا تھا اور تمہاری عزتیں خاک میں ملائی جا رہی تھیں۔ کوئی گرمی اور سردی، دھوپ اور سورج کی گرمی سے پناہ نہیں تھی سوائے ان بوسیدہ کپڑوں کے اور یہ بالوں کے بوسیدہ کپڑے کے بنے ہوئے خیموں سے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے تمہاری طرف اپنا امیر المؤمنین بھیجا جس نے حق کو بلند کیا ہے اور عدل کو عام کیا ہے اور کتاب خدا پر عمل کروایا ہے۔

اے قوم! اللہ تعالیٰ نے جو نعمتیں تم کو عطا کی ہیں ان کا شکر یہ ادا کرو۔ کفرانِ نعمت کرنے والے نہ بن جاؤ۔ ان لوگوں کی مانند نہ ہو جاؤ جو یہ کہتے ہیں کہ ہم نے سن لیا ہے جب کہ وہ سنتے نہیں ہیں۔ تم اپنی تلواروں کو تیز کرو اور اپنے دشمن کے خلاف جہاد کرنے کے

لیے آمادہ ہو جاؤ اور جب تم لوگوں کو پکارا جائے تو اس پر لبیک کہو۔ اور جب تمہیں حکم دیا جائے تو اس وقت اس کی اطاعت کرو اور جو کچھ تم سے کہا جائے اس پر حکم کی پیروی کرنے والے ہو جاؤ تا کہ تم اس طرح صادقین میں سے ہو جاؤ۔

### پرہیزگاری اور زہد جنت کا باعث ہے

﴿قال أخبرنا﴾ ابو الحسن احمد بن محمد بن الحسن بن الوليد رحمہ اللہ عن أبيه عن سعد بن عبد الله عن احمد بن محمد بن عيسى عن الحسن بن محبوب عن ابراهيم الكوفي قال سمعت جعفر بن محمد ابا عبد الله (ع) يقول لا يجمع الله لمؤمن الورع والزهد في الدنيا الا رجوت الجنة ثم قال واني احب للرجل المؤمن منكم اذا قام في صلوته في ان يقبل بقلبه الى الله تعالى ولا يشغله بامر الدنيا فليس من مؤمن يقبل بقلبه في صلوته الى الله والا اقبل الله اليه بوجهه واقبل بقلوب المؤمنين اليه بالمحبة له بعد حب الله اياه

**تفسیر نمبر 7:** (بخلاف استاد)

حضرت امام ابو عبد اللہ جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کسی مؤمن میں ورع اور زہد کو جمع نہیں کرتا مگر اس کی جزا و اجر جنت ہوتا ہے۔ پھر آپ نے فرمایا: میں تم میں سے اس مرد مؤمن سے محبت کرتا ہوں جو نماز کے لیے کھڑا ہو اس کا دل اللہ کی طرف ہو اور کسی امر دنیا نے اس کے دل کو اپنے میں مشغول نہ کر لیا ہو۔ پس کوئی مؤمن ایسا نہیں ہے کہ جس کا دل نماز میں اللہ تعالیٰ کی طرف ہو مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ بھی اپنا رخ انور (یعنی رحمت کا رخ) اس کی طرف کر دے گا اور مؤمنین کے دلوں کو اس کی طرف محبت کے ساتھ متوجہ کر دے گا جبکہ وہ خود بھی اس سے محبت کرتا ہوگا۔

## تمام مومنین بھائی ہیں

﴿قال أخبرني﴾ ابو حفص عمر الصيرفي ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن  
 همام الكاتب الاسكافي ﴿قال حدثنا﴾ عبد الله بن جعفر الحميري ﴿قال  
 حدثنا﴾ محمد بن عيسى الأشعري ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن ابراهيم ﴿قال  
 حدثنا﴾ الحسين بن زيد عن جعفر بن محمد عن أبيه قال قال رسول الله  
 (ص) المؤمنون اخوة يقضى بعضهم حوائج بعض فبقضاء بعضهم حوائج  
 بعضهم يقضى الله حوائجهم القيمة وصلى الله على سيدنا محمد النبي  
 وآله وسلم-

تحدیث نمبر 8: (بخلاف اسناد)

حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تمام مومنین آپس میں ایک  
 دوسرے کے بھائی بھائی ہیں اور ایک دوسرے کی ضروریات کو پورا کرتے ہیں۔ پس بعض کا  
 بعض کی ضروریات کو پورا کرنے سے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان کی ضروریات کو پورا  
 کرے گا۔

صلی اللہ علی سیدنا محمد النبی وآلہ وسلم

## مجلس نمبر 19

[ بروز ہفتہ یکم رمضان المبارک سال ۱۴۰۷ ہجری قمری ]

### ایمان کا مضبوط ترین ستون

وحضرہ الاخ ابقاہ اللہ حدثنی الشیخ الجلیل المفید محمد بن محمد بن النعمان ادام اللہ تأییدہ قال ابو الحسن احمد بن محمد بن الولید عن ابيه عن محمد بن الحسن الصفار عن احمد بن محمد بن عیسی عن الحسن بن محبوب عن مالک بن عطیة عن سعید الاعرج عن ابی عبد اللہ جعفر بن محمد الصادق (ع) ان من اوثق عری الایمان ان تحب فی اللہ وتبغض فی اللہ وتعطى فی اللہ وتمنع فی اللہ -

حدیث نمبر 1: (بخلاف اسناد)

حضرت ابو عبد اللہ جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام نے فرمایا: ایمان کا مضبوط ترین گوشہ یا ستون یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے محبت کرو اور اللہ تعالیٰ کے لیے ہی کسی سے دشمنی رکھو۔ اگر کسی کو کچھ عطا کرو وہ بھی اللہ کی محبت میں اور اگر کسی کو کسی چیز سے روکو وہ بھی اللہ کی محبت کی خاطر۔

جو جس سے محبت کرے گا وہ اُس کے ساتھ ہوگا

﴿قال أخبرنی﴾ ابو نصر محمد بن الحسن المقرئ ﴿قال حدثنا﴾



ابو عبد اللہ الحسین بن محمد الأسدی ﴿قال حدثنا﴾ ابو عبد اللہ جعفر بن عبد اللہ المحمدي ﴿قال حدثنا﴾ یحییٰ بن ہاشم الغسانی قال ابوالمقوم یحییٰ ثعلبة الأنصاری عن عاصم بن ابی النجود عن زر بن حبیش عن عبد اللہ بن مسعود قال کنا مع النبی (ص) فی اسفارة اذ هتف بنا اعرابی بصوت جهوری فقال یا محمد فقال له النبی ما تشاء فقال المرء یحب القوم ولا یعمل باعمالهم فقال النبی (ص) مع من احب فقال یا محمد اعرض علی الاسلام فقال اشهد ان لا اله الا الله وانی رسول الله وتقیم الصلوة وتوتی الزکوة وتصوم شهر رمضان وتحج البيت فقال یا محمد تأخذ علی هذا اجراً فقال لا الا المودة فی القربی قال قربای او قرباک فقال بل قربای قال هلم یدک حتی ابایعک لاخیر فیمن یودک ولا یود قرباک

حدیث نمبر 2: (بخلاف استاد)

جناب عبد اللہ بن مسعود رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ایک سفر پر جا رہے تھے۔ ایک اعرابی نے بلند آواز سے پکارا: اے محمد! پس نبی اکرمؐ نے فرمایا: (اے عید خدا) تو کیا چاہتا ہے؟ اس نے عرض کیا: ایک بندہ ہے وہ ایک قوم سے محبت کرتا ہے لیکن ان کے اعمال پر عمل نہیں کرتا اس کے بارے میں کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا: وہ جن کے ساتھ محبت کرتا ہے ان کے ساتھ ہوگا۔ اس نے عرض کیا: آپ اسلام کو میرے سامنے بیان کریں۔

آپؐ نے فرمایا: اسلام یہ ہے اشہد ان لا اله الا الله وانی محمد رسول الله کی گواہی دینا نماز قائم کرنا زکوٰۃ ادا کرنا رمضان کے روزے رکھنا بیت اللہ کا حج کرنا۔ پس اس اعرابی نے کہا: اے محمد! کیا اس کے ساتھ اجر و ثواب ملے گا۔ آپؐ نے فرمایا: نہیں۔ مگر جب تک قربانی سے موذت نہ کی جائے۔ اس نے عرض کیا: کیا یہ قربانی سے

مراد میرے قریبی ہیں یا آپ کے۔ آپ نے فرمایا: اس سے مراد میرے قریبی ہیں۔ پس اس مرد نے کہا: یا رسول اللہ! آپ اپنا ہاتھ میرے قریب کریں تاکہ میں آپ کی بیعت کروں جو آپ سے محبت کرے اور آپ کے قریبی کے ساتھ محبت نہ کرے اس کے لیے کوئی خیر نہیں ہے۔

### میں قرآن کی ہر آیت کے بارے میں جانتا ہوں

﴿قال أخبرني﴾ ابوالحسن علی بن بلال المہلبی ﴿قال حدثنا﴾ علی بن عبد اللہ بن اسد الاصفہانی ﴿قال حدثنا﴾ ابراہیم بن محمد الثقفی ﴿قال حدثنا﴾ القتاد ﴿قال حدثنا﴾ علی بن ہاشم عن ابيہ عن سعید بن المسيب قال سمعت يحيى بن ام الطويل يقول سمعت امير المؤمنين علي ابن ابي طالب عليه السلام يقول ما بين لوحى المصحف من آية الا وقد علمت فيمن نزلت واین نزلت في سهل او جبل وان بين جوانحي لعلماء جما قال سلوني قبل ان تفقدوني فانكم ان فقدتموني لم تجدوا من يحدثكم مثل حدثني -

**حدیث نمبر 3:** (بخلف اسناد)

جناب یحییٰ بن ام طویل بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا: قرآن کریم کی کوئی آیت نہیں ہے مگر میں اس کے بارے میں جانتا ہوں کہ وہ کس کے بارے میں نازل ہوئی ہے، کس مقام پر نازل ہوئی ہے، میدان میں یا پہاڑ پر۔ میرے اس سینے میں تمام کا تمام قرآن جمع ہے۔ آپ نے فرمایا: مجھ سے سوال کرو قبل اس کے کہ تم مجھے اپنے اندر نہ پاؤ۔ میری مثل تمہیں کوئی نہیں ملے گا جو میری طرح تم سے حدیث بیان کرے۔

## میسر رحمۃ اللہ علیہ کا امام صادق علیہ السلام سے سوال

﴿قال أخبرني﴾ ابوالقاسم جعفر بن محمد رحمه الله عن أبيه عن سعد ابن عبدالله احمد بن محمد بن سنان عن عبدالكريم بن عمرو او ابراهيم بن راحة جميعا ﴿قال حدثنا﴾ میسر قال قال لی ابو عبدالله جعفر بن محمد عليه السلام ما تقول فيمن لا يعصى الله في امره ونهيه الا انه يبیره منك ومن اصحابك على ذلك الامر قال قلت وما عسيت ان اقول وانا بحضرتك قال قل فانی انا الذي امرك ان تقول قال هو في النار يا ميسر ما تقول فيمن يدين الله بما تدينه به وفيه من الذنوب ما في الناس الا انه مجتنب الكبائر قال قلت وما عسيت ان اقول وانا بحضرتك قال قل فانی امرك ان تقول قال قلت في الجنة قال فلعلك ان تخرج ان تقول هو بالجنة قال قلت لافال لا تخرج فانه في الجنة ان الله يقول ان تجتنبوا كبائر ما تنهون عنه نكفر عنكم سيئاتكم وندخلكم مدخلا كريما -

حدیث نمبر 4: (بخذف اسناد)

جناب میسر رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت امام صادق علیہ السلام سے سوال کیا: ایک بندہ جو خدا کی کسی امر اور نہی میں نافرمانی نہیں کرتا صرف اور صرف وہ آپ سے اور آپ کے اصحاب سے اس امر امت میں برأت کرتا ہے (یعنی آپ کو امامت کا مستحق قرار نہیں دیتا) اس کے بارے میں آپ کی رائے اور نظر یہ کیا ہے؟

آپ نے کہا کہ وہ جہنم میں جائے گا۔ اے میسر! تو اس شخص کے بارے میں کیا کہتا ہے جو اللہ کے ساتھ ایسا ہی سلوک کرتا ہے جو تو نے اس کے ساتھ کیا ہے اور اس میں تمام وہ گناہ ہیں جو دوسرے لوگوں میں نہیں پائے جاتے مگر یہ کہ وہ گناہان کبیرہ سے اجتناب کرتا ہے۔ وہ بیان کرتا ہے کہ میں نے کہا اگرچہ میں آپ کے سامنے کچھ بھی کہہ

سکتے کی صلاحیت نہیں رکھتا پھر بھی میں کہتا ہوں کہ وہ جنت میں جائے گا۔ آپ نے فرمایا: مجھے امید تھی کہ آپ یہ کہہ دیں گے شاید وہ جنت میں ہوگا۔ پس آپ نے کہا کہ میں کہتا ہوں کہ اس کو جنت سے باہر نہیں ہونا چاہیے کیونکہ اللہ خود ارشاد فرماتا ہے:

”اگر تمام گناہان کبیرہ سے اجتناب کرو کہ جن سے ہم نے تمہیں روکا ہے ہم تمہارے تمام گناہوں کو بخش دیں گے اور ہم تمہیں مقامِ کریم (یعنی جنت میں) داخل کریں گے۔“

### امیر المؤمنین علیہ السلام کا خطبہ

﴿قال أخبرنی﴾ ابو الحسن علی بن محمد الکاتب ﴿قال أخبرنی﴾ الحسن ابن علی الزعفرانی ﴿قال حدثنا﴾ ابواسحاق ابراہیم بن محمد الشقیفی ﴿قال حدثنی﴾ المسعودی ﴿قال حدثنا﴾ الحسن بن حماد عن أبیہ ﴿قال حدثنی﴾ رزبن بیاع الانباط قال سمعت زید بن علی بن الحسین (ع) یقول حدثنی ابی عن أبیہ قال سمعت امیر المؤمنین علی بن ابی طالب (ع) یخطب الناس قال فی خطبته واللہ لقد بايع الناس ابا بکر وانا اولی الناس بهم منی بقمیصی هذا فکظمت غیظی وانتظرت امر ربی والصقت کلکلی بالارض ثم ان ابا بکر هلك واستخلف عمر وقد علم واللہ انی اولی الناس بهم منی بقمیصی هذا فکظمت غیظی وانتظرت امر ربی ثم ان عمر هلك وقد جعلها شورئ فجعلنی سادس ستة کسهم الجدة وقال اقتلوا الأقل وما اراد غیر فکظمت غیظی وانتظرت امر ربی والصقت کلکلی بالارض ثم کان من امر القوم بعد بیعتهم لی ما کان ثم لم اجد الا قتالهم او الکفر باللہ -

حضرت زید بن علی بن حسین علیہما السلام نے اپنے والد سے اور انہوں نے اپنے والد سے اور انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے سنا آپؑ نے لوگوں کے درمیان خطبہ دیتے ہوئے فرمایا:

خدا کی قسم! لوگوں نے حضرت ابوبکر کی بیعت کرنی حالانکہ میں ان تمام لوگوں میں سے زیادہ اس خلافت کے لیے سزاوار تھا۔ پس میں نے اپنے غصے پر کنٹرول کیا اور حکم خدا کا انتظار کرتا رہا اور زمین نشین رہا۔ پھر جب حضرت ابوبکر مرنے لگے تو انہوں نے اپنے بعد حضرت عمر کو خلیفہ مقرر کیا حالانکہ وہ جانتے تھے کہ تمام لوگوں میں سے میں اس امر خلافت کا سب سے زیادہ سزاوار ہوں۔ پھر میں نے اپنا غصہ پی لیا اور حکم خدا کا انتظار کرتا رہا پھر جب حضرت عمر مرنے لگے تو انہوں نے اس امر خلافت کو شورئی کے سپرد کر دیا اور اس شورئی میں سے چھٹا مجھے بھی قرار دیا۔ ایک معمولی چانس دیتے ہوئے اور ساتھ ہی یہ کہہ دیا کہ اکثریت کا فیصلہ قبول کیا جائے اور اقلیت کو قتل کر دیا جائے اور یہ صرف میرے قتل کا منصوبہ تھا۔ میں نے پھر بھی اپنے غصے پر قابو رکھا اور حکم خدا کا انتظار کرتا رہا اور گوشہ نشین رہا۔ پھر اس کے بعد قوم کا معاملہ میرے پاس آیا (یعنی لوگوں نے میری بیعت کرنی) ان کی بیعتوں کے بعد میں ان سے یا جنگ کو پایا ہے یا ان کو اپنے رب سے کفر کرتے ہوئے پایا ہے۔

جنگِ جمل سے پہلے آپؑ کا لوگوں سے خطبہ

﴿قال أخبرني﴾ ابو القاسم جعفر بن محمد بن قولويه رحمه الله عن سعد بن عبدالله عن احمد بن علوية عن ابراهيم بن محمد الشقفي ﴿قال

أخبرنا محمد بن عمر الرازي ﴿قال حدثنا﴾ الحسن بن المبارك ﴿قال حدثنا﴾ الحسن بن سلمة قال لما بلغ امير المؤمنين صلوات الله عليه مسير طلحة والزبير وعائشة من مكة الى البصرة نادى الصلوة جامعة فلما اجتمع الناس حمد الله واثى عليه ثم قال اما بعد فان الله تبارك وتعالى لما قبض نبيه (ص) قلنا نحن اهل بيته وعصبته وورثته واوليائه احق خلائق الله به لا تنازع حقه وسلطانه فبينما نحن على ذلك اذ نفر المنافقون فانتزعوا سلطان نبينا منا ولوه غيرنا فبكثت والله لذلك العيون والقلوب منا جميعا وخشنت والله الصدور وايه الله لولا مخافة الفرقة من المسلمين ان يعودوا الى الكفر ويعود الدين لكنا قد غيرنا ذلك من استطعنا وقد ولي ذلك ولاة ومضوا لسبيلهم ورد الله الامر الى وقد بايعاني وقد نهضوا الى البصرة ليفرقا جماعتكم ويلقيا باسكم بينكم اللهم فخذهما لغشهما هذه الامة وسوء نظرهما للعامة فقام ابو الهيثم بن الشيبان رحمه الله وقال يا امير المؤمنين ان حسد قريش اياك على وجهين اما خيارهم فحسدوك منافسة في الفضل وارتفاعا في الدرجة واما اشرارهم فحسدوك حسداً حبط الله به اعمالهم واتقل بهم اوزارهم وما رضوا ان يساووك حتى ارادوا ان يتقدموك فبعدت عليهم الغاية واسقطهم المضمار وكنت احق قريش بقريش نصرت نبينهم حيا وقضيت عنه الحقوق حيثما والله ما بغيتهم الا على انفسهم ونحن انصارك واعوانك فمرنا بامرك ثم انشأ يقول:

ان قوما بغوا عليك وكادوك وعابوك بالامور القباح  
ليس من عيبها جناح يعوض فيك حقا ولا كعشر جناح  
ابصروا نعمة عليك من الله وقرما يدق قرن التطاح

واماما تأوی الامور الیه  
 کل ما تجمع الاماة فیہ  
 حسداً لذی اتاک من اللہ  
 ونفوس هناك اوعیة البغض  
 من مسر یکنه حجب الغیب  
 یاوصی النبی نحن من الحق  
 فخذ الاوس والقبیل من الخز  
 لیس منا من یکن لک فی اللہ  
 فجزاه امیر المؤمنین علیہ السلام خیراً ثم قال الناس بعده کل واحد

بمثل مقاله -

### 11: بیٹھ نمبر 6: (بخلاف اسناد)

جناب حسن بن سلمہ سے روایت بیان کی ہے کہ جب طلحہ زبیر اور حضرت عائشہ کا مکہ سے بصرہ کی طرف جانے کی خیر امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام تک پہنچی تو آپ نے لوگوں میں نماز باجماعت کا اعلان کروایا (یعنی یہ اعلان کروایا کہ کوئی بندہ بھی آج جماعت سے غیر حاضر نہ ہو) پس جب تمام لوگ جمع ہو گئے تو آپ نے پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی اور بعد میں فرمایا:

اما بعد! تحقیق اللہ تعالیٰ نے جب اپنے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے پاس بلایا ہم نے لوگوں سے کہا: اے لوگو! ہم نبی کے اہل بیت ہیں، ان کے وارث ہیں اور ان کے قریبی رشتہ دار ہیں اور ان کے دوست ہیں، محبوب ہیں اور اللہ کی تمام مخلوق میں سے ان کے ساتھ زیادہ حق رکھتے ہیں۔ ان کے حق اور سلطنت میں جو ہمارے لیے وہ قرار

دے گئے ہیں اس میں ہمارے ساتھ جھگڑا اور نزاع نہ کرو جبکہ چند منافقین نے حکم نبیؐ کی مخالفت کی اور انہوں نے نبیؐ کی خلافت و سلطنت جو ہمارے لیے تھی اس میں ہماری مخالفت کی اور ہمارے غیر کو اپنا ولی اور خلیفہ بنا لیا۔ خدا کی قسم! ان کے اس فعل پر ہماری آنکھیں اور دل روئے۔ اور خدا کی قسم! ہمارے سینے تنگ و غم زدہ ہو گئے۔ خدا کی قسم! اگر مسلمانوں کی ایک جماعت کے دوبارہ کافر ہونے کا خطرہ نہ ہوتا اور دین سے پھر جانے کا خوف نہ ہوتا تو ہم اس کو (یعنی معاملہ خلافت کو) تبدیل کر سکتے تھے اور ہم میں اس کی استطاعت موجود تھی۔ پھر ان والیوں نے امر خلافت کو اپنے پاس رکھا، ان کا وقت گزر گیا۔ پھر اللہ نے اس امر (خلافت) کو ہماری طرف واپس کر دیا۔ اور تحقیق ان دونوں (طلحہ اور زبیر) نے میری بیعت کی۔ اب وہ دونوں بصرہ کی طرف جا رہے ہیں تاکہ تم مسلمانوں کے اجتماع میں تفرقہ پیدا کریں اور تمہارے درمیان عداوت اور دشمنی کا بیج بویں۔ اے میرے اللہ! ان دونوں کو اٹھالے تاکہ یہ اُمت ان کے دھوکے سے محفوظ رہے۔

پس ابوالہشتم بن التہیمان رحمۃ اللہ علیہ کھڑے ہوئے اور عرض کی: اے امیر المؤمنین! ان قریش والوں کا آپ سے حسد و طرح کا ہے: نیک لوگوں کا آپ سے حسد اس وجہ سے ہے کہ وہ آپ کے ساتھ مقابلہ کرنا چاہتے ہیں اور آپ سے بلند درجہ کی توقع رکھتے ہیں اور قریش کے بُرے لوگ وہ آپ سے اس لیے حسد کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس حسد کی وجہ سے ان کے اعمال کو غارت کرے اور ان پر گناہوں کا بوجھ زیادہ سخت کر دے۔ وہ راضی نہیں ہیں کہ آپ کے برابر رہیں بلکہ وہ اپنے آپ کو آپ سے مقدم کرنا چاہتے ہیں۔ پس ان کی غایت قصد کبھی پورا نہیں ہوگا اور ضمیر ان کو گرا دے گا اور آپ قریش میں سب سے زیادہ حق رکھتے ہیں کیونکہ آپ نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی میں ان کی مدد و نصرت کی ہے اور ان کے اس دنیا سے جانے کے بعد ان کے وعدے پورے فرمائے ہیں۔ خدا کی قسم! ان لوگوں نے کسی کو دھوکا نہیں دیا بلکہ یہ اپنے آپ کو دھوکا دے رہے ہیں۔ ہم



آپ کے معاون و مددگار ہیں اور ہم آپ کے امر کی اطاعت کریں گے۔ پھر اس نے یہ اشعار پڑھے:

ان قوما بغوا عليك وكادوك  
وعابوك بالامور القباح  
”تحقیق ایک قوم نے آپ کے خلاف بغاوت کی ہے اور آپ کے ساتھ  
مکر و فریب کیا ہے اور بُری باتوں کے ساتھ آپ کو معیوب کیا ہے۔“  
لیس من عیبها جناح بعوض  
فیک حقا ولا کھشر جناح  
”جب ان عیبوں میں سے چمھر کے برابر اور اس کا عشر عشر بھی آپ  
کے اندر نہیں ہے۔“

ابصروا نعمة عليك من الله  
وقرما يدق قرن النطاح  
”اور جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے تم پر نعمت نازل ہوئی ہے اس کو تیل  
کے سینگ بھی چھیل نہیں سکتے۔“

واماما تاوی الامور الیه  
ولجاما یلین غرب الجماح  
”یہ وہ امام ہے کہ تمام امور اس کی طرف پلٹتے ہیں اور منہ زور  
گھوڑے کی لجام بھی اس کے لیے آسان ہے۔“

کل ما تجمع الاماة فیہ  
هاشمیا له عراض البطاح  
”اگر تمام امت جمع ہو جائے تو ان میں ہاشمی سب کے سردار ہیں۔“

حسداً لذی اتاك من الله  
 وعادوا الى قلوب قراح  
 ”اور جو خدا نے آپ کو عطا کیا ہے حسد کرنے والے اپنے حسد سے  
 اپنے بیمار دلوں کا مداوا کرنا چاہتے ہیں۔“

ونفوس هناك اوعية البغض  
 على الخير للشفاء شحاح  
 ”نفوس یہاں پر بغض کے سپرد ہیں اور وہ خیر سے شفاء پر حریص ہیں۔“  
 من مسر يکنه حجب الغيب  
 ومن مظہر العداوة لاح  
 ”جو پوشیدہ ہے وہ غیب کے پردے میں ہے اور جو عداوت کو ظاہر  
 کرے وہ ظاہر ہے۔“

ياوصى النبی نحن من الحق  
 على مثل بهجة الاصباح  
 ”اے نبی اکرم کے وصی! ہم حق کے روشن راستہ پر ہیں۔“  
 فخذ الاوس والقبيل من الخز  
 رج بالطعن فى الوغى والنكاح  
 ”پس آپ اوس اور قبیلہ خزرج کو لڑائی اور دشمن کے آمنے سامنے  
 نیزوں کے ساتھ پائیں گے۔“

ليس منا من یکن لك فى الله  
 وليا على الهدى والفلاح  
 ”ہم میں سے کوئی ایک ایسا نہیں ہے جو ہدایت اور فلاح میں تیرے  
 سے منہ موڑ جائے گا۔“

امیر المؤمنین علی علیہ السلام نے فرمایا: خدا آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے اور اس کے بعد دوسرے لوگ بھی باری باری کھڑے ہوئے اور یوں ہی عرض کیا۔

### ابلیس کا جناب موسیٰ بن عمران علیہ السلام کی خدمت میں آنا

﴿قال أخبرني﴾ ابوالقاسم جعفر بن محمد بن قولیہ ﴿قال حدثني﴾

محمد بن یعقوب الکلینی عن علی بن ابراہیم عن محمد بن عیسیٰ الیقطنی عن یونس بن عبدالرحمن عن سعدان بن مسلم عن ابی عبد اللہ جعفر ابن محمد علیہ السلام قال رسول اللہ (ص) بینما موسیٰ بن عمران جالس اذا قبل علیہ ابلیس وعلیہ برنس ذولون فلما دنا من موسیٰ خلع البرنس واقبل علیہ فسلم علیہ فقال موسیٰ من انت قال انا ابلیس قال موسیٰ فلا قرب اللہ دارک فیم جئت قال انما جئت لاسلم علیک لمکانک من اللہ عزوجل فقال له موسیٰ فما هذا البرنس قال اختطف به قلوب بنی آدم قال له موسیٰ أخبرنی بالذنب الذی اذا اذنته ابن آدم استحوذت علیہ فقال اذا اعجبته نفسه واستکثر عمله وصغر فی عینه ذنبه ثم قال له اوصیک بثلاث خصال یا موسی لا تخل یا امرأة ولا تخلوا بک فانه لا یخلو رجل یا امرأة ولا تخلوا به الا کنت صاحبه دون اصحابی وایاک ان تعاهد اللہ عهداً فانه ما عاهد اللہ احداً الا کنت صاحبه من دون اصحابی حتی احول بینہ وبين الوفاء به واذا هممت بصدقة فامضها فانه اذا هم العبد بصدقة کنت صاحبه دون اصحابی احول بینہ وبينها ثم ولی ابلیس ویقول یاویلہ ویا حوله علمت موسیٰ ما لا یعلمه بنی آدم۔

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: ایک دن جناب موسیٰ بن عمران علیہ السلام تشریف فرما تھے کہ اچانک اہلبیس ملعون (جس کے سر پر رنگین لمبی ٹوپی تھی) آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ پس جب وہ جناب موسیٰ کے قریب ہوا تو اس نے وہ ٹوپی اتاری اور آپ کے سامنے آیا اور سلام عرض کیا۔ پس جناب موسیٰ نے فرمایا: تو کون ہے؟ اس نے کہا: میں اہلبیس ہوں۔ جناب موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: خدا تجھے غارت کرے کیوں آیا ہے؟ اس نے عرض کی: آپ کا اللہ کی بارگاہ میں جو مقام ہے اس کی وجہ سے آپ کو سلام کرنے آیا ہوں۔ جناب موسیٰ نے فرمایا: یہ ٹوپی کیا ہے؟ اس نے عرض کی: یہ ٹوپی وہ ہے جس کے ذریعے میں لوگوں کے دلوں میں گھس جاتا ہوں اور دوسو سے ڈالتا ہوں۔ جناب موسیٰ نے فرمایا: مجھے بتاؤ وہ کون سا گناہ ہے جب ابن آدم سے سرزد ہو جائے تو تو ان پر غلبہ حاصل کر لیتا ہے؟ اس نے عرض کی: جب وہ اپنے نفس میں تعجب کرتا ہے (یعنی تکبر کرتا ہے) اور اپنے اعمال کو زیادہ قرار دیتا ہے اور گناہوں کو کم شمار کرتا ہے۔ پھر اس نے جناب موسیٰ سے عرض کیا: میں آپ کو تین چیزوں کی نصیحت کرتا ہوں:

① کسی نامحرم عورت کے ساتھ تنہائی نہ کرو اور وہ بھی آپ کے ساتھ خلوت نہ کرے کیونکہ جب بھی ایک مرد اور ایک عورت تنہائی میں اکٹھے ہوتے ہیں تو میں وہاں پر ان کا ساتھی ہوتا ہوں۔ اپنے اصحاب کے بغیر (یعنی میں خود وہاں ہوتا ہوں)۔

② پھر اس سے کہ آپ کسی سے اللہ کا وعدہ کریں کیونکہ جب بھی کوئی اللہ کا وعدہ کسی سے کرتا ہے (یعنی خدا کی خوشنودی کے لیے) پس اپنے ساتھیوں کے علاوہ خود میں اس کے وعدے اور وفا کے درمیان حائل ہو جاتا ہوں۔

③ جب آپ صدقہ کا ارادہ کر لیں تو جلدی ادا کریں کیونکہ جب کوئی صدقے کا ارادہ کرتا ہے خود اس کے اور اس کے صدقے کے ارادے کے درمیان حائل ہو جاتا ہوں۔ پھر اہلبیس وہاں سے چلا گیا اور یہ کہہ رہا تھا: اس کے لیے ویل ہے اور تعجب ہے کہ میں نے

موسیٰ کو اس کی تعلیم دے دی ہے جس کو ابن آدم نہیں جانتا تھا۔

### نیک اعمال کو زیادہ قرار نہ دو

﴿قال أخبرني﴾ أبو جعفر محمد بن علي بن الحسين بن بابويه رحمه الله عن أبيه عن علي بن ابراهيم عن محمد بن عيسى بن عبید عثمان بن عيسى عن سماعة بن مهران عن أبي الحسن موسى بن جعفر عليه السلام قال سمعته يقول لا تستكثروا كثير الخیر ولا تستقلوا قليل الذنوب فان قليل الذنوب تجتمع حتى تكون كثيراً وخافوا الله عزوجل فی السر حتى تعطوا من انفسكم النصف وسارعوا الى طاعة الله واصدقوا الحديث وادوا الأمانة فانما ذلك لكم ولا تدخلوا فيما لا یحل فانما ذلك علیکم۔

حدیث نمبر 8: (بخذف اسناد)

حضرت ابو الحسن موسیٰ بن جعفر علیہ السلام نے فرمایا: نیک اعمال کو کبھی بھی زیادہ قرار نہ دو اور قلیل گناہوں کو بھی قلیل قرار نہ دو کیونکہ قلیل گناہ بھی جمع ہو کر کثیر بن جاتے ہیں اور پوشیدہ طور پر بھی اللہ سے ڈرو اور اپنے نفسوں کے ساتھ انصاف کرو۔ اللہ کی اطاعت کی طرف جلدی کرو۔ بات کے سچے ہو جاؤ اور امانت کو ادا کرو۔ یہ سب کچھ تمہارے ہی فائدے کے لیے ہے اور جو کام تیرے لیے جائز نہیں ہے اس کو انجام مت دو۔ یہ تمہارے نقصان میں ہوگا۔

اللہ جب احسان کرتا ہے تو علم دین عطا کرتا ہے

﴿قال أخبرني﴾ ابو القاسم جعفر بن محمد رحمه الله عن ابی جعفر محمد ابن یعقوب الكلینی رحمه الله عن الحسين بن محمد عن معلى بن محمد عن الحسن بن علی الوشاء عن حماد بن عثمان عن ابی عبد الله جعفر

بن محمد علیہ السلام عن آباءہ قال قال رسول اللہ (ص) اذا اراد اللہ بعبد  
 خيراً فقبہ فی الدین و صلی اللہ علی سیدنا محمد النبی وآلہ وسلم۔

تحدیث نمبر 9: (بخاری اسناد)

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے  
 ساتھ نیکی و احسان کا ارادہ کرتا ہے تو اس کو دین میں فقہ (یعنی سوچھ بوجھ) عطا کرتا ہے  
 (یعنی علم دین اور فقہ عطا کرتا ہے)۔

صلی اللہ علی سیدنا محمد النبی وآلہ وسلم۔

## مجلس نمبر 20

[ بروز ہفتہ ۸ رمضان المبارک سال ۲۰۰۷ ہجری قمری ]

اللہ کی حدود سے تجاوز نہ کرو

﴿قال أخبرني﴾ سمعه ابو الفوارس سماع أخى ابى محمد ابقاه الله والحسين بن على النيشابورى من اهل المجلس الذى قيل هذا حدثنا الشيخ الجليل ابو عبدالله محمد بن محمد بن النعمان ايدالله عزه ﴿قال أخبرني﴾ عبدالله بن محمد بن اعين البزاز ﴿قال أخبرني﴾ زكريا بن صبيح ﴿قال حدثنا﴾ خلف بن خليفة عن سعيد بن عبيد الطائى عن على بن ربيعة الوالى عن امير المؤمنين على بن ابى طالب (ع) قال قال رسول الله (ص) ان الله تعالى حد لكم حدوداً فلا تعتدوها وفرض عليكم فرائض فلا تضيعوها وسن لكم سنناً فاتبعوها وحرم عليكم حرمات فلا تهتكوها وعفا عن اشياء رحمة منه لكم من غير نسيان فلا تتكفوها-

**حديث نمبر 1:** (بخلاف اسناد)

حضرت امير المؤمنين على ابن ابى طالب عليه السلام نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا:

تحقیق اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے حدود معین فرمائی ہیں پس ان سے تجاوز نہ کرو اور تمہارے لیے فرائض قرار دیئے ہیں ان فرائض کو ضائع مت کرو اور تمہارے لیے سنت

قائم کی ہے اس کی اتباع کرو اور تمہارے لیے جو بات بھی قرار دی ہیں پس ان کی حرمت کرو۔ ہنک نہ کرو اور کافی اشیاء سے اپنی رحمت کے ذریعے تم کو معاف کیا ہے۔ وہ ان میں بھولا نہیں ہے پس ان کو ایسے کلفت و زحمت نہ بناؤ۔

### اس دنیا میں زہد اختیار کرو

﴿قال أخبرني﴾ ابو عبید اللہ محمد بن عمران المرزبانی ﴿قال أخبرني﴾ احمد بن محمد المکی ﴿قال حدثنا﴾ ابو العینا عن محمد بن الحکم عن لوط بن یحیی عن الحرث بن کعب عن مجاهد قال قال امیر المؤمنین علی بن ابی طالب علیہ السلام ازهدوا فی هذه الدنيا التي لم يتمتع بها احد كان قبلكم ولا تبقى لأحد من بعدكم سبيلكم فيها الماضين قد تصرمت وأذتت بانقضاء وينكر معروفها فبهي تخبر أهلها بالفناء وسكانها بالموت وقد امر منها ما كان حلواً وكدرأ منها صفواً فلم تبق منها الا سملة كسملة الأداة وجرعة كجرعة الاناء لو تمزها العطشان لم ينفع بها فارتعوا بالرحيل من هذه الدار المقدور على أهلها بالزوال الممنوع أهلها من الحياة المذلة فيها انفسهم بالموت فلا حتى يطمع في البقاء ولا نفس الا مذعنة بالمنون ولا يعلکم الأمل ولا يطول علیکم الأمد ولا تغتروا منها بالأمال ولا حننتم حنین الوله العجال ودعوتم مثل حنین الحمام وجأرتم جأر متبتل الرهبان وخرجتم الى الله تعالى من الأموال والأولاد للتماس القربة اليه في ارتفاع الدرجة عنده او غفران سيئة احصتها كتبته وحفظتها ملائكته لكان قليلا فيما ارجو لكم من ثوابه واتخوف علیکم من عقابه جعلنا وایاکم من التائبين العابدين -



جناب مجاہد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب

علیہ السلام نے فرمایا:

اے لوگو! اس دنیا میں پرہیزگاری اختیار کرو۔ یہ وہ دنیا ہے جس سے تم سے پہلے لوگوں میں سے بھی کسی نے زیادہ بڑا فائدہ نہیں اٹھایا اور نہ یہ تیرے بعد والوں کے لیے باقی رہے گی۔ تمہارا راستہ اس دنیا میں گزرنے والوں جیسا ہے۔ یہ دنیا ختم ہونے والی ہے اور اپنے ختم و منقطع ہونے سے اذیت دیتی ہے۔ اس کی نیکی کا انکار کرو پس یہ اپنے اہل کوفنا کی خیر دیتی ہے اور اپنے اندر رہنے والے کو موت کی خبر دیتی ہے۔ اور جو کڑوا ہوتا ہے وہ اس کا میٹھا ہوتا ہے اور گندھا ہے وہ جو اس کا مخلص دوست ہے اور اس میں سے کچھ نہیں بچے گا مگر جو بچے گا وہ تھوڑا سا پانی ہے جو دو کی مانند ہے اور اس کا ایک گھونٹ انتظار کا گھونٹ ہے۔ یہ گھونٹ اگر پیسا پانی لے تو اس کے لیے بھی فائدہ مند نہیں ہے۔ پس اس کے گھر سے کوچ کرنے والوں کے ساتھ کوچ کرو کیونکہ اس کے گھر والوں کے لیے زوال مقدر ہے اور اس کے رہنے والوں کے لیے کوئی زندگی نہیں ہے۔ اس میں موت کے ذریعے نفسوں کو ذلیل کیا جاتا ہے۔ پس اس میں کوئی زندگی کہ جس کی بقا کا لالچ کیا جائے اور کوئی نفس نہیں مگر نون کی طرح مڑا ہوا ہے۔ اس دنیا کو لمبی آرزو کی وجہ سے مضبوط نہ کرو اور تم اس کی مدت کو طویل نہ قرار دو اور اس کی لمبی آرزوؤں کی وجہ سے دھوکا نہ کھاؤ اور اگر تم سے ناکہ ہے تو اس کی مہربانی جلدی ختم ہونے والی ہے اور تم اس کو نہ رہنے کی طرح پکارتے ہو اور خوف و ڈرنے والے کی طرح تم بلند آواز سے پکارتے ہو۔ تم اللہ کی طرف نکلوا اپنے مالوں سے اوااد سے خدا کی قربت کو حاصل کرنے کے لیے اور اس کی بارگاہ میں بلند درجے کی خاطر اور گناہوں کی بخشش کے لیے جن کو اس کے لکھنے والوں نے لکھا ہے۔ اور اس کے ملائکہ نے ان کو محفوظ کیا ہے۔ اور جو تم ثواب کی امید رکھتے ہو وہ بہت کم

ہے اور اس میں تمہارے اوپر ہونے والے عتاب سے ڈرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ کو توبہ کرنے والے عبادت گزاروں میں سے قرار دے۔

### سعید حقیقی کون ہے؟

﴿قال أخبرني﴾ ابو الحسن علی بن بلال المہلبی ﴿قال حدثنا﴾ علی بن عبد اللہ بن اسد الاصفہانی ﴿قال حدثنا﴾ یحییٰ بن الحسین الجلی عن ابی ہرون العبیدی عن زاذان عن سلمان الفارسی رحمہ اللہ قال خرج رسول اللہ (ص) یوم عرفة فقال ایہا الناس ان اللہ باہمی حکم فی هذا الیوم لیغفر لکم عامة ویغفر لعلی علیہ السلام خاصة ثم قال ادن منی یا علی فاخذ بیده ثم قال ان السعید کل السعید حق السعید من اطاعک وتولاک من بعدی وان الشقی کل الشقی حق الشقی من عصاک ونصب لک عداوة من بعدی -

تصدیث نمبر 3: (بخذف اسناد)

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عرفہ کے دن باہر تشریف لائے اور فرمایا:

اے لوگو! آج اللہ تعالیٰ تمہارے اوپر نخر و مہابت کر رہا ہے اور تم سب کو عمومی طور پر اس نے بخش دیا ہے اور علی علیہ السلام کے لیے خصوصی طور پر بخشش کو قرار دیا ہے۔ پھر آپ نے علی علیہ السلام سے فرمایا:

یا علی! میرے قریب آؤ۔ پس آپ نے علی علیہ السلام کا ہاتھ پکڑا پھر فرمایا: نیک بخت مکمل نیک بخت اور نیک بخت ہونے کا حق اس بندے کو ہے جو آپ کی اطاعت کرے گا اور میرے بعد آپ کی ولایت کو قبول کرے گا اور شقی اور شقی ترین اور حقیقی شقی وہ

شخص ہے جو آپ کی نافرمانی کرے اور میرے بعد آپ سے عداوت و بغض رکھے گا۔

### حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جلا وطنی کے دوران تبلیغ

﴿قال أخبرني﴾ علي بن بلال المهلبی ﴿قال أخبرني﴾ علي بن عبد الله الاصفهانی ﴿قال حدثني﴾ ابواسحاق ابراهيم بن محمد الثقفي ﴿قال حدثني﴾ محمد بن علي ﴿قال حدثني﴾ الحسين بن سفيان عن أبيه عن ابي جهضم الازدي عن أبيه قال لما اخرج عثمان اباذر الغفاري رحمه الله من المدينة الى الشام كان يقوم في كل يوم فيعظ الناس ويأمرهم بالتمسك بطاعة الله ويحذرهم من ارتكاب معاصيه ويروي عن رسول الله (ص) ما سمعه في فضائل اهل بيته (ع) ويحضهم على التمسك بعترته كسب اني عثمان اما بعد فان اباذر يصبح اذا اصبح ويمسي اذا امسى وجماعة من الناس كثيرة عنده فيقول كيت وكيت فان كان لك حاجة في الناس قبلي فاقدم اباذر اليك فاني اخاف ان يفسد الناس عليك والسلام فكتب عثمان اليه اما بعد فاشخص الي اباذر حين تنظر في كتابي هذا والسلام- فبعث معوية الي ابي ذر ودعاه واقراه كتاب عثمان فقال النجا الساعة فخرج ابوذر الي راحلته فشدّها بكورها وانساعها فاجتمع اليه الناس فقالوا له يا اباذر رحمك الله اين تريد قال اخرجوني اليكم غضبا علي واخرجوني منكم اليهم الآن عبثا بي ولا يزال هذا الأمر فيما اري شأنهم فيما بيني وبينهم حتى يستريح برأ ويستراح من فاجر ومضى- وتسمع الناس بخروجه حتى خرج من دمشق فساروا معه حتى انتهى الي (دير المران) فنزل ونزل معه الناس فاستقدم فصلى بهم، ثم قال ايها الناس اني

موصيكم بما ينفعكم وتارك الخطب والتشقيق احمداً الله عزوجل قالوا  
 الحمد لله قال اشهد ان لا اله الا الله وان محمداً عبده ورسوله فاجابوه بمثل  
 ما قال فقال اشهد ان البعث حق وان الجنة حق وان النار حق واقرب بما جاء  
 من عند الله واشهدوا على بذلك قالوا نحن على ذلك من الشاهدين قال  
 لبشر من مات منكم على هذه الخصال برحمة الله وكرامته ما لم يكن  
 المجرمين ظهيراً ولا لأعمال الظلمة مصلحاً ولا لهم معيناً ايها الناس اجمعوا  
 مع صلاتكم وصومكم غضباً لله عزوجل اذا عصى فى الأرض ولا ترضوا  
 أمتكم بسخط الله واذا احدثوا ما لا تعرفون فجانبوهم وازروا عليهم وان  
 عذبتهم وحرمتهم ويسرتم حتى يرضى الله عزوجل فان الله اعلا واجل  
 لا ينبغي ان بسخط برضا المخلوقين غفر الله لى ولكم استودعكم الله  
 واقراء عليكم السلام ، فناداه الناس ان سلم الله عليك ورحمك يا اباذر  
 يا صاحب رسول الله (ص) انا لا نردك ان كان هؤلاء القوم اخرجوك ولا  
 نمنعك فقال لهم ارجعوا رحمكم الله فانى اصبر منكم على الهوى واياكم  
 والفرقة والاختلاف فمضى حتى قدم على عثمان فلما دخل عليه قال له  
 لا قرب الله بعمر وعينا فقال ابوذر ارضوا الله ماسمانى ابو اى عمرو ولكن  
 لا قرب الله من عصاه وخالف امره وارتكب هواه فقام اليه كعب الأحمبار  
 فقال الا تتقى الله يا شيخ وتجييب امير المؤمنين بهذا الكلام فرجع ابوذر  
 عصى كاتب فى يده فضرب بها رأس كعب ثم قال له يا ابن اليهوديين ما  
 كلامك مع المسلمين فوالله ما خرجت اليهودية من قلبك بعد فقال عثمان  
 والله لاجمعتنى واياك دار قد خرفت وذهب عقلك اخرجوه من بين يدي  
 حتى تركبوه قتب ناقته بغير وطاء ثم انخسوا به الناقة وتعتوه حتى

توصلوه الربذة فنزلوه بها من غير انيس حتى يقضى الله فيه ما هو قاض  
 فاخرجوه متعتا موهونا بالعصا وتقدم ان لا يشيعه احد من الناس فبلغ ذلك  
 امير المؤمنين على بن ابي طالب عليه السلام فبكى حتى بل لحيته بدموعه  
 ثم قال أهكذا يصنع بصاحب رسول الله (ص) انا لله وانا اليه راجعون ثم  
 نهض ومعه الحسن والحسين (ع) وعبدالله بن العباس والفضل وقثم  
 وعبيدالله حتى لحقوا اباذر فشيعوه فلما ابصر بهم ابوذر رحمه الله حن  
 اليهم وبكى عليهم وقال بابي وجوه اذا رأيتها ذكرت رسول الله (ص)  
 وشملتني البركة برؤيتها ثم رفع يديه الى السماء وقال احبهم ولو قطعت  
 اربا اربا في محبتهم ما زلت عنها ابتغاء وجهك والدار الآخرة فارجعوا  
 رحمكم الله والله اسأل ان يخلقني فيكم احسن الخلافة فودعه القوم  
 فرجعوا وهم يبكون على فراقه -

حدیث نمبر 4: (بخذف اسناد)

جناب ابو جهم ازدی نے اپنے والد سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: جب  
 حضرت عثمان نے جناب ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مدینہ سے شام کی طرف جلا وطن  
 کیا تو آپ ہر روز لوگوں کے درمیان کھڑے ہو جاتے اور ان کو وعظ فرماتے اور ان کو اللہ  
 تعالیٰ سے تمسک کرنے کی ہدایت دیتے اور جو کچھ آپ نے رسول خدا سے جو روایات و  
 احادیث اہل بیت علیہم السلام کی شان میں سنی تھیں وہ سب لوگوں کے سامنے بیان فرماتے  
 تھے اور ان کو اہل بیت سے تمسک کے بارے میں آمادہ فرماتے تھے۔ پس حاکم شام نے  
 حضرت عثمان کی طرف خط تحریر کیا۔

اما بعد! ہر روز صبح و شام ابوذر کے اردگرد لوگ جمع ہو جاتے ہیں اور وہ ان کے  
 سامنے ایسے ایسے کی گفتگو کرتا ہے۔ اگر آپ کو ان لوگوں کی ضرورت ہے تو ان کو اپنی طرف

بلانے کے اقدامات کریں کیونکہ مجھے خوف ہے کہ وہ لوگوں کو آپ کے خلاف بھڑکانے دیں۔ پس حضرت عثمان نے اس کی طرف تحریر کیا۔ اما بعد! جیسے ہی میرا خط تمہارے پاس آجائے اسی وقت اس کو میری طرف واپس پلٹا دو۔ والسلام

پس معاویہ نے ایک بندے کو جناب ابوذرؓ کی خدمت میں روانہ کیا، اُن کو بلا کر لایا اور اس نے حضرت عثمان کا خط اِن کے سامنے پیش کر دیا اور کہا کہ یہ حضرت عثمان کا خط ہے اس کو پڑھیں۔ پس جناب ابوذرؓ غفاریؓ نے فرمایا: میں اسی وقت تجھے نجات دیتا ہوں۔ پس آپؓ اس وقت اپنی سواری کی طرف جو راستے میں بندھی ہوئی تھی اس کی طرف روانہ ہو گئے۔

لوگ جناب ابوذرؓ کے ارد گرد جمع ہو گئے اور عرض کیا: اے ابوذرؓ! (خدا آپؓ پر رحم کرے) کہاں کا ارادہ ہے؟ آپؓ نے فرمایا: ان لوگوں نے غضب ناک ہو کر مجھے تمہاری طرف روانہ کیا تھا اور ان لوگوں نے مجھے تم سے نکال کر ان کی طرف روانہ کر دیا ہے۔ اب یہ میرے لیے کوئی پریشان کن نہیں ہے۔ ان کے اور میرے درمیان اللہ کا فیصلہ ہوگا۔ یہ عنقریب ایک نیک سے محروم ہوں گے اور میں ایک فاجر و فاسق سے راحت پالوں گا۔ جب لوگوں نے آپؓ کے دمشق سے نکلنے کے بارے میں سنا تو بہت زیادہ لوگ آپؓ کے ساتھ آپ کو ”دیرالمران“ رخصت کرنے کے لیے آپؓ کے ساتھ روانہ ہوئے اور امران راہب کے دیر تک آپؓ کے ساتھ آئے۔ پس جب آپؓ اپنی سواری سے اترے تو لوگ بھی سب کے سب اپنی سواریوں سے اترے۔ پس آپؓ نے لوگوں کو نماز باجماعت کی امامت کروائی۔ پھر آپؓ نے فرمایا: اے لوگو! میں آپ کو ایسی چیز کی وصیت کرتا ہوں جو تمہارے لیے فائدہ مند ہے اس کو اپناؤ اور آپس میں شک و عداوت کو چھوڑ دو۔ پس اللہ تعالیٰ کی حمد کرو۔ سب لوگوں نے الحمد للہ کہا۔ پھر آپؓ نے فرمایا: اشهد ان لا اله الا الله وان محمداً عبده ورسوله۔ پس لوگوں نے بھی ان کلمات کو دہراتے ہوئے جواب دیا۔

پھر آپؓ نے فرمایا: میں گواہی دیتا ہوں کہ مرنے کے بعد دوبارہ مبعوث ہوتا حق

ہے جنت حق ہے جہنم حق ہے اور جو کچھ خدا کی طرف سے نازل ہوا ہے اس کا اقرار کرتا ہوں اور تم لوگ بھی اس کی شہادت دو۔ پس لوگوں نے کہا: ہم بھی ان چیزوں کی گواہی دیتے ہیں۔ تم میں سے جو کوئی بھی ان خصال کی گواہی دے اس کو اللہ کی رحمت اور اس کے اکرام کی بشارت ہو۔ جب تک وہ مجرمین کا پشت پناہ ہو اور نہ ہی وہ ظالموں کے کاموں کی اصلاح کرے اور نہ ہی ان کے لیے معاون و مددگار بنو۔

اے لوگو! اپنی نمازوں اور روزوں کے ساتھ اجتماع کرو۔ جب زمین پر نافرمانی کرو گے تو خدا تعالیٰ کے غضب کا موجب بنو گے۔ پس خداوند متعال کی ناراضگی سے اپنے حاکموں کو خوش نہ کرو اور اگر وہ کوئی ایسی بدعت ایجاد کریں جو تم نہیں جانتے پس ان سے ایک جانب ہو جاؤ ان کا گناہ ان کے سر پر ہوگا اور اگر ان پر عذاب ہو تو تم اس سے بچ جاؤ گے۔ کوشش کرو یہاں تک کہ خدا تم سے راضی ہو جائے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ وارفع ہے سزاوار نہیں ہے کہ مخلوق کی خوشی کی خاطر اس کو ناراض کیا جائے۔ خدا مجھے اور آپ سب کو بخش دے۔ میں تم کو اللہ کے سپرد کرتا ہوں اور میری طرف سے تم سب کو سلام ہو۔

پس لوگوں نے بھی آواز دی ہماری طرف سے آپ کو سلام ہو۔ اے ابو ذر! اے صحابی رسول! اللہ تعالیٰ آپ پر رحم نازل فرمائے۔ ہم آپ کو واپس نہیں کرتے۔ اگر یہ قوم آپ کو نکال دے تو ہم آپ کو پناہ دینے کو تیار ہیں۔ پس آپ نے فرمایا: آپ لوگ واپس چلے جائیں خدا آپ سب پر رحم فرمائے۔ میں تم سب کو مصیبتوں میں صبر کی تلقین کرتا ہوں۔ تفرقہ اور اختلاف سے بچو۔ اس کے بعد آپ جب مدینہ میں تشریف لائے پس آپ حضرت عثمان کے دربار میں داخل ہوئے تو حضرت عثمان نے کہا: خدا مجھے تیرے قریب نہ کرے۔ پس جناب ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

خدا مجھے ایسے شخص کے قریب نہ کرے جو اس کی نافرمانی کرے اور اس کے حکم کی مخالفت کرے اور اپنی خواہشات کی پیروی کرے۔ پس وہاں پر کعب الاحبار یہودی کھڑا

ہو گیا اور اس نے کہا: اے بوڑھے کیا تجھے خوفِ خدا نہیں تم امیر کو کیسے جواب دے رہے ہو؟ جناب ابو ذرؓ نے اپنے ہاتھ میں جو عصا پکڑا ہوا تھا اس کو اٹھایا اور اس کے سر پر مارا اور فرمایا: اے یہودیہ کے بیٹے! تم مسلمانوں کے ساتھ کس طرح بات کر رہے ہو تمہاری اتنی جرأت..... خدا کی قسم! تیرے دل سے یہودیت کو نکال دوں گا۔ اس کے بعد حضرت عثمان نے کہا: اے ابو ذرؓ! تیری آخرت خراب ہو چکی ہے اور تیری عقل ختم ہو چکی ہے۔ اس کو میری آنکھوں سے دُور کر دو اور اس کو بغیر پالان کے اُونٹ پر سوار کرو اور اس کو روانہ کر دو یہاں تک اس کو ربذہ پہنچا دو اور اس کو بے سہارا و مددگار وہاں چھوڑ آؤ یہاں تک کہ یہ وہی مر جائے۔ پس اس کو خارجہ کر دو اور اس کے ارد گرد گھیرا رکھو کہ کوئی اس کو ملنے نہ پائے۔

پس جب حضرت امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کو اس کی خبر ملی آپؓ نے جناب ابو ذرؓ کی حالت زار پر اتنا گریہ فرمایا کہ آپؓ کی داڑھی اقدس تر ہو گئی۔ پھر فرمایا: کیا صحابی رسولؐ کے ساتھ اس طرح کا سلوک کیا جا رہا ہے۔ فرمایا: اناللہ وانا الیہ راجعون۔ پھر آپؓ کھڑے ہوئے اور آپؓ کے ساتھ امام حسن و امام حسین علیہما السلام جناب عبداللہ بن عباس جناب فضل جناب قثم جناب عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی تھے۔ آپ جناب ابو ذرؓ کے پاس گئے تاکہ آپؓ کو دواغ کریں۔ جب جناب ابو ذرؓ نے آپؓ کی طرف دیکھا اور بلند آواز سے ان پر گریہ کیا اور فرمایا: میرے ماں باپ اُن چہروں پر قربان ہو جائیں جب میں ان کو دیکھتا ہوں تو مجھے رسول اکرمؐ یاد آ جاتے ہیں اور ان کو دیکھنے سے برکتِ خدا میرے شامل حال ہو جاتی ہے۔

پھر آپؓ نے آسمان کی طرف ہاتھ اٹھائے اور عرض کی: اے خدا! میں ان سے محبت کرتا ہوں اور اگر مجھے ان کی محبت میں کلڑے کلڑے کر دیا جائے تب بھی میں ان سے منحرف نہیں ہوں گا! اے میرے اللہ! تو اپنا رخِ رحمت قیامت تک ان کی طرف فرما۔ پس اللہ تم سب پر رحمت نازل فرمائے تم سب واپس چلے جاؤ۔ خدا کی قسم! میں نے اللہ سے



سوال کیا ہے۔ خدا آپ کو اچھی خلافت عطا فرمائے۔ پس آپ لوگوں نے آپ کو وداع فرمایا اور واپس آئے اس حالت میں کہ آپ سب رو رہے تھے۔

### احسان کے بدلے میں برائی کرنا

﴿قال أخبرني﴾ ابوبکر محمد بن عمر الجعابی ﴿قال حدثنا﴾ ابو القاسم الحسن بن عمر بن الحسن ﴿قال حدثنا﴾ جعفر بن محمد بن مروان ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن اسماعیل الهاشمی ﴿قال حدثنا﴾ عبدالمؤمن عن محمد بن علی بن الحسین (ع) عن جابر بن عبد اللہ الانصاری قال قال رسول الله (ص) اسرع الأشياء عقوبة رجل تحسن اليه ويكافيك على احسانك باسائة ورجل عاهدته ومن شأنك الوفاء به ومن شأنه ان يكذبك ورجل لا تبغى عليه وهو دائما يبغى عليك ورجل تصل قرابته وهو يقطعك -

تصحيح نصير 5: (بخلف اسناد)

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سب گناہوں میں سے جس گناہ پر بہت جلدی عذاب ہوتا ہے وہ یہ کہ ایک شخص کے ساتھ تو احسان کرے اور وہ تیرے احسان کے بدلے میں تیرے ساتھ برائی کرے۔ اور جس شخص کے ساتھ تو وعدہ کرے اور اس کو وفا کرنا ضروری قرار دے اور وہ تیرے ساتھ جھوٹ بولے اور تو اس شخص پر کبھی بغاوت نہ کرے اور وہ ہمیشہ تیرے خلاف بغاوت کرے اور وہ شخص جس کے ساتھ تو تعلقات کو قائم کرے اور وہ ان کو ختم کرے۔ یہ جلدی عذاب کا مستحق ہوگا۔

### مولا امیر المؤمنین علی علیہ السلام کی دعا

﴿حدثنا﴾ ابوعلی احمد بن محمد الصولئی بمسجد براثا سنة اثنتين وخمسين وثلاثمائة ﴿قال حدثنا﴾ عبدالعزیز بن یحیی الجلودی ﴿قال

حدثنا محمد بن زكريا الغلابي ﴿قال حدثنا﴾ قيس بن حفص الدورقي ﴿قال حدثنا﴾ حسين الأشقر عن عمر بن الغفار عن اسحاق بن الفضل الهاشمي قال كان من دعاء امير المؤمنين علي بن ابي طالب اللهم اني اعوذ بك ان اعادي لك وليا او اولى لك عدواً او ارضى لك سخطاً ابداً اللهم من صليت عليه فصلواتنا عليه ومن لعنته فلعنتنا عليه اللهم من كان في موته فرح لنا ولجميع المسلمين فارحنا منه وابدل لنا من هو خير لنا منه حتى ترينا من علم الاجابة ما نتعرفه في ادياننا ومعاشنا يا ارحم الراحمين - وصلى الله على سيدنا محمد النبي وآله وسلم -

تہذیب نمبر 6: (خذف اسناد)

جناب اسحاق بن فضل بیان کرتے ہیں کہ جناب امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی اکثر یہ دعا ہوا کرتی تھی:

اے میرے اللہ! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں کہ میں تیرے کسی دوست و ولی کے ساتھ دشمنی کروں یا میں تیرے دشمن کے ساتھ دوستی کروں اور میں تیری نافرمانی پر راضی ہو جاؤں۔ اے میرے اللہ! جس کے لیے تو نے اپنا درود و سلام خاص قرار دیا ہے اس کے لیے میرا درود و سلام ہو۔ اور جس پر تو لعنت کرتا ہے میں بھی اس پر لعنت کرتا ہوں۔ اے میرے اللہ! جس شخص کی موت سے ہمارے لیے اور تمام مسلمانوں کے لیے باعثِ خوشی ہو اس کی موت سے ہم کو راضی و خوش فرما اور اس کے بدلے جو ہمارے لیے بہتر و خیر ہے اس کو قرار فرما یہاں تک کہ تو اپنے علم سے اجازت قرار فرما۔ اور جو ہمارے دین اور زندگی میں ہمارے لیے تو بہتر جانتا ہے اس کو ہمارے لیے قرار فرما۔ اے سب سے بہتر رحم کرنے والے۔ صلی اللہ علی سیدنا محمد النبي وآله وسلم -

## مجلس نمبر 21

[ بروز ہفتہ ۱۵ رمضان المبارک سال ۱۴۰۷ ہجری قمری ]

### ایمان کا وزنی ہونا

سمعه ابو الفوارس ﴿حدثنا﴾ الشيخ الجليل المفيد محمد بن محمد بن النعمان ادام الله تاييده ﴿قال أخبرني﴾ ابو الحسن احمد بن محمد بن الحسن بن الوليد ﴿قال حدثني﴾ ابي عن محمد بن الحسن الصفار عن احمد بن محمد بن عيسى عن الحسن بن محبوب عن ابي ايوب الخزاز عن ابي حمزة الثمالي رحمه الله عن ابي جعفر الباقر محمد بن علي (ع) قال سمعته يقول اربع من كن فيه كمل اسلامه واعين على ايمانه ومحصت عنه ذنوبه والقي ربه وهو عنه ارض ولو كان فيما بين قرنه الى قدميه ذنوب حطها الله عنه وهي النوفاء بما يجعل الله على نفسه وصدق اللسان مع الناس والحياء مما يقع عند الله وعند الناس وحسن الخلق مع الأهل والناس واربع من كن فيه من المؤمنين اسكنه الله في اعلا عليين وغرف فوق غرف في محل الشرف كل الشرف من آوى اليتيم ونظر له وكان له ابا ومن رحم الضعيف واعانه وكفاه ومن انفق على والديه ورفق بهما وبرهما ولم يحزنهما ومن لم يخرق بمملوكه واعانه على ما يكلفه ولم يستسعه فيما لا يطيق

جناب ابوہزیمہ ثمالی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا:

جس شخص میں چار چیزیں ہوں گی اس کا اسلام کامل ہے اور اس کا ایمان وزنی ہوگا اور اس کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے اور وہ اللہ تعالیٰ سے اُس حالت میں ملاقات کرے گا کہ خدا اس سے راضی ہوگا اور اگر سر سے پاؤں تک اس کا جسم گناہوں سے پُر ہو تب بھی اللہ تعالیٰ ان سب کو گرا دے گا اور وہ چار یہ ہیں:

- ① جو اللہ نے تیرے لیے قرار دیا ہے اس سے وفا کرنا۔
- ② لوگوں کے ساتھ سچ بولنا۔
- ③ اور جو چیز قبیح ہے کے بارے میں اللہ اور لوگوں سے حیا کرنا۔
- ④ اپنے اہل اور لوگوں کے ساتھ حسن سلوک کرنا۔

چار چیزیں مومنین میں سے جس میں ہوں گی اللہ تعالیٰ اس کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے گا اور اس گھر میں جگہ دے گا جس گھر سے زیادہ شرافت و کرامت میں کوئی دوسرا گھر نہیں ہوگا:

- ① جو یتیم پر درمی کرے اور اس کے ساتھ نظر کرم کرے اور اس کے لیے باپ ہو۔
- ② جو کمزور پر رحم کرے اور اس کی مدد کرے اور اس کی کفالت کرے۔
- ③ جو اپنے والدین پر خرچ کرنے ان کے ساتھ نرمی کرے اور احسان کرے اور ان کو غمگین نہ کرے۔
- ④ جو اپنے غلام پر سختی نہ کرے اس کو خوف زدہ نہ کرے اور جو اس کو حکم دیا ہے یا کام اس کے سپرد کیا ہے اس میں اس کی مدد کرے اور جس کی وہ طاقت نہیں رکھتا۔ اس کام کا اس پر بوجھ نہ ڈالے۔

## نخس کا حساب ہوگا

﴿قال أخبرني﴾ ابو عبد اللہ محمد بن عمران المرزبانى ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن احمد الحكيمى ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن اسحاق ﴿قال أخبرنا﴾ يحيى بن معين ﴿قال حدثنا﴾ معمر عن ثابت عن انس بن مالك قال قال رسول الله (ص) ما كان الفحش فى شيىع قط الا شأنه ولا كان الحياء فى شيىع الا زانه-

تصديقه نمبر 2: (بخرب سار)

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہر نخس و گالی جو کسی کو دی جائے گی اس کا ضرور حساب ہوگا اور جو کسی سے حیا کرے گا اس کا اس کو وزن دیا جائے گا یعنی اجر دیا جائے گا۔

## نبی اکرم سے ان کے وصی کے بارے میں سوال

﴿قال أخبرني﴾ ابو نصر محمد بن الحسن المقرئ ﴿قال حدثنا﴾ ابو عبد اللہ الحسين بن على الرازى ﴿قال حدثنا﴾ جعفر بن محمد الحنفى ﴿قال حدثني﴾ يحيى بن هاشم السمسار ﴿قال حدثنا﴾ عمرو بن شعمر ﴿قال حدثنا﴾ سواد عن ابى الزبير عن جابر بن عبد الله ابن حزام الأنصارى قال اتيت رسول الله (ص) فقلت يا رسول الله من وصيك قال فاسك عني عيسى بن مريم ثم قال يا جابر الا اخبرك عما سألتني فقلت يا بى انت وامى ام والله انه مكنت عني حتى طننت انك وجدت على فقال ما وجدت عليك يا جابر ولان كنت اظن انك ما يؤمنون من السماء فأتاني جبريل (ع) فقال يا محمد ان ربك يقول انك انت على بن ابى طالب وصيك وذاك انما قال

اهلك وامتك والذائد عن حوضك وهو صاحب لوائك يقدمك الى الجنة  
فقلت ياتنى الله من لا يؤمن بهذا اقتله قال نعم يا جابر ما وضع هذا الموضع  
الا ليتابع عليه فمن تابعه كان معى غداً ومن خالفه لم يرد على الحوض ابداً

3: (بخلاف اسناد)

حضرت جابر بن عبد اللہ ابن حزام انصاری رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ میں  
حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا:  
یا رسول اللہ! آپ کے بعد آپ کا وصی اور جانشین کون ہوگا؟

آپ نے فرمایا: پس مخالفت نے اس کو روکا ہوا ہے ورنہ وہ ضرور مجھے بتا دیتا۔ پھر  
فرمایا: اے جابر! جو تو نے مجھ سے سوال کیا تھا اُس کے جواب کے بارے میں تجھے خبر نہ  
دوں؟ پس میں نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں کیوں نہیں۔ خدا کی  
قسم آپ جو میرے سوال کے بارے میں خاموش رہے کہ اس سے میرے دل میں گمان  
پیدا ہوا کہ آپ مجھ سے کوئی چیز پوشیدہ رکھ رہے ہیں۔

پس آپ نے فرمایا: اے جابر! میں آپ سے کسی چیز کو پوشیدہ نہیں رکھ رہا لیکن اس  
چیز کا انتظار کر رہا تھا جو آسمان سے میرے اوپر نازل ہوتی ہے (یعنی وحی کا)۔ پس جبرائیل  
میرے پاس آئے اور انھوں نے کہا ہے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کا رب آپ کو  
سلام کہہ رہا ہے اور آپ کے لیے اس نے یہ فرمایا ہے کہ علی ابن ابی طالب علیہ السلام  
آپ کا وصی ہے اور آپ کے خاندان اور آپ کی امت پر آپ کا خلیفہ ہے اور آپ کے  
حوض سے لوگوں کو ڈور کرنے والا ہے اور وہ آپ کے پرچم کو اٹھا۔ نہ راہا۔ ہے اور جنت میں  
پرچم سمیت آپ کے آگے آگے ہوگا۔ پس میں نے عرض کیا: اے نبی خدا! جو اس کو تسلیم نہ  
کرے میں اس کو قتل کر دوں؟ آپ نے فرمایا: ہاں! اے جابر اور جس جگہ پر بھی یہ رکھا  
جائے گا وہ اس کی اطاعت و اتباع کرے گا۔ پس جو اس کی اتباع کرے گا وہ قیامت کے

دن میرے ساتھ ہوگا اور جو اس کی مخالفت کرے گا وہ میرے حوض پر وارد نہیں ہوگا۔

## جو دشمن آلِ محمدؐ ہے وہ گدھا ہے

﴿قال أخبرني﴾ ابویکر محمد بن عمر الجعابی ﴿قال حدثنا﴾ ابو العباس احمد بن محمد بن سعید الهمدانی ﴿قال أخبرني﴾ عمر بن اسلم ﴿قال حدثنا﴾ سعید بن یوسف البصری عن عبدالرحمن المدائنی عن عبدالرحمن بن ابی لیلی عن ابی ذر الغفاری رضی اللہ عنہ قال رأیت رسول (ص) وقد ضرب کف علی بن ابی طالب علیہ السلام ببیده وقال یا علی من احبنا فهو العربی ومن ابغضنا فهو العلیج شیعتنا اهل البیوتات والمعادن والشرف ومن کان مولده صحیحاً وما علی ملة ابراهیم علیہ السلام الا نحن وشیعتنا وسایر الناس منها برآء وان لله ملائکة یتهدمون سیئات شیعتنا کما یتهدم القدوم البتیان۔

تصحیث نمبر 4: (بخذ استناد)

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے اپنا ہاتھ علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے کندھے پر رکھا اور فرمایا: یا علی! جو ہمارے ساتھ محبت کریگا وہ بنی فصاحت کے ساتھ بولنے والا ہوگا اور جو ہمارے ساتھ بغض و عداوت رکھے گا وہ گدھا ہوگا۔ ہمارے شیعہ بنی گھروں والے مشرف و معاون کے مالک ہوں گے اور ہمارے شیعہ بنی ہیں جن کی ولادت صحیح ہوگی (یعنی حلال زنا سے) اور ملتِ ابراہیم علیہ السلام پر سوائے ہمارے اور ہمارے شیعوں کے کوئی نہیں ہوگا۔ باقی تمام لوگ اس ملت سے بے زار ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ کے فرشتوں کا ایک خاص گروہ ہے جو ہمارے شیعوں کے گناہوں کو ختم کر دیں گے جس طرح کلباڑے درختوں کی جڑوں کو کاٹ کر ختم کر دیتے ہیں۔

## جناب مقداد رضی اللہ عنہ اور عبدالرحمن کے درمیان مکالمہ

﴿قال أخبرنا﴾ ابو الحسن علی بن محمد الکاتب ﴿قال أخبرنا﴾ الحسن ابن علی الزعفرانی عن ابراهیم بن محمد الثقفی ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن علی ﴿قال حدثنا﴾ الحسين بن سفیان عن أبيه ﴿قال حدثنا﴾ لوط بن يحيى ﴿قال حدثنا﴾ عبدالرحمن بن جندب عن أبيه قال لما بايع عثمان سمعت المقداد بن الأسود الكندي رحمه الله يقول لعبد الرحمن بن عوف والله يا عبد الرحمن ما رأيت مثل ما أتى الى اهل هذا البيت بعد نبينهم (ص) فقال له عبدالرحمن وما انت وذاك يا مقداد قال انى والله احبهم لحب رسول الله لهم ويعترينى والله وجد لأبئة لتشرف قريش على الناس بشرفهم واجتماعهم على نزع سلطان رسول الله (ص) من ايديهم فقال له عبدالرحمن ويحك والله لقد اجتهدت نفسى لكم فقال له المقداد اما والله لقد تركت رجلا من الذين يأمرون بالحق وبه يعدلون اما والله لو ان لى على قريش اعواناً لقاتلتهم قتالى اياهم يوم بدر واحد فقال له عبدالرحمن شكلك اما لا يسمعن هذا الكلام منك الناس اما والله لخائف ان تكون صاحب فرقة وفتنة قال جندب فاتيته بعد ما انصرف من مقامه وقلت له يا مقداد انا من اعوانك فقال رحمتك الله ان الذى تريد لا يكفى في الرجلان والثلاثة فخرجت من عنده فدخلت على على بن ابى طالب عليه السلام فذكرت له ما قال وقلت قال فدعا لنا بالخير -

تصحيح نمبر 5: (بخلاف اسناد)

جناب عبدالرحمن ابن جندب نے اپنے والد سے نقل کیا وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عثمان کی بیعت کرنی گئی تو میں نے مقداد بن اسود کندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو



فرماتے ہوئے سنا، آپ نے عبدالرحمن بن عوف سے فرمایا:

خدا کی قسم! اے عبدالرحمن! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جانے کے بعد جو اس اہل بیت علیہم السلام کے ساتھ لوگوں نے سلوک کیا ہے اس کی مثال کہیں نہیں ملتی۔ عبدالرحمن نے کہا: آپ کو ان سے کیا واسطہ اور تعلق ہے؟ جناب مقداد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خدا کی قسم! میں ان سے محبت کرتا ہوں جیسے رسول خدا ان سے محبت کرتے تھے اور یہ ہی مجھے آخرت میں بچانے والے ہیں۔ خدا کی قسم! ان کو ایک عظمت کا مقام حاصل ہے۔ قریش والوں نے لوگوں پر اپنے آپ کو شرافت مندان کی وجہ سے قرار دیا ہے اور پھر ان سے حکومت و خلافت کو چھیننے پر جمع ہو گئے ہیں۔ پس عبدالرحمن نے آپ سے کہا کہ ہائے افسوس تیرے لیے خدا کی قسم! میں اپنے نفس کے ساتھ تمہارے خلاف جہاد کروں گا۔ جناب مقداد نے اس کے مقابلے میں فرمایا: خدا کی قسم! اس مرد کو چھوڑ دیا ہے جو ان میں سے ہے جو حق کا حکم دینے والے ہیں اور حق کے ساتھ عدل و فیصلہ کرنے والے ہیں۔ آگاہ ہو جاؤ خدا کی قسم! اگر مجھے طاقت مل جائے اور میرے مددگار جمع ہو جائیں تو میں تم لوگوں کے خلاف اس طرح جہاد کروں جس طرح میں نے بدر اور احد میں تمہارے خلاف جہاد کیا ہے۔

پس عبدالرحمن نے آپ سے کہا: تیری ماں تیرے غم میں روئے لوگ تیری اس گفتگو کو نہ سنیں۔ آگاہ ہو جاؤ خدا کی قسم! مجھے لگتا ہے کہ تو ضرور کوئی فتنہ و فساد برپا کرے گا۔ جناب جندب نے ان لوگوں کے جدا جدا ہونے کے بعد مقداد سے کہا: اے مقداد! یہ تمہارا مددگار و معاون ہوں۔ پس آپ نے فرمایا: خدا آپ پر رحم کرے جو کچھ میں چاہتا ہوں اس کے لیے وہ یا تین مرد کافی نہیں ہیں۔ پس میں وہاں سے امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور جو مقداد اور عبدالرحمن کے درمیان گفتگو ہوئی تھی وہ میں نے ساری بیان کر دی۔ آپ نے ان کے حق میں دعائے خیر فرمائی۔

## معاویہ اور جاریہ بن قدامہ سعدی کے درمیان نوک جھوک

﴿قال أخبرني﴾ ابو عبد اللہ محمد بن عمران المرزبانی ﴿قال  
 أخبرني﴾ ابو عبد اللہ محمد بن احمد الحکیمی ﴿قال حدثنا﴾ اسماعیل بن  
 اسحاق القاضي ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن سعید ﴿قال حدثنا﴾ عبد الملك بن  
 عمير اللخمي قال قدم جاریة بن قدامة السعدي على معاوية ومع معاوية  
 على السرير الأنصبي بن قيس والحباب المجاشعي فقال له معاوية من انت  
 فقال انا جاریة بن قدامة قال وكان قليلا ما عسيت ان يكون هل انت الا  
 نحلة فقال لانفول يا معاوية قد شبهتني بالنحلة وهي والله حامية للسعة  
 حلوة البصاق و والله ما معاوية الاكلية تعاوي الكلاب وما أمية الا تصغير  
 لأمة فقال معاوية لا تفعل قال انك فعلت فعلت قال له فادن اجلس معي على  
 السرير فقال لا افعل قال ولم قال لأنى رأيت هذين قد اماطاك عن مجلسك  
 فلم اكن لا اشاركهما قال له معاوية ادن اشاركك فدنا منه فقال له يا جاریة انى  
 اشتريت من هذين ديوما قال ومنى فاشترى يا معاوية قال له لا تجهر -

تعبیر: 6: (بخلاف اسناد)

عبد الملک بن عمیر نخعی نے بیان کیا ہے۔ جاریہ بن قدامہ سعدی معاویہ کے پاس  
 دربار میں آیا۔ معاویہ کے ساتھ تخت پر اخف بن قیس اور جناب مجاشعی بھی موجود تھے۔  
 ان معاویہ نے اس سے پوچھا کہ تم کون ہو؟ اس سے جواب دیا: میں جاریہ بن قدامہ  
 سعدی ہوں۔ معاویہ نے کہا میں نے خیال کیا کہ شاید تو کوئی کھجور کا درخت ہے۔ اس نے  
 کہا: اسے معاویہ ایسا کر کے دیکھو کہ وہ انھیں نہیں روکے گی کہ جس کا سر  
 چلانے کے لیے اس میں کسی شے سے نہیں مارا گیا، تم سب کو یہ معلوم ہے کہ جس کا سر  
 کترا ہے جس پر کتوں نے جھم کیا ہوا ہے (شریکتی) اور ہائی اس پر کتوں نے کتوں

ہے (امیہ کا معنی ہوا چھوٹی کنیز)۔ پس معاویہ نے کہا: نہیں یا رایسے نہ کر۔ اس نے کہا: اگر تو ایسا کہے گا تو میں تجھے ایسا ہی کہوں گا۔ پس معاویہ نے اس سے کہا: آؤ میرے قریب آؤ اور میرے ساتھ تخت پر تشریف رکھو۔ پس جاریہ نے کہا: نہیں میں ایسا نہیں کروں گا۔ معاویہ نے کہا: کیوں؟ جاریہ نے کہا: اس لیے کہ یہ دو بندے تیرے پاس موجود ہیں پس تیری مجلس میں نہیں بیٹھوں گا۔ میں ان کے ساتھ شریک محفل نہیں ہو سکتا۔ پس معاویہ نے جاریہ سے کہا کہ میرے قریب آؤ۔ میں تجھے ان کا شریک قرار دینا چاہتا ہوں۔ پس وہ اس کے قریب ہوا اور معاویہ نے کہا کہ میں نے ان دونوں کے ایمان کو خرید لیا ہے۔ جاریہ نے کہا: اچھا تو پھر میرے ایمان کو بھی خرید لو اے معاویہ! معاویہ نے کہا: آہستہ بولو۔

### غیبت کا کفارہ

﴿قال أخبرني﴾ ابو عبید اللہ محمد بن عمران المرزبانی ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن احمد الحکیمی ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن اسحاق ﴿قال أخبرنا﴾ داود بن المخیر ﴿قال حدثنا﴾ عنبسة بن عبد الرحمن القرشي ﴿قال حدثنا﴾ خالد بن يزيد اليماني عن انس بن مالك قال قال رسول الله (ص) كفارة الاغتياب ان تستغفر لمن اغتبته و صلى الله على سيدنا-

تصحيح نعبو 7: (بخرف اسناد)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

غیبت کا کفارہ یہ ہے کہ جس کی غیبت کی ہے اس کے لیے استغفار کرو۔ صلی

اللہ علی محمد وآلہ وسد۔

## مجلس نمبر 22

[بروز ہفتہ ۲۲ رمضان المبارک سال ۱۴۰۷ھ ہجری قمری]

### رزق حلال طریقہ سے حاصل کرو

سمعه ابوالفوارس حدثنا الشيخ المفيد محمد بن محمد بن النعمان  
 ادام الله تأييده ﴿قال حدثنا﴾ ابوبكر محمد بن عمر بن سلم البراء  
 المعروف بابي الجعابي رحمه الله ﴿قال حدثنا﴾ ابو العباس احمد بن محمد  
 بن سعيد المعروف بابن عقدة ﴿قال حدثنا﴾ يحيى بن زكريا بن شيبان  
 ﴿قال حدثنا﴾ محمد ابن مروان الذهلي عن عمرو بن سيف الازدي قال لي  
 ابو عبد الله جعفر بن محمد (ع) لا تدع طلب الرزق من حله فانه عون لك  
 على دنياك واعقل راحلتك وتوكل -

تحصیث نمبر 1: (بخذف اسناد)

عمرو بن سيف ازدي نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر بن محمد الصادق  
 علیہ السلام نے فرمایا: رزق حلال طلب کرو کیونکہ یہ تیری دنیا میں تیرا مددگار ہے اور اپنے  
 کوچ میں عقل مندی کرو اور اس پر توکل کرو۔

تین بندوں کی نماز قبول نہیں ہوگی

﴿قال حدثنا﴾ ابوبكر محمد بن عمر الجعابي ﴿قال حدثنا﴾ ابو

العباس احمد بن محمد ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن عبد الله بن غالب ﴿قال حدثنا﴾ الحسين بن علي بن رباح عن سيف بن عميرة ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن مروان ﴿قال حدثني﴾ عبد الله بن ابي يعفور عن ابي عبد الله جعفر بن محمد (ع) قال ثلاثة لا يقبل الله لهم صلوة عبد آبق عن موالیه حتى يرجع اليهم فيضع يده في ايديهم ورجل ام قوما وهم له كارهون وامرأة تبیت وزوجها عليها ساخط -

تحدیث نمبر 2: (بخذف اسناد)

جناب ابو عبد اللہ بن ابو عثور رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابو عبد اللہ جعفر بن محمد الامام الصادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا:  
تین لوگوں کی اللہ تعالیٰ نماز قبول نہیں کرے گا:

- ① وہ بندہ اور غلام جو اپنے آقا سے بھاگ گیا ہو جب تک وہ واپس اپنے مولا و آقا کے پاس نہ آجائے۔ پس وہ اپنا ہاتھ ان کے ہاتھوں میں رکھتا ہے۔
- ② وہ مرد جو ایک قوم کو اہمیت نماز کروائے اور وہ اس کو پسند نہ کرتے ہوں۔
- ③ وہ عورت جو سو جائے اور اس کا شوہر اس پر ناراض ہو۔

معراج کی رات محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آواز دی گئی

﴿قال أخبرني﴾ ابو الحسن احمد بن محمد بن الحسن بن الوليد رحمه الله ﴿قال حدثني﴾ ابي عن سعد بن عبد الله عن احمد بن محمد بن عيسى عن بكر بن صالح عن الحسن بن علي عن عبد الله بن ابراهيم ﴿قال حدثني﴾ الحسين بن زيد عن جعفر بن محمد عن ابيه عن جده عليه السلام قال قال رسول الله (ص) لما اسرى بي الى السماء انتهيت الى

سدرۃ المنتہیٰ نودیت یا محمد استوص بعلی خیرا فانہ سید الوصیین  
وامام المتقین وقائد الغر المحجلین الی یوم القیمۃ -

حدیث نمبر 3: (بخلاف سند)

حضرت حسین بن زید نے حضرت امام جعفر بن محمد علیہ السلام سے اور آپؑ نے  
اپنے والد سے اور آپؑ نے اپنے جد علیہم السلام سے اور آپؑ نے حضرت رسولؐ خدا صلی  
اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے آپؑ نے فرمایا:

جب معراج کی رات مجھے آسمان کی طرف لے جایا گیا تو جب میں سدرۃ المنتہیٰ  
تک پہنچ گیا تو مجھے آواز دی گئی: اے محمد! میں آپؑ کو علیؑ علیہ السلام کے ساتھ خیر اور نیکی کی  
وصیت کرتا ہوں، کیونکہ وہ تمام اوصیاء کا سردار اور متقین کا امام اور قیامت تک کے لیے تمام  
روشن پیشانی والوں کے قائد ہیں۔

اے علیؑ! آپؑ دنیا و آخرت میں میرے بھائی ہیں

﴿قال أخبرنی﴾ ابوالحسن علی بن محمد الکاتب ﴿قال أخبرنا﴾  
الحسن ابن علی الزعفرانی ﴿قال أخبرنا﴾ ابراہیم بن محمد الثقفی ﴿قال  
حدثنی﴾ عثمان بن ابی شیبۃ عن عمرو بن میمون عن جعفر بن محمد عن  
أبيه عن جده علیہ السلام قال قال امیر المؤمنین علی بن ابی طالب علیہ  
السلام علی منبر الکوفۃ ایہا الناس انہ کان لی من رسول اللہ (ص) عشر  
خصال من احب الی مما طلعت علیہ الشمس قال لی رسول اللہ (ص) یا علی  
انت اخی فی الدنیا والآخرة وانت اقررب الخلاق الی یوم القیمۃ فی  
الموقف بین یدی الجبار ومنزلک فی الجنۃ سواجہ منزلی کما یتواجہ منزل  
الاخوان فی اللہ وانت الوارث عنی وانت اوصی من بعدی فی عدالتی

وامری وانت الحافظ لی فی اہلی عند غیبتی وانت الامام لامتی القائم  
بالقسط فی رعیتی وانت ولیسی وولیسی ولی اللہ وعدوک عدوی وعدوی  
عدو اللہ -

تصبیح نمبر 4: (بخلاف اسناد)

حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے کوفہ کے منبر پر فرمایا:  
اے لوگو! مجھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ دس نسبتیں ہیں جو مجھے  
تمام دنیا اور جو کچھ اس میں ہے ان سب سے زیادہ محبوب ہیں۔ رسول خدا نے میرے لیے  
فرمایا:

- ① اے علی! آپ میرے دنیا و آخرت میں بھائی ہیں۔
- ② قیامت کے دن خدائے جبار کے سامنے تمام دنیا سے آپ میرے زیادہ قریب  
ہوں گے۔
- ③ جنت میں آپ کا مکان میرے مکان کے سامنے ہوگا جیسے دو بھائیوں کے مکان  
ایک دوسرے کے سامنے ہوتے ہیں۔ جنہوں نے خدا کے لیے ایک دوسرے سے  
برادری قائم کر رکھی ہو۔
- ④ اے علی! آپ میرے وارث ہیں۔
- ⑤ آپ میرے بعد میری عدالت میں میرے وصی ہیں۔
- ⑥ میری غیبت کے دوران میرے خاندان میں میرے محافظ ہیں۔
- ⑦ آپ میری امت میں عدل و انصاف کرنے والے امام ہیں۔
- ⑧ آپ میرے دوست ہیں۔
- ⑨ اور میرا دوست و ولی اللہ کا ولی و دوست ہوتا ہے۔
- ⑩ آپ کا دشمن میرا دشمن ہے اور میرا دشمن اللہ کا دشمن ہے۔

## آل محمد کے غم میں رونے کا ثواب

﴿قال أخبرني﴾ ابویکر محمد بن عمر الجعابی ﴿قال حدثنا﴾ ابو العباس احمد بن محمد بن سعید الهمدانی ﴿قال حدثنا﴾ احمد بن عبد الحمید بن خالد ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن عمرو بن عتبہ عن حسین الاشقر عن محمد بن ابی عمارۃ الکوفی قال سمعت جعفر بن محمد علیہ السلام یقول من دمت عینه فینا دمتہ لدم سفک منا او حق لنا نقضاه او عرض اتهمک لنا او لاحد من شیعتنا بواہ تعالیٰ بہا فی الجنة حقبا۔

حدیث نمبر 5: (بخلاف اسناد)

جناب محمد بن عمارہ کوئی نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے سنا آپ نے فرمایا:

جس شخص کی آنکھ ہمارے اس خون کی خاطر جو زمین پر بہ گیا ہے یا ہمارے اس حق کی خاطر جس سے ہمیں محروم رکھا گیا ہے یا ہماری عزت کی خاطر جس کو پامال کیا گیا ہے یا ہمارے شیعوں میں سے کسی ایک کی خاطر ایک آنسو بہائے گی اس کی جزا اللہ تعالیٰ جنت قرار دے گا۔

## لوگوں کا معاویہ کی طرف فرار کر کے جانا

﴿قال حدثني﴾ ابو الحسن علی بن بلال المہلبی ﴿قال حدثنا﴾ علی ابن عبداللہ بن راشد الاصفہانی ﴿قال حدثنا﴾ ابراہیم بن محمد الثقفی قال حدثني محمد بن عبداللہ بن عثمان ﴿قال حدثني﴾ علی بن سیف عن علی بن ابی حباب عن ربیعۃ وعمارۃ وغیرہما ان طائفتہ من اصحاب امیر المؤمنین علی بن ابی طالب علیہ السلام مشوا الیہ عند تفرق الناس



عنه وفرار كثير منهم الى معاوية طلبا لما في يديه من الدنيا فقالوا له يا امير المؤمنين اعط هذه الأموال وفضل هؤلاء الأشراف من العرب وقريش على الموالى والعجم ومن يخاف خلافه عليك من الناس وفراره الى معاوية فقال لهم امير المؤمنين عليه السلام أتامروني ان اطلب النصر بالجور لا والله لا افعل ما طلعت شمس ولاح في السماء نجم والله لو كانت اموالهم لى لو اسيت بينهم فكيف وانما هي اموالهم قال ثم ارم امير المؤمنين عليه السلام طويلا ساكتا ثم قال من كان له مال فاياه والفساد فان اعطاء المال في غير حقه تبذير واسراف وهو وان كان ذكراً لصاحبه في الدنيا فهو يضعه عند الله عزوجل ولم يضع رجل ماله في غير حقه وعند غير اهل الاحرمه الله تعالى شكره وكان لغيرهم وده فان بقى معه ويظهر له الشكر فانما هو ملق وكذب يريد التقرب به اليه لينال منه مثل الذي كان يأتي اليه من قبل فان ذلت بصاحبه النعل واحتاج الى معونته او مكافئته فشر خليل والأم خدين ومن صنع المعروف فيما اتاه فليصل به القرابة ولتحسن به الضيافة وليفك به العانى وليعن به الغارم وابن السبيل والفقراء والمجاهدين في سبيل الله وليصبر نفسه على النوائب والحطوب فان الفوز بهذه الخصال اشرف مكارم الدنيا ودرك فضائل الآخرة-

**تحدیث نمبر 6:** (بخلف اسناد)

جناب ربیعہ اور عمارہ وغیرہ بیان کرتے ہیں: جناب امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے اصحاب کا ایک گروہ امیر المؤمنین کی خدمت میں آیا جب کہ لوگوں کی ایک جماعت آپ سے اختلاف کرتے ہوئے فرار اختیار کر کے معاویہ کے پاس چلی گئی تاکہ اس سے دنیا کو حاصل کر سکیں۔ پس اس گروہ نے جناب امیر المؤمنین کی خدمت میں عرض

کیا: اے امیرالمومنین! عرب کے ان شرفا کو مال اور عزت عطا کرو اور قریش والوں کو ان غلام اور غیر عربوں پر فضیلت عطا کرو۔ جو بھی اس معاملہ میں آپ سے خائف ہوتا ہے وہ معاویہ کی طرف فرار کر جاتا ہے۔

پس جناب امیرالمومنین علی علیہ السلام اپنے مقام پر کھڑے ہوئے اور ان سے فرمایا: کیا تم لوگ مجھے مشورہ دیتے ہو کہ میں لوگوں کی مدد کو حرام اور جور کے ذریعے حاصل کروں۔ خدا کی قسم! جب تک سورج طلوع کرتا ہے اور آسمان پر ایک ستارہ بھی چمکتا رہے گا میں ایسا ہرگز نہیں کروں گا۔ خدا کی قسم! اگر ان کا اپنا مال میرے پاس آئے گا تو میں بھی ان پر برابر تقسیم کروں گا اور میں ایسے کیسے کر سکتا ہوں۔ یہ مال تمام لوگوں کا مال ہے۔ پھر آپ نے ایک لمبا سکوت کیا، پھر فرمایا: جس کے پاس مال ہو اس کو اس کے فساد سے بچنا چاہیے کیونکہ اگر یہ مال غیر مستحق کو دیا گیا تو فضول خرچی اور اسراف ہے۔ یہ مال اگر دنیا میں اپنے مالک کو یاد رکھتا ہے تو آخرت میں اس کو ضائع کر دیتا ہے اور کوئی فرد اپنا مال غیر مستحق کو دے گا اور غیر اہل کے پاس رکھے گا تو اللہ تعالیٰ اپنے لشکر کو اس بندے کے لیے حرام قرار دیتا ہے۔ اور وہ ان کے غیر کے لیے محبوب ہو جائے گا۔ پس اگر وہ مال ان کے پاس پہنچ گیا ہے تو وہ اس کا شکر یہ ادا کریں گے اور وہ جھوٹ بولیں گے تاکہ وہ اس کا قرب حاصل کریں کہ اس سے کچھ مال حاصل کر سکیں۔ جب کہ ان کے پاس پہلے بھی ہے۔ اور اگر وہ مال ضائع ہو جائے تو اس کے مالک کے لیے جو اس کا کفیل ہے اور وہ اپنی ضروریات زندگی میں بھی محتاج ہوگا۔ پھر دوست بھی بُرے ہو جاتے ہیں۔ پس جس شخص کو یہ مال حاصل ہو جائے اس کو چاہیے کہ اس کے ساتھ صلہ رحمی کرے۔ اس کے ساتھ اچھی مہمان نوازی کرنے اپنے اہل کو بھی اس سے خوش کرے۔ اس مال سے مقروض و مسافر و فقراء اور راہِ خدا میں جہاد کرنے والوں کی مدد کرو اور اپنے نفس پر مصیبتوں میں صبر کریں اور ناپسند معاملے پر صبر کریں۔ پس جو شخص ان چیزوں پر کامیاب ہو گیا اس نے دنیا کی

بزرگی کو اور آخرت کے فضائل کو پالیا ہے۔

### مومن کی تذلیل کرنے سے بچو

﴿قال أخبرني﴾ ابو بکر محمد بن عمر الجعابی ﴿قال حدثنا﴾ ابی العباس احمد بن محمد بن سعید ﴿قال حدثنا﴾ علی بن الحسین ﴿قال حدثنا﴾ العباس بن عامر عن احمد بن رزق عن اسحاق بن عمار قال قال لی ابو عبد الله (ع) یا اسحاق کیف تصنع بزکوة مالک اذا حضرت قلت یا تونی الی المنزل فاعطیهم فقال لی ما اراک یا اسحاق الا وقد اذکک المؤمن فیاک ایاک ان الله تعالیٰ یقول من اذل لی ولیا فقد ارضد لی بالمحاربة -

تھیبت نمبر 7: (بخلاف اسناد)

جناب اسحاق بن عمار نے بیان کیا ہے کہ مجھے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا: اے اسحاق! آپ نے مالک کی زکوٰۃ کے ساتھ کیا کیا جب وہ لائی گئی؟ میں نے عرض کیا: جب وہ لائی گئی تو میں نے کہا: میرے گھر آ جاؤ۔ پس میں نے لوگوں میں وہ تقسیم کر دی۔ پس آپ نے فرمایا: اے اسحاق! تجھے کیا ہو گیا ہے۔ آگاہ ہو جاؤ کہ تو نے مومن کو ذلیل کیا ہے اور مومن کو ذلیل کرنے سے بچو کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو میرے کسی دوست کو ذلیل کرے گا پس وہ جنگ میں میری کمین گاہ میں ہے یعنی وہ جنگ میں میرے مقابلہ میں ہے۔

### مومن کا اللہ تعالیٰ کے نزدیک مقام و عزت

﴿قال أخبرني﴾ ابوالقاسم جعفر بن محمد بن قولویہ رحمہ اللہ ﴿قال حدثنا﴾ ابی عن سعد بن عبد اللہ عن احمد بن محمد بن عیسیٰ عن الحسن ابن محبوب عن حنان بن سدیر عن ابيہ قال کنت عند ابی عبد اللہ

علیہ السلام فذكر عنده المؤمن وما يجب من حقه فالتفت الى ابو عبد الله عليه السلام فقال يا ابا الفضل الا احديثك بحال المؤمن عند الله قلت بلى فحدثني جعلت فداك فقال اذا قبض الله روح المؤمن صعد ملكاه الى السماء فقالا يارب عبدك ونعم العبد كان سريعا الى طاعتك بطيئا عن معصيتك وقد قبضته اليك فما تأمرنا من بعده فيقول الجليل الجبار اهبطا الى الدنيا فكونا عند قبر عبدى ومجدانى وسبحانى وهلالنى وكبرانى واكتبنا ذلك لعبدى حتى ابعثه من قبره ثم قال لى الا ازيدك قلت بلى زدنى قال اذا بعث الله المؤمن من قبره خرج معه مثال يقدمه امامه فكلما رأى المؤمن هؤلاء من احوال القيمة قال له المثال لا تجزع ولا تحزن وابشر بالسرور والكرامة من الله عزوجل قال فما يزال يبشره بالسرور والكرامة من الله عزوجل حتى يقف بين يدى الله سبحانه ويحاسب حسابا يسيرا ويأمر به الى الجنة والمثال امامه فيقول المؤمن رحمك الله نعم الحارج خرجت معى من قبرى ما زلت تبشرنى بالسرور والكرامة من الله عزوجل حتى كان ذلك "فمن انت فيقول المثال انا السرور الذى ادخلته على اخيك المؤمن فى الدنيا خلقنى الله لا بشرك" -

**تہذیب نمبر 8: (بخلاف اسناد)**

جناب حنان بن سدير رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے والد سے نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابو عبد اللہ امام صادق علیہ السلام کی خدمت اقدس میں موجود تھا کہ آپ کے سامنے مومن اور جو اس کے حقوق ہیں ان کا ذکر کیا گیا۔ پس جناب ابو عبد اللہ علیہ السلام میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے ابو الفضل! کیا ایک مومن کا جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مقام ہے میں تجھے اس کے بارے میں خبر نہ دوں؟

پس میں نے عرض کیا: کیوں نہیں میں آپ پر قربان ہو جاؤں آپ میرے لیے بیان فرمائیں۔ آپ نے فرمایا: جب مومن کی روح کو اللہ تعالیٰ قبض کر داتا ہے تو دو فرشتے اس کی روح لے کر آسمان کی طرف بلند ہوتے ہیں پس وہ دونوں عرض کرتے ہیں: اے ہمارے رب! یہ تیرا بندہ ہے اور بہت اچھا بندہ ہے جو آپ کی اطاعت میں جلدی کرتا تھا اور تیری نافرمانی میں سستی کرتا تھا اور ہم اس کو لے کر آپ کے دربار میں حاضر ہوں۔ اس کے بعد اب اس کے لیے کیا حکم ہے؟ پس اللہ تعالیٰ ان دونوں فرشتوں کو حکم دے گا:

اے میرے فرشتو! زمین پر اتر جاؤ۔ میرے اس بندے کی قبر کے نزدیک و قریب رہو جب تک میرا یہ بندہ قبر سے محسوس نہیں کیا جاتا اس کی قبر پر میری تعجید کرو میری صبح کرو میری تحلیل کرو میری کبریائی بیان کرو اور اس کے نامہ اعمال میں تم دونوں اس سب کو لکھو۔

پھر آپ نے فرمایا: اگر تو چاہے تو میں اس میں اضافہ کروں۔ میں نے عرض کیا: اور فرمائیں۔ آپ نے فرمایا: جب مومن اپنی قبر سے محسوس ہوگا اس کی قبر سے ایک مثال نورانی اس کے ساتھ خارج ہوگی جو اس کے آگے آگے ہوگی۔ جب وہ مومن قیامت کی ہولناکیوں کو دیکھے گا تو وہ مثال اسے کہے گی نہ ڈرو اور نہ غم کرو۔ میں آپ کو سرور و کرامت کی اللہ تعالیٰ کی طرف سے بشارت دیتی ہوں۔ پس وہ جب تک اللہ کی بارگاہ میں کھڑا رہے گا وہ سرور و کرامت خدا کی طرف سے اس کو شامل حال رہے گی اور پھر اس کا تھوڑا سا حساب ہوگا اور پھر اس کو جنت میں جانے کا حکم سنایا جائے گا اور وہ مثال پھر اس کے آگے آگے ہوگی۔ پس مومن اس سے کہے گا: اللہ تعالیٰ آپ پر رحمت کرے میری قبر سے میرے ساتھ بہت اچھی ننگی ہے۔ تو نے ہمیشہ مجھے اللہ کے سرور و کرامت کی خوشخبری دی ہے یہاں تک کہ میں جنت میں داخل ہو گیا ہوں۔ پس یہ بتاؤ تم کون ہو؟ پس وہ مثال جواب دے گی: پس میں وہ خوشی ہوں جو تو نے دنیا میں اپنے مومن بھائی کے دل میں ایجاد کی تھی تو اللہ نے مجھے خلق فرمایا تاکہ میں تجھے بشارت دوں۔

## نمازِ فجر کے بعد کی دعائے امام علیہ السلام

﴿قال أخبرني﴾ أبو القاسم جعفر بن محمد بن قولويه رحمه الله عن أبيه مسعد بن عبدالله عن أحمد بن محمد بن عيسى عن الحسين بن سعيد عن محمد بن أبي عمير عن محمد الجعفي عن أبيه قال كنت كثيراً ما اشتكى عيني فشكوت ذلك إلى أبي عبدالله عليه السلام فقال لا أعلمك دعاء لدنياك وآخرتك وتكفي به وجع عينك قلت بلى قال تقول في دبر الفجر ودبر المغرب اللهم اني أسئلك بحق محمد وآل محمد عليك ان تصلي علي محمد وآل محمد وان تجعل النور في بصري والبصيرة في ديني واليقين في قلبي والإخلاص في عملي والسلامة في نفسي والسعة في رزقي والشكر لك ابدأ بقيتني وصلى الله على سيدنا محمد النبي وآله وسلم تسليماً -

**حَدِيثِ نمبر 9:** (بخلاف اشار)

جناب محمدؐ نے اپنے والد سے نقل کیا وہ بیان کرتے ہیں کہ میری آنکھ اکثر خراب رہتی تھی۔ پس میں نے اس کا ٹھوکہ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام کی خدمت میں کیا۔ پس آپؑ نے فرمایا: کیا میں تیری دنیا اور آخرت کی خیر کے لیے تجھے دعا کی تعلیم نہ دوں۔ وہ تیری آنکھ کی بیماری کے لیے بھی کافی ہو؟ میں نے عرض کیا: کیوں نہیں مولاً۔ آپؑ نے فرمایا: نمازِ فجر اور نمازِ مغرب کے بعد یہ دعا پڑھا کرو:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَنْ تَجْعَلَ النُّورَ فِي بَصْرِي وَالتَّوْبَةَ فِي دِينِي وَالتَّيَقِينَ فِي قَلْبِي وَالإِخْلَاصَ فِي عَمَلِي وَالسَّلَامَةَ فِي نَفْسِي وَالسَّعَةَ فِي رِزْقِي وَالشُّكْرَ لَكَ أَبَدًا بِقَيْتِنِي -

”اے میرے اللہ! میں تجھ سے محمد و آل محمد کے حق کے ذریعے سوال کرتا ہوں۔ آپ محمد اور آل محمد پر اپنی درود (یعنی رحمت) نازل فرما اور میری آنکھ میں ایک نور قرار فرما اور میرے دین میں ایک بصیرت عطا فرما اور میرے دل میں یقین قرار فرما۔ میرے عمل میں اخلاص قرار فرما اور میرے نفس میں سلامتی اور میرے رزق میں وسعت اور مجھے ہمیشہ اپنے لیے شکر کرنے والا قرار فرما۔

صلی اللہ علی سیدنا محمد النبی وآلہ وسلم تسليماً

## مجلس نمبر 23

### طالب علم سے گفتگو

﴿قال حدثني﴾ احمد بن محمد عن أبيه محمد بن الحسن بن الوليد القمي رحمه الله عن محمد بن الصغار عن العباس بن معروف عن علي بن مهزيار عن الحسين بن سعيد الأهوازي عن النضر بن سويد وابن أبي نجران جميعا عن عاصم عن أبي بصير عن أبي جعفر محمد الباقر عليه السلام انه قال ان اباذر رحمه الله كان يقول يامبتغي العلم كان شيئا من الدنيا لم يكن شيئا الا عملا ينفع خيره ويضر شره الا من رحم الله يامبتغي العلم لا يشغلك اهل ولا مال عن نفسك انت يوم تفارقهم كضيف بت فيهم ثم غدوت من عندهم الى غيرهم والدنيا والآخرة كمنزل انزلته ثم عدلت عنه الى غيره وما بين الموت والمعث الا كنومة نمتها ثم استيقظت منها يامبتغي العلم قدم لمقامك بين يدي الله فانك مرتهن بعملك وكما تدين تدان يامبتغي العلم قدم لمقامك بين يدي الله فانك مرتهن بملك وكما تدين تدان يامبتغي العلم صل قبل ان لا تقدر على ليل ولا نهار تصلى فيه انما مثل الصلوة لصاحبها باذن الله كممثل رجل دخل على سلطان فانصت له حتى فرغ من حاجته كذلك المرء المسلم مادام في صلوته لم يزل الله ينظر اليه حتى يفرغ من صلوته يامبتغي العلم تصدق قبل ان لا تقدر ان تعطى



شينا ولا تمتع منه انما مثل الصدقة لصاحبها كمثل رجل طلبه القوم بدم فقال لا تقتلوني واضربوا لي اجالا لاسعى في مرضاتكم كذلك المرء المسلم باذن الله كلما تصدق بصدقة حل عقدة من رقبته حتى يتوفى الله اقواما وقد رضى عنهم ومن رضى الله عنه فقد عتق من النار يامبتغى العلم ان قلبا ليس فيه من الحق شين كالبيت الخراب الذي لاعامر له يامبتغى العلم ان هذا اللسان مفتاح خير ومفتاح شر فاختم على قلبك كما تختم على ذهيبك و ورقك يامبتغى العلم ان هذه الأمثال ضربها الله للناس وما يعقلها الا العالمون-

تصانیف نمبر 1: (مخترق استاد)

حضرت ابو بصیر رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت امام ابو جعفر محمد باقر علیہ السلام سے نقل فرمایا آپ نے فرمایا:

جناب ابو ذر رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے: اے طالب علم! اس دنیا میں جو کچھ ہے وہ عمل ہے جو اس کے لیے نفع مند ہے یا نقصان دہ ہے مگر جس پر اللہ رحم فرمادے۔ اے طالب علم! مال اور تیرے الٰہی تیرا نفس تجھے غافل نہ کر دیں۔ آج تو ان کے درمیان اس طرح رہو جس طرح ایک مہمان ان کے درمیان رہتا ہے جو دوسری صبح کو ان سے کسی دوسرے کے پاس چلا جاتا ہے۔ دنیا اور آخرت تیرے لیے ایسے ہیں جو تیرے پاس نازل ہوئے ہیں پھر آپ سے رخ موڑ کر کسی دوسرے کی طرف چلے جاتے ہیں اور موت اور دوبارہ حسرت کے درمیان کا فاصلہ تیری نیند کی مانند ہے جس میں تو سویا ہوا ہے اور دوبارہ بیدار ہو جائے گا۔

اے طالب علم! خدا کی بارگاہ میں اپنے مقام کے لیے کچھ آگے بھی بھیجو کیونکہ تو اپنے عمل کا مرہون منت ہے اور جیسا تو یہاں افعال انجام دے گا ویسے ہی وہاں پر تجھے

جزادی جائے گی۔

اے طالب علم! نماز پڑھو قبل اس کہ تم نماز پڑھنے کی قدرت نہ رکھو۔ وہ دن رات تیرے اوپر آ جائیں۔ یہ نماز اپنے نمازی کے لیے اللہ کے حکم سے ایسے ہوگی جیسے ایک مرد ایک بادشاہ کے دربار میں اور وہ اس کے لیے خاموش رہتا ہے یہاں تک کہ وہ اپنی حاجت بیان کرے۔ ایسے ہی جب کوئی مسلمان نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے جب تک وہ نماز میں رہتا ہے اللہ تعالیٰ کی نظر رحمت اس کی طرف رہتی ہے یہاں تک کہ وہ نماز سے فارغ ہو جائے۔

اے طالب علم! صدقہ دو قبل اس کے تو کوئی چیز دینے پر قادر نہ رہے اور نہ ہی کسی چیز کو اپنے سے روکنے پر قادر رہے۔ یہ صدقہ اپنے صاحب کے لیے ایسے ہے جیسے ایک مرد کو اس کی قوم اُس کو خون کے لیے طلب کرتی ہے اور وہ مرد کہتا ہے کہ مجھے قتل نہ کرو اور ایک مدت تک مہلت دو تا کہ میں تمہاری خوشنودی کے لیے کوشش کرتا رہوں۔ ایسے ہی ہے جب کوئی مسلمان مرد صدقہ دیتا ہے اللہ کے حکم سے وہ صدقہ اس کی مشکلات کو حل کرتا ہے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اس کی روزی کو مکمل کر دیتا ہے (یعنی اس کی موت کا وقت آ جاتا ہے) اور اللہ ان سے راضی ہوتا ہے اور جس سے اللہ راضی ہو جائے پس اس کو جہنم سے نجات عطا کر دیتا ہے۔

اے طالب علم! جس دل میں حق نہ ہو وہ اس گھر کی مانند ہے جو خراب ہے اور اس میں کوئی رہنے والا نہیں ہے۔

اے طالب علم! یہ تیری زبان خیر اور شردوں کی چابی ہے۔ اپنے دل کی حفاظت کرو جس طرح تم اپنے سونے اور چاندی کی حفاظت کرتے ہو۔

اے طالب علم! تحقیق یہ وہ مثالیں ہیں جن کو اللہ لوگوں کے لیے بیان کرتا ہے اور ان مثالوں سے کوئی بھی عبرت و عقل حاصل نہیں کرتا سوائے علماء کے۔

## جو آپ پر ظلم کرے اس کو معاف کرو

وبالاسناد الأول عن علي بن مهزيار عن ابن ابي عمير عن النضر بن سويد عن ابن سنان عن ابي عبد الله جعفر بن محمد الصادق (ع) قال قال رسول الله (ص) في خطبته الا اخبركم بخير خلايق الدنيا والآخرة العفو عن ظلمك وان تصل من قطعك والاحسان الى من اساء اليك واعطاء من حرمك وفي التباهض الحالفة لا اعنى حالفة الشعر ولكن حالفة الدين -

تصبیح نمبر 2: (بخلاف اسناد)

حضرت امام ابو عبد اللہ جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام نے فرمایا ہے: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ایک خطبہ کے دوران فرمایا: میں تم کو دنیا اور آخرت کے اخلاق میں سے سب سے بہتر کے بارے میں خبر دیتا ہوں جو آپ پر ظلم کرے اس کو معاف کرنا اور جو آپ کو محروم رکھے اس کو عطا کرنا اور جو آپ کے ساتھ برا سلوک کرے اس کے ساتھ احسان کرنا اور جو آپ سے قطع تعلقات کرے اس سے تعلقات قائم کرنا اور دشمنی اور اختلاف میں بلند ہو جاؤ (اس سے مراد شعر میں بلندی نہیں بلندی دین میں حالقہ مراد ہے یعنی بلندی مراد ہے)۔

## نیکی کم ہو اس کو کم شمار نہ کرو

وبالاسناد الاوّل عن علي بن مهزيار عن فضالة بن ايوب عن عبد الله ابن زيد عن ابن ابي يعفور قال قال لي ابو عبد الله جعفر بن محمد صلوات الله عليهما لا يغرنك الناس عن نفسك فان الامر يصل اليك دونهم وتقطع عنك النهار بكذا وكذا فان معك من يحفظ ولا تستقل قليل الخير فانك تراه حيث يسرك ولا تستقل قليل الشر فانك تراه غداً بحيث يسونك

واحسن فانی لم ار شيئا اشد طلبا ولا اسرع دركا من حسنة لذنب قديم  
ان الله جل اسمه يقول ان الحسنات يذهبن السيئات ذلك ذكرى للذاكرين -

تصحيح نعبو 3: (بخلاف اسناد)

حضرت ابو عبد اللہ جعفر بن محمد صلوات اللہ علیہ نے فرمایا: لوگوں کو اپنے نفس کو دھوکا نہ دو کیونکہ معاملہ تیرے ساتھ ہے ان لوگوں کے ساتھ نہیں ہے اور ان کے ساتھ دن کو یوں یوں کر کے ضائع مت کرو کیونکہ آپ کے ساتھ وہ (فرشتے) موجود ہیں جو تیری ہر چیز محفوظ کرتے ہیں اور اپنے قلیل عمل خیر کو بھی قلیل شمار نہ کرو کیونکہ جب آپ اس کو قیامت کے دن دیکھیں گے تو آپ خوش ہو جائیں گے اور اپنے قلیل عمل شر کو بھی قلیل قرار نہ دو کیونکہ ممکن ہے وہ قلیل عمل بھی قیامت کے دن دیکھے تو وہ تجھے رسوا کر دے۔ اور نیکی کیا کرو کیونکہ میں نے نہیں دیکھا کسی چیز کو جس کی طلب بہت سخت ہوتی ہے سوائے نیکی کے۔ اور بہت جلدی جس کو آپ درک کریں گے وہ نیکی جو تیرے گناہوں کو ختم کر دے گی کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ نیکیاں بدیوں کو ختم کر دیتی ہیں۔ یہ یاد رکھنے والوں کے لیے یاد دہانی ہے۔

### لوگوں سے انصاف کرو

وبالاستاد الاول عن علی بن فضالہ عن عجلان ابی صالح قال قال  
لی ابو عبد اللہ جعفر بن محمد السلام انصف الناس من نفسك و واسهم فی  
مالك وارض لهم بما ترضی لنفسك واذکر اللہ كثيراً وایاک واکسل  
والضجر فان ابی بذلك کان یوصینی وبذلك کان یوصیه ابوه وكذلك فی  
صلوة اللیل انک اذا تکاسلت لم تؤد الی اللہ حقہ وان ضجرت لم تؤد حقا  
وعلیک بالصدق والورع واداء الامانة و اذا وعدت فلا تخلف -

تصبیح نمبر 4: (بخلاف استاد)

جناب ابوصالح نے بیان کیا کہ حضرت ابو عبد اللہ جعفر بن محمد علیہ السلام نے فرمایا: لوگوں کے ساتھ اپنی طرف سے انصاف کرو اور اپنے مال میں ان کا حصہ قرار دو۔ اور جس چیز کو تم اپنے لیے پسند کرتے ہو اس کو ان کے لیے پسند کرو اور اللہ کا ذکر زیادہ سے زیادہ کرو۔ سستی اور تنگ دلی سے بچو۔ پس میرے والد نے مجھے اس کی وصیت کی تھی اور ان کے والد نے ان کو اس کی وصیت فرمائی تھی اور ایسے ہی نماز شب کے بارے میں وصیت فرمائی کیونکہ جب تو سستی کرے گا تو اللہ کے حقوق کو پورا نہیں کر سکے گا اور دل تنگی کرے گا تو لوگوں کے حقوق پورے نہیں کر پائے گا۔ اپنے اوپر سچ کو پریزگاری کو امانت کی ادائیگی کو لازم و واجب قرار دو اور جب وعدہ کرو تو اس کی مخالفت نہ کرو۔

ابونعمان کو نصیحت

بالاستاد الأول عن علي بن مهزيار عن علي بن حديد عن علي بن النعمان عن اسحاق بن عمار عن ابي النعمان العجلي قال قال ابو جعفر محمد ابن علي عليه السلام يا ابا النعمان لا تحقق علينا كذبا فتسلب الحنيفية يا ابا النعمان لا ترأس فتكون ذنبا يا ابا النعمان انك موقوف ومسؤل لا محالة فان صدقت صدقناك وان كذبت كذبناك يا ابا النعمان لا يفرنك الناس عن نفسك فان الأمر يصل اليك دونهم ولا تقطن نهارك بكذا وكذا فان معك من يحفظ عليك واحسن فلم ار شيئا اسرع دركا ولا اشد طليا من حسنة لذنب قديم -

تصبیح نمبر 5: (بخلاف استاد)

حضرت ابو عبد اللہ جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام نے فرمایا: اے ابونعمان! ہمارے

اوپر جھوٹ کو محقق نہ کرو (یعنی ہمارے اوپر جھوٹ نہ بولو) ایسا کرنے سے تیری حقیقت ختم ہو جائے گی۔ اے ابونعمان! اپنے آپ کو رکھیں قرار نہ دو تا کہ تم گناہ گار بن سکو۔ اے ابونعمان! تم کو کھڑا کیا جائے گا اور تجھ سے سوال کیا جائے گا (یعنی قیامت کے دن) اگر تو نے ہمارے اوپر سچ بولا تو ہم تیری تصدیق کریں گے اور اگر تو نے ہمارے خلاف جھوٹ بولا تو ہم تیری تکذیب کریں گے؟ اے ابونعمان! لوگوں کو اپنی طرف سے دھوکا مت دو پس معاملہ تیرے سپرد ہے ان کے نہیں ہے۔ ان کے ساتھ اپنا دن فضول نہ گزارو کیونکہ تیرے ساتھ تیرے کاموں کو محفوظ رکھنے والے ہیں (یعنی فرشتے) پس نیکی کرو کیونکہ وہ چیز جس کی سب سے سخت طلب ہوگی اور جو بہت جلد درک ہوگی وہ نیکی ہے جو گناہ کو ختم کرنے والی ہے۔

### مغبون کون ہے؟

وبالاسناد الأول عن علی بن مہزیار عن علی بن حدید عن علی بن النعمان رفعه قال کان علی بن الحسین علیہ السلام یقول یریح من غلبت واحدته عشیرتہ وكان ابو عبد اللہ علیہ السلام یقول المغبون من غبن عمره ساعة بعد ساعة وكان علی بن الحسین (ع) یقول اظہر الیأس من الناس فان ذلك من الغنی و اقل طلب الحوائج الیہم فان ذلك فقر حاضر وایاک وما یتعذر منه وصل صلوة مودع وان استطعت ان تكون الیوم خیراً منك امس وغداً خیراً منك الیوم فافعل۔

تصانیف نمبر 6: (بخلاف اسناد)

حضرت امام علی بن حسین زین العابدین علیہ السلام فرماتے ہیں: فائدہ مند وہ ہے جس کی وحدت اپنے خاندان پر غالب آجائے۔ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام فرماتے ہیں:

مغبون (جس کو دھوکا دیا گیا ہو) وہ ہے جو اپنی زندگی میں ہر گھڑی دھوکے میں رہے۔ امام نلی بن حسین علیہ السلام فرماتے ہیں: لوگوں سے ناامیدی ظاہر کرو کیونکہ یہ غنی ہونے کی علامت ہے اور لوگوں سے اپنی ضروریات و حاجات زیادہ طلب نہ کرو کیونکہ یہ فقر کی علامت ہے۔ بچو اس سے کہ تم کو معذرت کرنا پڑے (یعنی ایسا کام نہ کرو کہ جس کے انجام کے بعد معذرت کرنی پڑے) اور نماز کو آخری نماز سمجھ کر پڑھو۔ اگر آپ کے پاس استطاعت و طاقت ہو تو اپنے آج کو گذشتہ کل سے اور آنے والے کل کو آج سے بہتر قرار دینے کی ایسا ضرور کرو۔

### ویل ہے اُس قوم کے لیے

وبالاستناد الأول عن علی بن مہزیار علی بن النعمان عن ابن مسکان عن داود بن فرقد عن ابی سعید الزہری عن احدہما (ع) انه قال ویل لقوم لا یدینون اللہ بالأمر بالمعروف والنہی عن المنکر وقال من قال لا الہ الا اللہ فلن یلج ملکوت السماء حتی یتم قوله بعمل صالح ولا دین لمن دان اللہ بطاعة الظالم ثم قال وكل القوم الہاہم التکثیر حتی زاروا المقابر۔

تصحیح نمبر 7: (بخاری استناد)

ابوسعید زہری نے امام ابو عبد اللہ یا امام علی بن حسین علیہم السلام سے روایت نقل کی کہ آپ نے فرمایا:

اس قوم کے لیے جو اللہ کی خدمت نیکی کے حکم اور برائی سے روکنے کے ذریعے نہیں کرتے اور آپ نے فرمایا: جو شخص لا الہ الا اللہ کہتا ہے وہ ملکوت السماء میں ہرگز داخل نہیں ہو سکے گا یہاں تک کہ وہ اپنے اس قول کو نیک عمل کے ساتھ مکمل و تمام نہ کرے۔ اور جو اللہ کے دین کا بدلہ ظالم کی مدد و اطاعت کر کے دینا چاہتا ہے اس کا کوئی دین نہیں ہے۔

پھر آپؐ نے فرمایا: ہر قوم غفلت میں ہے اور یہ اس غفلت سے بیدار نہیں ہوں گے یہاں تک کہ وہ قبروں کی زیارت کر لیں گے۔

### خدا کی نافرمانی سے بچو

وبالاسناد الأول عن علي بن مهزيار عن النظر عن ابراهيم بن عبد الحميد عن زيد الشحام قال سمعت ابا عبد الله جعفر بن محمد الصادق عليه السلام يقول احذروا سطوات الله بالليل والنهار فقلت وما سطوات الله فقال اخذها بالمعاصي -

حدیث نمبر 8: (بخلاف اسناد)

جناب زید شحام نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے سنا ہے آپؐ نے فرمایا: صبح و شام اللہ کی سطوات سے بچو۔ پس میں نے عرض کیا کہ یہ سطوات کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا: اس کی نافرمانی کرنا۔

### جو واجبات پورا کرے وہی لوگوں سے بہتر ہے

وبالاسناد الأول عن علي بن مهزيار عن الحسن بن محبوب عن ابي حمزة الثمالي قال سمعته عليه السلام يقول من عمل بما افترض الله عليه فهو من خير الناس ومن اجتنب ما حرم الله عليه فهو من اعبد الناس ومن اورع الناس ومن قنع بما قسم الله له فهو اغنى الناس -

حدیث نمبر 9: (بخلاف اسناد)

ابو حمزہ ثمالی نے بیان کیا ہے کہ امام علیہ السلام سے سنا آپؐ نے فرمایا: جو اللہ کے واجب کردہ اعمال کو انجام دے وہ سب لوگوں سے بہتر ہے اور جو اللہ کی حرام کردہ سے اجتناب کرے وہ لوگوں میں سب سے زیادہ عبادت گزار ہے اور وہ سب سے زیادہ پرہیز



کرنے والا ہے اور جو شخص خدا کی تقسیم پر قناعت کرے گا پس وہ سب سے زیادہ غنی ہے۔

### منافق کے ساتھ زبانی تعلق رکھو

وبالاسناد الأول عن علي مهزيار عن الحسن بن محبوب عن محمد بن سنان عن الحسين بن مصعب عن سعيد بن ظريف عن ابي جعفر محمد ابن علي (ع) انه قال صانع المنافق بلساتك واخلص ودك للمؤمن وان جالسك يهودي فاحسن مجالسته-

تصحيح نمبر 10: (بخلاف اسناد)

حضرت ابو جعفر محمد بن علی الباقر علیہ السلام نے فرمایا: منافق کے ساتھ اپنی زبان سے معاملہ رکھو اور مؤمن کے لیے اپنی محبت کو خالص قرار دو۔ اگر کسی یہودی کے ساتھ محفل کرو تو احسن انداز سے کرو۔

### جو زمانے کی مصیبت پر صبر نہ کرے گا وہ عاجز ہو جائے گا

وبالاسناد الأول عن علي بن مهزيار عن فضالة عن ابان بن عبد الرحمن ابن سيابه عن النعمان عن ابي جعفر (ع) انه قال من تفقد تفقد ومن لا يعد الصبر لواجع الدهر يعجز وان قرضت الناس قرضوك وان تركتهم لم يتركوك قال فكيف اصنع قال اقر منهم من عرضك ليوم فافتك ولفرك-

تصحيح نمبر 11: (بخلاف اسناد)

حضرت امام ابو جعفر الباقر علیہ السلام نے فرمایا: جو تجھے غم کر دے اس کو تم بھی غم کر دو اور جو زمانے کی مصیبت پر صبر نہیں کرے گا وہ عاجز ہے۔ اور اگر تم لوگوں کو قرض دو گے تو وہ آپ کو قرض دیں گے اور اگر آپ ان کو ترک کریں گے تو وہ آپ کو ترک نہیں

کریں گے۔ راوی نے عرض کیا: مولاً پھر مجھے کیا کرنا چاہیے؟ آپ نے فرمایا: اپنے اقاتہ اور فقر کے دن کے لیے ان سے اقرار لو۔

### نماز مسجد میں ادا کرنا اپنے لیے لازم قرار دو

وبالاسناد الأول عن علي بن مهزيار عن علي بن حديد عن مرزم قال قال ابو عبدالله عليه السلام عليكم بالصلوات في المساجد وحسن الجوار للناس واقامة الشهادة وحضور الجنائز انه لا بد لكم من الناس ان احداً لا يستغنى عن الناس بجنائزته فاما نحن نأتى جنائزهم وانما ينبغي لكم ان تصنعوا مثل ما صنع القوم من تأتمون به والناس لا يد لبعضهم من بعض ماداموا على هذه الحال حتى يكون ذلك ثم ينقطع كل قوم الى اهل احوالهم ثم قال عليكم بحسن الصلوة واعملوا لآخرتكم لانفسكم فان الرجل قد يكون كيسا في امر الدنيا فيقال ما اكيس فلانا انما الكيس كيس الآخرة۔

**تصحيح نمبر 12:** (بخلف اسناد)

حضرت ابو عبدالله علیہ السلام نے فرمایا: نمازوں کو مساجد میں ادا کرنا اپنے لیے لازم قرار دو۔ لوگوں کے لیے اچھے ہمسائے ہو۔ شہادت کو قائم کرو۔ لوگوں کے جنازوں پر حاضری کو اپنے اوپر لازم قرار دو کیونکہ کوئی شخص بھی جنازے کے وقت لوگوں سے بے نیاز نہیں ہو سکتا۔ پس کیا ہم آپ لوگوں کے جنازوں پر حاضر نہیں ہوتے اور تمہارے لیے سزاوار یہ ہے کہ تم لوگوں کے ساتھ ایسا سلوک کرو جیسا کہ قوم اس بندے کے ساتھ کرتی ہے جس کے لوگوں کے لیے بعض کا بعض کے لیے ہونا ضروری ہے۔ وہ اسی طرح رہیں گے جب تک ان کے لیے ایسا رہنا ضروری ہو۔ پھر یہ قوم اپنے ہم خیال لوگوں کی صحبت میں ہو جائیں گے۔ آپ نے فرمایا: تمہارے لیے ضروری ہے کہ تم نماز کو احسن انداز میں

ادا کرو اور اپنی آخرت کے لیے نیک اعمال انجام دو کیونکہ کبھی کبھار کوئی شخص دنیا کے لیے بڑا عقل مند ہوتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ فلاں بہت زیادہ عقل مند ہے۔ عقل مندی وہ ہے جو آخرت کے لیے ہو۔

### تین چیزوں میں خیانت نہ کرنا

وبالاسناد الأول عن علی بن مہزیار عن محمد بن اسماعیل عن منصور ابن یونس عن ابی خالد القمط عن ابی عبد اللہ جعفر بن محمد علیہ السلام انه قال خطب رسول اللہ (ص) یوم منی فقال نصر اللہ عبداً سمع مقاتلی فوعاها وبلغها من لم یسمعها فکم حامل فقه الی من هو افقه منه ، ثلاث لا یفل علیها قلب عبد مسلم اخلاص العمل لله والنصیحة لأئمة المسلمین واللزوم لجماعتهم فان دعوتهم محبطة من ورائهم المؤمنون اخوة تتکافی دمائهم وهم ید علی سواهم یسعی بذمتهم ادناهم -

**ترجمہ نمبر 13:** (بخلاف اسناد)

حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام فرماتے ہیں: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منیٰ کے دن اپنے خطبہ میں ارشاد فرمایا:

”خدا اس بندے کی مدد کرے جو میری باتوں کو سنے اور ان کو اپنے پاس محفوظ رکھے اور پھر جن لوگوں نے میری گفتگو نہیں سنی ان تک میری باتوں کو پہنچائے۔ کافی حامل فقہ ایسے ہیں جو فقیہ نہیں ہیں اور بعض حامل فقہ ایسے ہیں جو اپنی فقہ کو اپنے سے زیادہ فقیہ کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ تین چیزیں ایسی ہیں جس میں کسی مسلمان کا دل خیانت نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ کے لیے عمل خالص کرنے میں تمام مسلمانوں کو نصیحت کرنے میں اور مسلمانوں کی جماعت کو وہ لازم قرار دیتا ہے اور ان کی دعوت رائیگاں جائے گی۔ تمام

مؤمنین آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ وہ اپنے غیر پر فقیہت رکھتے ہیں اور جو ان سے ادنیٰ ہے وہ کوشش کرتے ہیں ان کے ذمہ کی۔

## افضل ترین ہدایت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے

وبالاسناد الأول عن علی بن مہزیار عن منصور بن ابی یحییٰ قال سمعت ابا عبد اللہ علیہ السلام یقول سعد رسول اللہ (ص) المنبر فتغیر وجنتاه والتمتع لونه ثم اقبل بوجهه فقال یامعشر المسلمین انی انما بعثت انا والساعة کھاتین قال ثم ضم السبابتین ثم قال یامعشر المسلمین انا افضل الھدی ھدی محمد (ص) وخیر الحدیث کتاب اللہ وشر الامور محدثاتها الاوکل بدعة ضلاله الاوکل ضلالة ففی النار من ترک ما لا ھلہ ولورثہ ومن ترک کلاء اوضیاعا فعلی والی -

**حدیث نمبر 14:** (بخلف اسناد)

جناب منصور بن یحییٰ نے بیان کیا ہے کہ میں حضرت ابو عبد اللہ امام صادق علیہ السلام سے سنا آپ نے فرمایا:

سید المرسلین والانبیاء حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر تشریف لے گئے جب آپ کے دونوں رخسار کا رنگ تبدیل ہو چکا تھا پھر آپ نے اپنا رخ انور لوگوں کی طرف کیا اور فرمایا: اے لوگو! افضل ترین ہدایت محمد کی ہے اور سب سے بہتر کتاب کلام اللہ کی ہے اور تمام امور سے بدتر اور شدید ترین بدعات ہیں۔ آگاہ ہو جاؤ کہ تمام بدعتیں ضلالت و گمراہی ہیں اور ہر گمراہی کا نتیجہ جہنم ہے۔ پس جو مال کو اپنے ترکہ میں چھوڑ کر جائے گا وہ اس کے وارثوں کے لیے ہے اور جو ترکہ کلاخ اور ضیاع چھوڑ کر جائے گا وہ پس میرے ذمہ یا میرے لیے ہیں۔

## تورات میں چار چیزیں

وبالاسناد الأول عن علي بن مهزيار عن رفاعة عن ابي عبد الله جعفر ابن محمد عليه السلام قال اربع في التوراة واربع الى جنبهن من اصبح على الدنيا حزينا اصبح ساخطا على ربه ومن اصبح يشكو مصيبة نزلت به فانما يشكو ربه ومن اتى غنيا فتضع له ليصيب من دنياه ذهب ثلثا دينه ومن دخل النار من هذه الامة ممن قرء القرآن فانما هو ممن كان اتخذ آيات الله هزواً والأربع الاخر من ملك اسناثر ومن يستشير لايندم وكما تدين تدان والفقير الموت الاكبر -

دہیشہ نمبر 15: (بخلاف اسناد)

حضرت امام ابو عبد اللہ جعفر بن محمد علیہ السلام فرماتے ہیں: تورات میں چار چیزیں ہیں اور ان کے پہلو میں ہیں:

- ① جو دنیا میں اس حالت میں صبح کرتا ہے کہ وہ دنیا پر غمگین ہے پس وہ اپنے رب سے ناراض ہے۔
- ② اور جو شخص اپنے اوپر آنے والی مصیبت کا شکوہ کرتے ہیں اس نے اپنے رب کی شکایت کی ہے۔
- ③ جو شخص کسی امیر کے لیے انکساری کرتا ہے تاکہ اس سے دنیا کو حاصل کرے پس اس کا تیسرا حصہ ایمان ضائع ہو چکا ہے۔
- ④ اور اس امت سے جو شخص جہنم میں جائے گا وہ ان میں سے ہے جو اللہ تعالیٰ کی آیات اور نشانوں کا مذاق اڑاتے ہوں گے۔ اور وہ چار جو دوسری ہیں وہ یہ ہیں:
  - ① جو مالک ہوگا وہ دوسروں پر فوقیت طلب کرتا ہے ② جو مشورہ کرے وہ پشیمان نہیں ہوتا ③ اور جیسا کرے ویسا ہی بھرو گے ④ اور فقر بہت بڑی مصیبت ہے۔

## پانچ وقت کی نمازوں کی مثل نہر کی ہے

وبالاسناد الأول عن علي بن مهزيار عن اسماعيل بن عباد عن الحسن ابن محمد عن سليمان عن سابق عن احمد بن محمد عن عبد الله بن لهيعة عن ابي الزبير عن جابر بن عبد الله الأنصاري قال خطبنا رسول الله (ص) فحمد الله واشئى عليه ثم قال ايها الناس بعد كلام تكلم به عليكم بالصلوة فانها عمود دينكم كابدوا الليل بالصلوة واذكروا الله كثيراً يكفر عنكم سيئاتكم انما مثل هذه الصلوات الخمس مثل نهر جار بين يدي باب احدكم يغتسل منه في اليوم خمس اغتسالات فكما يتقى بدنه من الدرن بتواتر الغسل فكذا يتقى من الذنوب مع مداومة الصلوة فلا يبقى من ذنوبه شئ من ايها الناس ما من عبد الا وهو يضرب عليه بخاتم معقودة فاذا ذهب ثلثا الليل وبقي ثلثه اتاه ملك فقال له قم فاذكر الله فقد دنا الصبح قال فان هو تحرك وذكر الله انحلت عنه عقدة وان هو قام فتوضأ ودخل في الصلوة انحلت عنه العقدة كلهن فيصبح حين يصبح قرير العين -

**حدیث نمبر 16:** (بخلف اسناد)

حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا: خدا کی حمد و ثنا بیان کرنے کے بعد فرمایا: اے لوگو! نماز کو اپنے اوپر لازم قرار دو، کیونکہ یہ دین کا ستون ہے اور نماز شب کی زحمت کو برداشت کرو۔ اور اللہ تعالیٰ کا ذکر بہت زیادہ کیا کرو اور اپنے گناہوں کی بخشش کو زیادہ طلب کرو۔ ان پانچ نمازوں کی مثال نہر کی ہے۔ جو تمہارے گھر کے سامنے بہ رہی ہے۔ اور تم اس میں روزانہ پانچ دفعہ غسل کرتے ہو تو جیسے تواتر سے غسل کرنے کی وجہ سے تمہارا بدن میل و پکیل سے پاک ہوتا ہے ایسے ہی نماز کی پابندی کرنے سے تم گناہوں سے پاک ہو جاتے ہو اور

تمہارے گناہوں میں سے کوئی چیز باقی نہیں رہتی۔

اے لوگو! تم میں سے ہر ایک کو گروہوں سے پابند کیا گیا ہے پس جب رات دو تہائی ختم ہو جائے اور ایک تہائی رہ جائے پس ایک فرشتہ آتا ہے اور وہ آکر کہتا ہے: اٹھو اور اللہ کو یاد کرو۔ صبح ہونے والی ہے پس اگر وہ حرکت کرے اور اللہ تعالیٰ کو یاد کرے تو اس کی ایک گرہ کھول دی جاتی ہے اور اگر وہ اٹھے اور وضو کرے اور نماز ادا کرے تو اس کی ساری گرہیں کھول دی جاتی ہیں اور وہ صبح اس حالت میں کرتا ہے کہ اس کی آنکھیں ٹھنڈی ہوتی ہیں۔

### ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تین چیزیں پسند تھیں

وبالاسناد الأول عن علی بن مہزیار عن الحسن بن علی عن یونس ابن یعقوب عن شعیب العرقوفی قال قلت لابی عبد اللہ جعفر بن محمد (ع) سمعت من یروی عن ابی ذر انه کان یقول ثلثة یبغضها الناس وانا احبها احب الموت و احب الفقر و احب البلاء فقال (ع) ان هذا لیس علی ما یدهب انما عنی احب الموت ای الموت فی طاعة اللہ احب الی من الحیوة فی معصية اللہ و البلاء فی طاعة اللہ احب الی من الصحة فی معصية اللہ و الفقر فی طاعة اللہ احب الی من الغنی فی معصيته -

حدیث نمبر 17: (بخلاف اسناد)

جناب شعیب العرقوفی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ امام صادق علیہ السلام کی خدمتِ اقدس میں عرض کی: اے مولانا! ابو ذر رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت بیان کی جاتی ہے کہ وہ فرماتے تھے: تین چیزیں ایسی ہیں جن سے لوگ نفرت کرتے ہیں اور میں ان کو پسند کرتا ہوں: ① میں موت کو پسند کرتا ہوں ② میں فقر کو پسند کرتا ہوں ③ میں بلاء و مصیبت کو پسند کرتا ہوں۔

پس امام علیہ السلام نے فرمایا: بات ایسے نہیں ہے جیسے لوگ سمجھ رہے ہیں بلکہ اس سے ان کی مراد یہ تھی: وہ فرماتے تھے کہ میں موت کو پسند کرتا ہوں اس سے مراد یہ وہ موت جو اطاعتِ خدا میں آئے وہ مجھے محبوب ہے اس زندگی سے جو خدا کی نافرمانی میں گزرے۔ وہ فرماتے تھے میں بلا کو پسند کرتا ہوں اس سے مراد یہ ہے کہ وہ بلا اور بیماری جو اطاعتِ خدا میں آئے وہ مجھے زیادہ محبوب و پسند ہے اس صحت سے جو خدا کی نافرمانی سے ملے۔ اور وہ فرماتے تھے کہ میں فقر کو پسند کرتا ہوں اس سے مراد یہ ہے کہ وہ فقر و ناداری جو خدا کی اطاعت میں ہو مجھے زیادہ محبوب ہے اس دولت و امیری سے جو خدا کی نافرمانی میں ملے۔

### فسق و جھوٹ گھروں کو اہل سمیت جلا دیتا ہے

وبالاستاد الأول عن علی بن مہزیار عن ابن افضال عن یونس بن یعقوب عن ابی مریم عن ابی عبداللہ او عن ابی جعفر (ع) عن جابر ابن عبداللہ قال قال لنا رسول اللہ (ص) خمروا آئیتکم واکوا اسقیتکم واجیفوا ابوابکم واحبسوا مواشیکم واهالیکم من حدیث تجب الناس الی ان یذهب فحمة العشاء ان الشیطان لا یکشف غطاء ولا یحل وکاء وان الشیطان ترسل من حیث تجب الشمس واطفؤ اسرجکم فان الفویسقة تضرم البیت علی اہله -

**تہذیب نمبر 18:** (بخلاف اسناد)

حضرت جابر ابن عبداللہ انصاری رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اپنے ظروف کو پوشیدہ رکھو اور تکیہ گاہوں پر ٹیک لگا کر رکھو اور اپنے دروازے بند کرو اور جانوروں اور اہل کو بند کر کے رکھو۔ اس طرح کہ لوگ واجب قرار دیں کہ یہ رات



کی تاریکی ختم ہو جائے، کیونکہ شیطان پردے نہیں اٹھاتا اور وہ سر بند چیزوں کو نہیں کھولتا۔  
تحقیق شیطان نرمی کرتا یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے اور جھوٹ بولنا بند کرو کیونکہ  
جھوٹ گھر اہل خانہ کے سمیت جلا کر راکھ کر دیتا ہے۔

### نیک سنت قائم کرنے والے کو عامل کے برابر اجر ملے گا

وبالاسناد الأول عن علی بن مہزیار عن احمد بن محمد عن حماد  
بن عثمان قال قال اسماعیل الجعفی سمعت ابا جعفر محمد بن علی (ع)  
يقول سن سنة عدل فاتع كان له مثل اجر من عمل بها من غير ان ينقص من  
اجورهم شيىء ومن سن سنة جور فاتع كان عليه وزر من عمل بها من  
غير ان ينقص من وزرهم شيىء -

**حدیث نمبر 19:** (بخلاف اسناد)

حضرت امام ابو جعفر محمد بن علی الباقر علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص کوئی نیک عدل  
والی سنت قائم کرے اور اس کے لیے اس کا اجر اس شخص کے برابر ہوگا جو اس پر عمل کرتا ہے  
اور عمل کرنے والے کے اجر میں کوئی کمی نہیں ہوگی اور جو کوئی بری روش قائم کرے گا اس کا  
گناہ اس کے برابر ہوگا جو اس پر عمل کرے گا اور عمل کرنے والے کے گناہ میں بھی کوئی  
تبدیلی نہیں کرے گا۔

### مکاشفہ سے والدین کی خدمت بہتر ہے

وبالاسناد الأول عن علی بن مہزیار عن بکر بن صالح قال كتب  
صهر لى الى ابى جعفر الثانى عليه السلام ان ابى ناصب خبيث الرأى  
وقد لقيت منه شدة وجهداً فرأيتك جعلت فداك فى الدعاء لى وما ترى  
جعلت فداك افترى ان اكاشفه ام اداريه فكتب قد فهمت كتابك وما

ذکرت من امر ابیک ولست ادع الدعاء لك انشاء الله والمداراة خیر لك من المكاشفة ومع العسر یسر ان العاقبة للمتقین ثبتك الله علی ولاية من تولیت نحن وانتم فی ودیعة الله التی لا تضیع وداعه قال بكر فعطف الله بقلب ابیه حتی صار لا یخالفه فی شیء -

**تہذیب نمبر 20:** (بخذف اسناد)

جناب بکر بن صالح بیان کرتے ہیں کہ میرے سر نے حضرت امام ابو جعفر علیہ السلام کی خدمت میں تحریر کیا کہ میرا والد نامھی اور برے عقیدے کا مالک ہے اور مجھ پر سختی کرتا ہے اور پوری کوشش کرتا ہے۔ پس میں آپ پر قربان ہو جاؤں اس کے بارے میں آپ کی رائے کیا ہے۔ آپ کا حکم کیا ہے کیا میں مکاشفہ کر لوں (یعنی ایک طرف ہو کر عبادتِ خدا میں مصروف ہو جانا) یا ان کی خدمت و مداری کروں۔ پس آپ نے جواب تحریر فرمایا: میں آپ کی تحریر کو سمجھ چکا ہوں اور جو آپ نے اپنے باپ کے بارے میں تحریر کیا ہے پس تیرے لیے دعا کو ترک نہیں کروں گا ان شاء اللہ۔ اور مدارئی اور خدمت تیرے مکاشفہ سے بہتر ہے اور ہر مشکل کے ساتھ ایک آسانی ہے اور آخرت کا خیر انجام متقین کے لیے ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس شخص کی ولایت و محبت پر ثابت رکھے جس سے تو محبت و ولایت رکھتا ہے۔ ہم اور آپ سب ہم اللہ کی امانتیں ہیں اور اللہ اپنی امانت کو ضائع نہیں کرتا۔ بکر بیان کرتا ہے پس اللہ تعالیٰ نے میرے والد کے دل کو نرم کر دیا وہ اس طرح ہو گیا کہ وہ کسی چیز میں میری مخالفت نہیں کرتا تھا۔

**شراب نوشی اور بت پرستی سے اللہ نے روکا ہے**

وبالاسناد الأول عن علی بن مہزیار عن جعفر بن محمد الهاشمی

عن ابی حفص العطار قال سمعت ابا عبد الله جعفر بن محمد الصادق علیہ

السلام يحدث عن أبيه عن جده عليه السلام قال قال رسول الله (ص)  
جائني جبرئيل في ساعة ويوم لم يكن يأتيني فيه فقلت له جبرئيل لقد  
جئتني في ساعة ويوم لم تكن تأتيني فيهما لقد ارعبتني قال وما يروعك  
يامحمد وقد غفرلك الله ما تقدم من ذنبك وما تأخر قال بماذا بعثك به ربك  
قال ينهالك ربك عن عبادة الاوثان وشرب الخمر وملاحاة الرجال واخرى  
هي للاخرة والاولى يقول لك ربك يامحمد ما ابغضت وعاء قط كبقضي  
بطنا ملائا-

حدیث نمبر 21: (بخلاف اسناد)

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ایک دن جبرائیلؑ اس وقت  
آئے کہ جس وقت وہ نہیں آیا کرتے تھے۔ میں نے کہا: اے جبرائیلؑ! آپ آج اور اس  
وقت کیوں آئے ہیں جبکہ اس وقت آپ نہیں آیا کرتے تھے۔ آپ نے مجھے حیران و  
پریشان کر دیا ہے۔ جبرائیلؑ نے کہا: اے محمدؐ! میں آپ کو خوشخبری دینا چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ  
نے آپ کے اگلے اور پچھلے سارے الزامات ختم کر دیے ہیں اور کہا وہ چیز جس کی وجہ سے  
خدا نے آپ کو مبعوث فرمایا ہے وہ ہے کہ آپ کے رب نے آپ کو بت پرستی اور شراب  
نوشی اور لوگوں کی غیبت سے منع کیا ہے اور اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں کسی بڑے  
ہرمن کو برا نہیں قرار دیتا مثل اس پیٹ کے جو بڑے ہو (شکم بڑی سب سے زیادہ مغضوب ہے)

**انبیائے کرام مکرم اخلاق کے ساتھ خاص ہیں**

وبالاسناد الأول عن علی بن مهزيار عن اسماعيل بن عباد عن  
بكير عن أبي عبد الله جعفر بن محمد عليه السلام انه قال احب من شيعتنا  
من كان عاقلا فهما فقيها حليما مداريا صبوراً صدوقاً وفيما ثم قال ان الله

تبارك وتعالى خص الانبياء بمكارم الأخلاق فمن فيه فليحمد الله على ذلك ومن لم تكن فيه فليتنزع الى الله وليسأله قال قلت جعلت فداك وما هي قال الورع والقنوع والصبر والشكر والحلم والحياء والسخاء والشجاعة والغيرة واداء الأمانة-

تحدیث نمبر 22: (بخلاف اسناد)

حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام فرماتے ہیں: اپنے شیعوں میں سے سب سے زیادہ مجھے وہ محبوب ہے جو عاقل، صاحب فہم فقہی بردبار مداری کرنے والا صبر کرنے والا سچا اور وعدہ وفا کرنے والا ہو۔ پھر آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیوں کو مکار (یعنی عمدہ و اچھے) اخلاق کے ساتھ خاص قرار دیا ہے۔ پس جس شخص میں یہ مکارم اخلاق پائے جاتے ہیں ان کو چاہیے کہ وہ اس پر خدا کی حمد بجلائیں اور جس شخص میں یہ نہیں پائے جاتے اس کو چاہیے کہ وہ خدا کی بارگاہ میں گریہ و زاری کرے اور اس سے مکارم اخلاق کو طلب کرے۔ راوی عرض کرتا ہے کہ میں نے عرض کیا: مولاً! وہ مکارم اخلاق کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا: وہ پرہیزگاری، قناعت، صبر، شکر، حلم، حیا، سخاوت، شجاعت و غیرت اور امانت ادا کرنا ہے۔

### تین سخت ترین اعمال ہیں

وبالاستاد الأول عن علی بن مهزیار عن علی بن عقبه عن جارد بن المنذر قال سمعت ابا عبد الله جعفر بن محمد (ع) يقول اشد الاعمال ثلثة انصافك الناس من نفسك حتى لا ترضى لها بشيى منہم الارضيت لهم منها مثله ومواساتك الاخ في العال وذكر الله على كل حال وليس سبحان والحمد لله ولا اله الا الله والله اكبر ولكن اذا ورد عليك شيى نهي الله عنه تركته -

تحدیث نمبر 23: (بخذف اسناد)

جناب جبارود بن منذر بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت ابو عبد اللہ جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے سنا آپ نے فرمایا: تین اعمال سخت ترین ہیں:

① لوگوں سے انصاف کرنا ② لوگوں کے لیے اپنے نفس سے وہ چیز پسند کرے جو چیز ان سے اپنے نفس کے لیے پسند کرتا ہے اور بھائی کے ساتھ برابری مال میں ③ اللہ کا ہر حال میں ذکر کرنا اس سے سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر مراد نہیں ہے اگرچہ یہ بھی ذکر ہے بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ جب تیرے سامنے خدا کی حرام کردہ چیزیں آئیں تو اس وقت اللہ کو یاد رکھو (یعنی ان سے پرہیز کرو)۔

**تقویٰ کے ساتھ عمل قلیل نہیں ہوتا**

وبالاسناد الأول عن علی بن مہزیار عن الحسن بن محمد بن سنان عن الفضیل بن عثمان عن ابی عبیدہ عن ابی جعفر محمد بن علی الباقر صلوات اللہ علیہما قال کان امیر المؤمنین علیہ السلام یقول لا یقل عمل مع التقویٰ وکیف یقل ما یتقبل -

تحدیث نمبر 24: (بخذف اسناد)

حضرت امام ابو جعفر محمد بن علی الباقر علیہ السلام نے بیان فرمایا ہے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام فرمایا کرتے تھے: تقویٰ کے ساتھ جو عمل کیا جائے وہ کم نہیں ہے کیونکہ جو قبول ہو جائے وہ کم کیسے ہو سکتا ہے۔

**سب سے زیادہ مصائب رسول خدا پر وارد ہوئے ہیں**

وبالاسناد الأول عن علی بن مہزیار عن علی بن عقبہ عن ابی کہمس عن عمر بن سعید بن ہلال قال قلت لابی عبد اللہ علیہ السلام اوصینی قال اوصیک بتقوی اللہ والورع والاجتہاد واعلم انه لا ینفع

اجتهاد ولا ورع وانظر الى ما هو دونك ولا تنظر الى من هو فوقك  
فلكتيريا ما قال الله تعالى لرسوله ولا تعجبك اموالهم ولا اولادهم وقال ولا  
تمدن عينيك الى ما متعنا به ازواجنا منهم زهرة الحياة الدنيا وان نازعتك  
نفسك الى شيعي من ذلك فاعلم ان رسول الله (ص) كان قوته الشعير  
وحلواه التمر اذا وجد ووقوده السعف واذا اصبحت بمصيبة فاذكر مصابك  
برسول الله (ص) فان الناس لن يصابوا بمثله ابدا-

تصبيح نمبر 25: (بخند اسناد)

جناب عمر بن سعید بن ہلال نے بیان کیا ہے وہ کہتا ہے کہ میں نے حضرت  
ابو عبد اللہ علیہ السلام سے عرض کیا: آپ مجھے نصیحت فرمائیں۔  
آپ نے فرمایا: میں آپ کو اللہ سے تقویٰ اختیار کرنے پر ہیزگاری اور راہِ حق میں  
کوشش کرنے کی نصیحت کرتا ہوں۔ جان لورہ خدا میں کوشش اور پرہیز مفید نہیں ہے۔ تم  
اپنے سے اعلیٰ اور اوپر والے کی طرف نہ دیکھو بلکہ اپنے سے نیچے والے کی طرف دیکھو۔  
پس اکثر دفعہ اللہ نے اپنے نبی سے فرمایا ہے: اے میرے نبی! یہ ان لوگوں کا مال اور اولاد  
کی کثرت اور یہ دنیا کی رنگینیاں آپ کی آنکھوں کو چکا چوند نہ کر دیں اور اپنے نفس کو ان  
میں سے کسی کی طرف مائل نہ کرو۔ پھر فرمایا: جان لو کہ رسول خدا کی خوراک جو حلوہ اور  
کھجور ہوتی تھی اور جب وہ اس کو پالیتے اس کی سخاوت کر دیتے تھے۔ اور جب کوئی  
مصیبت تیرے اُدپر آ جائے تو رسول خدا کے مصائب کو یاد کیا کرو کیونکہ ان کی مثل کسی پر  
مصائب نازل نہیں ہوئے۔

**نیک عمل جنت میں بستر لگائے گا**

وبالاسناد الأول عن علی بن مہزیار عن علی بن النعمان عن داود  
بن فرقد قال سمعت ابا عبد اللہ جعفر بن محمد (ع) يقول ان العمل الصالح

ليذهب الي الجنة فيمهد لصاحبه كما يبعث الرجل غلامه فيفرش له ثم قرء  
واما الذين آمنوا وعملوا الصالحات فلانفسهم يمهدون -

**حدیث نمبر 26:** (بخلف اسناد)

جناب داؤد بن فرقہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ امام صادق علیہ  
السلام سے سنا آپ نے فرمایا:

عمل صالح جنت لے جاتا ہے پس وہ اپنے صاحب (یعنی کرنے والے) کے لیے  
بستر لگائے گا جیسا کہ ایک مرد اپنے غلام کو بھیجتا ہے کہ وہ جا کر میرے لیے بستر لگائے۔ پھر  
آپ نے قرآن کی اس آیت کی تلاوت کی جس میں خالق ارشاد فرماتا ہے: ”بہر حال وہ  
لوگ جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے ہیں پس انہوں نے اپنے لیے بستر لگالیے ہیں۔“

**مؤمن خائف اور امیدوار دونوں ہو**

وبالاسناد الأول عن علی بن مہزیار عن محمد بن سنان عن  
الحسن بن ابی سارة قال سمعت ابا عبد اللہ (ع) يقول لا يكون مؤمنا حتى  
يكون خائفا راجيا ولا يكون خائفا راجيا حتى يكون عاملا لما يخاف  
ويرجو -

**حدیث نمبر 27:** (بخلف اسناد)

جناب حسن بن ابی سارہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا  
آپ نے فرمایا: کوئی بندہ مؤمن نہیں بن سکتا جب تک وہ خائف اور امیدوار نہ ہو اور یہ اس  
وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک وہ ایسے اعمال انجام نہ دے جو خوف اور امید کا موجب ہو۔

**فرمان خدا کی تفسیر**

وبالاسناد الأول عن علی بن مہزیار عن القاسم بن محمد بن علی

قال سئلت ابا عبد الله (ع) عن قول الله عزوجل والذين يؤتون ما اتوا وقلوبهم وجلة قال من شفقتهم ورجائهم يخافون ان ترد اليهم اعمالهم اذا لم يطيعوا وهم يرجون ان يتقبل منهم -

**تصحيح نمبر 28:** (بخلاف اسناد)

جناب قاسم بن محمد بن علی نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں سوال کیا: والذین یؤتون ما اتوا وقلوبہم وجلة اس سے ان کی شفقت اور امید مراد ہے۔ وہ اپنے اعمال کے کرنے کے بعد ان کے سامنے ہونے سے خوف کھاتے ہیں اور جب وہ اطاعت نہیں کرتے پھر بھی ان اعمال کے قبول ہونے کی امید رکھتے ہیں۔

### رسول خدا کو پریشان نہ کرو

وبالاسناد الأول عن علی بن مہزیار عن الحسن بن عثمان بن عیسیٰ عن سماعۃ قال سمعته یقول ما لکم تسوؤن رسول اللہ (ص) فقال رجل جعلت فداک وکیف نسوئہ قال اما تعلمون ان اعمالکم تعرض علیہ فاذا رأی فیہا معصیۃ اللہ سائہ ذلک فلا تسوؤا رسول اللہ وسروہ -

**تصحيح نمبر 29:** (بخلاف اسناد)

جناب سلمہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے آپ (یعنی امام) سے سنا ہے آپ نے فرمایا: تم لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ تم رسول خدا کو پریشان کرتے ہو۔ ایک شخص نے عرض کیا: میں آپ پر قربان ہو جاؤں رسول خدا کو کیسے ہم پریشان کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: کیا تم جانتے نہیں ہو کہ تمہارے اعمال رسول خدا کے سامنے پیش کیے جاتے ہیں۔ پس جب آپ اس میں برائیوں کو دیکھتے ہیں (یعنی اللہ کی نافرمانی کو دیکھتے ہیں پس وہ نافرمانی آپ کو



پریشان کر دیتی ہے) پس تم رسولِ خدا کو پریشان نہ کرو بلکہ ان کو خوش کرو۔

### اصحابِ رسولِ خدا کی حالت

وبالاسناد الأول عن علي بن مهزيار عن أبي سنان عن أبي معاذ السدي عن اراكة قال صليت خلف امير المؤمنين علي بن طالب عليه السلام الفجر في مسجدكم هذا فانفتل علي يمينه وكان عليه كآبة ومكث حتى طلعت الشمس علي حائط مسجدكم هذا قيد رمح وليس هو علي ما هو اليوم ثم اقبل علي الناس فقال اما والله لقد كان اصحاب رسول الله (ص) وهم يكابدون هذا الليل يراوحون بين جباههم وركبهم كأن زفير النار في اذانهم فاذا اصبحوا صبوا غبراً صفراً بين اعينهم شبه ركب المعزى فاذا ذكر الله تعالى ما دوا كما يميد الشجر في يوم الريح وانهملت اعينهم حتى تبتل ثيابهم قال ثم نهض وهو يقول والله لكانما بات القوم غافلين ثم لم ير مفتراً حتى كان من أمر ابن ملجم لعنه الله ما كان۔

تصحيح نمبر 30: (بخلاف اسناد)

جناب اراکہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے نماز فجر امیر المؤمنین علی علیہ السلام کی اقتداء میں اس مسجد میں ادا کی۔ پس وہ دائیں کروت لیٹ گئے اور آپؐ پر مشقت کے آثار واضح تھے۔ وہ مسجد میں رکے رہے یہاں تک کہ سورج طلوع ہوا اور اس کی دھوپ مسجد کی دیواروں پر پڑی اور ان کے پاس نیزے کا غلاف تھا لیکن خود نیزہ آج آپ کے پاس موجود نہیں تھا۔ پھر آپ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا:

خدا کی قسم! اصحابِ رسولِ اس رات کو بہت زحمت و مشقت کیا کرتے تھے اور وہ اپنے گھٹنوں اور پیشانی کو بار بار زمین پر رکھتے (یعنی سجدے زیادہ کرتے) تھے گویا جہنم کی

آگ کا شور وہ اپنے کانوں سے سنتے تھے۔ جب وہ صبح کرتے تھے تو ان کی حالت یہ ہوتی کہ بچوں کی طرح روتے، مصیبت زدہ ہوتے اور ان کے رنگ زرد ہو چکے ہوتے تھے جیسے ان پر کوئی مصیبت کا پہاڑ ٹوٹ پڑا ہو۔ پس جب ان کے سامنے ذکرِ خدا کیا جاتا تھا تو وہ کانپتے تھے جیسے تیز ہوا میں درخت ہلتے ہیں اور ان کی آنکھوں سے اس طرح آنسو بہتے یہاں تک کہ ان کے کپڑے تر ہو جاتے۔ پھر آپؐ کھڑے ہوئے اور یہ فرما رہے تھے کہ خدا کی قسم! یہ لوگ غفلت کی نیند سو رہے ہیں۔ پھر آپؐ کو عام نہیں دیکھا گیا یہاں تک کہ ابنِ ملجم لعنہ اللہ علیہ کا واقعہ آپؐ کے ساتھ رونما ہو گیا۔

### کوفے کے تاجروں کو مولاً کی وعظ

وبالاسناد الأول عن علی بن مہزیار عن الحسن بن محبوب عن عمرو ابن ابی المقدام عن ابی جعفر محمد بن علی الباقر علیہ السلام قال کان امیر المؤمنین علی بن ابی طالب علیہ السلام عندکم بالکوفة یغتدی فی کل یوم من القصر فیطوف فی اسواق الکوفة سوقا سوقا ومعہ الدرۃ علی عاتقہ وکان لها طرفان وکان تسمى السببۃ قال فیقف علی کل اهل السوق فینادی فیہم یامعشر التجار قدموا لاستخارۃ وتبرکوا بالسہولۃ واقربوا من المبتاعین وتزینوا بالحلم وتناہوا عن الیمین وجانبوا الکذب وتجاوفوا عن الظلم وانصفوا المظلومین ولا تقربوا الربوا واولفوا الکیل والمیزان ولا تبخسوا الناس اشیائہم ولا تعثوا فی الارض مفسدین قال فیطوف فی جمیع اسواق الکوفۃ ثم یرجع ویقعد للناس قال وکان اذا نظروا الیہ قد اقبل الیہم وقال یامعشر الناس امسکوا ایدیہم واصغوا الیہ بأذانہم ورمقوہ بأعینہم حتی یفرغ من کلامہ فاذا فرغ قالوا السمع والطاعة یا امیر المؤمنین -

حضرت ابو جعفر محمد بن علی الباقر علیہ السلام نے فرمایا: حضرت امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کوفہ میں موجود تھے۔ وہ ہر روز صبح کے وقت کوفہ کے بازاروں میں ہر ایک بازار میں چکر لگاتے تھے اور آپ کے پاس کندھے پر ڈرا ہوتا تھا جس کے دو سرے ہوتے تھے اس کا نام سیبہ تھا اور آپ بازار کے لوگوں کے پاس کھڑے ہو جاتے اور فرماتے: اے تاجروں کے گروہ! خیر اور نیکی کو طلب کرو اور آسانی اور سہولت کے ساتھ برکت حاصل کرو۔ خریدنے والوں کے قرب کو حاصل کر ڈا اپنے آپ کو علم اور بردباری سے مزین کرو اور قسموں سے پرہیز کرو اور جھوٹ سے اجتناب کرو اور ظلم سے پرہیز کرو اور مظلوم کے ساتھ انصاف کرو اور سود سے پرہیز کرو وزن کو پورا کرو۔ لوگوں کو اشیاء میں کم نہ دو اور زمین میں فساد برپا نہ کرو۔ راوی بیان کرتا ہے کہ آپ کوفہ کے سارے بازاروں میں چکر لگاتے پھر آپ واپس آتے اور لوگوں کے پاس بیٹھ جاتے اور فرماتے: اے لوگو! اپنے ہاتھوں کو روکو اور غور سے میری باتوں کو سنو۔ لوگ آپ کو غور سے دیکھتے اور سنتے۔ جب آپ اپنی گفتگو سے فارغ ہو جاتے تو لوگ عرض کرتے: اے امیر المؤمنین! ہم نے سن لیا ہے اور آپ کی اطاعت بھی کریں گے۔

### امیر المؤمنین کا کوفہ والوں کو وعظ کرنا

وبالاسناد الأول عن علی بن مہزیار عن الحسن بن محبوب عن عمرو ابن ابی المقدام عن جابر عن ابی جعفر علیہ السلام قال کان امیر المؤمنین علیہ السلام بالکوفہ اذا صلی العشاء الاخیرة ینادی الناس ثلاث مرات حتی یسمع اهل المسجد ایها الناس تجهزوا رحمکم اللہ فقد نودی فیکم بالرحیل فما التخرج علی الدنیا بعد النداء فیها بالرحیل تجهزوا رحمکم اللہ وانتقلوا بأفضل ما بحضرتکم من الزاد وهو التقوی واعلموا ان

طريقكم في المعاد وممرکم علی الصراط والھول الاعظم امامکم وعلی  
طريقكم عقبہ کؤدۃ و منازل مہولۃ مخوفۃ لابدلکم من الممر علیہا  
والوقوف عندها فما رحمۃ اللہ جل جلالہ فنجاة من هولھا وعظم خطرھا  
وفضاضة منظرھا وشدۃ مختبرھا واما مہلکۃ لیس بعدها انجبار۔

تہذیب نمبر 32: (بخلاف اسناد)

جناب جابر رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابو جعفر امام باقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے  
آپ نے فرمایا: امیر المؤمنین نے کوفے میں نماز عشاء کے ادا کرنے کے بعد تین دفعہ آواز  
دی یہاں تک کہ تمام اہل مسجد سے آپ کی آواز کو سنا۔ اے لوگو! خدا تم پر رحم کرے اپنے  
زادراہ کو تیار کرو کیونکہ تمہیں کوچ کی آواز ملنے والی ہے۔ اس دنیا میں کوچ کی آواز کے بعد  
کسی نے ٹھیرنا نہیں ہے۔ خدا تم پر رحم کرے۔ اپنے زادراہ کو تیار کرو اور اس کو منتقل کرو اور  
تمہارے سامنے بہترین زادراہ وہ تقویٰ ہے اور جان لو کہ تمہارا راستہ قیامت کی طرف جاتا  
ہے اور تمہارا گزر پل صراط سے ہوتا ہے اور بہت بڑی ہولناکی آپ کے سامنے ہے۔ اور  
تمہارے راستے میں دشوار گزار گھاٹیاں اور خوف ناک منازل بھی ہیں اور اس راستے سے  
گزرنا بھی تمہارے لیے ضروری ہے اور ان منزلوں پر رُکنا بھی ضروری ہے۔ پس آگاہ  
ہو جاؤ اللہ کی رحمت سے ہی اس ہولناکی سے اور عظیم خطرے اور دہشت زدہ مناظر سے اور  
اس کے شدید سخت امتحان سے نجات حاصل ہو سکتی ہے اور یہ ایسی ہلاکت ہوگی کہ جس کا  
بعد میں جبران نہیں ہو سکے گا۔

علی بن حسینؑ کی وعظ پر مشتمل تقریر

وبالاسناد الأول عن علی بن مہزیار عن الحسن بن محبوب عن

مالک ابن عطیة عن ابی حمزة الثمالی قال ما سمعت باحد قط کان ازھد من

على ابن الحسين عليه السلام اذا تكلم فى الزهد ووعظ ابكى من  
بحضرتة قال ابو حمزة فقرأت صحيفة فيها كلام زهد من كلام على بن  
الحسين عليه السلام وكتبت ما فيها واتيت به فعرضته عليه فعرفه  
وصححة وكان فيها:

بسم الله الرحمن الرحيم

كفانا الله واياكم كيد الظالمين وبغى الحاسدين وبطش الجبارين  
ايها المؤمنون مصيبتكم الطواغيت من اهل الرغبة فى الدنيا المائلون اليها  
المفتنون بها المقبلون عليها وعلى حطامها وهشيمها البائد غداً فاحذروا ما  
حذرکم الله منها وازهدوا فيما زهدكم الله فيه منها ولا تركنوا الى ما فى هذه  
الدنيا ركون من اتخذها دار قرار ومنزل استيطان وبالله ان لكم مما فيها  
عليها دليلاً من زينتها وتصرف ايامها وتغير انقلابها وسيلانها وتلاعيبها  
باهلها انها لترفع الجميل وتضع الشريف وتورد النار اقواماً غداً ففى هذا  
معتبر ومختبر وزاجر للنبيه ان الامور الواردة عليكم فى كل يوم وليلة من  
مضلات الفتن وحوادث البدع وستن الجور وبوائق الزمان وهيبة السلطان  
ووسوسة الشيطان ليذر القلوب عن تنبيهها وتذهلها من وجود الهدى  
ومعرفة اهل الحق الا قليلاً ممن عصمه الله وليس يعرف بصرف آياتها  
وتقلب حالاتها وعاقبة ضرر فتنها الا من عصمه الله ونهج سبيل الرشده  
وسلك سبيل القصد ممن استعان على ذلك بالزهد فكرر الفكر واتعظ  
بالعبر وازدجر فزهد فى عاجل بهجة الدنيا وتجافى عن لذاتها ورغب فى  
دائم نعم الآخرة واسعى لها سعيها وراقب الموت وسئم الحياة مع القوم  
الظالمين فعند ذلك نظر الى ما فى الدنيا بعين نيرة حديدة النظر وابصر

حوادث الفتن وضلال البدع وجور الملوك الظلمة فقد لعمري استدبرتم من الامور الماضية فى الايام الخالية من الفتن المتراكمة والانهماك فيها ما تستدلون به على تجنب الغواية واهل البدع والبغى والفساد فى الارض بغير الحق فاستعينوا بالله وارجعوا الى طاعته وطاعة من هو اولى بالطاعة من طاعة من اتبع واطيع فالحذر الحذر من قبل الندامة والحسرة والقدم على الله والوقوف بين يديه وبالله ما صدر عن معصية الله الا الى عذابه وما اثر قوم قط الدنيا على الآخرة الاساء منقلبهم وساء مصيرهم وما العز بالله والعمل بطاعته الا الفان مؤتلفان فمن عرف الله خافه فحشه الخوف على العمل بطاعة الله وان ارباب العلم واتباعهم الذين عرفوا الله فعملوا له ورغبوا اليه وقد قال الله انما يخشى الله من عباده العلماء فلا تلتمسوه شيئا مما فى هذه الدنيا بمعصية الله وابشتغلوا فى هذه الدنيا بطاعة الله واغتنموا ايامها واوسعوا لما فيه نجاتكم غداً من عذاب الله فان ذلك اقل للتبعة وادنى من العذر وارجى للنجاة فقدموا امر الله وطاعته وطاعة من او جب الله طاعته بين يدي الامور كلها ولا تقدموا الامور الواردة عليكم من طاعة الطواغيت وفتنة زهرة الدنيا بين يدي امر الله وطاعته وطاعة اولى الامر منكم واعلموا انكم عبيد الله ونحن معكم يحكم علينا وعليكم سيدنا غداً وهو موقفكم ومسائلكم فاعدوا الجواب قبل الوقوف والمسألة والعرض على رب العالمين يومئذ لاتكلم نفس الا باذنه واعلموا ان الله لا يصدق كاذبا ولا يكذب صادقاً ولا يرد عذر مستحق ولا يعذر غير معذور بل الله الحجة على خلقه بالرسول والاوصياء بعد الرسل فاتقوا الله عباد الله واستقبلوا من اصلاح انفسكم وطاعة الله وطاعة من تولونه

دنیا کی طرف اور اس کے ساز و سامان کی طرف ہے جو کل فنا ہونے والی چیزیں ہیں۔

اے لوگو! بچو! ڈرو ان چیزوں سے جن سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو ڈرایا ہے۔ اور پرہیزگاری کرو دنیا کی ان چیزوں سے جن سے اللہ تعالیٰ نے پرہیزگاری کرنے کا حکم دیا ہے۔ اس دنیا پر بھروسہ اور اعتماد نہ کرو۔ اس شخص کے بھروسہ و اعتماد کی مانند جس نے اس دنیا کو اپنے لیے قرار والا گھر اور ہمیشہ رہنے کی منزل قرار دیا ہے۔ خدا کی قسم! اس دنیا میں سے تمہارے لیے فقط وہ چیز ہے جس کے بارے میں تمہارے پاس دلیل ہو کہ اس کے لیے زینت ہے۔ اس کے ایام گزر رہے ہیں اور اس میں انقلاب پایا جاتا ہے اور اس کا انقلاب مختلف ہوتا رہتا ہے۔ یہ دنیا اپنے اہل کے ساتھ کھیل کھیلتی ہے۔ یہ دنیا کہنے و پست کو بلند کر دیتی ہے اور کسی شریف کو نیچے گرا دیتی ہے۔ اور یہ کل بہت اقوام کو جہنم کی آگ میں جلا دے گی۔ پس اس میں عبرت ہے، امتحان ہے اور متحسی ہونے والوں کے لیے اس میں زجر اور تنبیہ ہے۔ تحقیق اس دنیا میں جو کچھ آپ لوگوں پر دن رات وارد ہوتا ہے وہ فتنوں کی گمراہی، بدعتوں کے حوادث، ظالم و جابر کی روش اور زمانے کی بے رخی اور بادشاہوں کی ہیبت اور شیطان کے وسوسے سب کے سب وہ امور ہیں جن کی طرف توجہ کرنے سے ہی دل مجروح اور زخمی ہو جاتے ہیں۔ ہادی کے دُجود اور اہل حق کی معرفت سے غافل ہو جاتا ہے۔ سوائے چند لوگوں کے جن پر ان کا اثر نہیں ہوتا ہے۔ وہ ان میں سے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے محفوظ و معصوم بنا رکھا ہے اور اللہ تعالیٰ کی مختلف آیات اور حالات کی تبدیلی اور ضرر دینے والے انجام سے کوئی معرفت حاصل نہیں کرتا سوائے چند لوگوں کے جن کو اللہ نے محفوظ رکھا ہے اور ان کو ہدایت و رشد کے راستے پر چلایا ہے وہ مقصود راستے کے راہی ہیں۔ یہ ان میں سے ہیں جو ان پر زہد کے لیے مدد طلب کرتے ہیں اور ان کی فکر مضبوط ہوتی ہے اور عبرت حاصل کرتے ہیں، پس وہ اس دنیا کی جلدی ختم ہونے والی چمک دمک سے پرہیز کرتے ہیں اور اس کی لذت سے دُور و الگ رہتے ہیں اور

وہ ہمیشہ باقی رہنے والی آخرت کی نعمات کی طرف رغبت رکھتے ہیں اور وہ ان کے لیے کوشش کرتے ہیں، موت کے انتظار میں رہتے ہیں اور ان ظالم اقوام کے ساتھ زندگی گزارنے پر اکتا چکے ہیں۔ وہ اس کے باوجود بھی اس دنیا کو عبرت انگیز آنکھ سے دیکھتے ہیں اور وہ پُر فتن حوادثِ بدعات کی گمراہی اور ظالم بادشاہوں کے ظلم و جور کی طرف اُن کی نظر رہتی ہے۔ مجھے قسم ہے اپنی زندگی کی کہ تم اپنے ماضی کے امور جو فانی ایام میں گزر چکے ہیں ان میں غور و فکر کرو۔ وہ امور جو فتنوں کے ڈھیر ہیں اور ان فتنوں میں مشغول ہیں، تاکہ ان باغیوں اور بدعتی اور زمین پر ناحق فساد کرنے والوں سے نجات حاصل کرنے کے راستے دریافت کرتے رہتے ہیں۔ وہ اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرتے ہیں اور وہ اس کی اطاعت کی طرف جو ان سب سے زیادہ اولیٰ و سزاوار ہے جن کی اطاعت اور اتباع کی جاتی ہے، ندامت اور حسرت سے پہلے ہی اپنے آپ کو محفوظ رکھو اور ڈرو اور اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑے ہونے سے اور بارگاہِ خدا میں جانے سے پہلے ڈرو۔

خدا کی قسم! خدا کی نافرمانی میں جو بھی فعل انجام دیا جائے گا اُس پر عذاب ہوگا اور جو قوم اپنی دنیا کو آخرت پر ترجیح دے گی تو اُس نے بہت برا کیا، ان کا آخرت سے دنیا کی طرف راغب ہونا اور یہ راہ اپنانا دونوں بہت بُرے ہیں۔ خدا کی عزت اور خدا کی اطاعت کرنا یہ دونوں آپس میں مالوف ہیں یعنی ان دونوں میں باہمی اُلفت ہے۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل کر لیتا ہے وہ اس سے ڈرتا ہے اور اس کا خوف ہی اُس کو اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں عمل کرنے پر آمادہ کرتا ہے۔

تحقیق صاحبانِ علم اور وہ جو اللہ تعالیٰ کی معرفت رکھتے ہیں وہ تو فقط اُس کے لیے عمل بجالاتے ہیں اور اُس کی طرف رغبت رکھتے ہیں۔ تحقیق اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”اُس سے اُس کے عام بندے ہی ڈرتے ہیں اور وہ دنیا میں سے جو خدا کی نافرمانی کے امور و چیزیں ہیں وہ ان کو مس بھی نہیں کرتے۔ اور وہ اللہ کی اطاعت کی خاطر اس دنیا سے رخ



موڑ لیتے ہیں اور اس دنیا کے ایام کو غنیمت قرار دیتے ہیں۔ اور یہ ان ایام کو ان چیزوں میں بسر کرتے ہیں جو تم کو کل قیامت کے دن کے عذاب سے نجات دلا سکیں۔ پس یہ پیروی ان میں کم اور عذر سے ادنیٰ اور نجات کی امید والے ہوتے ہیں۔ پس حکم و امر خدا اور اس کی اطاعت کی طرف اور جن لوگوں کی اطاعت اللہ نے واجب قرار دی ہے ان کی اطاعت کی طرف جلدی کرتے ہیں جو امور ان کے سامنے آتے ہیں۔ ان تمام میں وہ ان کی اطاعت کرتے ہیں اور جو امور ان پر وارد ہوتے ہیں ان میں وہ دنیا کے سرکشوں اور دنیا کی رنگینیوں کی اطاعت کو اللہ اور اولی الامر کی اطاعت پر مقدم نہیں کرتے۔“

اے لوگو! جان لو کہ تم سب کے سب اللہ کے بندے ہو اور ہم بھی تمہارے ساتھ اللہ کے بندے ہیں۔ ہم اور آپ سب پر اُس کا حکم ہوا ہے اور قیامت کے دن پھر حکم ہوگا۔ اور وہ یہ ہے کہ تم سب کے سب اُس کی بارگاہ میں کھڑے کیے جاؤ گے اور تم سب سے سوالات ہوں گے۔ پس اُس کے سامنے کھڑے ہوئے اور اُس کی بارگاہ میں پیش ہونے سے پہلے ان کے جوابات تیار کرو۔ یہ وہ دن ہوگا جس دن کوئی نفس بھی اُس کی اجازت کے بغیر نہیں بولے گا۔

جان لو! اللہ تعالیٰ جھوٹ کی تصدیق نہیں کرے گا اور سچے کی تکذیب نہیں کرے گا۔ مستحق کا عذر رد نہیں کرے گا۔ غیر محذور کے عذر کو قبول نہیں کرے گا بلکہ اللہ تعالیٰ کے لیے اپنی مخلوق پر اس کے رسول اور رسولوں کے بعد اُن کے اوصیاء سب حجت و دلیل قائم کریں گے۔

اے خدا کے بندو! خدا سے ڈرو اور اپنے نفسوں کی اصلاح کرو۔ اللہ کی اطاعت اور وہ جن کی اطاعت کو اُس نے واجب قرار دیا ہے اُن کی اطاعت کرو تاکہ تم کو ندامت اور پشیمانی نہ ہو اور خدا کے پاس گذشتہ کل کی تفریط پر ندامت یہ اللہ کے حق کو ضائع کرنے پر ہوگا اور تم اللہ تعالیٰ سے استغفار کرو اور اُس سے توبہ کرو (یعنی اُس کی طرف رجوع کرو)

کیونکہ وہ توبہ قبول کرنے والا ہے اور تمہاری بدیوں اور نافرمانیوں کو معاف کرنے والا ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو وہ سب کچھ جانتا ہے۔ تم غاصب لوگوں کی بیشک سے بچو ظالموں کی مدد کرنے سے پرہیز کرو اور فاسقوں کا ساتھ دینے سے اجتناب کرو ان کے فتنوں سے بچو اور حرام کی کمائی سے ڈوری اختیار کرو۔

جان لو! جو شخص اللہ کے اولیاء کی مخالفت کرے گا اور اللہ کے بنائے ہوئے دین کو چھوڑ کر دوسرا طریقہ زندگی اپنائے گا اور وہ اللہ کے ولی کو چھوڑ کر دوسرے لوگوں کے حکم پر عمل کرے گا وہ جہنم کا ایندھن بنے گا اور جہنم کی آگ اُس پر غالب آئے گی۔ اے صاحبانِ عقل اور صاحبانِ بصیرت! اس سے عبرت حاصل کرو اور اللہ نے جو تمہاری ہدایت کی ہے اس پر اُس کی حمد کرو اور جان لو کہ تم اُس کی قدرت و حکومت سے نکل کر کسی دوسرے کی حکومت میں داخل نہیں ہو سکتے اور وہ تمہارے عمل کو دیکھ رہا ہے۔ پھر تم کو اُس کی طرف محسوس کیا جائے گا۔ پس اُس کی عظمت سے فائدے حاصل کرو اور نیک لوگوں کے آداب سے اپنے آپ کو مؤدب کرو۔

### میں ابن زبیر کے فتنے سے خوفزدہ ہوں

وبالاسناد الأول عن علی بن مہزیار عن الحسن بن علی بن المحکم عن ابی حفص الاعمش و محمد بن سنان عن رجل من بنی اسد جمیعا عن ابی حمزة الثمالی عن علی بن الحسین (ع) قال خرجت حتی انتهیت الی هذا الحائط فاتکات علیہ فاذا رجل علیہ ثوبان ابیضان فنظہر فی تجاہ وجهی ثم قال یا علی بن الحسین مالی اراک کثیبا حزینا اعلی الدنیا فرزق اللہ حاضر للبر و الفاجر قال قلت یا علی هذا اخزن وانه لکما یقول قال فقال علی الآخرة فهو وعد صادق یحکم فیہ ملک قاهر قلت یا علی هذا حزن وانه لکما تقول قال فما حزنک قلت مما تتخوف من فتنة ابن الزبیر قال

فضحك ثم قال يا علي بن الحسين هل رأيت أحداً توكل على الله فلم يكفه  
قال قلت لا ثم تطرق فاذا ليس قداسي احد-

تھیث نمبر 34: (بخلف اسناد)

جناب ابو حمزہ ثمالی نے حضرت امام زین العابدین علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ  
آپؑ فرماتے ہیں کہ میں گھر سے نکلا یہاں تک کہ میں اس دیوار تک آ گیا۔ میں نے اس  
سے ٹیک لگائی۔ اچانک ایک مرد ظاہر ہوا اس نے دو سفید رنگ کے کپڑے زیب تن کیے  
ہوئے تھے پس وہ میری طرف متوجہ ہوا اور کہا: اے زین العابدین! کیا وجہ ہے کہ میں آپؑ  
کو آج اس دنیا پر پریشان اور غمزہ دیکھ رہا ہوں جبکہ اللہ تعالیٰ کا رزق ہر نیک و بد کے لیے  
حاضر ہے۔ امام علیہ السلام نے فرمایا: میرا غم و حزن اس وجہ سے نہیں ہے۔ پھر اس دوسرے  
شخص نے کہا: یہ وہ سچا وعدہ ہے جس پر مالک قاهر نے حکم لگایا ہے۔ پھر میں نے عرض کیا:  
اے مولاً! پھر یہ حزن کس پر ہے؟ آپؑ نے فرمایا: میں ابن زبیر کے فتنے کے بارے میں  
خوفزدہ ہوں۔ وہ شخص مسکرایا اور اس نے عرض کیا: اے علی بن حسین! کیا آپؑ نے دیکھا  
ہے کہ کوئی اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرے اور وہ اس کی کفایت نہ کرے؟ میں نے کہا: پھر میں  
نے آنکھ چھبکی تو میرے سامنے کوئی بھی نہیں تھا۔

### قول خدا کی تفسیر

وبالاسناد الأول عن علی بن مہزیار عن القاسم بن عروۃ عن رجل  
عن احدہما (ع) فی معنی قوله جل وعز كذلك یریبہم اللہ اعمالہم حسرات  
علیہم قال الرجل یکسب مالا فیحرم ان یعمل فیہ خیراً فیموت فیرثہ غیرہ  
فیعمل فیہ عملاً صالحاً فیری الرجل ما کسب حسنات فی میزان غیرہ-

تھیث نمبر 35: (بخلف اسناد)

جناب قاسم بن عروہ نے بیان کیا ہے کہ امام علیہ السلام سے سوال کیا گیا کہ خدا کے اس فرمان کی تفسیر کیا ہے:

كذلك يريهم الله اعمالهم حسرات عليهم  
 ”ايسے ہی اللہ ان کو ان کے اعمال دکھائے گا جن میں حسرت کے ساتھ دیکھیں گے۔“

آپ نے فرمایا: ایک مرد مال کماتا ہے اور وہ اس سے کوئی نیک کام نہیں کرتا؛ واجبات ادا نہیں کرتا اور وہ مرجاتا ہے اور دوسرے لوگ اس سے ارث لیتے ہیں اور وہ اس مال سے اعمال خیر انجام دیتے ہیں۔ پس وہ مرد اس کے مال سے کمائی ہوئی نیکیاں دوسروں کے نامہ اعمال میں دیکھے گا تو اس وقت اس پر حسرت کرے گا۔

ایک نیکی بھی ہمیشہ کے عذاب سے محفوظ کر دیتی ہے

وبالاسناد الأول عن علي بن مهزيار عن ابن ابي عمير عن هشام بن سالم عن ابي عبد الله (ع) قال اذا همت بخير فان الله تبارك وتعالى ربما اطاع علي عبده وهو علي الشين من طاعته فيقول وعزتي وجلالي لا اعذبك بعدها واذا همت بمعصية فلا تفعلها فان الله تبارك وتعالى ربما اطاع علي العبد وهو علي شين من معاصيه فيقول وعزتي وجلالي لا اغفر لك ابدا -

حدیث نمبر 36: (بخلاف اسناد)

جناب ہشام بن سالم رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: جب تم نیکی و خیر کا ارادہ رکھتے ہو تو بعض اوقات اللہ تعالیٰ اپنے بندے پر مطلع ہوتا کہ جو اس کی اطاعت میں سے کوئی نیک کام کرنے کا ارادہ کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: مجھے قسم ہے اپنی عزت و بزرگی کی اس کے بعد میں تجھے ہرگز عذاب نہیں کروں گا اور جب تم کسی ایسے کام کا ارادہ کرتے ہو جو اس کی نافرمانی ہے اس کو انجام نہ دو کیونکہ اللہ تعالیٰ بعض اوقات اپنے کسی بندے کے بارے میں مطلع ہوتا ہے کہ جو ایسا کام کرنا چاہتا ہے جو اس کی نافرمانی شمار ہوتی ہے۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: مجھے قسم ہے اپنی عزت و بزرگی کی کہ اے میرے بندے! میں تجھے کبھی بھی معاف نہیں کروں گا۔

کوئی ایک روزہ بھی ہمیشہ کے لیے عذاب سے محفوظ کر دیتا ہے

وبالاسناد الأول عن علی بن مہزیار عن علی بن حدید عن علی بن النعمان عن حمزة بن حمران قال سمعت ابا عبد اللہ (ع) يقول اذا هم احدکم بخیر فان العبد ربما صلى الصلوة وصام اليوم فقال له ما شئت بعدها فقد غفر لك -

حدیث نمبر 37: (بخلاف اسناد)

حمزہ بن حمران رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی کسی نیکی کا ارادہ کرتا ہے جب کوئی بندہ نماز ادا کرتا ہے یا ایک دن کا روزہ رکھتا ہے تو اس شخص کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جو کچھ تو خدا سے چاہتا ہے وہ تجھے معاف کر دے گا۔

یقین بہتر ہے

وبالاسناد الأول عن علی بن مہزیار قال أخبرنی ابن اسحاق الخراسانی صاحب کان لنا قال امیر المؤمنین علی بن ابی طالب علیہ السلام يقول لا تر تابوا فتشکوا فتکفر واولا ترخصوا الا نفسکم فتذهبوا ولا تداھنوا فی الحق فتخسروا وان الحزم ان تنفقوا ومن الفقه ان لا تغتروا

وان انصحکم لنفسه اطوعکم لربه وان اغشکم لفسه اعصاکم لربه من یطع  
 اللہ یأمن ویرشد ومن یعصه یخب ویندم اسألوا اللہ الیقین وارغبوا الیه فی  
 العافیة وخیر ما دار فی القلب الیقین ابها الناس ایاکم والکذب فان کل راج  
 طالب وکل خائف هارب -

**حدیث نمبر 38:** (بخلف اسناد)

جناب ابن اسحاق خراسانی نے ہمارے لیے بیان کیا ہے کہ حضرت امیر المؤمنین علی  
 ابن ابی طالب علیہ السلام نے فرمایا:

اے لوگو! شک نہ کرو اگر شک کرو گے تو شکوہ کرو گے اور شکوہ کرو گے تو کافر ہو جاؤ  
 گے۔ اپنے نفسوں کو آزاد نہ چھوڑو ورنہ ختم ہو جاؤ گے۔ حق کے بارے میں فریب اور دھوکا نہ  
 کھاؤ، وگرنہ خسارہ پانے والوں میں سے ہو جاؤ گے۔ جزم و یقین ہے کہ تم فقہ کا علم حاصل  
 کرو اور فقہ میں یہ ہے کہ تم کسی کو دھوکا نہ دو تم اپنے آپ کو نصیحت کرو تا کہ تم اپنے رب کی  
 زیادہ اطاعت کرنے والے بن جاؤ اور اگر تم نے اپنے نفس کو دھوکا دیا تو یہ اپنے رب کی  
 سب سے زیادہ نافرمانی کرنے والا ہو جائے گا اور جو اپنے رب کی اطاعت کرے گا وہ امن  
 میں رہے گا اور ہدایت یافتہ ہوگا اور جو اپنے رب کی نافرمانی کرے گا وہ بے کار اور پشیمانی  
 اٹھانے والا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ سے یقین کا سوال کرو اور عافیت میں اُس کی طرف رجوع کرو  
 اور دل میں وارد ہونے والی سب سے بہترین چیز کا نام یقین ہے۔

اے لوگو! جھوٹ سے بچو، پس جو امید رکھتا ہے وہ طالب ہوتا ہے اور جو خائف ہوتا  
 ہے وہ فرار کرنے والا ہوتا ہے۔

### موت کو قریب سمجھو

ویالاستناد الأول عن علی بن مہزیار رفعہ قال کان امیر المؤمنین  
 صلوات اللہ علیہ یقول قربوا علی انفسکم البعید وھونوا علیہا الشدید

واعلموا ان عبداً وان ضعفت حيلته وو هنت مكيدته انه لن ينتقص ما قدر  
الله له وان قوى عبد في شدة الحيلة وقوة المكيدة انه لن يزداد على ما قدر  
الله له -

**تحدیث نمبر 39:** (بخلف اسناد)

حضرت امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے فرمایا: تم اپنے نفوس کے  
بعید کو قریب کرو (یعنی موت جو دور ہے اس کو اپنے قریب سمجھو) اور جو تمہارے نفس پر سخت  
ہے (یعنی موت) اس کو اپنے اوپر آسان قرار دو۔ جان لو اے لوگو! ایک بندہ اگر اس  
کام کرنے کی ہمت و قدرت سے کمزور ہو اور اس کا مکرست ہو تب بھی کوئی چیز اس سے کم  
نہیں کی جائے گی جو اللہ تعالیٰ نے اُس کے لیے مقرر فرمائی ہے اور کوئی بندہ کام کرنے کی  
ہمت و طاقت میں قوی ہو اور اس کا مکر قوی ہو تب بھی جو اللہ تعالیٰ نے اُس کے لیے مقدر کیا  
ہے اس میں زیادتی نہیں کر سکتا۔

### اصلاح نفس

وبالاسناد الأول عن علی بن مہزیار عن ابن ابی عمیر عن ہشام  
رفعه الی ابی عبد اللہ (ع) کان امیر المؤمنین علی بن ابی طالب علیہ  
السلام یقول للناص بالکوفة اترونی لا اعلم ما یصلحکم بلی ولکنی اکره ان  
اصلحکم بفساد نفسی -

**تحدیث نمبر 40:** (بخلف اسناد)

حضرت امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے کوفہ میں لوگوں سے فرمایا: تم  
یہ گمان کرتے ہو کہ میں تمہاری اصلاح کے بارے میں کچھ نہیں جانتا۔ کیوں نہیں میں اس  
کے بارے میں جانتا ہوں لیکن میں نہیں چاہتا کہ اپنے نفس کے فساد کے ساتھ ساتھ

تمہاری اصلاح نہیں کرنا چاہتا۔

میں تم سے دو چیزوں کے بارے میں ڈرتا ہوں

وبالاسناد الأول عن علي بن مهزيار عن عاصم عن فضيل الرسان  
عن يحيى بن عقيل قال قال علي عليه السلام انما اخاف عليكم اثنتين  
اتباع الهوى وطول الأمل فاما اتباع الهوى قيصد عن الحق واما طول الأمل  
فينسى الآخرة ارتحلت الآخرة مقبلة وارتحلت الدنيا مدبرة ولكل بنون  
فكونوا من بنى الآخرة ولا تكونوا من ابناء الدنيا اليوم عمل ولا حساب  
وغداً حساب ولا عمل -

**تصیبت نمبر 41:** (بخلاف اسناد)

جناب یحییٰ بن عقیل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جناب علی ابن ابی طالب علیہ  
السلام نے فرمایا: اے لوگو! میں تم سے دو چیزوں کے بارے میں ڈرتا ہوں:

① خواہشات کی پیروی کرنے کے بارے میں،

② لمبی آرزو کرنے کے بارے میں، کیونکہ خواہش کی پیروی حق سے روک دیتی

ہے اور لمبی آرزو آخرت کو بھلا دیتی ہے۔

اے لوگو! آخرت تمہارے سامنے اور آگے ہے اور دنیا تمہارے پیچھے ہے اور ہر

ایک کے فرزند ہیں پس دنیا کے فرزند بن کر نہ رہو۔ آج عمل کا دن ہے، حساب نہیں ہوگا اور

کل حساب کا دن ہوگا۔ اس دن عمل نہیں ہوگا۔

دل کو شریف بناؤ

وبالاسناد الأول عن علي بن مهزيار عن فضالة عن اسماعيل عن

ابن عبد الله عليه السلام قال كان امير المؤمنين عليه السلام يقول تبه بالفكر



فیما لعل نادما وقد ندم علی ما قد فرط بالامس فی جنب اللہ وضع من حق اللہ واستغفروا اللہ وتوبوا الیہ فانہ یقبل التوبۃ ویعفو عن السیئات ویعلم ما تفعلون وایاکم وصحبۃ الغاصبین ومعونۃ الظالمین ومجاورة الفاسقین احذروا فتنہم وتباعدوا من ساحتہم واعلموا انہ من خالف اولیاء اللہ ودان بغير دین اللہ واستبد بامرہ دون امر ولی اللہ فی نار تلتہب تاكل ابدانا غلبت شقوتہا فاعتبروا یا اولی الابصار واحمدوا اللہ علی ما ہدایکم واعلموا انکم لا تخرجون من قدرۃ اللہ الی غیر قدرتہ وسیرى اللہ عملکم ثم الیہ تحشرون فانستغفوا بالعظۃ وتادبوا باداب الصالحین -

### تحدیث نمبر 33: (بخاری سنن)

حضرت ابوہزیمہ ثمالی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے کسی ایک کے بارے میں نہیں سنا جو علی بن حسین علیہ السلام سے زیادہ زاہد و پرہیزگار ہو۔ جب آپ زہد کے بارے میں گفتگو کرتے جو جو آپ کے سامنے ہوتا وہ ردنا شروع کر دیتا تھا۔ ابوہزیمہ ثمالی فرماتے ہیں: میں نے ایک صحیفہ پڑھا جس میں آپ کے زہد کے بارے میں تحریر تھا اور جو کچھ اس میں تحریر تھا میں نے اسے آپ کی خدمتِ اقدس میں پیش کیا۔ آپ نے اس کو دیکھا اور اس کی صحت کی تصدیق کی اور جو کچھ اس میں تھا اس سب کی تصدیق کی اور تحریر یوں تھی:

بسم اللہ الرحمن الرحیم! خداوند کریم ہمیں اور آپ لوگوں کو ظالموں کے مکر سے محفوظ رکھے! حاسدوں کی بغاوت و سرکشی سے اور ظالم و جاہل لوگوں کے ظلم سے اور حملے سے محفوظ رکھے۔

اے مومنو! آپ کی مصیبت ان لوگوں کی سرکشی ہے جو دنیا میں رغبت رکھنے والوں سے ہیں اور اس کی طرف مائل ہیں اور اس دنیا کے فتنے سے منتون ہیں اور ان کی توجہ اس

قلبك وجاف عن النوم جنحك واتق الله ربك -

تحدیث نمبر 42: (بخلاف استاد)

حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام فرماتے ہیں: اپنے دل کو فکر و سوچ کے ساتھ شریف بناؤ اور اپنے پہلو (یعنی دل کو نیند سے بیدار کرو اور اپنے رب سے ڈرتے رہو)۔

### عیسیٰ علیہ السلام کا اپنے اصحاب کو وعظ کرنا

وبالاسناد الأول عن علی بن مہزیار عن رجل عن واصل بن سلیمان عن ابن سنان قال سمعت ابا عبد الله (ع) يقول كان المسيح (ع) يقول لاصحابه ان كنتم احبائي واخواني فوطنوا انفسكم على العداوة والبغضاء من الناس فان لم تفعلوا فلستم باخواني انما اعلمكم لتعلموا ولا اعلمكم لتعجبوا انكم لن تنالوا ما تريدون الا بترك ما تشتهون وبصبركم على ما تكرهون واياكم والنظرة فانها تزرع في قلب صاحبها الشهوة وكفى بها لصاحبها فتنة يا طوبى لمن يرى بعينه الشهوات ولم يعمل بقلبه المعاصي ما ابعد ما قدفات ما ادنى ما هو آت ويل للمغتربين لو قد اريهم ما يكرهون وفارقهم ما يحبون وجائهم ما يوعدون وفي خلق هذا الليل والنهار معتبر ويل لمن كانت الدنيا همه والخطايا عمله كيف يفتضح عند ربه ولا تكثروا الكلام في غير ذكر الله فان الذين يكثرون الكلام في غير ذكر الله قاسية قلوبهم ولكن لا يعلمون لا تنظروا الى عيوب الناس كأنكم رثايا ولكن انظروا في خلاص انفسكم فانما انتم عبيد مملوكون الى كم يسيل الماء الى الجبل لا يلين الى كم تدرسون الحكمة لا تلين عليهما قلوبكم عبيد السوء لا عبيد الاتقياء ولا احرار كرام انما مثلكم كمثل الدفلى يعجب بزهرها من يراها وينفل طعمها والسلام -

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے اصحاب سے فرمایا: تم میرے بھائی اور میرے دوست ہو، تم اپنے آپ کو لوگوں کی عداوت پر آمادہ رکھو۔ اگر تم نے ایسا نہ کیا تو میرے دوست نہیں ہو۔ میں تم کو اس لیے بتا رہا ہوں تاکہ تم اس کو مان لو۔ میں اس لیے نہیں بتا رہا کہ تم اس پر تعجب کرو۔ ہرگز جو کچھ تم چاہتے ہو اس کو نہیں پاسکتے، جب تک تم اس چیز کو نہیں چھوڑتے جس کا تمہیں بہت اشتیاق ہے۔ اور جس کو تم نہیں چاہتے اس پر صبر کرو۔ اپنے آپ کو نظر سے بچاؤ کیونکہ یہ دیکھنے والے کے دل میں شہوت و خواہش پیدا کر دیتی ہے اور اس دیکھنے والے کے لیے خود اس کا فتنہ ہی کافی ہے۔ طوبیٰ اور خوش بختی ہے اس شخص کے لیے جو شہوت و خواہش رکھنے کے باوجود بھی خدا کی نافرمانی نہیں کرتا۔ جو بعید ہے وہ فوت ہو چکی ہے اور جو قریب ہے وہ آنے والی ہے۔ دھوکے بازوں اور فریب کاروں کے لیے ہلاکت ہے جس کو تم پسند نہیں کرتے۔ تم اس سے ضرور ملاقات کرو گے اور جو تم کو محبوب ہے اس سے ضرور تم جدا ہو کے رہو گے۔ اس دنیا کے شب و روز میں تمہارے لیے عبرت ہے۔ ہلاکت ہے اس شخص کے لیے جس کے لیے پوری حکمت یہ دنیا ہو اور اس کا عمل خطا و نافرمانی ہو۔ وہ اپنے رب کے سامنے کیسے رسوا ہوگا؟ اللہ کے ذکر کے علاوہ اپنے کلام کو زیادہ نہ کرو کیونکہ ذکر خدا کے علاوہ اگر تمہارا کلام زیادہ ہوگا تو اس سے تمہارے دل سخت ہو جائیں گے لیکن تم کو اس کا علم نہیں ہوگا۔ لوگوں کے عیبوں کی طرف فکر نہ کرو کیونکہ تم سب رعایا ہو، تم اپنے اخلاص کی طرف توجہ دو۔ کیونکہ تم سب بندے و غلام ہو۔ کافی دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ سیلاب پہاڑ سے آتا ہے لیکن وہ گرم نہیں ہوتا۔ ایسے ہی حکمت بیان کی جاتی ہے لیکن اس سے تمہارے دل نرم نہیں ہوتے کیونکہ تمہارے دل برے غلام کے دل کی مانند ہیں۔ نیک اور آزاد لوگوں کے دلوں کی مانند نہیں ہیں۔ تمہاری مثال دغلی کی مانند ہے جس چمک دیکھنے والے کو تعجب میں ڈال دیتی

ہے اور اس کا طمع غنیمت ہے۔

### شہرت سے بچو

وبالاسناد الأول عن علي بن مهزيار عن ابي نجران عن الحسن بن بحر عن فرات بن احنف عن رجل من اصحاب امير المؤمنين عليه السلام قال سمعته يقول تبذل ولا تشتهر واخف شخصك لئلا تذكر وتعلم واكنم واصمت تسلم واومي بيده الي صدره تسر الأبرار وتغيظ الكفار واومي بيده الي العامة۔

**حدیث نمبر 44:** (بخلف اسناد)

حضرت امیر المؤمنین علی علیہ السلام نے فرمایا: خرچ کرو لیکن اُس کی شہرت نہ کرو اور اپنے آپ کو خفیف شمار کرو تا کہ تمہیں یاد رکھا جائے۔ جانو اور پوشیدہ رکھو۔ خاموش رہو تا کہ سالم رہ سکو اور پھر آپ نے اپنے مہینے کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا: یہ نیک لوگوں سے خوش ہوتا ہے اور کفار پر غضب ناک ہوتا ہے اور پھر آپ نے اپنے ہاتھ سے عوام کی طرف اشارہ فرمایا۔

### دو گروہوں کا ملنا

وبالاسناد الأول عن علي بن مهزيار عن الحسن بن فضال قال سمعت ابا الحسن (ع) ما التقت فئتان قط الي نصر الله اعظمها عفواً۔

**حدیث نمبر 45:** (بخلف اسناد)

جناب علی بن فضال رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ میں نے حضرت ابوالحسن علیہ السلام سے سنا کہ آپ نے فرمایا: جب دو گروہ آپس میں ملتے ہیں تو ان میں سے اللہ کی مدد کا زیادہ حق دار وہ ہے جو ان میں سب سے زیادہ معاف کرنے والا ہے۔

## موسیٰ بن عمران علیہ السلام کی مناجات

وبالاسناد الأول عن علي بن مهزيار عن الحسن بن محبوب عن هشام ابن سالم عن حبيب السجستاني عن أبي جعفر محمد بن علي الباقر (ع) قال ان في التوراة مكتوبا فيما ناجى الله تعالى به موسى (ع) ان قال له ياموسى خفى فى سر امرك احفظك من وراء عورتك واذكرنى فى خلوتك وعند سرور لذتك اذكرك عند غفلاتك واملك غضبك عن ملكة عليه اكف عنك غضبى واكنم مكنون سرى فى سريرتك واظهر فى علانيتك المداراة عنى لعدوى وعدوك من خلقى ولا تسب لى عندهم باظهار مكنون سرى فتشرك عدوى وعدوك فى سبى -

**حدیث نمبر 46:** (بخلاف اسناد)

حضرت امام ابو جعفر محمد بن علی الباقر علیہ السلام فرماتے ہیں: تورات میں مناجات موسیٰ علیہ السلام میں تحریر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ جو مناجات فرمائی ہیں ان میں ذکر فرمایا ہے: اے موسیٰ! تم اپنے پوشیدہ امور میں مجھے یاد رکھو۔ میں تیری پشت میں تیری عورت (یعنی شرمگاہ) کی حفاظت کروں گا۔ مجھے اپنی تمہائی میں اور اپنی خوشی کے مواقع پر یاد رکھو۔ میں تیری غفلت کے وقت تجھے یاد رکھوں گا۔ جن پر تو حق حکومت و برتری رکھتا ہے، اُن پر اپنے غضب کو روک کر رکھوتا کہ میں اپنے غضب کو تیرے سے روک کر رکھوں اور میرے راز کو اپنے رازوں میں پوشیدہ رکھوں اور میری مخلوق میں سے جو میرے اور تیرے دشمن ہیں اُن کے ساتھ میری طرف سے مدارت (یعنی نرمی کے ساتھ پیش آنا) کا اعلانیہ اظہار کرو اور میرے پوشیدہ راز کا اُن کے سامنے اظہار کر کے مجھے گالیاں نہ دلاؤ۔ اگر تم نے اس طرح کیا تو تو میرے اور اپنے دشمن کے ساتھ مل کر مجھے گالیاں دینے میں شریک ہو جاؤ گے۔

## امعة نہ بنو

وبالاسناد الأول عن علي بن مهزيار عن ابن محبوب عن الفضل بن  
يونس عن ابي الحسن الأول (ع) انه قال ابلغ خيرا وقل خيرا ولا تكونن  
امعة قلت وما الامعة قال لا تقبل انا مع الناس وانا كواحد من الناس ان رسول  
الله (ص) قال ايها الناس هما نجدان نجد خير ونجد شر فما نجد الشر احب  
اليكم من نجد الخير والحمد لله رب العالمين وصلى الله على سيدنا محمد  
وعترته الطاهرين -

**تصحيح نمبر 47:** (بخلاف اسناد)

حضرت امام علی علیہ السلام نے فرمایا: خیر و نیکی کی تبلیغ کرو اور خیر کہو اور امعة نہ بنو

جاؤ۔

راوی بیان کرتا ہے کہ میں نے عرض کیا: مولاً! یہ امعة کیا ہے؟ آپ نے فرمایا:  
یوں نہ کہو کہ میں بھی لوگوں کے ساتھ ہوں اور میں بھی لوگوں میں سے ایک کی مانند ہوں  
کیونکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! ہم ان دونوں کو پانے والے  
ہیں۔ ہم خیر کو پاتے ہیں اور شر کو بھی پاتے ہیں اور کبھی خیر کی نسبت شر کو پسند نہ کرنا۔

## مجلس نمبر 24

[ بروز بدھ ۲۲ رمضان المبارک سال ۱۴۰۸ ہجری قمری ]

سب سے افضل کلام اللہ کی کتاب ہے

﴿قال أخبرني﴾ ابو غالب احمد بن محمد الزراری ﴿قال حدثني﴾ ابن طاہر محمد بن سلیمان الرازی ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن الحسین بن ابی الخطاب عن محمد بن یحییٰ الخزاز عن غیاث بن ابراہیم عن ابی عبد اللہ الصادق جعفر بن محمد (ع) عن أبیه عن جدہ (ع) قال کان رسول اللہ (ص) اذا خطب حمد اللہ واشی علیہ ثم قال اما بعد فان اصل الحدیث کتاب وافضل الہدی ہدی محمد وشر الامور محادثتها وکل بدعة ضلالة ويرفع صوته وتجمر وجتاه ویزکر الساعة وقیامہا حتی كأنہ منذر جيش يقول صحبتکم الساعة مستکم الساعة ثم يقول بعث انا والساعة کھاتین ويجمع بین سببایہ من ترک ما لا فلاہلہ ومن ترک دینا فعلی والی -

حدیث نمبر 1: (بخلاف اسناد)

حضرت امام صادق علیہ السلام نے اپنے آباؤ اجداد کے ذریعے سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل فرمایا ہے کہ آپ نے اپنے ایک خطبے میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا:

اما بعد! اصل کلام و حدیث کتاب خدا ہے اور افضل ترین ہدایت محمد کی ہدایت ہے

اور سب سے شریر ترین بدعات ہیں اور ہر بدعت گمراہی ہے۔ پھر آپؐ نے اپنی آواز بلند کی اور لوگوں کو اکٹھا کیا۔ پھر آپؐ نے قیامت اور اُس کے قائم ہونے کا ذکر یہاں تک فرمایا کہ گویا آپؐ ایک لشکر کو ڈرانے والے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: اے لوگو! تم قیامت کے قریب ہو اور قیامت کی طرف تم جا رہے ہو۔ پھر آپؐ نے فرمایا: مجھے مبعوث کیا گیا اور قیامت یہ دونوں یوں آپس میں ملے ہوئے ہیں اور آپؐ نے اپنی دونوں بڑی انگلیوں کو جمع کیا (یعنی میری نبوت قیامت تک چلے گی اور میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا) تم میں سے جو اپنے ترکہ میں سے مال چھوڑ کر جائے گا وہ اُس کے اپنے خاندان والوں کے لیے ہوگا اور جو قرض چھوڑ کر جائے گا وہ میرے ذمہ یا میری طرف لوٹے گا۔

### تم میرے بعد کمزور ہو جاؤ گے

﴿قال أخبرني﴾ ابو نصر محمد بن الحسين المقرئ ﴿قال حدثنا﴾  
 عبد الكريم بن محمد البجلي ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن علي ﴿قال حدثنا﴾  
 زيد ابن المعدل عن ابان بن عثمان الاجلح عن زيد بن علي بن الحسين  
 (ع) قال وضع رسول الله (ص) في مرضه الذي توفي فيه رأسه في حجر  
 أم الفضل واغمى عليه فقطرت قطرة من دموعها على خده ففتح عينيه وقال  
 لها مالك يا أم الفضل قال نعتت الينا نفسك واخبرتنا انك ميت فان يكن  
 الأمر فينا فبشرنا وان يكن في غيرنا فاوص بنا قال فقال لها النبي (ص) انتم  
 المقهورون والمستضعفون من بعدى -

تصحيح نمبر 2: (بخلاف اسناد)

جناب زید بن علی بن حسین علیہ السلام نے فرمایا: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ  
 وآلہ وسلم کا سر اقدس حضرت ام الفضل رضی اللہ عنہا کی گود میں تھا۔ آپ کا وہ آخری وقت



تھا اور آپؐ بیماری اور بے ہوشی کی حالت میں تھے۔ آپؐ کے رخسارِ اقدس پر اُم الفضل کی آنکھوں سے آنسوؤں کا ایک قطرہ ٹپکا۔ آپؐ نے اپنی آنکھیں کھولیں اور فرمایا: اے اُم الفضل! آپؐ کو کیا ہو گیا ہے؟ بی بی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپؐ کی حالت سے ہمیں معلوم ہو رہا ہے کہ آپؐ اس دنیا سے جا رہے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: اگر میری رحلت کے بعد امر (یعنی امرِ خلافت) ہمارے درمیان رہا تو اس میں ہماری خوشی ہے اور اگر یہ ہمارے غیروں کے پاس چلا گیا تو لوگوں کو میری طرف سے وصیت کرنا۔

راوی بیان کرتا ہے کہ آپؐ نے اُم الفضل سے فرمایا: تم میرے بعد سب سے مجبور کر دی جاؤ گی اور میرے بعد تم سب کو ضعیف و کمزور کر دیا جائے گا۔

### ایک فرقہ نجات حاصل کرنے والا ہے

﴿حدیث﴾ ابوالحسن علی بن خالد المراغی ﴿قال حدثنا﴾ ابوطالب محمد بن احمد بن البہلول ﴿قال حدثنا﴾ ابوالعباس احمد بن الحسن الضریر ﴿قال حدثنا﴾ احمد بن محمد ﴿قال حدثنا﴾ احمد بن یحییٰ ﴿قال حدثنا﴾ اسماعیل بن ابان ﴿قال حدثنی﴾ یونس بن ارقم ﴿قال حدثنی﴾ ابوہرون العبیدی عن ابی عقیل قال کنا عند امیر المؤمنین علی بن ابی طالب علیہ السلام فقال لتفرقن هذه الامة علی ثلاثة وسبعین فرقة والذی نفسی بیده ان الفرق کلها ضالۃ الا من اتبعنی وکان من شیعتی۔

**حدیث نمبر 3:** (بخاری سنن)

جناب ابو عقیل رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ ہم امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی خدمتِ اقدس میں موجود تھے کہ آپؐ نے فرمایا: یہ امت ضرور تہتر (۷۳) فرقوں میں بٹ جائے گی اور مجھے قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری

جان ہے۔ سارے فرقے گمراہ ہوں گے سوائے اُس فرقہ یا لوگوں کے جو میری اتباع کریں گے اور وہ میرے شیعوں میں سے ہوں گے۔

اگر آپؐ نہ ہوتے تو میرے بعد مومنین کی شناخت نہ ہوتی

﴿قال أخبرني﴾ ابو جعفر محمد بن علی بن الحسین ﴿قال حدثني﴾ ایسی ﴿قال حدثني﴾ محمد بن یحییٰ العطار ﴿قال حدثنا﴾ احمد بن محمد بن عیسیٰ عن علی بن الحکم عن هشام بن سالم عن سلیمان بن خالد عن ابی عبد اللہ جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام عن ابائہ علیہم السلام قال قال رسول اللہ (ص) لعلی (ع) یا علی انت منی وانا منک ولیک ولی وولی ولی اللہ وعدوی عدوک وعدوی عدو اللہ یا علی انا حرب ان حاربک وسلم لمن سالتک یا علی لک کنز فی الجنة ذو قرینہا یا علی انت قسیم الجنة والنار لا یدخل الجنة الا من عرفک وعرفته ولا یدخل النار الا من انکرته وانکرک یا علی انت والأئمة من بعدک علی الاعراف یوم القيمة تعرف المجرمین بسیماہم والمؤمنین بعلاماتہم یا علی لولاک لم يعرف المؤمنین بعدی -

تہذیب نعبو 4: (بخلاف اسناد)

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علی! آپؐ مجھ سے ہیں اور میں آپؐ سے ہوں۔ آپؐ کا دوست میرا دوست اور میرا دوست اللہ کا دوست ہے۔ آپؐ کا دشمن میرا دشمن اور میرا دشمن اللہ کا دشمن ہے۔

اے علی! میری اس سے جنگ ہے جس نے آپؐ سے جنگ کی۔ اس سے دوستی و سلامتی ہے جس نے آپؐ سے دوستی و سلامتی رکھی۔

اے علی! آپ کے لیے جنت میں خزانہ ہے اور آپ جنت میں ذوالقرنین ہیں۔

اے علی! آپ جنت و جہنم کو تقسیم کرنے والے ہیں۔

اے علی! جنت میں کوئی بھی داخل نہیں ہو سکے گا مگر وہ شخص جو آپ کی معرفت

رکھتا ہوگا اور آپ اس کو اپنا قرار دیں گے اور جہنم میں کوئی داخل نہیں ہوگا مگر وہ جس کا آپ

انکار کریں گے اور وہ آپ کا انکار کرتا ہوگا

اے علی! آپ اور آپ کے بعد والے آئمہ قیامت کے دن اس مقام اعراف پر

ہوں گے کہ یہاں سے مجرموں کو ان کے چہروں سے اور مومنین کو ان کی نشانیوں سے

پہچان لیں گے۔

اے علی! اگر آپ نہ ہوتے تو میرے بعد مومنین کی شناخت نہ ہو سکتی۔

### وہ مجنون ہیں

﴿قال أخبرني﴾ أبو القاسم جعفر بن محمد بن قولويه رحمه الله عن

أبيه ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن يحيى واحمد بن ادریس جميعا عن علی بن

محمد بن علی بن سعید الأشعري عن الحسين بن النصر بن المزاحم العطار

عن أبيه عن عمرو بن شمر عن جابر بن يزيد الجعفی عن ابی جعفر الباقر

(ع) قال سمعت جابر بن عبدالله بن حزام الأنصاري يقول لو نشى سلمان

وابوذر رحمهما الله لهؤلاء الذين يتحلون مودتكم اهل البيت لقالوا لهؤلاء

الكذابين ولو رأی هؤلاء اولئك لقالوا مجانين -

تصحيح نعيم 5: (بخذف اسناد)

جناب حضرت جابر بن عبد اللہ بن حزام انصاری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اگر

حضرت سلمان اور حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان لوگوں کے بارے جو اپنے آپ کو

اہل بیت کی موذت کا قائل قرار دیتے ہیں مطلع ہو جائیں تو وہ دونوں ان لوگوں کو اپنے دعویٰ میں جھوٹے قرار دیں گے اور اگر یہ لوگ ان دونوں کے عقیدہ کے بارے میں مطلع ہو جائیں تو ان دونوں کو وہ مجنون شمار کریں گے۔

### جن کا اندرون قوی ہوگا تو ظاہر خود بخود قوی ہو جائے گا

﴿قال أخبرني﴾ ابو الحسن احمد بن محمد بن الحسن عن أبيه عن محمد بن الحسن الصفار عن احمد بن محمد بن عيسى عن يونس بن عبد الرحمن عن محمد بن ياسين قال سمعت ابا عبد الله جعفر بن محمد عليه السلام يقول ما ينفع العبد يظهر حسنا ويسر سيئا ليس اذا رجع الى نفسه علم انه ليس كذلك والله تعالى يقول ان الانسان على نفسه بصيرة ان السريرة اذا صلحت قويت العلانية وصلى الله على سيدنا محمد الامى وآله الطاهرين وسلم تسليماً -

مشہد نعبو 6: (بخذ اسناد)

جناب محمد بن یاسین رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: بندے کے لیے فائدہ مند نہیں ہے کہ وہ نیکی کو ظاہر کرے یعنی ظاہر اس کا اچھا ہو اور اس کا باطن بُرا ہو کیا ایسا نہیں ہے جب انسان اپنے آپ کی طرف توجہ کرتا ہے تو اس کو معلوم ہو جاتا ہے کہ وہ ایسا نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تحقیق انسان اپنے اندرون کے بارے میں خود باخبر ہے۔ جب اُس کا اندرون نیک ہو جائے گا تو اس کا ظاہر خود بخود قوی و اچھا ہو جائے گا۔

## مجلس نمبر 25

[سال ۲۰۰۷ ہجری قمری]

### حضرت ابوذر غفاری کا لوگوں کو وعظ کرنا

﴿قال أخبرني﴾ ابوالحسن احمد بن محمد بن الحسن بن الوليد رحمه الله ﴿قال حدثني﴾ ابی ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن الحسن الصغار ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن محمد بن الوليد ﴿قال حدثني﴾ ابی ﴿قال حدثنا﴾ احمد بن النصر الخراز عن عمرو بن شمر عن جابر بن يزيد عن ابی جعفر محمد بن علی بن الحسين عليه السلام قال قام ابوذر الغفاری رحمه الله وصعد الكعبة ونادى انا جندب بن سكر فاكتنفه الناس فقال معاشر الناس لو ان احدكم اراد السفر لاعد ما يصلحه افما تريدون السفر يوم ما يصلحكم فقام اليه رجل وقال له ارشدنا رحمك الله فقال ابوذر رحمه الله صوم يوم شديد الحر للنشور و حج البيت الحرام لله تعالى لعضائم الامور و صلوة ركعتين في سواد الليل لو حشة القبور اجعلوا الكلام كلمتين خیر تقولونها وكلمة شر تسكتون عنها و صدقة منك على مسكين لعلك تنجوبها يامسكين من يوم عسير اجعل الدنيا درهمين اکتسبتهما درهما تنفقه على عيالك و درهما تقدمه لآخرتك و الثالث يضر و لا ينفع فلاتوده اجعل الدنيا كلمة في طلب الحلال و كلمة للاخرة و الثالثة و لا تنفع فلا تردها ثم قال قلبی

ہم یوم لا ادرکہ -

حدیث نمبر 1: (بخاری اسناد)

حضرت امام ابو جعفر محمد بن علی بن حسین علیہ السلام فرماتے ہیں: ایک دفعہ حضرت ابوذر غفاریؓ کھڑے ہوئے اور کعبہ کی چھت پر چلے گئے اور انہوں نے لوگوں کو بلند آواز سے پکارا: اے لوگو! میں جناب بن سکر ہوں۔ لوگ آپ کے ارد گرد جمع ہو گئے۔ آپ نے فرمایا: اے لوگو! اگر تم میں سے کوئی سفر کا ارادہ کرے تو وہ اپنے سفر کے لیے زاہرہ کو آمادہ کرتا ہے۔ تم لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ تم اس سفر پر جانے والے ہو کہ اس دن کے لیے تم کسی چیز کو آمادہ نہیں کر رہے۔ ایک شخص کھڑا ہوا اور اس نے عرض کیا: خدا آپ پر رحم فرمائے! آپ ہمیں وعظ و ہدایت فرمائیں کہ ہمیں آخرت کے سفر کے لیے کیا کچھ کرنا چاہیے۔ جناب ابوذر غفاریؓ نے فرمایا: دوبارہ زندہ ہونے والے دن کے لیے گرمی کے دن کا روزہ رکھو اور اپنے امور کی تنظیم کے لیے بیت الحرام کھج کرو اور قبر کی وحشت و تنہائی کے لیے رات کی تاریکی میں دو رکعت نماز ادا کرو اور اپنی کلام کو دو باتیں قرار دو۔ ایک وہ بات جو خیر ہے وہ لوگوں سے کرو اور دوسری بات جو شر ہے اس سے اپنے آپ کو محفوظ اور دور رکھو اور مسکینوں کو صدقہ دو، ممکن ہے کہ وہ صدقہ تم لوگوں کو کامیاب کر دے۔ پھر آپ نے فرمایا: اے مسکین! آج تو تنگ دست ہے تو اپنی دنیا کو دو درہم قرار دے۔ ایک وہ درہم جو تو نے اپنے اور اپنے اہل و عیال کے لیے خرچ کیا ہے اور دوسرے وہ درہم ہے جو تو نے اپنی آخرت کے لیے آگے روانہ کیا ہے اور تیسرا درہم وہ ہے جس میں نہ تیرا کوئی فائدہ ہے اور نہ ہی نقصان ہے، پس اس سے محبت نہ کرو اور دنیا کو ایک کلمہ حلال اور دوسرا کلمہ آخرت کو قرار دو۔ اور تیسرا کلمہ وہ ہے جو تیرے لیے کوئی فائدہ مند نہیں ہے۔ پس اس کو رد نہ کرو (یعنی اس کو نہ بولو) پھر فرمایا: ان باتوں کو میری طرف سے قبول کر، اس دن کے لیے جس دن مجھے نہ پاؤ گے۔

## ہمارے نبی مصطفیٰ ہیں

﴿قال أخبرني﴾ ابوالحسن علی بن خالد المراغی ﴿قال حدثنا﴾ عبد الکریم بن محمد البجلی ﴿قال حدثنا﴾ عثمان بن ابی شیبہ ﴿قال حدثنا﴾ مصعب القرظستانی ﴿قال حدثنا﴾ الأوزاعی ﴿قال حدثنا﴾ شداد ابوعمار عن واثله بن الأسقع قال قال رسول الله (ص) ان الله اصطفى من ولد ابراهيم من قریش بنی هاشم واصطفانی من بنی هاشم -

حدیث نمبر 2: (بخلاف اسناد)

جناب واثلہ بن الاسقع رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کیا کہ آپ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے تمام اولاد ابراہیم علیہ السلام میں سے قریش کو مصطفیٰ یعنی چنا ہوا بنایا اور پھر قریش میں سے بنو ہاشم کو مصطفیٰ بنایا اور پھر بنو ہاشم میں سے مجھے مصطفیٰ قرار دیا ہے۔

## مومن کے قتل پر راضی ہونے والے جہنمی ہیں

﴿قال أخبرني﴾ ابوالحسن علی بن خالد المراغی ﴿قال حدثنا﴾ علی ابن سلیمان ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن الحسن القہاوندی ﴿قال حدثنا﴾ ابوالخزرج الأسدی ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن الفضل ﴿قال حدثنا﴾ ابان بن ابی عیاش قال جعفر بن ایاس عن ابی سعید الخدری قال وجد قتیل علی عهد رسول الله (ص) فخرج مغضبا حتی رقی المنبر فحمد الله واثی علیہ ثم قال یقتل رجل من المسلمین لا یدری من قتله والذي نفسی بیده لو ان اهل السموات والارض اجتمعوا علی قتل مؤمن اورضوا به لأدخلهم الله النار والذي نفسی بیده لا یجلد أحداً واحداً الا جلد غداً فی نار جهنم مثله والذي نفسی بیده لا یبغضنا اهل البيت أحداً الا اکبه الله علی وجهه فی

نارِ جہنم -

حدیث نمبر 3: (بخلاف اسناد)

جناب ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے نقل کیا ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں ایک مقتول پایا گیا۔ پس رسول خدا غضبناک ہو کر منبر پر تشریف فرما ہوئے اور خدا کی حمد و ثنا کے بعد آپ نے ارشاد فرمایا:

مسلمانوں میں سے ایک مرد قتل ہو گیا ہے اور یہ نہیں معلوم ہو رہا کہ اس کو قتل کرنے والا کون ہے۔ مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر ایک مومن کے قتل پر تمام اہل آسمان اور تمام اہل زمین راضی ہوں یا اس مومن کو قتل کرنے میں شریک ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ ان سب کو جہنم میں داخل کرے گا۔ مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ اگر کوئی کسی کو ایک کوڑا مارے گا تو قیامت کے دن وہی کوڑا اس کو آگ کا مارا جائے گا اور مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے ہم اہل بیت میں سے جو بھی ہم سے بغض رکھے گا خدا اس کو منہ کے بل جہنم میں ڈال دے گا۔

ہم ارکانِ دین اور اسلام کے ستون ہیں

﴿قال حدثنا﴾ ابو جعفر محمد بن علی بن الحسین ﴿قال حدثنی﴾ ابی ﴿قال حدثنا﴾ سعد بن عبداللہ عن محمد بن الحسین بن ابی الخطاب عن محمد بن سنان عن مفضل بن عمر الجعفی عن جابر بن یزید عن ابی جعفر محمد بن علی بن الحسین عن ابيه عن جده (ع) قال قال رسول الله (ص) لعلي بن ابي طالب عليه السلام يا اعلیٰ انا وانت وابنائک الحسن والحسین وتسعة من ولد الحسین ارکان الدین ودعائم الاسلام من تبعنا نجا ومن تخلف عنا فی النار -



حضرت ابو جعفر محمد بن علی بن حسین علیہ السلام نے فرمایا: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے فرمایا: اے علی! میں اور آپؑ اور آپؑ کے دو فرزند حسن و حسین اور اولاد حسین علیہم السلام میں سے نو فرزند امام ہوں گے جو دین کے ارکان اور اسلام کے ستون ہیں پس جو ہماری اتباع کرے گا وہ کامیاب ہوگا اور جو ہماری نافرمانی کرے گا وہ جہنم میں جائے گا۔

### حق کو باطل کے ساتھ نہ ملاؤ

﴿قال أخبرني﴾ ابو عبد اللہ محمد بن داود الحتمی اجازة ﴿قال حدثنا﴾ ابوبکر عبد اللہ بن سلیمان بن الأشعث ﴿قال حدثنا﴾ احمد بن محمد بن عبدان ﴿قال حدثنا﴾ ابراہیم الحرابی ﴿قال حدثنا﴾ سعید بن داود بن الزبير ﴿قال حدثنا﴾ مالك بن انس عن عمه ابی سهل بن مالك عن ابيه قال انی لواقف مع المغيرة بن شعبه عند نهوض علی بن ابی طالب علیه السلام من المدينة الى البصرة اذ اقبل عمار بن ياسر رضی اللہ عنه فقال له هل لك في الله عزوجل يا مغيرة فقال له المغيرة تدخل في هذه الدعوة فتلحق بمن سبقك وتسود من خلفك فقال له المغيرة او خير من ذلك يا ابا اليقظان قال عمار وما هو قال ندخل بيوتنا ونغلق علينا ابوابنا حتى يضيئ لنا الأمر فنخرج ونحن مصرون ولا تكون كالقاطع السلسلة اراد الضحك فوقع في الغم فقال له عمار هيهاات هيهاات اجهل بعد علم وعمى بعد استبصار ولكن اسمع لقولى فوالله ان ترانى الا فى الرعيل الاول فطلع عليهما امير المؤمنين عليه السلام فقال يا ابا اليقظان ما يقول لك الأعور فانه والله دائما يلبس الحق بالباطل ويموه فيه وان يتعلق من الدين

الا بما يوافق الدنيا ويحك يا مغيرة انهما دعوة تسوق من يدخل فيها فقال له  
المغيرة صدقت يا امير المؤمنين ان لم اكن معك فلن اكون عليك -

تصحيح نمبر 5: (بخلاف اسناد)

مالک بن انس نے اپنے چچا ابوسہل بن مالک سے اور انہوں نے اپنے والد سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتا ہے کہ جس دن علی بن ابی طالب علیہ السلام مدینہ سے بصرہ کی طرف روانہ ہو رہے تھے تو میں اور مغیرہ بن شعبہ دونوں اکٹھے کھڑے تھے۔ اس وقت جناب عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے مغیرہ! کیا راہِ خدا میں جہاد کے لیے جانے پر تو آمادہ ہے؟ مغیرہ نے کہا: اے عمار! کہاں کا ارادہ ہے (یعنی کہاں خوف پھیلاتا ہے)۔ آپ نے فرمایا: اس دعوت میں شریک ہو جاؤ جو تجھ سے آگے جا چکے ہیں اُن کے ساتھ مل جاؤ اور جو پیچھے رہ جائے گا وہ گمراہ ہوگا۔ پس مغیرہ نے کہا: اے ابوالیقظان! اس سے بہتر بھی ہو سکتا ہے۔ عمار نے کہا: وہ کیا ہے؟ اُس نے کہا: وہ یوں ہے کہ ہم اپنے گھروں میں داخل ہو جائیں گے اور اپنے گھروں کے دروازے بند کر لیں گے یہاں تک یہ معاملہ ختم ہو جائے گا۔ پس ہم گھروں سے نکل آئیں گے اور پھر اپنے مقام پر جمع رہیں گے اور ہم سلسلے کو کاٹنے والے بھی نہیں ہوں گے (یعنی نسل برباد کرنے والے) پس وہ ہنسنے کا ارادہ کر ہی رہا تھا کہ وہ غم زدہ ہو گیا۔ پس جناب عمار نے اُس سے فرمایا: دُور ہو جاؤ، دُور ہو جاؤ۔ کیا علم کے بعد جاہل ہو جائیں اور بصیرت کے بعد اندھے ہو جائیں؟ لیکن میں نے تیری گفتگو کو سن لیا ہے۔ خدا کی قسم! میں دیکھ رہا ہوں کہ تو سب سے آگے جانے والے گروہ میں سے ہے۔ پس اچانک ان دونوں کے سامنے امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام ظاہر ہوئے۔ آپ نے فرمایا: اے ابوالیقظان! یہ اعمور (بھینکا) آپ سے کیا کہہ رہا تھا؟ خدا کی قسم! یہ ہمیشہ سے حق اور باطل کو ملانے کی کوشش کرتا ہے اور اس میں بھی محور ہوتا ہے اور یہ دین میں سے اس کو مانتا ہے جو اس کی دنیا

کے موافق ہو۔ افسوس ہے تجھ پر اے مغیرہ! تجھے اس کی طرف دعوت دی جا رہی ہے، اگر تو اس میں چلے تو کامیاب رہے گا۔ پس مغیرہ نے کہا: اے امیر المؤمنین! آپ سچ فرما رہے ہیں، لیکن اگر میں آپ کی حمایت میں نہ نکل کر سکا تو یقین رکھیں آپ کے خلاف بھی نہیں نکلوں گا۔

اہل دوزخ بھی محمد و آل محمد کا واسطہ دے کر نجات حاصل کر لیں گے

﴿حدیثی﴾ ابو جعفر محمد بن علی بن الحسین ﴿قال حدیثی﴾  
 محمد بن یحیی العطار ﴿قال حدیثاً﴾ محمد بن احمد بن یحیی عن الحسن  
 بن علی الكوفی عن العباس بن عامر القصبانی عن احمد بن رزق الله عن  
 یحیی ابن ابی العلا عن جابر بن ابی جعفر محمد بن علی بن الحسین عن  
 أبیه عن جدّه (ع) قال قال رسول الله (ص) انه اذا كان يوم القيمة وسكن  
 اهل الجنة الجنة واهل النار النار مكث عبد في النار سبعین خریفا  
 والخریف سبعون سنة ثم انه يسأل الله عزوجل ويناديه فيقول يارب  
 اسألك بحق محمد واهل بيته لما رحمتني فيوحى الله جل جلاله الى جبرئيل  
 (ع) ان اهبط الى عبدی فاخرجه فيقول جبرئيل وكيف لى بالهبوط في  
 النار فيقول الله تبارك تعالی انه قد امرتها ان تكون عليك برداً وسلاماً قال  
 فيقول يارب فما علمی بموضعه فيقول انه في جب من سبعین فيهبط  
 جبرئيل (ع) الى النار فيجده معقولا على وجهه فيخرجه فيقف بين يدي  
 الله عزوجل فيقول الله تعالی يا عبدی كم لهئت في النار تناشدني فيقول  
 يارب ما احصيه فيقول الله عزوجل اما وعزتي لولا ما سألتني بحقهم عندي  
 لاطلت هو اذك في النار ولكنه حتم على نفسي ان لا يسألني عبد بحق  
 محمد واهل بيته الا غفرت له ما كان بيني وبينه وقد غفرت لك اليوم ثم

یومر بہ الی الجنة۔

تھیٹھ نمبر 6: (بخذ اسناد)

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا تو جنت والے جنت میں اور جہنم والے جہنم میں چلے جائیں گے اور ایک بندہ جہنم میں ستر خریف رہے گا جبکہ ایک خریف ستر سال کی ہوگی۔ پھر وہ بارگاہِ خداوندی میں سوال کرے گا اور پکارے گا اور عرض کرے گا کہ اے میرے پروردگار! میں تیری بارگاہ میں محمدؐ و آل محمدؐ کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں کہ مجھ پر رحم فرما۔ پھر اللہ تعالیٰ جبرائیل علیہ السلام کی طرف وحی فرمائے گا کہ جاؤ میرے اس بندے کی طرف اور اس کو وہاں سے باہر نکال کر لے آؤ۔ پس جبرائیلؑ بارگاہِ خداوندی میں عرض کریں گے کہ اے میرے خدا! میں آگ میں کیسے جاؤں گا؟ پس آوازِ قدرت آئے گی: میں نے اس آگ کو حکم دے دیا ہے کہ آپؐ پر ٹھنڈی و سلامتی والی رہے۔ جبرائیلؑ عرض کریں گے: اے میرے خدا! میں اُس کے ٹھکانے اور مقام کو نہیں جانتا تو آوازِ قدرت آئے گی: وہ حکیمان کے کنویں میں ہے۔ پھر جبرائیلؑ جہنم میں داخل ہوں گے اور اُس بندے تک پہنچ جائیں گے اور اُس بندے کو منہ کے بل کنویں میں گرا ہوا پائیں گے اور پھر اس کو وہاں سے نکال کر باہر لے آئیں گے۔ اس کے بعد وہ بندہ بارگاہِ خدا میں کھڑا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اس سے فرمائیں گے کہ اے میرے بندے! کتنی دیر جہنم میں رہنے کے بعد تو نے مجھے پکارا ہے؟ وہ جواب دے گا: اے میرے خدا! میں اُس مدت کو نہیں جانتا۔ پھر خداوند متعال فرمائیں گے: اے میرے بندے! مجھے قسم ہے اپنی عزت و بزرگی کی تو نے مجھے جن لوگوں کا واسطہ دیا ہے میں جانتا تھا کہ تو جہنم میں ہے اور ہمیشہ رہنے والا ہے، لیکن میں نے اپنے اوپر لازم قرار دیا کہ جو بندہ مجھے محمدؐ و آل محمدؐ کے حق کا واسطہ دے کر سوال کرے گا تو میرے اور اس کے درمیان جو بھی گناہ ہوں گے میں اُن سب کو معاف کر دوں گا۔ پس میں نے آج تجھے معاف کر دیا ہے اور اس

کے بعد اُس کو جنت میں جانے کا حکم دیا جائے گا۔

### ایک مسخرہ اور امام علی بن حسین علیہ السلام

﴿قال أخبرني﴾ ابو جعفر محمد بن علی بن الحسین ﴿قال حدثنا﴾ محمد ابن علی ما جیلویہ ﴿قال حدثنا﴾ علی بن ابراہیم عن ابيه عن محمد بن ابي عمير عن معاوية بن عمار عن ابي عبد الله (ع) قال كان بالمدينة رجل بطل يضحك اهل المدينة من كلامه فقال يوما لهم قد اعياني هذا الرجل يعني علي بن الحسين (ع) فما يضحكه مني شبيح ولا بد من احتال في ان اضحكه قال فمر علي بن الحسين (ع) ذات يوم ومعه موليان له فجاء ذلك البطل حتى انتزع ردائه من ظهره واتبعه الموليان فاسترجعا الرداء منه والقياه عليه وهو محتب لا يرفع طرفه من الأرض ثم قال لموليه ما هذا فقالا له رجل بطل يضحك اهل المدينة ويستطعم منهم بذلك قال فقولاً له يا ويحك ان الله يوما يخسر فيه البطالون وصلى الله على سيدنا محمد النبي وآله وسلم تسليماً -

تہذیب نمبر 7: (بخلاف اسناد)

جناب معاویہ بن عمار نے حضرت امام صادق علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے

کہ آپ نے فرمایا:

مدینہ میں ایک مرد تھا جو مسخرہ تھا اور لوگ اس کی باتوں سے ہنسا کرتے تھے۔ ایک دن لوگوں کے سامنے اُس نے کہا کہ یہ مرد (یعنی علی بن حسین علیہ السلام) میرے سامنے آیا اور میں نے اُسے ہنسانے کی کوشش کی لیکن یہ شخص نہیں ہنسا۔ اب میرے لیے اس کو ہنسانا ضروری ہو گیا۔ کہتا ہے کہ ایک دن علی بن حسین علیہ السلام اور آپ کے چند موالی جو

آپ کے ساتھ تھے گزر رہے تھے کہ وہ مسخرہ آیا اور اُس نے آپ کی عبا مبارک پیچھے سے پکڑ لی اور آپ کے کندھے سے گرا دی۔ آپ کے موالیوں نے اُس مسخرے سے آپ کی عبا لے لی اور دوبارہ آپ کے کندھے پر ڈال دی۔ اس حالت میں بھی آپ نے زمین سے نظر نہیں اٹھائی۔ پھر آپ نے اپنے موالیوں سے پوچھا کہ یہ کون تھا؟ انہوں نے عرض کیا کہ یہ مسخرہ تھا جس کی باتوں پر اہل مدینہ خوش ہوتے ہیں اور لطف امدوز ہوتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: اس سے کہہ دو افسوس ہے تیرے لیے۔ ایک دن آئے گا جس دن یہ مسخرہ کرنے والے خسارے میں ہوں گے۔



## مجلس نمبر 26

[بروز پیر ۲ رمضان المبارک سال ۲۰۰۹ ہجری قمری]

حضرت امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی آخری وصیت

ابوالفوارس وحده ﴿حدثنا﴾ الشيخ الجليل المفيد ابو عبد الله محمد بن محمد بن النعمان ايد الله تمكينه حدثني ابو حفص عمر بن محمد الصيرفي المعروف بابن الزيارت ﴿قال حدثنا﴾ ابو علي محمد بن همام الاسكافي ﴿قال حدثنا﴾ جعفر بن محمد بن مالك ﴿قال حدثنا﴾ احمد بن سلامة الغنوي ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن الحسين العامري ﴿قال حدثنا﴾ ابو معمر عن ابي بكر بن عياش عن الضجيج العقيلي ﴿قال حدثني﴾ الحسن ابن علي بن ابي طالب عليه السلام قال لما حضرت ابي الوفاة اقبل يوصي "وصية امير المؤمنين" (ع) للحسن (ع)

﴿فقال﴾ هذا ما اوصى به علي بن ابي طالب عليه السلام اخو محمد رسول الله وابن عمه وصاحبه واول وصيتي اني اشهد ان لا اله الا الله وان محمداً رسوله وخيرته اختاره بعلمه وارتضاه لخيرته وان الله باعث من في القبور وسائل الناس عن اعمالهم وعالم ما في الصدور ثم اني اوصيك يا حسن وكفى بك وصيا بما اوصاني به رسول الله (ص) فاذا كان ذلك يا بني فالزم بيتك وابك علي خطيئتك ولا تكن الدنيا اكبر همك

واوصيك يا بنى بالصلوة عند وقتها والزكوة فى اهلها عند محلها والصدقة  
 عند الشبهة والاقتصاد فى العمل والعدل فى الرضا والغضب وحسن  
 الجوار وكرام الضيف ورحمة المجهود واصحاب البلاء وصلة الرحم  
 وحب المساكين ومجالستهم والتواضع فانه من افضل العباداة وقصر الأمل  
 وذكر الموت وازهد فى الدنيا فانك رهن موت وغرض بلاء وطريح سقم  
 واوصيك بخشية الله فى سر امرك وعلانيته وانهاك عن التسرع بالقول  
 والفعل واذا عرض شئ من امر الآخرة فابده به واذا عرض شئ من امر  
 الدنيا فتأن حتى تصيب رشدك فيه واياك ومواطن التهمة والمجلس  
 المظنون به السوء فان قرين السوء يعير جليسه وكن لله يا بنى عاملاً وعن  
 الخناز جوراً وبالمعروف أمراً وعن المنكر ناهياً وواخ الاخوان فى الله  
 واحب الصالح لصلاحه ودار الفاسق عن دينك والبغضية بقلبك وزايله  
 باعمالك لثلاث تكون مثله واياك والجلوس فى الطرقات ودع الممارات  
 ومجازات من لاعقل له ولا علم واقتصد يا بنى فى معيشتك واقتصد فى  
 عبادتك وعليك فيها بالأمر الدائم الذى تطبيقه والزم الصمت تسلم وقد  
 لنفسك تغنم وتعلم الخير وكن الله ذاكراً على كل حال وارحم من اهلك  
 الصغير ووقر منهم الكبير لاتاكلن طعاما حتى تصدق منه قبل اكل وعليك  
 بالصوم فانه زكوة البدن وجنة لاهله وجاهد نفسك واحذر جليستك  
 واجتنب عدوك وعليك بمجالسة الذكر واكثر من الدعاء فانى يا بنى لم آنك  
 نصحا وهذا فرق بينى وبينك واوصيك باخيك محمد خيراً شقيقك وابن  
 ابيك وقد تعلم حى له واما اخوك الحسين فهو ابن امك ولا اريد الوصاة  
 بذلك والله الخليفة عليكم واياه اسأل ان يصلحك وان يكف الطغاة البغاة



عنکم والصبر الصبر حتی یتولی اللہ الأمر ولا قوة الا باللہ العلی العظیم -

حصہ ہفتم نصبہ ۱: (بخلاف اسناد)

حضرت امام حسن علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جب میرے والدِ مکرم حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی شہادت کا وقت قریب آیا تو آپؑ نے وصیت فرمائی اور وہ وصیت یوں تھی: امام فرماتے ہیں کہ یہ وہ چیز ہے کہ جس کی علیؑ ابن ابی طالبؑ جو محمد رسول اللہ کے بھائی اور اُن کے چچا کے بیٹے اور اُن کے ساتھی ہیں۔ میری پہلی وصیت یہ ہے کہ اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمداً رسولہ، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود حقیقی نہیں ہے اور محمدؐ اُس کے رسول ہیں جو تمام مخلوق سے بہتر ہیں۔ جن کو اس نے اپنے علم سے نوازا ہے اور اُن کو اپنی خیرت (یعنی نبوت) کے لیے چن لیا ہے اور تحقیق اللہ تعالیٰ مُردوں کو قبروں سے محسوس کرنے والا ہے اور لوگوں سے اُن کے اعمال کے بارے میں پوچھا جائے گا اور وہ اُن کے دلوں کے رازوں کو جاننے والا ہے۔ پھر اس کے بعد فرمایا: اے میرے فرزند حسن! تیرے لیے وہی وصیت کافی ہے جو رسول خدا نے مجھے فرمائی تھی (یعنی اُن حالات میں جو میرے بعد تیرے لیے ہوں گے) آپ اپنے گھر کو لازم قرار دینا (یعنی میری طرح گوشہ نشینی اختیار کرنا) اور اپنی خطاؤں پر گریہ کرنا (یہ ہم لوگوں کو سمجھانا مقصود ہے ورنہ معصوم سے خطا ممکن نہیں ہے) اور دنیا میں اپنا مقصود و مطلوب قرار نہ دینا۔ اے میرے بیٹے! میں آپ کو بروقت نماز کی وصیت کرتا ہوں اور زکوٰۃ کے اہل اور اس کے رکھنے والے کی وصیت کرتا ہوں اور مقامِ شبہ (یعنی جس کے بارے میں معلوم نہ ہو کہ یہ حلال ہے یا حرام) میں اپنے آپ کو روک رکھنے کی وصیت کرتا ہوں۔ اپنے عمل میں میانہ روی رکھنا اور رضایت و غضب میں عدل اختیار کرنا (یعنی دونوں صورتوں میں اعتدال میں رہنا) اچھی ہنسی سنی مہمان نوازی اور مہمان کا احترام کرنا اور کمزور و لاغر پر اور مصیبت زدہ پر رحم کرنا صلہ رحمی کرنا (یعنی اپنے عزیزوں سے تعلقات قائم رکھنا) مساکین اور غرباء سے محبت

کرنا اور اُن کے ساتھ بیٹھنا اور اُن کی تواضع اور انکساری کرنا کیونکہ یہ افضل ترین عبادتوں میں سے ہے۔ آرزو اور خواہش کو کم رکھنا، موت کو یاد رکھنا، دنیا میں زُہد و پرہیزگاری اختیار کرنا، کیونکہ تم اپنی موت کے مرہون ہو۔ بلا اور مصیبت کا نشانہ بنو گے اور بیماریوں سے دُور رہنا۔ میں تمہیں پوشیدہ اور ظاہری امور میں خوفِ خدا کی وصیت کرتا ہوں اور میں تمہیں جلد بازی سے منع کرتا ہوں جب تمہارے سامنے آخرت کے امور میں سے کوئی آئے تو اُس کو انجام دو اور جب دنیا کے امور میں سے کوئی امر آپ کے سامنے آئے تو اگر وہ آپ کے لیے باعثِ ہدایت و رشد ہو تو اُس کو انجام دیں۔ تہمت کے مقامات سے بچیں اور مشکوک اور برے گمان والی مجلس سے بچیں کیونکہ برادوست اپنے ساتھ بیٹھنے والے کو برا اثر دیتا ہے۔

اے میرے فرزند! خدا کے لیے عمل کرنے والے ہو جاؤ اور تکبر و جور سے دُور رہو اور نیکی کا حکم دینے والے ہو جاؤ اور برائی سے روکنے والے ہو جاؤ۔ خدا کی خاطر بھائیوں کا بھائی بن جاؤ اور نیک لوگوں سے اُن کی نیکی کی وجہ سے محبت کرنا اور فاسق لوگوں کو اپنے دین سے دُور رکھو۔ دل کی نفرت اور اپنے اعمال کو زائل کرنے سے دُور رہو (یعنی ایسے کام جن سے یہ چیزیں رونما ہوں ان سے بچو) تاکہ تم اس کی مثل نہ ہو جاؤ۔ راستے میں بیٹھنے سے بچو کھینچا تانی کو چھوڑ دو۔ جن کے پاس عقل اور علم نہ ہو اُن سے دُوری اختیار کرو۔ اے میرے فرزند! اپنی معیشت میں میانہ روی اختیار کرو۔ اپنی عبادت میں بھی میانہ روی اختیار کرو اور ان میں ہمیشگی اختیار کرو جن پر آپ قدرت اور طاقت رکھتے ہیں زبان پر کثرت رکھو تا کہ سالم رہو اپنے آپ کی قدر کرو تا کہ فائدہ مند بن سکو، نیکی و خیر کا علم حاصل کرو ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے بن جاؤ اپنے خاندان کے چھوٹے پر رحم کرو اور بڑے کی عزت اور احترام کرو۔ کھانا کھانے سے قبل اُس کھانے کا صدقہ دُوروزہ اپنے اوپر لازم قرار دو کیونکہ یہ بدن کی زکوٰۃ ہے اور اپنے روزہ دار کے لیے یہ ڈھال ہے اپنے

نفس کے خلاف جہاد کرو، ہم نشینی سے بچو، اپنے دشمن سے اجتناب کرو، اہل ذکر کی مجالس کو لازم قرار دو اور دعا زیادہ کرو۔

اے میرے فرزند! اس کے بعد مجھے تمہیں کوئی نصیحت نہیں کرنی ہے کیونکہ اس کے بعد میرے اور آپ کے درمیان جدائی اور فراق ہے۔ میں آپ کو آپ کے بھائی محمد (حنفیہ) کے بارے میں خیر کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ وہ آپ کا بھائی ہے۔ اور تیرے باپ کا فرزند ہے اور آپ اُس کے ساتھ میری محبت کو جانتے ہیں۔ بہر حال آپ کا بھائی حسینؑ ہے وہ تیری ماں کا بیٹا ہے۔ اس لیے اُس کے بارے میں اس قسم کی وصیت نہیں کروں گا اور اللہ تمہارا اور اُس کا محافظ ہے اور میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ تمہارے معاملے کی اصلاح کرے اور باغیوں کی بغاوت و سرکشی کو تم سے دُور رکھے، صبر کرو یہاں تک کہ اللہ اس امر کا ولی ہے ولا قوة الا باللہ العلی العظیم۔

نبی اکرمؐ نے آخری حج کے بعد فرمایا مَنْ كُنْتُ مَوْلَاَهُ فَعَلَيْهِ مَوْلَاَهُ

﴿أخبرني﴾ ابو الحسن علی بن محمد الکاتب ﴿قال حدثنا﴾ الحسن ابن علی الزعفرانی ﴿قال حدثنا﴾ ابواسحق ابراہیم بن محمد الشافعی ﴿قال حدثنا﴾ المسعودی ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن کثیر عن یحیی بن حماد القطان ﴿قال حدثنا﴾ ابو محمد الحضرمی عن ابی علی الهمدانی ان عبد الرحمن بن ابی لیلی قام الی امیر المؤمنین علی بن ابی طالب فقال یا امیر المؤمنین انی سائلك لآخذ عنک وقد انتظرنا ان تقول من امرک شیئا فلم تقله الا تحدثنا عن امرک هذا کان یعہد رسول اللہ (ص) او شیعہ رأیتہ فانا قد اکثرنا فیک الاقویل واوثقه عندنا ما قبلناه عنک وسمعناه من فیک انا کما نقول لو رجعت الیکم بعد رسول اللہ (ص) لم ینازعکم فیہا احد واللہ ما ادری اذا سئلت ما اقول ازعم ان القوم کانوا اولی بما کانوا فیہ منک فان

قلت فعلى م نصبك رسول الله (ص) بعد حجة الوداع فقال ايها الناس من كنت مولاة فعلى مولاة وان تك اولى منهم بما كانوا فيه فعلى م تتولاهم فقال امير المؤمنين (ع) يا عبدالرحمن ان الله تعالى قبض نبيه وانا يوم قبضه اولى بالناس منى بقميصى هذا وقد كان من نبى الله الى عهد لو خزتمونى بانفى لا قررت سمعا وطاعة وان اول ما انتقصناه بعده ابطال حقنا فى الخمس فلما رق امرنا طعمت رعيان اليهم من قريش فينا وقد كان لى على الناس لو ردوه الى عفوا قبلته وقمت به وكان الى اجل معلوم وكنت كرجل له على الناس حق على اجل فان عجلوا له ماله اخذه وحمدهم عليه وان اخروه اخذه غير محمودين وكنت كرجل ياخذ السهولة هو عند الناس مخزون وانما يعرف الهدى بقلته من ياخذه من الناس فاذا سكت فاعفونى فانه لوجاء امر تحتاجون فيه الى الجواب اجبتكم فكفوا عنى ما كفت عنكم فقال عبدالرحمن يا امير المؤمنين فانت لعمر ك كما قال الاول -

صبيحہ نصابو 2: (بخلاف اسناد)

جناب ابوعلی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ عبدالرحمن بن ابی لیبی امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اے امیر المؤمنین! میں آپ سے سوال کرنا چاہتا ہوں تاکہ میں اس کا جواب جان سکوں کیونکہ ہم آپ کے امر حکومت کا انتظار کر رہے ہیں۔ پس ہم وہی کچھ بیان کرتے ہیں جو آپ ہم سے بیان کرتے ہیں کیونکہ آپ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد میں ہیں اور یا وہ چیز جو آپ نے دیکھی ہے اس کو بیان کرتے ہیں جو آپ ہم سے بیان کرتے ہیں کیونکہ آپ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد میں ہیں اور یا وہ چیز جو آپ نے دیکھی ہے اس کو بیان کرتے ہیں کیونکہ ہم میں بہت زیادہ قیل وقال ہوتا ہے لیکن ہمارے نزدیک زیادہ قابل وثوق اور

اغناد وہی ہے جو آپؐ سے سنا جائے، کیونکہ ہم لوگوں سے کہتے ہیں کہ اگر رسولِ خدا کے بعد کسی بھی تنازعہ میں آپؐ کی طرف رجوع کر لیا جاتا تو تم میں سے کوئی بھی اُس میں اختلاف و تنازع نہ کرتا۔ خدا کی قسم! میں نہیں جانتا اگر مجھ سے سوال کیا جائے تو میں کیا کہوں گا؟ اور میں گمان کرتا ہوں کہ وہ قوم جن میں آپؐ ہیں وہ زیادہ اولویت رکھتی ہے۔ اگر آپؐ کہتے: اے علیؑ! حجۃ الوداع کے بعد رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیوں نصب فرمایا تھا اور فرمایا تھا: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاً فَعَلَيْ مَوْلَاً "اے لوگو! جس جس کا میں مولا ہوں اُس اُس کا علیؑ مولا ہے"۔ اور اگر آپؐ ان میں سے اولیٰ ہیں اس چیز میں علیؑ آپؐ ان سے محبت کیوں کرتے ہیں؟

پس امیر المؤمنین علیؑ علیہ السلام نے فرمایا: اے عبدالرحمن! اللہ تعالیٰ نے جب اپنے نبیؐ کو اس دنیا سے اٹھالیا اور نبیؐ کی وفات کے دن اس امر کے لیے میں سب سے زیادہ اولویت رکھتا تھا اور یہ امر (خلافت) میری اس قیص کی مانند میرے لیے تھا اور یہ نبیؐ خدا کی طرف سے میرے لیے عہد تھا۔ اگر تم لوگ مجھے عاجز نہ کرتے تو میں سکون و قرار حاصل کرتا اور میری بات سننے اور اطاعت کرنے میں تو میں زیادہ حق دار تھا، لیکن رسولِ خدا کے بعد سب سے پہلا ہمارا نقصان یہ کیا گیا کہ ہمارے حق شمس کو باطل قرار دیا گیا اور پھر جب ہمارا معاملہ اور نرم ہوا تو بڑے بڑے لوگ قریش میں سے اس معاملہ میں ہمارے ساتھ اُلجھ گئے، جب کہ میرا ان لوگوں پر حق تھا۔ اگر وہ اس حق کو عافیت کے ساتھ میری طرف پلٹا دیتے اور میں اس کو قبول کرتا اور اس پر قائم ہو جاتا اور یہ ایک وقت مقررہ تک تھا۔ اور میں اس مرد کی مانند ہوں کہ جس کا لوگوں پر حق ہے، ایک خاص وقت تک، پس اگر وہ لوگ اس کے حق کو اس وقت تک ادا کرتے ہیں وہ ان کی تعریف بھی کرتا ہے اور اپنا حق بھی حاصل کرتا ہے اور اگر وہ حق ادا کرنے میں تاخیر کرتے ہیں تو وہ لوگ اُس کے نزدیک قابلِ تعریف نہیں رہتے۔ اور میں اس مرد کی مانند ہوں جو سہولت کو حاصل کرتا ہے، جب کہ وہ لوگوں کے

نزدیک محزون و مغموم ہے۔ (یعنی اُن کی طرف سے غم و حزن اٹھاتا ہے)۔ ہدایت حاصل کرنے والے ہمیشہ لوگوں میں سے کم ہوتے ہیں۔ پس اگر خاموش رہوں تو مجھے عافیت میں قرار دیتے ہیں۔ تحقیق اگر کوئی امر آجائے جس میں یہ جواب کے محتاج ہوں تو میں تم کو جواب دوں گا۔ جس چیز کو میں تم سے روک کر رکھتا ہوں اُس کو تم بھی مجھ سے روک کر رکھو۔ عبدالرحمن نے کہا: اے امیر المؤمنین! آپ ہمیشہ صحیح و سالم رہیں جیسا کہ پہلے اُس نے کہا تھا۔

### لوگ منافقت کرتے ہیں

﴿قال حدثنا﴾ ابو الطیب الحسین بن محمد النحوی ﴿قال حدثنا﴾ محمد ابن الحسین ﴿قال حدثنا﴾ ابو حاتم عن ابی عبیدة قال کان تابعاً للجعدی ممن یتأله فی الجاهلیة وانکر الخمر والسكر وهجر الاوثان والأزلام وقال فی الجاهلیة کلمته التي قال فیها-

الحمد لله لا شريك له من لم يقلها لنفسه ظلماً

وكان يذكر دين ابراهيم والحنيفة ويصوم ويستغفر ويتوقى اشياء

لغواً فیها ووفد علی رسول الله (ص) فقال

اتيت رسول الله اذ جاء بالهدى ویتلوا کتابا کالمجرة نشرأ

وجاهدت حتى ما احسن ومن معی سهيلا اذا ملاح ثم تعورا

وصرت الى التقوى ولم اخش كافرأ وكنت من النار المخوفة زجرا

وقال وكان النابغة علوی رأى وخرج بعد رسول الله (ص) مع امیر

المؤمنین علی بن ابی طالب علیه السلام الى صفین فنزل ليلة ضاق به وهو

يقول:

لقد علم المصران والعراق ان عليا فحلها العتاق  
 ابيض حجاج له رواق وامه غالا بها الصداق  
 اكرم من شد به نطق ان الاولى جاروك لا افاقوا  
 لكم سباق ولهم سباق قد علمت ذلكم الرفاق  
 ستم الى نهج الهدى وساقوا الى التي ليس لها عراق  
 في ملة عادتها النفاق

تفسیر نعبو 3: (بخذف اسناد)

ابو حاتم نے ابو عبیدہ سے بیان کیا کہ نابغہ جعدی ان افراد میں سے تھا جو زمانہ جاہلیت میں اولویت کا قائل تھا۔ وہ شراب اور نشہ آور چیزوں سے پرہیز کرتا تھا اور بت پرستی اور قمار بازی سے اجتناب کرتا تھا اور وہ زمانہ جاہلیت میں بھی یہ کلمات ادا کیا کرتا تھا۔

الحمد لله لا شريك له

من لم يقلها لنفسه ظلما

”تمام حمد ہے اللہ کے لیے ہے جس کا کوئی شریک نہیں ہے اور جو

اس کلمہ کا اقرار نہیں کرتا اس نے اپنے آپ پر ظلم کیا ہے۔“

وہ دین ابراہیم اور دین حنیف کو یاد کیا کرتا تھا روزہ رکھتا تھا استغفار کرتا اور لغو بے

ہودہ چیزوں سے اجتناب کرتا تھا اور وہ رسول خدا کی خدمت میں قاصد بن کر آیا اور اس نے عرض کیا:

اتيت رسول الله اذ جاء بالهدى

ويتلوا كتابا كان من انوار

”میں رسول خدا کے پاس آیا ہوں کیونکہ وہ ہدایت لائے ہیں اور

اس کتاب کی تلاوت کرتے ہیں اور اس کو بیان کرتے ہیں۔“

وجاهدت حتى ما احسن ومن معي  
 سهيلا اذا ملاح ثم تعورا  
 ”اور میں جہاد کرتا ہوں یہاں تک کہ میں اور جو میرے ساتھ ہے وہ  
 اس کو آسان نہیں جانتا جب وہ ظاہر ہوتی ہے پھر سخت ہوتی ہے۔“  
 وصرت الي التقوى ولم اخش كافراً  
 وكنت من النار المخوفة زجراً  
 ”میں تقویٰ کی طرف منتقل ہوتا اور میں کسی کافر سے نہیں ڈرتا اور  
 میں جہنم سے بہت ڈرتا ہوں۔“

راوی بیان کرتا ہے کہ نابغہ جعدی علوی عقیدہ رکھتا تھا (یعنی ہیبت علیؑ تھا) اور رسول  
 خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد امیر المؤمنین علیؑ علیہ السلام کے ساتھ تھا۔ وہ  
 جنگ صفین میں آپؐ کے ساتھ تھا۔ رات کو آپؐ کے پاس آیا تھا اور اُس نے دل تنگ  
 ہو کر یوں کہا:

لقد علم المصران والعراق  
 ان عليا فحلها العتاق  
 ”تحقیق یہ دونوں شہر اور سارا عراق جانتا ہے کہ علیؑ ایک کریم بہادر  
 مرد ہے۔“

ابيض حجاج له رواق  
 وامه غالا بها الصداق  
 وہ چمکتے ہوئے چہرے والا ہے اور آپؐ کی مادر اُس کا مرتبہ بھی بلند ہے۔  
 اكرم من شد به نطاق  
 ان الاولى جاروك لا افاقوا



اور ہر بولنے والے سے زیادہ وہ کریم ہے تیرے لیے اس کا قرب  
سزاوار ہے تاکہ تم کا اس سے جدا ہونا۔“

لکم سباق ولہم سباق  
قد علمت ذلکم الرفاق

”تمہارے لیے سبقت ہے اور اُن کے لیے سبقت اور میں جان چکا  
ہوں اس میں تمہارے لیے نرمی ہے۔“

سقتم الی نہج الہدی وساقوا

الی التی لیس لها عراق

”تم ہدایت کے راستہ پر چل رہے ہو اور تم چلو اُس کی طرف کہ جس  
کا کوئی کنارہ نہیں ہے۔“

فی ملة عادتہا النفاق

”لوگوں کی عادت ہے کہ وہ منافقت کرتے ہیں۔“

### مکارم اخلاق دس ہیں

﴿قال أخبرني﴾ ابو القاسم جعفر بن محمد بن قولويه رحمه الله

﴿قال حدثنا﴾ علی بن الحسين بن موسى بن بابويه ﴿قال حدثنا﴾ علی بن

ابراهيم بن هاشم عن احمد بن محمد بن عيسى عن الهيثم بن ابي مسروق

النهدی عن یزید بن اسحق عن الحسن بن عطیة عن ابی عبد اللہ جعفر

ابن محمد (ع) قال المكارم عشر فان استطعت ان تكون فيك فلتكن فانها

تكون في الرجل ولا تكون في ولده وتكون في ابنه ولا تكون في ابیه في

العبد ولا تكون في الحرقيل وما هن يارسول الله قال صدق اللسان وصدق

الباس واداء الامانة وصلة الرحم واقراء الضيف واطعام السائل والمكافاة

على الصنایع والتذمم للجار والتذمم للصابر ورأسهن الحياء-

تصبیح نمبر 4: (بخلاف اسناد)

حضرت ابو عبد اللہ جعفر ابن محمد الصادق علیہ السلام نے فرمایا: مکارم اخلاق دس چیزیں ہیں: اگر تو استطاعت اور قدرت رکھتا ہے تو ان کو اپنے اندر پیدا کر دے کیونکہ یہ وہ اخلاق ہیں جو اگر ایک مرد میں پائے جاتے ہیں تو اُس کے بیٹے میں نہیں ہوتے اور اگر یہ بیٹے میں پائے جاتے ہیں تو ضروری نہیں کہ باپ میں بھی موجود ہوں اور اگر غلام میں پائے جاتے ہیں تو ضروری نہیں ہیں کہ آزاد میں بھی پائے جاتے ہوں (یعنی یہ موروثی نہیں ہیں بلکہ ان کو حاصل کرنا پڑتا ہے) عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! وہ کیا ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا: وہ یہ ہیں:

- ① زبان کا سچا ہونا ② لباس کا صاف ہونا ③ امانت ادا کرنا ④ صلہ رحمی کرنا
- ⑤ مہمان کی عزت و احترام کرنا ⑥ سائل کو کھانا کھلانا ⑦ اپنے ماتحت لوگوں کو پورا پورا بدلہ دینا (یعنی جن سے کام کروایا جائے) ⑧ ہمسائے کی حفاظت کرنا ⑨ اپنے ساتھی کی حفاظت کرنا ⑩ اور ان سب کا رکھیں حیا ہے۔

چھ میں سے کوئی ایک بھی انسان میں ہو وہ اس کا دفاع کرے گی

﴿قال أخبرني﴾ ابو الحسن علی بن خالد المرغی ﴿قال حدثنا﴾ القاسم ابن محمد بن حماد ﴿قال حدثني﴾ عبید بن یعیش ﴿قال حدثنا﴾ یونس ابن بکیر قال أخبرنا یحیی بن ابی حبه ابو الحبات الکلبی عن ابی العالیة قال سمعت ابا امامة يقول قال رسول الله (ص) من عمل بواحدة منهن جادلت عنه يوم القيمة حتى تدخله الجنة تقول أي رب قد كان يعمل بی فی الدنيا الصلوة والزکوة والحج والصیام واداء الامانة وصله الرحم-

تحدیث نمبر 5: (بخذف اسناد)

جناب ابو عالیہ نے بیان کیا کہ میں نے ابوامامہ سے سنا ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

جو شخص چھ چیزوں میں سے کسی ایک کو بھی انجام دے گا قیامت کے دن وہ اس شخص کا دفاع کرے گا۔ اے میرے خدا! اس نے دنیا میں میرے پر عمل کیا ہے اور وہ یہ ہیں:

① نماز پڑھنا ② زکوٰۃ ادا کرنا ③ حج بجالانا ④ روزہ رکھنا ⑤ امانت کا ادا کرنا

⑥ صلہ رحمی کرنا۔

### حجۃ البالیغۃ کیا ہے؟

﴿قال أخبرنی﴾ ابوالقاسم جعفر بن محمد ﴿قال حدثنی﴾ محمد بن عبد اللہ بن جعفر الحمیری عن أبیہ ہرون بن مسلم عن مسعدة بن زیاد قال سمعت جعفر بن محمد (ع) وقد سئل عن قوله تعالى فله الحجۃ البالیغۃ فقال ان الله تعالى يقول للعبد يوم القيامة عبدی اكننت عالما فان قال نعم قال افلا عملت بما علمت وان قال كنت جاهلا قال له افلا تعلمت حتى تعمل فيخصمه وذلك الحجۃ البالیغۃ وصلى الله على سيدنا ونبينا محمد النبي وعترته وسلم تسليماً -

تحدیث نمبر 6: (بخذف اسناد)

حضرت امام جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کے اس قول **فَلِلَّهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ** کی تفسیر پوچھی گئی کہ اس سے مراد کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ انسان سے پوچھے گا: اے میرے بندے! کیا تو عالم تھا؟ اگر اس نے عرض

کیا: ہاں۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: پھر تو نے اپنے علم کے مطابق عمل کیوں نہیں کیا؟ اور اگر وہ عرض کرے گا: خدایا! میں جاہل تھا تو آوازِ قدرت آئے گی پھر تو نے علم حاصل کیوں نہیں کیا، تاکہ عمل کرتا۔ پس وہ اس کے ساتھ خاصہ کرے گا اور یہ مراد ہے اللہ کے لیے حجت بالغت ہے۔

## مجلس نمبر 27

[ بروز ہفتہ ۷ رمضان المبارک سال ۴۰۹ ہجری قمری ]

### حضرت سلمان فارسیؓ کی صبح و شام کی دعا

ابو الفوارس وحده ﴿حدثنا﴾ الشيخ الجليل المفيد ابو عبد الله محمد ابن محمد بن النعمان ادام الله حراسته ﴿قال حدثنا﴾ ابوبكر محمد بن عمر النجاشي ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن مدرک بن تمام الشيباني ﴿قال حدثنا﴾ زكريا بن الحكم الراسي ﴿قال حدثنا﴾ خلف بن تميم ﴿قال حدثنا﴾ بكر بن حبيش عن ابي شيبه عن عبد الملك بن عمر عن ابي قره عن سلمان الفارسي رضى الله عنه قال قال النبي (ص) يا سلمان اذا اصبحت فقل اللهم انت ربي لا شريك لك اصبحنا واصبح الملك لله لا شريك له تقولها ثلاثا واذا امسيت فقل مثل ذلك فانهم يكفرون ما بينهن من خطيئة -

**تہذیب نمبر 1:** (بخلف اسناد)

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم نے فرمایا:

اے سلمان! جب تو صبح کرے تو یوں دعا کیا کرو: اللہم انت ربي لا شريك لك اھم صبحنا واصبح الملك لله لا شريك له۔ اس دعا کو تین مرتبہ پڑھا کرو اور جب شام ہو تو بھی اسی طرح کے کلمات ادا کرو۔ اللہم انت ربي لا شريك لك

اصبحنا واصبح الملك لله لا شريك له۔ پس یہ کلمات پورے دن کے تمام گناہوں کا کفارہ بن جاتے ہیں۔

### بیماری اور فقر سے نجات حاصل کرنے کے لیے دعا

﴿قال أخبرني﴾ ابوالحسن علی بن الحسن المراغی ﴿قال حدثنا﴾ ابوالقاسم الحسن بن علی بن الحسن البرقی ﴿قال حدثنا﴾ جعفر بن مروان قال حدثنا ابی ﴿قال حدثنا﴾ احمد بن عیسیٰ ﴿قال حدثنا﴾ جعفر بن محمد بن علی عن ابيه (ع) قال فقد رسول الله (ص) رجلا من اصحابه ثم رآه بعد ذلك فقال ما ابطاء بك عنا فقال السقم والفقر يارسول الله فقال النبي (ص) الا اعلمك دعوات تدعوا بهن فيذهب الله عنك السقم وينفي عنك الفقر قال له بلى يا ابي انت وامى يارسول الله (ص) قال قل لا حول ولا قوة الا بالله توكلت على الحي الذي لا يموت الحمد لله الذي لم يتخذ صاحبة ولا ولدا ولم يكن له شريك في الملك ولم يكن له ولي من الذل وكبره تكبيرا۔

تحدیث نمبر 2: (بخلاف استاد)

حضرت جعفر بن محمد علیہ السلام نے اپنے والد مکرم علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ آپ نے فرمایا: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک صحابی تھا جو ایک عرصہ تک غائب رہا۔ جب رسول خدا نے اس کو دوبارہ دیکھا تو فرمایا: کیا وجہ ہے کہ تو اتنے دن غائب رہا ہے؟ اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! بیماری اور فقر کی وجہ سے میں غیر حاضر رہا ہوں۔ نبی اکرم نے فرمایا: کیا میں تجھے ایک ایسی دعا کی تعلیم نہ دوں کہ جس کے پڑھنے سے بیماری اور فقر دور ہو جائے۔ اس نے عرض کیا: کیوں نہیں یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں آپ ضرور تعلیم فرمائیں۔

آپ نے فرمایا: یوں دعا کیا کرو:

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ  
الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا وَلَا يَكُنْ لَهُ شَرِيكٌ  
فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ وَلِيٌّ مِنَ الذَّلِّ وَكَبِيرَةٌ تَكْبِيرًا -

### ماہ رمضان کی فضیلت

﴿قال أخبرني﴾ أبو الطيب الحسين بن محمد التمار ﴿قال حدثنا﴾  
جعفر بن احمد الساهد ﴿قال حدثنا﴾ أبو الحسين احمد بن محمد بن ابي  
مسلم ﴿قال حدثنا﴾ احمد بن جليس الرازي ﴿قال حدثنا﴾ القاسم بن  
الحكم العرنى ﴿قال حدثنا﴾ هشام بن الوليد عن حماد بن سليمان  
السدوسى ﴿قال أخبرنا﴾ أبو الحسن على بن محمد السيرا فى ﴿قال  
حدثنا﴾ الضحاك بن مزاحم عن عبد الله بن عباس بن عبد المطلب انه سمع  
النبي (ص) يقول ان الجنة لتتجدل وتزين من الحول الى الحول لدخول شهر  
رمضان فاذا كان اول ليلة منه هبت ريح من تحت العرش يقال لها المثيرة  
تصفق ورق اشجار الجنان وحق المصارع فيسمع لذلك طنين لم يسمع  
السامعون احسن منه ويبرزن الحور العين حتى يقفن بين شرف الجنة  
فينادين هل من خاطب الى الله فيزوجه ثم يقفن يارضوان ما هذه الليلة  
فيجيبهن بالتلبية ثم يقول يا خيرات حسان هذه اول ليلة من شهر رمضان  
قد فتحت ابواب الجنان للصائمين من امة محمد (ص) ويقول له عزوجل  
يارضوان افتح ابواب الجنان يا مالك اغلق ابواب جهنم عن الصائمين من

امة محمد (ص) ياجبرئيل اهبط الارض فصفد مردة الشياطين وغلهم  
 بالأغلال ثم اكدف بهم فى لجاج البحار حتى لا يفسدوا على امة حبيبي  
 صيامهم قال ويقول الله تبارك وتعالى فى كل ليلة من شهر رمضان ثلاث  
 مرات هل من سائل فاعطيه سؤله هل من تائب فاتوب اليه هل من مستغفر  
 فاغفرله من يقرض الملتى غير المعدم الوفى غير الظالم قال وان الله تعالى  
 فى آخر كل يوم من شهر رمضان عند الافطار الف الف عتيق من النار فاذا  
 كان ليلة الجمعة ويوم الجمعة اعتق فى كل ساعة منها الف الف عتيق من  
 النار وكلهم قد استوجب العذاب فاذا كان فى آخر شهر رمضان اعتق الله  
 فى ذلك اليوم بعد ما اعتق من اول الشهر الى آخره فاذا كانت ليلة القدر  
 امر الله تعالى جبرئيل يهبط فى كتيبة من الملائكة الى الأرض ومعه لواء  
 اخضر فيركز اللواء على ظهر الكعبة وله ستمائة جناح منها جناحان لا  
 ينشرهما الا فى ليلة القدر فينشرهما تلك الليلة فيجاوزان المشرق  
 والمغرب وبعث جبرئيل والملائكة فى هذه الليلة فيسلمون على كل قائم  
 وقاعد مصل وذاكر ويصافحونهم ويؤمنون على دعائهم حتى يصلح الفجر  
 فاذا طلع الفجر نادى جبرئيل (ع) يامعشر الملائكة الرحيل الرحيل فيقولون  
 ياجبرئيل فما صنع الله فى حوائج المؤمنين من امة محمد (ص) فيقول ان الله  
 نظر اليهم فى هذه الليلة فغفر عنهم وغفر لهم الا اربعة فقال رسول الله  
 (ص) وهؤلاء الأربعة مدمن الخمر والعاق لوالديه والقاطع للرحم والمشاحن  
 فاذا كانت ليلة الفطر وهى تسمى ليلة الجوائز اعطى الله العاملين اجرهم  
 بغير حساب فاذا كانت غداة يوم الفطر بعث الله الملائكة فى كل البلاد  
 فيهبطون الى الأرض ويقفون على افواه السكك فيقولون يا امة محمد



اخرجوا الى رب كريم يعطى الحزيب ويغفر العظيم فاذا برزوا الى مصلاهم قال الله عزوجل الملائكة ملائكتى ما جزاء الأجير اذا عمل عمله قال فتقول الملائكة الهنا وسيدنا جزاؤه ان توفى اجره قال فيقول الله عزوجل فانى اشهدكم ملائكتى انى قد جعلت ثوابهم من صيامهم شهر رمضان وقيامهم فيه رضائى ومغفرتى يا عبادى سلونى فوعزتى وجلالى لا تسألونى اليوم فى جمعكم لأخرتكم ودنياكم الا اعطيتكم وعزتى لاسترن عليكم عوراتكم ما راقبتمونى وعزتى لاجرناكم ولا افضحكم بين يدى اصحاب الحدود انصرفوا مغفور لكم قد ارضيتمونى ورضيت عنكم قال فتفرح الملائكة وتستبشرون ويبهين بعضها بعضا بما يعطى هذه الامة اذا افطروا -

تصحيح نمبر 3: (بخلاف اسناد)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ آپؐ نے فرمایا:

ماہ رمضان کے شروع ہوتے ہی جنت کو بلند کیا جاتا ہے اور اس کے گھروں کو مزین کیا جاتا ہے اور مختلف طریقوں سے جنت کو آراستہ اور مزین کیا جاتا ہے۔ پس جب پہلی رمضان کی رات ہوتی ہے تو عرش کے نیچے ایک ہوا چلتی ہے اس کا نام شیرہ ہے۔ وہ جنت کے درختوں کے پتوں کو اس طرح ہلائے گی کہ وہ آپس میں ٹکرائیں گے اور ان سے ایک ساز پیدا ہوگا کہ کسی سننے والے نے اُس سے بہتر کوئی ساز نہیں سنا ہوگا اور حورالعین سامنے آئیں گی یہاں تک کہ وہ جنت کے فرنٹ پر کھڑی ہوں گی اور آواز دیں گی: کیا کوئی ہے جو خدا کی خوشنودی کی خاطر ہم سے شادی کا مطالبہ کرے تاکہ اس سے شادی کی جائے۔ اس کے بعد وہ رضوان جنت سے کہیں گی کہ آج کون سی رات ہے؟ پس ان کو پکار کر جواب دیں گے: اے بہت زیادہ احسان کرنے والوں کی خیرات! آج رمضان کی

پہلی رات ہے۔ پس حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت میں سے روزہ داروں کے لیے جنت کے سارے دروازے کھول دیے جائیں گے اور اللہ تعالیٰ جنت کے رضوان کو حکم دے گا کہ جنت کے تمام دروازے کھول دے اور جہنم کے مالک (داروغہ) کو حکم دیا جائے گا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی امت کے روزہ داروں کے لیے جہنم کے تمام دروازے بند کر دے۔ اے جبرائیل! زمین پر اتر جاؤ اور تمام مرد و شیاطین کو جمع کرو اور ان کو سخت انداز میں طوق اور زنجیر سے جکڑ دو۔ پھر ان کو سمندر کی گہرائی میں پھینک دو تاکہ وہ میرے حبیب کی امت کے روزہ داروں کا روزہ خراب نہ کر سکیں۔

آپؐ نے فرمایا: ہر رات اللہ تعالیٰ تین دفعہ اعلان کرتا ہے کوئی سوال کرنے والا کہ وہ سوال کرے اور میں اُس کے سوال کو عطا کروں؟ کیا کوئی توبہ کرنے والا ہے تاکہ وہ توبہ کرے اور میں اس کی توبہ کو قبول کروں۔ کیا کوئی مجھ سے مغفرت طلب کرنے والا ہے کہ وہ مجھ سے مغفرت طلب کرے اور میں اُس کو بخش دوں؟ اور جو قرض دے کسی ایسے شخص کو جو مصیبت زدہ ہے اور وہ ادا نہ کر سکتا ہو اور وہ ظالم بھی نہ ہو۔ آپؐ نے فرمایا: ہر روز ماہ رمضان میں روزے کے آخر میں افطار کے وقت اللہ تعالیٰ دس لاکھ افراد روزہ دار کو جہنم کی آگ سے نجات عطا فرماتا ہے اور جب رمضان میں جمعہ کی رات اور جمعہ کا دن ہوتا ہے تو ہر گھنٹے میں دس لاکھ افراد کو نار جہنم سے نجات عطا فرماتا ہے اور یہ لوگ جہنم کی آگ کے مستحق ہوتے ہیں اور جب آخری دن آتا ہے تو اول ماہ سے لے کر آخرت تک جتنے لوگوں کو نجات دی جا چکی ہوتی ہے ان کی تعداد کے برابر آخری دن میں اور لوگوں کو اللہ تعالیٰ جہنم کی آگ سے نجات عطا فرماتا ہے اور جب شب قدر آتی ہے تو اللہ تعالیٰ جبرائیل کو حکم دیتا ہے اور جبرائیل علیہ السلام فرشتوں کو ایک پورے لشکر کے ساتھ زمین پر نازل ہوتا ہے اور اُن کے ہاتھ میں ہنبر رنگ کا پرچم ہوتا ہے اور وہ اس پرچم کو کعبہ کی چھت پر لہراتا ہے اور اس کے چھ سو (۶۰۰) پھریرے ہوتے ہیں اور اُن میں سے دو پھریرے

ایسے ہوتے ہیں جو سوائے شب قدر کے باقی راتوں میں ان کو نہیں لہرایا جاتا۔ ان دونوں کو شب قدر میں لہرایا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ مشرق و مغرب سے تجاوز کر جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جبرائیلؑ اور دوسرے فرشتوں کو اس رات مبعوث کرتا ہے تاکہ اس رات میں جو بھی مصلیٰ عبادت پر کھڑا ہو یا بیٹھا ہے یا ذکرِ خدا کر رہا ہے اُس کو سلام کریں اور ان سے مصافحہ کریں اور ان کی دعاؤں پر ائین کہیں یہاں تک کہ طلوع فجر ہو جائے اور جب طلوع فجر ہو جاتی ہے تو جبرائیلؑ فرشتوں کو آواز دیتا ہے کوچ کرؤ کوچ کرو۔ وہ فرشتے جبرائیلؑ سے پوچھتے ہیں کہ اے جبرائیلؑ! محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی امت میں سے مومنین کی حاجات کے ساتھ کیا کیا جائے گا۔ وہ جواب دے گا کہ اللہ تعالیٰ اُن پر اپنی نظرِ رحمت فرمائے گا اور پھر اُن کو بخش دے گا اور ان کے ہر گناہ کو بخش دے گا سوائے چار قسم کے لوگوں کے۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! وہ چار لوگ کون ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا:

① ہمیشہ شراب نوشی کرنے والا

② والدین کا عاق شدہ

③ قطع رحمی کرنے والا

④ لوگوں کو دشمن رکھنے والا۔

جب عید الفطر کی رات آتی ہے تو اس رات کو انعام والی رات کا نام دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس رات میں عمل کرنے والوں کو اُن کے اعمال کا بغیر حساب اجر و ثواب عطا فرماتا ہے۔ جب عید الفطر کا دن ہوتا ہے اللہ تعالیٰ ہر شہر میں فرشتوں کو مبعوث فرماتا ہے اور وہ زمین پر نازل ہوتے ہیں اور وہ ہر راستہ کے شروع میں کھڑے ہو جاتے ہیں اور آواز دیتے ہیں:

اے محمد کی امت والو! اپنے رب کریم کی طرف نکلو وہ تمہیں انعام دے اور عظیم بخشش عطا کرے۔ جب لوگ اپنے اپنے نماز گاہوں میں چلے جاتے ہیں اور نماز عید الفطر

ادا کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں کو فرماتا ہے: اے میرے فرشتو! جب عمل کرنے والا عمل کرے تو اس کی اجرت کیا ہوگی؟ فرشتے آواز دیں گے: اے ہمارے رب! دوسرا! جب عمل کرنے والا عمل کرے تو اس کی اجرت پوری ادا کرنی چاہیے۔ پس آوازِ قدرت آئے گی: اے میرے فرشتو! میں تم کو گواہ قرار دیتا ہوں کہ میں اُن لوگوں کے رمضان کے روزوں اور رمضان میں عبادت کرنے کا اجر و ثواب میں نے اپنی رضایت اور مغفرت کو قرار دیا۔ اے میرے بندو! آج مجھ سے سوال کرو۔ پس مجھے اپنی عزت و بزرگی کی قسم! آج تم سب اگر اپنی دنیا اور آخرت کے بارے میں سوال کرو گے تو میں ضرور تم کو عطا کروں گا اور مجھے اپنی عزت کی قسم! میں تمہارے عیوب کو تمہارے لیے پوشیدہ رکھوں گا اور تمہاری شرمگاہوں کی حفاظت کروں گا اور مجھے اپنی عزت کی قسم! آج میں تمہیں ضرور اجر دوں گا اور جہنم کے اصحاب کے سامنے تمہیں ہرگز رسوا نہیں کروں گا۔ اب تم اپنے گھروں کو چلے جاؤ اس حالت میں کہ تم کو بخش دیا گیا ہے اور تم مجھ سے راضی ہو جاؤ جبکہ میں تم سے راضی ہو چکا ہوں۔

آپ نے فرمایا: ملائکہ خوش ہو جائیں گے اور ایک دوسرے کو بشارت دیں گے اور ایک دوسرے کو مبارک باد دیں گے اور یہ سب کچھ ان کو عید الفطر کے دن افطار کے وقت ملے گا۔

امیر المؤمنین علیہ السلام اپنے محبت کرنے والوں سے محبت کرتے ہیں

﴿قال أخبرني﴾ ابوالقاسم جعفر بن محمد بن قولويه القمي رحمه الله ﴿قال حدثني﴾ ابی ﴿قال حدثنا﴾ سعد بن عبد الله ﴿قال حدثنا﴾ احمد بن محمد بن عيسى عن الحسن بن علي بن فضال عن عاصم بن حميد الحناط عن ابی حمزة الثمالي عن حبيش بن المعتمر قال دخلت على امير المؤمنين علي بن ابی طالب عليه السلام وهو في الرحبة متكئا فقلت

السلام عليك يا امير المؤمنين ورحمة الله وبركاته كيف اصبحت قال قرفع  
 رأسه ورد على فقال اصبحت محبا لمحبتنا ومبغضا لمن يبغضنا ان محبتنا  
 ينتظر الروح والفرج في كل يوم وليلة وان مبغضا بنى بناه فاس بنيانه على  
 شفا جرف هار فكان بنيانه هار فانهار به في نار جهنم يا ابا المعتمر ان  
 محبتنا لا يستطيع ان يبغضنا وان مبغضنا لا يستطيع ان يحبنا ان الله تبارك  
 وتعالى جبل قلوب العباد على حبا وخذل من يبغضنا فلن يستطيع محبتنا  
 بغضنا ولن يستطيع مبغضنا حبا ولن يجتمع حبا وحب عدونا في قلب  
 احد ما جعل الله لرجل من قلبين في جوفه يحب بهذا قوما ويحب بالآخر  
 اعدائهم -

#### حدیث نمبر 4: (بخلاف اسناد)

جناب حبیب بن معتمر رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت امیر المؤمنین علی  
 ابن ابی طالب علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا کہ آپ اپنے گھر کے صحن میں تکیہ لگا کر  
 تشریف فرما تھے۔ پس میں نے عرض کیا: یا امیر المؤمنین! السَّلَامُ عَلَیْكَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ  
 وَبَرَكَاتُهُ۔ آپ نے آج صبح کیسے کی؟ آپ نے سراقہ سے اٹھایا اور مجھے میرے سلام کا  
 جواب دیا اور فرمایا: آج میں نے صبح اس حالت میں کی ہے کہ میں اپنے ساتھ محبت رکھنے  
 والوں سے محبت کروں اور جو مجھ سے بُغض و عداوت رکھتے ہیں پس میں بھی اُن سے بُغض و  
 عداوت رکھتا ہوں اور میں شب و روز اُن کے لیے وسعت اور راحت کی خواہش کرتا ہوں  
 اور اُن کا منتظر رہتا ہوں۔ تحقیق ہمارے ساتھ بُغض رکھنے والا جو گھر یا مکان بناتا ہے تو اُس  
 کی بنیاد جہنم کے کنارے پر ہے اور اُن کی بنیاد بھی گرم ہے اور ان کے گھروں میں جو نہریں  
 ہیں وہ بھی جہنم کی آگ کی ہوں گی۔ اے ابو معتمر! ہمارا محبت ہمارے ساتھ بُغض و عداوت  
 نہیں کر سکتا اور ہمارا دشمن ہمارے ساتھ محبت نہیں کر سکتا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے

ہمارے پاس ہے۔ کتابِ خدا کے امین ہم ہیں۔ ہم لوگوں کو خدا اور اُس کے رسولؐ کی طرف دعوت دیتے ہیں اور خدا اور اُس کے رسولؐ کے دشمن کے مقابلے میں جہاد کی طرف بلانے والے ہیں۔ اور خدا کے امر اور حکم پر شدت کے ساتھ کاربند رہنے کی طرف اور اس کی رضایت و خوشی کو حاصل کرنے کی طرف دعوت دیتے ہیں۔ نماز کو قائم کرنے کی دعوت دیتے ہیں۔ زکوٰۃ ادا کرنے کی اور حج بیت اللہ کرنے کی دعوت دیتے ہیں۔ ماہِ رمضان کے روزے رکھنے کی دعوت دیتے ہیں اور اپنے خاندان کے ساتھ پورا پورا انصاف کرنے کی دعوت دیتے ہیں، لیکن مجھے معاویہ بن ابوسفیان، اموی اور عمر بن عاصؓ سبھی دونوں پر تعجب ہے کہ وہ اپنے ہی چچا کے بیٹے کے خون کے طالب ہیں۔ خدا کی قسم! میں رسولؐ خدا کی کبھی مخالفت نہیں کر سکتا اور میں اُن کے حکم کی نافرمانی نہیں کر سکتا۔ اور میں ہر مقام پر باطل کو روکنے اور حق و فرائض پر عمل درآمد کرنے کی پوری طاقت سے کوشش کروں گا جو طاقت اللہ تعالیٰ نے مجھے عطا فرمائی ہے اور اس پر میں اس کی حمد کرتا ہوں۔ جب رسولؐ خدا کی وفات ہوئی تو آپؐ کا سر اقدس میری گود میں تھا اور آپؐ کو غسل دینے کی ولایت و ذمہ داری میرے سپرد تھی۔ میں غسل دے رہا تھا اور آپؐ کے جسد اطہر کو فرشتے بدلتے تھے۔ خدا کے مقرب فرشتے غسل میں میرے ساتھ تھے۔ خدا کی قسم! اُمتِ محمدؐ نے آپؐ کے جانے کے بعد ہر اختلافی مورد میں باطل کو حق پر فوقیت دی۔ مگر وہ سرور کہ جس میں خدا نے چاہا۔ راوی بیان کرتا ہے کہ عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا: امیر المؤمنین! آپ کو آگاہ کر دیا ہے کہ یہ اُمت اس پر قائم نہیں رہ سکتی۔ پس تمام لوگ متفرق ہوئے اور اُن کی بصیرت ختم ہو چکی تھی۔

اصحاب اور علی علیہ السلام کے علم کا توازن

﴿قال أخبرني﴾ ابو الحسن علی بن خالد ﴿قال حدثنا﴾ زید بن

الحسین الکوفی ﴿قال حدثنا﴾ جعفر بن نجیح ﴿قال حدثنا﴾ جندل ابن  
والق الثعلبی ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن محمد بن عمر الماری عن ابی زید  
الأنصاری عن سعید بن بشر عن قتادة عن سعید المسیب قال سمعت  
رجلا یسأل ابن عباس عن علی بن ابی طالب علیه السلام فقال له ابن  
عباس ان علی بن ابی طالب صلی القبلتین ویایع البیعتین ولم یعبد صنما  
ولا وثنا ولم یضرب علی رأسه بزلم ولا قدح ولد علی الفطرة ولم یشرك  
بالله طرفه عین فقال الرجل لم أسألك عن هذا وانما سألتک عن حملہ سیفه  
علی عاتقه یختال به حتی البصرة فقتل اربعین الفائم سار علی الشام فلقی  
حواجب العرب فضرب بعضهم ببعض حتی قتلهم ثم اتی النهروان وهم  
مسلمون فقتلهم عن آخرهم فقال له ابن عباس اعلم عندک ام انا فقال  
لو کان علی اعلم عندی منک ما سألتک قال فغضب ابن عباس حتی اشتد  
غضبه ثم قال شکلتک امک علی علمنی وكان علمه من رسول الله (ص)  
ورسول الله علمه الله فوق عرشه فعلم النبی من الله وعلم علی من النبی  
(ص) وعلمی من علم علی (ع) وعلم اصحاب محمد (ص) کلهم فی علم  
علی (ع) کالقطرة الواحدة من سبعة ابحر-

**11111** نمبر 6: (بخذف اشار)

جناب سعید المسیب رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے ابن عباس سے  
امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے بارے میں سوال کیا تو ابن عباس رضی اللہ  
عنه نے فرمایا:

تحقیق علی ابن ابی طالب علیہ السلام وہ ہیں جنہوں نے دونوں قبلوں کی طرف منہ  
کر کے نماز ادا کی ہے۔ دونوں بیعتیں کیں، کبھی بت پرستی نہیں کی اور وہ فطرتِ اسلام پر

پیدا ہوئے اور اُن میں کسی قسم کا کوئی شک و شبہ نہیں ہے۔ آپ نے ایک لہجہ کے لیے بھی شرک نہیں کیا، اُس مرد نے کہا: اے ابن عباس! میں نے اُن کے بارے میں آپ سے سوال نہیں کیا، بلکہ میں نے صرف اور صرف یہ سوال کیا ہے کہ علیؑ نے جو یصرہ میں (یعنی جنگِ جمل) تم کو اسے حملہ کیا اور وہاں چالیس ہزار آدمیوں کو قتل کیا اور پھر شام کی طرف رخ کیا اور وہاں بھی عرب کے ایک حوажب (سورماؤں) سے ملاقات کی اور اُن کو ایک دوسرے سے مارا اور پھر ان کو بھی قتل کیا، پھر نہروان میں آئے اور وہاں بھی قتل و غارت کی حالانکہ یہ سب مسلمان تھے۔ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: یہ بتاؤ تمہارے نزدیک علیؑ زیادہ عالم ہیں یا میں؟ اس نے جواب دیا: اگر علیؑ میرے نزدیک اعلم ہوتے تو میں آپ سے سوال کیوں کرتا؟ ابن عباس رضی اللہ عنہ غضب ناک ہوئے اور اُن کا غصہ بہت زیادہ ہو گیا۔ پھر فرمایا: تیری ماں تیرا ماتم کرے۔ علیؑ علیہ السلام نے مجھے علم عطا فرمایا اور علیؑ علیہ السلام کو رسول خدا نے علم عطا فرمایا ہے اور رسول خدا کو اللہ تعالیٰ نے عرش پر علم عطا فرمایا ہے۔ پس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا علم اللہ تعالیٰ سے ہے اور علیؑ کا علم رسول خدا کے علم سے ہے، اور میرا علم علیؑ کے علم سے ہے۔ تمام اصحاب محمد کا علم علیؑ علیہ السلام کے علم کے مقابلے میں ایسے ہے جیسے سات سمندروں کے مقابلے میں ایک قطرہ۔

اے عیسیٰ اپنی آنکھوں کے آنسو مجھے دو

﴿قال أخبرنی﴾ ابو جعفر محمد بن علی بن الحسین بن بابویہ رحمہ اللہ ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن الحسن بن الولید ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن الحسن الصفار ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن الحسین بن ابی الخطاب عن علی بن اسباط عن علی بن ابی حمزہ عن ابی بصیر عن ابی عبد اللہ جعفر بن محمد (ع) قال اوحی اللہ تعالیٰ الی عیسیٰ بن مریم (ع) یا عیسیٰ ہب لی من عینیک الدموع ومن قلبک الخشوع واکحل عینک بمیل المعزن اذا



ضحك البطلون وقم على قبور الأموات فتادهم بالصوت الرفيع لعلك تأخذ  
من موعظتك منهم وقل انى لاحق بهم فى اللاحقين وصلى الله على  
سيدنا محمد النبى وآله الطاهرين -

حدیث نمبر 7: (بخلف انار)

جناب ابوبصیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابو عبد اللہ امام صادق علیہ السلام سے  
نقل فرمایا ہے کہ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کی طرف  
وحی فرمائی:

اے عیسیٰ! اپنی آنکھوں کے آنسوؤں اور اپنے دل کا خشوع مجھے ہبہ کرو اور اپنی  
آنکھوں کا سرمہ میرے حزن کو قرار دو۔ جب باطل پرست بنس رہے ہوں اور مردوں کی  
قبروں پر جا کر کھڑے ہو جاؤ اور ان کو بلند آواز کے ساتھ پکارو شاید وہ ان کے مواعظہ  
سے کچھ حاصل کر سکیں اور ان کو بتاؤ کہ میں بھی آپ کے پیچھے آنے والوں کے ساتھ آ رہا  
ہوں۔

## مجلس نمبر 28

[ بروز پیر ۹ رمضان المبارک سال ۲۰۰۹ ہجری قمری ]

تین گناہوں کا عذاب جلدی ملتا ہے

ابو الفوارس ﴿حدثنا﴾ الشيخ الجليل المفيد ابو عبد الله محمد ابن محمد بن النعمان ادام الله تأييده ﴿قال حدثني﴾ ابو حفص عمر بن محمد ابن علي الزيات ﴿قال حدثنا﴾ عبيد الله بن جعفر بن اعين ﴿قال حدثنا﴾ معمر ابن يحيى الثدى ﴿قال حدثنا﴾ شريك بن عبد الله القاضى ﴿قال حدثنا﴾ ابواسحاق الهمداني عن أبيه عن امير المؤمنين علي بن ابي طالب (ع) قال قال رسول الله (ص) ثلاثة من الذنوب تعجل عقوبتها ولا يؤخر الى الآخرة عقوق الوالدين والبغى على الناس وكفر الاحسان-

حدیث نمبر 1: (بخلاف استاد)

حضرت امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا:

تین گناہ ایسے ہیں جن کی عقوبت و عذاب بہت جلدی اس دنیا میں مل جاتا ہے اور اس کو آخرت کے لیے مؤخر نہیں کیا جاتا اور وہ یہ ہیں: ① والدین کے حقوق (نافرمانی) ② لوگوں پر سرکشی کرنا اور ③ احسان و نعمت کا کفر کرنا

## نجاشی بادشاہ کا جناب جعفر رضی اللہ عنہ کو بدر کے بارے میں خبر دینا

﴿قال أخبرني﴾ ابو الحسن بن احمد بن الحسين بن اسامة البصرى اجازة ﴿قال حدثني﴾ عبيد الله بن محمد الواسطى ﴿قال حدثنا﴾ ابو جعفر بن محمد يحيى ﴿قال حدثني﴾ هرون بن مسلم بن سعدان ﴿قال حدثنا﴾ مسعدة بن صدقة ﴿قال حدثنا﴾ جعفر بن محمد عليه السلام انه قال ارسل النجاشى ملك الحبشة الى جعفر بن ابى طالب (ع) واصحابه فدخلوا عليه وهو فى بيت له جالس على التراب وعليه خلقان الثوب قال فقال جعفر بن ابى طالب فاشفقنا منه حين رأيناه على تلك الحال فلما ان رأى ما بنا وتغير وجوهنا قال الحمد لله الذى نصر محمداً (ص) واقرعيتى فيه الا ابشركم فقلت بلى ايها الملك فقال انه جئتنى الساعة من نحو ارضكم عين من عيونى فأخبرنى ان الله قد نصر نبيه محمداً (ص) واهلك عدوه واسر فلان وفلان وقتل فلان وفلان وفلان الثقوا بواد يقال له بدر لكانى انظر اليه حيث كنت ارعى لسيدى هناك وهو رجل من بنى ضمرة فقال له جعفر ايها الملك الصالح فما لى اراك جالسا على التراب وعليك هذه الخلقان فقال يا جعفر انا نجد فيما انزل الله على عيسى صلوات الله ان من حق الله على عباده ان يحدثوا له تواضعا عندما يحدث لهم من النعمة فلما احدث لى نعمة نبيه محمد (ص) احدثت لله هذا التواضع قال فلما بلغ النبى (ص) ذلك قال لأصحابه ان الصدقة تزيد صاحبها كثرة فتصدقوا بى رحمكم الله وان التواضع يزيد صاحبه رفعة فتواضعوا بى فرفعكم الله وان العفو يزيد صاحبه عزة فاعفوا بى رحمكم الله -

دلوں کو ہماری محبت کے ساتھ مضبوط کیا ہے اور ہمارے دشمنوں کو ذلیل و رسوا کیا ہے۔ جو ہمارا محب ہے وہ ہمارا دشمن نہیں ہو سکتا اور جو ہمارا دشمن ہے وہ ہمارا محب نہیں ہو سکتا اور اللہ تعالیٰ ہماری محبت اور ہمارے دشمنوں کی محبت ایک دل میں جمع نہیں کرتا اور اللہ تعالیٰ نے کسی شخص کے لیے دو دل بھی نہیں بنائے کہ ایک میں ایک قوم کی محبت ہو اور دوسرے میں ان کے دشمن کی محبت پائی جائے۔

### ہم اہل بیت رحمتِ خدا ہیں

﴿قال أخبرني﴾ ابو الطيب الحسين بن محمد النحوي التمار ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن الحسن ﴿قال حدثنا﴾ ابو نعيم ﴿قال حدثنا﴾ صالح بن عبد الله ﴿قال حدثنا﴾ هشام عن ابي محنف عن الأعمش عن ابي اسحاق السبيعي عن الأصغ بن نباته رحمه الله قال ان امير المؤمنين عليه السلام خطب ذات يوم فحمد الله واتى عليه وصلى الله على النبي (ص) ثم قال ايها الناس اسمعوا مقالتي وعوا كلامي ان الخلاء من التجبر والتموه من التكبر وان الشيطان عدو حاضر يعدكم الباطل الا ان المسلم اخو المسلم ولا تنابزوا ولا تخاذلوا فان شرايع الدين واحدة وصله قاصدة من اخذ بها لحق ومن تركها غرق ومن فارقه محق ليس المسلم بالخائن اذا اتمن ولا بالمخائف اذا وعد ولا بالكاذب اذا نطق نحن اهل بيت الرحمة وقولنا الحق وفضلنا القسط ومنا خاتم النبيين وفينا قادة الاسلام وامناء الكتاب ندعوكم الى الله ورسوله والى جهاد عدوه والشدة في امره وابتغاء رضوانه والى اقام الصلوة وابتاء الزكوة وحج البيت وصيام شهر رمضان وتوفير الفين لاهله الا وان اعجب العجب ان معوية بن ابي سفيان الأموي وعمرو بن العاص السهيمي يحرضان الناس على طلب دم ابن عمهما واني والله لم

اخالف رسول الله (ص) قط ولم اعصه في امره فقط اقيه بنفسى في  
 المواطن التي تنكص فيها الأبطال وترعد فيها الفرائص بقوة اكرمنى الله  
 بها فله الحمد ولقد قبض النبي (ص) وان رأسه لفي حجرى ولقد وليت  
 غسله بيدي تغلبه الملائكة المقربون معى وايم الله ما اختلفت امة بعد نبينا  
 الاظهر باطلها على حقاها الا ما شاء الله قال فقام عمار بن ياسر رضى الله  
 عنه فقال اما امير المؤمنين فقد اعلمكم ان الامة لم تستقم عليه فتفرق الناس  
 فقد نعدت بصائرهم -

حدیث نمبر 5: (بخلاف اسناد)

جناب اصغ بن نباتہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت امیر المومنین علی ابن ابی  
 طالب علیہ السلام نے ایک خطبہ ارشاد فرمایا۔ آپ نے پہلے خدا کی حمد کو بیان فرمایا اور پھر  
 نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلوٰۃ و درود پڑھی اس کے بعد فرمایا:  
 اے لوگو! میری گفتگو کو غور سے سنو اور میری کلام کو محفوظ کرلو۔ تحقیق خود پسندی  
 تکبر کی علامت ہے اور اپنے آپ کو تکبر سے بچاؤ کیونکہ شیطان تمہارا کھلم کھلا دشمن ہے جو تم  
 کو باطل کی دعوت دیتا ہے آگاہ ہو جاؤ کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔ ایک  
 دوسرے کو نرے القابات سے نہ پکارو۔ اور نہ ہی ایک دوسرے کو رسوا و ذلیل کرو۔ تحقیق  
 دین کا قانون سب کے لیے ایک ہے اور اس کے صلہ رحمی میں میانہ روی ہے۔ جس شخص  
 نے اسے اخذ کیا وہ کامیاب ہوا اور جو اس کو چھوڑ دے گا وہ غرق ہو جائے گا اور جو شخص اس  
 میں تفرقہ ڈالے گا وہ اس کو مٹانے والا ہے۔ مسلمان کو جب کوئی امانت دی جائے تو وہ اس  
 میں خیانت نہیں کرتا اور جب وہ وعدہ کرے تو وعدہ خلافی نہیں کرتا۔ جب بولتا ہے تو  
 جھوٹ نہیں بولتا۔ ہم اہل بیت اللہ تعالیٰ کی رحمت ہیں۔ ہمارا قول برحق ہے۔ ہمارا فعل  
 (یعنی کام) عدل و انصاف پر مبنی ہے۔ خاتم الانبیاء ہم میں سے ہیں۔ اسلام کی قیادت

حضرت امام جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام نے بیان فرمایا ہے کہ حبشہ کے بادشاہ نجاشی نے جناب جعفر رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں کو اپنے پاس بلایا۔ جب یہ حضرات اُس کے پاس گئے تو وہ اپنے گھر کے صحن میں مٹی پر بیٹھا ہوا تھا اور اس کے جسم پر دو بوسیدہ چادریں تھیں۔ جناب جعفر فرماتے ہیں کہ جب ہم نے اس کو اس حالت میں دیکھا تو ہمیں اس پر رحم آیا۔ جب اس نے ہمیں دیکھا تو ہمارے چہروں کی رنگت تبدیل ہو گئی (یعنی ہمیں حیرانگی ہوئی) اور وہ اُس وقت ہوئی جب اُس نے کہا:

تمام حمد ہے اس اللہ تعالیٰ کی جس نے اپنے نبی محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی مدد فرمائی ہے اور اس میں میری آنکھوں کو ٹھنڈک عطا فرمائی ہے۔ کیا میں تم لوگوں کو بشارت نہ دوں۔ میں نے عرض کیا: کیوں نہیں اے بادشاہ! اُس نے کہا: ابھی میرا ایک جاسوس آپ کے وطن سے آیا ہے اور اُس نے مجھے خبر دی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی مدد کی ہے اور اُس کے دشمنوں کو ہلاک کیا ہے۔ فلاں فلاں اسیر و قید بن گئے ہیں اور فلاں فلاں قتل ہو چکے ہیں اور یہ جنگ بدر کے مقام پر ہوئی ہے۔ گویا میں اس کی طرف دیکھ رہا ہوں اور میں اپنے سردار کے لیے مویشی چرا رہا ہوں۔ وہاں میرا جاسوس بنی ضمرہ سے ایک مرد ہے (یعنی جس نے مجھے یہ خبر دی ہے)۔

پس جناب جعفر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے بادشاہ! کیا وجہ ہے کہ ہم آپ کو اس حالت میں دیکھ رہے ہیں کہ آپ زمین پر بیٹھے ہوئے ہیں اور آپ پر بوسیدہ دو چادریں ہیں۔ پس اُس نے کہا: اے جعفر! میں نے جناب عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہونے والی کتاب (انجیل) میں پایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں پر حق یہ ہے کہ جب بھی وہ لوگوں کے ساتھ گفتگو کریں اور ان کو کوئی اچھی خبر دیں تو ان کے لیے انکساری و تواضع کا اظہار کریں۔ جب میں آپ کو اللہ کے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعمت کے بارے میں خبر دے رہا ہوں تو میرے لیے لازم ہے کہ اللہ تعالیٰ کے لیے تواضع و انکساری کا اظہار

کروں۔ امام فرماتے ہیں: جب اُس کی خبر نبی اکرمؐ کو ہوئی تو آپؐ نے اپنے اصحاب سے فرمایا:

صدقہ اپنے صاحب کے لیے زیادتی کا موجب بنتا ہے لہذا آپ صدقہ دیا کریں تاکہ اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے اور تواضع و انکساری اپنے صاحب کے لیے بلندی کا موجب بنتی ہے۔ پس تم بھی تواضع اور انکساری کرو تاکہ اللہ تعالیٰ بلند کرے اور عفو اور بخشش اپنے صاحب کے لیے عزت کا باعث بنتی ہے۔ پس معاف کرو تاکہ اللہ تعالیٰ تم کو عزت عطا فرمائے۔

### حضرت امام سجاد علیہ السلام کی دعا

﴿قال أخبرني﴾ ابو الحسن احمد بن محمد بن الحسن بن الوليد  
 ﴿قال حدثني﴾ ابی ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن الحسن النصار عن احمد بن  
 محمد ابن عيسى عن هرون بن مسلم عن مسعدة بن صدقة قال سألت ابا  
 عبد الله جعفر بن محمد (ص) ان يعلمني دعاء ادعوه به في المهمات فأخرج  
 الي او راقا من صحيفة عيقة انتسخ ما فيها فهو دعاء جدی علی ابن  
 الحسين زين العابدين للمهمات فكتبت ذلك علی وجهه فما كرنى شيع  
 قط واهمنى الادعوت به ففرج الله همى وكشف غمى وكربى واعطانى  
 سؤلى وهو -

اللهم هديتنى فلهوت ووعظت ففسوف وابتيت الجميل فعصيت  
 وعرفت فاصررت ثم عرفت فاستغفرت فأقلت فعدت فسترت فلك الحمد  
 الهى تقحمت اودية هلاكى وتخللت شعاب تلفى تعرضت فيها لسطواتك  
 بجلوها لعقوباتك ووسيلتى اليك التوحيد وزريعتى انى لم اشرك بك شيئا  
 ولم اتخذ معك الهأ وقد خررت اليك من نفسى واليك يفر المسى أنت

مفرع المضيق حظ نفسه فلك الحمد الهى فكم من عدو انتضى على سيف  
عداوته وشحذلى ضبة مديته وارشف لى شهادته وداف قواطل سموه  
وسدد نحوى صوائب سهامه ولم تنم عنى عين حراسته واظهر ان  
يسومنى المكروه ويجر عنى ذعاف مرارته فنظرت يا الهى الى ضعفى عن  
احتمال الفواح وعجزى عن الانتصار ممن قصدنى بمحاربتة ووحدتى  
فى كثير عدد من ناونى وارصد لى البلاء فيما لم يعمل فيه فكرى  
فابتدأتى بنصرك وشدت ازرى بقوتك ثم فللت لى حده وصيرته من بعد  
جمع هذه واعليت كعفى عليه وجعلت ما سدده مردوداً عليه فرددته لم  
يشف غليله ولم يبرد حرارة غيظه قد عض على اشواه وابرد مولياً قد  
احلفت سراياه وكم من باع بغانى بمكائده ونصب لى اشراك مصائده  
ووكل بى تفقد وعايته واضهآء الى السبع لصاده واظهار الانتهاز  
افريسته فناديت يا الهى مستغيثاً بك واتقاً بسرعة اجابتك عالماً انه لن  
يضهد من اوى لى ظل كنفك ولن يفزع من لجاء الى معاقل انتصارك  
فحصنتنى من بأسه بقدرتك وكم من سحائب مكروه قد جليتها وغواشى --  
كربات كشتتها لاتسئل عما تفعل ولقد سئلت فاعطيت ولم تسئل فابتدأت  
فاستميح فضلك فما اكديت ابيت الا احسانا وابيت الاتقحم حرمت  
وتعدى حدودك من الغفلة عن وعيدك فلك الحمد الهى من مقتدر لا يغلب  
وذى اناة لا يعجل هذا مقام من اعترف لك بالتقصير وشد على نفسه  
بالتضيق اللهم انى اتقرب بالمجمدية الرفيعة واتوجه اليك بالعلوية البيضاء  
فاعذنى من شر ما خلقت وشر من يريد بى سوء فان ذلك لا يضيق عليك  
فى وجدك ولا يتكادك فى قدرتك وانت على كل شئى قدير اللهم ارحمنى



بترك المعاصي ما ابقيتني وارحمي بترك تكلفي ما لا يغبني وارزقني  
حسن النظر فيما يرضيك عنى والزم قلبى حفظ كتابك كما علمتني  
واجعلني اتلوه على ما يرضيك عنى ونور به بنصرى واوعه سمعى  
واشرح به صدرى وفرج به عن قلبى واطلق به لسانى واستعمل به بدنى  
واجعل فى من الحول والقوة ما يسهل ذلك على فانه لا حول ولا قوة الا بك  
الهم اجعل ليلى ونهارى ودنياى وآخرتى ومنقلبى ومشواى عافية منك  
ومعافاة وبركته منك اللهم انت ربهى ومولاى وسيدى واملى والهوى  
وغياثى وسندى وخالقى وناصرى وثقتى ورجائى لك محباى ومعاتى  
ولك سمعى وبصرى وببهدك رزقى واليك امرى فى الدنيا والآخرة  
ملكتنى بقدرتك وقدرت على بسطانك لك القدرة فى امرى وناصرتى  
ببهدك لا يحول احدون رضاك برأفتك ارجو رحمتك وبرحمتك ارجو  
رضوانك لا ارجو ذلك بعملى وقد عجز عنى عملى وكيف ارجو ما قد  
عجز عنى اشكو اليك فاقتى وضعف قوتى واقراطى فى امرى وكل ذلك  
من عندى وما انت اعلم به منى فاكننى ذلك كله اللهم اجعلنى من رفقاء  
محمد حبيبك وابراهيم خليلك ويوم الفزع من الأمنين فامنى وببشرتك  
فبشرنى وفى ظلالك فاضلتى وبمفازة من النار فجننى ولا تسمينى السوء  
ولا تجر . ومن الدنيا فسلمنى وحجة يوم القيمة فلقنى وبذكرى مذكورنى  
ولليسرى فيسرنى وللعسرى فجنبنى والصلوة والزكوة ما دمت حيا فالهمنى  
ولعبادتك فقونى وفى الفقه ومروضاتك فاستعلمنى ومن فضلك فارزقنى  
ويوم القيمة فيبض وجهى حسابا يسيرا فحاسبنى وبقيح عملى فلا  
تضحنى وببهدك فاهدنى وبالقول الثابت فى الحيوۃ الدنيا والآخرة

فثبنتى وفى صلوتى وصيامى ودعائى ونسكى وشكرى ودنياى  
وأخرتى فبارك لى والمقام المحمود قابعثنى وسلطانا نصيرا فاجعل لى  
وظلمى وجهلى واسرافى فى امرى فتجاوز عنى ومن فتنة المحبى  
والممات فخلصنى ومن الفواحش ما ظهر منها وما بطن فنجنى ومن  
أوليائك يوم القيمة فاجعلنى وادم لى صالح الذى اتيتنى ربالحلال عن  
الحرام فاغنينى وبالطيب عن الخبيث فاكفنى اقبل بوجهك الكريم الى ولا  
تصرفه عنى والى صراطك المستقيم فاهدنى ولما تحب وترضى فوفقنى  
اللهم انى بك من الرياء والسمعة والكهرباء والاعجاب والخيلاء والفخر  
والبذخ والاشر والبطر والاعجاب والجبرية فنجنى واعوذبك من العجز  
والبخل والشح والحسد والحرص والمنافسة والغش واعوذبك من الطمع  
والنطمع والبهلج والجزع والزيغ والقمع واعوذبك من البغى والظلم  
والاعتداء والفساد والفجور والفسوق واعوذبك من الخيانة والعدوان  
والدغيان رب واعوذبك من المعصية والقطيعة والسيئة والفواحش  
والذنوب واعوذبك من الاثم والمآم والحرام والمحرم والخبيث وكل ما  
لا تحب واعوذبك من الشيطان ومكره وبغيه وظلمه وعداوته وشركه  
وزبانتيه وجنده واعوذبك من شر ما خلقت من دابة وهامة او جن او انس  
مما يتحرك واعوذبك من شر ما ينزل من السماء وما يعرج فيها ومن شر  
ما ذرء فى الأرض وما يخرج منها واعوذبك من شر كل كاهن وساحر  
وراكز ونافسه رزاق رب اعوذبك من شر كل حاسد وطاغ وياغ ونافس  
وظالم ومقيد بانى واعوذبك من العمى والصم والبكم والبرص والجذام  
والشك والريب واعوذبك من الكسل والفشل والعجز او تفريط والعجلة

والتضع والتقصير والابطاء واعوذبك من شر ما خلقت في السموات والأرض وما بينهما وما تحت الثرى رب واعوذبك من الفقر والحاجة والفاقة والمسألة والضيعة والعائلة واعوذبك من القلة والذلة واعوذبك من الضيق والشدة والقيد والحبس والوثاق والسجون والبلاء وكل مصيبة لا صبر لي عليها آمين رب العالمين اللهم اعطنا كل الذي سألناك وزدنا من فضلك على قدر جلالك وعظمتك بحق لا اله الا انت العزيز الحكيم -

تصحيح نصبر 3: (بخلاف اسناد)

جناب سعدہ بن صدقہ سے روایت ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے عرض کیا: آپ مجھے کوئی دعا تعلیم فرمائیں کہ جس کو میں مشکلات میں پڑھ سکوں۔ آپ نے مجھے چند ورق عطا فرمائے جو تحریر شدہ تھے۔ آپ نے فرمایا: جو کچھ اس میں تحریر ہے وہ میرے جد علی بن حسین زین العابدین علیہ السلام کی دعا ہے جو وہ مہمات کے لیے پڑھا کرتے تھے۔ پس میں نے اس کو یاد کر لیا ہے۔ جب بھی مجھے کوئی مصیبت یا مشکل پیش آتی ہے تو میں اس دعا کو پڑھتا ہوں تو خدا میری مشکل کو حل کر دیتا ہے اور غم کو دور کر دیتا ہے۔ مصیبت کو نال دیتا ہے اور میرا سوال مجھے عطا کرتا ہے اور وہ دعا یہ ہے: (جس کی عبارت عربی متن میں موجود ہے اور ترجمہ پیش خدمت ہے)

اے میرے محبوبو! تو نے میری رہنمائی کی، مگر میں غافل رہا، تو نے پند و نصیحت کی مگر میں سخت دلی کے باعث متاثر نہ ہوا، تو نے مجھے عمدہ نصیحتیں بخشیں، مگر میں نے نافرمانی کی۔ پھر یہ کہ جن گناہوں سے تو نے میرا رخ موڑا جب کہ تو نے مجھے اس کی معرفت عطا کی۔ تو میں نے (گناہوں کی برائی کو) پہچان کر توبہ و استغفار کی، جس پر تو نے مجھے معاف کر دیا اور پھر گناہوں کا مرتب ہو، تو تو نے پردہ پوشی سے کام لیا۔

اے میرے مجبوس! تیرے ہی لیے حمد و ثنا ہے۔ میں ہلاکت کی وادیوں میں پھانسا اور تباہی و بربادی کی گھاٹیوں میں اُترا۔ ان ہلاکت خیز گھاٹیوں میں تیری قبر مانی سخت گیر یوں اور اُن میں در آنے سے تیری عقوبتوں کا سامنا کیا۔ تیری بارگاہ میں میرا وسیلہ تیری وحدت و یکتائی کا اقرار ہے۔ اور میرا ذریعہ صرف یہ ہے کہ میں نے کسی چیز کو تیرا شریک نہیں جانا اور تیرے ساتھ کسی کو معبود نہیں ٹھہرایا۔ اور میں اپنی جان کو لیے تیری رحمت و مغفرت کی جانب گریزاں ہوں اور ایک گنہگار تیری ہی طرف بھاگ کر آتا ہے اور ایک التجا کرنے والا جو اپنے حظ و نصیب کو ضائع کر چکا ہو، تیرے ہی دامن میں پناہ لیتا ہے۔ کتنے ہی ایسے دشمن تھے جنہوں نے شمشیرِ عداوت کو مجھ پر بے نیام کیا اور میرے لیے اپنی چھری کی دھار کو باریک اور تندی و سختی کی باز کو تیز کیا۔ اور پانی میں میرے لیے مہلک زہروں کی آمیزش کی اور کمانوں میں تیروں کو جوڑ کر مجھے نشانہ کی زد پر رکھ لیا اور ان کی تعاقب کرنے والی نگاہیں مجھ سے ذرا غافل نہ ہوئیں۔ اور دل میں میری ایذا رسانی کے منصوبے باندھتے اور تلخ جڑوں کی تلخی سے مجھے پیہم تلخ کام بناتے رہے۔

اے میرے مجبوس! ان رنج و آلام کی برداشت سے میری کمزوری اور مجھ سے آمادہ پیکار ہونے والوں کے مقابلہ میں انتقام سے میری عاجزی اور کثیر التعداد دشمنوں اور ایذا رسانی کے لیے گھات لگانے والوں کے مقابلہ میں میری تنہائی تیری نظر میں تھی جس کی طرف سے میں غافل اور بے فکر تھا کہ تو نے میری مدد میں پہل اور اپنی قوت اور طاقت سے میری کمزور کی۔ پھر یہ کہ اس کی تیزی کو توڑ دیا اور اس کے کثیر ساتھیوں (کو منتشر کرنے) کے بعد اسے یکہ و تنہا کر دیا اور مجھے اس پر غلبہ و سر بلندی عطا کی اور جو تیرا اس نے اپنی کمان میں جوڑے تھے وہ اسی کی طرف پلٹا دیئے۔ چنانچہ اس حالت میں تو نے ا۔۔۔ پلٹا دیا کہ نہ تو وہ اپنا غصہ ٹھنڈا کر سکا اور نہ اس کے دل کی تپش فرو ہو سکی۔ اس نے اپنی لوشیاں کاٹیں اور پیٹھ بھرا کر چلا گیا اور اس کے لشکر والوں نے بھی اسے دعا دیا اور کتنے ہی

ایسے ستم گر تھے جنہوں نے اپنے مکرو فریب سے مجھ پر ظلم و تعدی کی اور اپنے شکار کے جال میرے لیے بچھائے اور اپنی نگاہِ جستجو کا مجھ پر پہرا لگا دیا اور اس طرح گھات لگا کر بیٹھ گئے جس طرح درندہ اپنے شکار کے انتظار میں موقع کی تاک میں گھات لگا کر بیٹھتا ہے۔ درآ خمالیکہ وہ میرے سامنے خوشامدانہ طور پر خندہ پیشانی سے پیش آتے اور (در پردہ) انتہائی کینہ تو زلفروں سے مجھے دیکھتے تو جب اے خدائے بزرگ و برتر ان کی بد باطنی و سرشتی کو دیکھا تو انہیں سر کے بل انہی کے گڑھے میں اُلٹ دیا اور انہیں انہی کے غار کے گہراؤ میں پھینک دیا، اور جس جال میں مجھے گرفتار دیکھنا چاہتے تھے خود ہی غرور و سر بلندی کا مظاہرہ کرنے کے بعد ذلیل ہو کر اس کے پھندوں میں جا پڑے۔ اور سچ تو یہ ہے کہ اگر تیری رحمت شریک حال نہ ہوتی تو کیا بعید تھا کہ جو بلا و مصیبت ان پر ٹوٹ پڑی ہے وہ مجھ پر ٹوٹ پڑتی، اور کتنے ہی ایسے حاسد تھے جنہیں میری وجہ سے غم و غصہ کے اچھو اور غیظ و غضب کے گلو گیر پھندے لگے اور اپنی تیز زبانی سے مجھے اذیت دیتے رہے اور اپنے عیوب کے ساتھ مجھے متہم کر کے طیش دلاتے رہے اور میری آبرو کو اپنے نیزوں کا نشانہ بنایا اور جن بُری عادتوں میں وہ خود ہمیشہ مبتلا رہے وہ میرے سر منڈھ دیں اور اپنی فریب کاریوں سے مجھے مشتعل کرتے اور اپنی دعا بازیوں کے ساتھ میری طرف ہر تو لتے رہے تو میں نے اے میرے اللہ! تجھ سے فریاد رسی چاہتے ہوئے اور تیری جلد حاجت روائی پر بھروسہ کرتے ہوئے، تجھے پکارا! درآ خمالیکہ یہ جانتا تھا کہ جو تیرے سایہ رحمت میں پناہ لے گا وہ شکست خوردہ نہ ہوگا اور جو تیرے انتقام کی پناہ گاہ محکم میں پناہ گزین ہوگا وہ ہراساں نہیں ہوگا۔ چنانچہ تو نے اپنی قدرت سے ان کی شدت و شرانگیزی سے مجھے محفوظ کر دیا اور کتنے ہی مصیبتوں کے اُبر (جو میرے اُفق زندگی پر چھائے ہوئے) تھے تو نے چھانٹ دیئے اور کتنے ہی نعمتوں کے بادل برسا دیئے اور کتنی ہی رحمت کی نہریں بہا دیں اور کتنے ہی صحت و عافیت کے جامے پہنا دیئے۔ اور کتنی ہی آلام و حوادث کی آنکھیں (جو

میری طرف غمران تھیں) تو نے بے نور کر دیں اور کتنے ہی غموں کے تاریک پردے (میرے دل پر سے) اٹھادیئے اور کتنے ہی اچھے گمانوں کو تو نے سچ کر دکھایا اور کتنی ہی تہی دستیوں کا تو نے چارہ کیا اور کتنی ہی ٹھوکروں کو تو نے سنبھالا اور کتنی ہی ناداریوں کو تو نے (ثروت سے) بدل دیا۔

(بارالہا!) یہ سب تیری طرف سے انعام و احسان ہے۔ میں ان تمام واقعات کے باوجود تیری مصیبتوں میں ہمدتن منہمک رہا (لیکن) میری بد اعمالیوں نے تجھے اپنے احسانات کی تکمیل سے روکا نہیں۔ اور نہ ہی تیرا فضل و احسان مجھے ان کاموں سے جو تیری ناراضگی کا باعث ہیں باز رکھ سکا اور جو کچھ تو کرے اس کی بابت تجھ سے پوچھ گچھ نہیں ہو سکتی۔ تیری ذات کی قسم! جب بھی تجھ سے مانگا گیا تو نے عطا کیا اور جب نہ مانگا گیا تو تو نے از خود دیا اور جب تیرے فضل و کرم کے لیے جھولی پھیلائی گئی تو تو نے بخل سے کام نہیں لیا۔

اے میرے مولا و آقا! تو نے کبھی احسان و بخشش اور تفضل و انعام سے دریغ نہیں کیا اور میں تیرے محرمات میں پھاندتا، تیرے حدود و احکام سے تجاوز کرتا، تیری تہدیدہ سرزنش سے ہمیشہ غفلت کرتا رہا۔

اے میرے معبود! تیرے ہی لیے حمد و ستائش ہے جو ایسا صاحب اقتدار ہے جو مغلوب نہیں ہو سکتا اور ایسا بردبار ہے جو جلدی نہیں کرتا۔ یہ اس شخص کا موقف ہے جس نے تیری نعمتوں کی فراوانی کا اعتراف کیا ہے اور ان نعمتوں کے مقابلے میں کوتاہی کی ہے اور اپنے خلاف اپنی زیاں کاری کی گواہی دی ہے۔

اے میرے معبود! میں محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی منزلت بلند پایہ اور علی (علیہ السلام) کے مرتبے روشن و درخشاں کے واسطے سے تجھ سے تقرب کا خواستگار ہوں۔ ان دونوں کے وسیلہ سے تیری طرف متوجہ ہوں، تاکہ مجھے ان چیزوں کی برائی سے پناہ دے

جن سے پناہ طلب کی جاتی ہے۔ اس لیے کہ یہ تیری تو نگری وسعت کے مقابلہ میں دشوار اور تیری قدرت کے آگے کوئی مشکل کام نہیں ہے۔ اور تو ہر چیز پر قادر ہے۔

اے میرے اللہ! مجھ پر رحم فرما، ان نافرمانیوں کے ترک کرنے کے ساتھ جو تو نے میرے لیے باقی رکھی ہوئی ہیں۔ اور مجھ پر رحم فرما اُس تکلیف کے ترک کرنے کے ساتھ جو مجھے بے نیاز نہیں کرتی اور مجھے حُسنِ نظر عطا فرما اُن چیزوں میں جو تجھے مجھ سے راضی کر دیں اور میرے دل کو اپنی کتاب کے یاد کرنے کو اسی طرح لازم قرار دے جیسے آپ نے مجھے تعلیم دی ہے۔ اور مجھے قرار دیں تاکہ میں اس کی تلاوت کروں تاکہ تو مجھ سے راضی ہو جائے اور اس سے میری آنکھوں کی بصیرت کو نورانی قرار دے اور میرے کانوں کو اُس کے لیے خزانہ قرار دے اور اس کے ساتھ میرے سینے کو کھول دے اور اس کے ذریعے میرے دل کو شاد فرما دے اور میری زبان کو اس کے ساتھ ناطق قرار دے اور میرے بدن کو اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرما اور میرے لیے اس میں طاقت و قوت قرار فرما اور اس کو مجھ پر آسان فرما، کیونکہ کوئی طاقت و قوت نہیں سوائے تیری طاقت و قوت کے۔

اے میرے اللہ! تو میری راتوں کو میرے دن کو میری دنیا، میری آخرت کو میرے آنے جانے کو اور میرے ٹھکانے کو اپنی طرف سے عافیت مند قرار دے۔ اپنی طرف سے باعثِ برکت اور صحت مند قرار فرما۔

اے میرے اللہ! تو میرا پروردگار، میرا مولاً، میرا سردار، میری آرزو، میرا محبوب، میرا غوث، میری سند، میرا خالق، میرا ناصر، میرا موردِ وثوق، میری امید تیرے لیے مجھے مارنے والا، مجھے زندہ رکھنے والا، میرے سننے کی طاقت تیری طرف سے اور میرے دیکھنے کی طاقت اور میرا رزق تیرے ہاتھوں میں اور دنیا و آخرت میں میرا امر تیرے اختیار میں ہے اور تو نے اپنی قدرت کے ساتھ مجھے مالک قرار دیا ہے۔ اور میری سلطنت و قدرت میرے اوپر ہے اور میرے امر و معاطلے میں تیری قدرت شامل ہے اور میری پیشانی کے بال بھی

تیرے ہاتھ میں ہیں (یعنی میرا اختیار تیرے سپرد ہے) تیری رضایت کے بغیر کوئی ایک حالت سے دوسری حالت میں تبدیل کرنے والا نہیں ہے۔ تیری نہایت مہربانی کے ذریعے تیری رحمت کا امیدوار ہوں اور تیری رحمت کے واسطے سے تیری رضایت کا امیدوار ہوں۔ میں اپنے عمل کی وجہ سے اس کا امیدوار نہیں ہوں؛ کیونکہ میرا عمل بہت کم اور قلیل ہے اور جو قلیل و کم اور ناقص ہو اُس کے ذریعے سے بھلا میں کیسے امیدوار ہو سکتا ہوں؟ میں تیری بارگاہ میں اپنے افاقہ کی اپنی کمزوری اور اپنے معاملہ میں افراط کا شکوہ کرتا ہوں اور یہ سب کچھ میری طرف سے ہے اور یہ وہ چیزیں ہیں جن کے بارے میں میری نسبت تو زیادہ جانتا ہے اور ان تمام امور میں تو میرے لیے کافی ہے۔

اے میرے اللہ! تو مجھے اپنے حبیب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اپنے ظلیل ابراہیم علیہ السلام کے رفقاء میں سے قرار فرما اور خوف و ہیبت والے دن مجھے اپنی طرف سے امن عطا فرماتے ہوئے مجھے امن والوں میں سے قرار فرما اور اپنی بشارت کے ساتھ مجھے بشارت دے اور اپنے سائے میں مجھے سایہ نصیب فرما۔ اور اپنی نجات والی جگہ میں مجھے آگ سے نجات عطا فرما اور برائی کے ساتھ مجھے موسوم قرار نہ فرما اور مجھے محزون و مغموم قرار نہ فرما۔ اور اس دنیا میں مجھے سالم قرار فرما اور قیامت کے دن مجھے حجت اور دلیل کا القا فرما اور اپنے ذکر کے ساتھ مجھے یاد فرما اور آسانی کے ساتھ میرے معاملے میں آسانی قرار فرما۔ اور ہر قسم کی تنگی سے مجھے نجات عطا فرما۔ اور جب تک میں زندہ ہوں اُس وقت تک مجھے نماز پڑھنے اور زکوٰۃ ادا کرنے کی توفیق عطا فرما اور اپنی عبادت کے لیے مجھے طاقت و قوت عطا فرما اور فقہ اور اپنی مرضی کے ساتھ مجھے عمل کرنے کی توفیق عطا فرما۔ اور اپنے فضل کا مجھے رزق عطا فرما اور قیامت کے دن میرے چہرے کو روشن فرما اور میرا حساب بہت ہی آسان اور قلیل فرما۔ اور میرے برے عمل کے ذریعے مجھے رسوا قرار نہ فرما اور اپنی ہدایت کے ساتھ میری ہدایت فرما اور دنیا و آخرت میں مجھے قول ثابت کے ساتھ



ثابت قدم فرما، میری نماز، میرا روزہ، میری دعا، میری عبادت، میرے شکر، میری دنیا اور میری آخرت کو میرے لیے باعث برکت قرار فرما اور قیامت کے دن مجھے مقام محمود پر مبعوث فرما اور ایک سلطان نصیر (یعنی مددگار بادشاہ) مجھے عطا فرما۔ میرے ظلم، میری جہالت اور میرے امر میں میرے اسلاف سے تو مجھ سے درگزر فرما۔ موت و حیات کے فتنے سے مجھے نجات عطا فرما اور ظاہری اور پوشیدہ گناہوں سے مجھے نجات عطا فرما۔ قیامت کے دن مجھے اپنے دوستوں میں سے قرار فرما اور ہمیشہ مجھے اپنی طرف سے اصلاح عطا فرما اور حلال کے ذریعے مجھے حرام سے بے نیاز فرما اور پاک و طیب کے ذریعے ضیث سے میری کفایت فرما۔ اپنا وجہ کریم کو میری طرف قرار فرما اور اپنی رحمت کو مجھ سے دُور فرما اور اپنے سیدھے راستے کی طرف مجھے ہدایت عطا فرما اور وہ چیز جو تجھے محبوب ہے اور پسند ہے اس کی مجھے توفیق عطا فرما۔

اے میرے اللہ! میں آپ سے ریا کاری اور دکھلاوے، بڑائی، زیادہ تعجب کرنے، خود پسندی، فخر، تکبر، شر، بہک جانا، تعجب کی کثرت اور جبر سے میں تجھ سے ان چیزوں میں تیری پناہ و نجات کا طلبگار ہوں۔ اے میرے پروردگار! میں ناتوانی، بخل، لالچ، حسد، حرص، ایک دوسرے پر فخر و مہابات کرنا اور ملاوٹ سے میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔ اے میرے رب! میں طمع، جہالت، غم، خوف، شک اور خیف میں میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔

اے میرے رب! میں بغاوت، ظلم، حد سے تجاوز کرنے، فسق و فجور اور فسق میں تیری پناہ کا طلبگار ہوں۔ میں خیانت کاری، عداوت اور سرکشی میں تیری پناہ چاہتا ہوں۔ میں تیری نافرمانی، قطع و جدائی میں ہدی اور برائیوں، گناہوں میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔ اے میرے اللہ! میں حرام، محرم، اثم، ملامت، ضیث اور ہر وہ جو تجھے پسند نہیں اس میں تیری پناہ چاہتا ہوں اور میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔ شیطان اور اُس کے کمرے، اُس بغاوت

سے اُس کے ظلم، اُس کی عداوت، اُس کے شرک، اُس کے لشکر اور اُس کے سپاہیوں سے۔  
 اے میرے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں ہر اس چیز کے شر سے جس کو تو نے خلق  
 فرمایا ہے، خواہ وہ حیوانوں میں سے ہو، پرندوں میں سے ہو یا جنوں سے یا انسانوں میں سے  
 ہو۔ جو بھی حرکت کرنے والی چیزوں میں سے ہو اور میں تیری پناہ چاہتا ہوں ہر اُس  
 چیز کے شر سے جو آسمان سے نازل ہو یا اُس کی طرف عروج کرنے والی ہو اور ہر اُس چیز  
 کے شر سے جو زمین سے نکلے یا زمین میں بوئی جائے۔ اور میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں  
 ہر کاہن و جادوگر کے شر سے، زمین میں دفن کرنے والے جادوگر اور زیادہ بوجھ اٹھانے  
 والے سے، اے میرے پروردگار! میں تیری پناہ حاصل کرتا ہوں ہر حاسد، طاغوت، باغی،  
 برتری طلب کرنے والے، ظلم کرنے والے، قید کرنے والے اور جابر سے۔

اے میرے اللہ! میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں اندھے پن، بہرے پن، گونگے پن،  
 برص، جذام، شک و ریب سے۔ اے میرے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں سُستی، بزدلی، عجز،  
 کوتاہی، جند بازی، ضیاع کاری، تقصیر اور نال مثلوں کرنے سے۔

اے میرے رب! میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں جو کچھ تو نے زمین و آسمان اور ان  
 کے درمیان خلق فرمایا ہے اس کے شر سے۔ اے میرے رب! میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں  
 فقر، حاجت، فاقہ، سوال کرنے، جائیداد اور محتاجی سے۔ اے میرے اللہ! میں تیری پناہ طلب  
 کرتا ہوں، قلت اور ذلت سے۔

اے میرے رب! میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں تنگی، شدت، قید، جس بندش، اسیری،  
 بلاء اور ہر مصیبت سے جس پر صبر کرنے کی مجھ میں طاقت نہ ہو اس سے۔ اے عالمین کے  
 رب! اس دعا کو قبول فرما۔ اے میرے اللہ! جس جس چیز کا میں نے تیری بارگاہ میں سوال  
 کیا ہے وہ مجھے عطا فرما اور اپنی جلالت و بزرگی، عظمت اور فضل سے اس میں زیادتی عطا  
 فرما۔ بِحَقِّ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ۔

## حاجت طلب کرنے والا غلامی کے لیے تیار ہوتا ہے

﴿قال أخبرني﴾ ابو الحسن علی بن مالک النحوی ﴿قال حدثنا﴾ علی بن ہامان قال سمعت الفضل بن سعد يقول سمعت الرياشی يقول سمعت محمد بن سلام يقول سمعت شريح القاضي يقول من سأل اخاه حاجة فقد عرض نفسه على الرق فان قضاها استرقه وان لم يقضها فقد اذله وكانا ذليلين هذا بذل الرد وهذا بذل المسألة

ليس يعتاظ باذل الوجه عن      بذل ماء وجهه عوضا  
كيف يعتاض من اتاك وقد      صير الذل وجهه عرضا

حدیث نمبر 4: (بخلاف اسناد)

شرح قاضی بیان کرتا ہے کہ جو شخص اپنے بھائی سے حاجت طلب کرتا ہے اور وہ اُس کے سامنے اپنے آپ کو غلامی کے لیے پیش کرتا ہے اگر اس نے اس کی حاجت کو پورا کر دیا تو اُس نے اُس کو اپنا غلام بنا لیا ہے اور اگر اُس نے اُس کی حاجت کو پورا نہیں کیا پس اس کو رسوا کیا اور یہ دونوں ذلیل ہوئے۔ ایک سوال کرنے کی وجہ سے اور دوسرا رد کرنے کی وجہ سے۔

ليس يعتاظ باذل الوجه عن      بذل ماء وجهه عوضا  
كيف يعتاض من اتاك وقد      صير الذل وجهه عرضا

”خرچ کرنے والے کا خرچ کرنا اس سوال کرنے والے کے

چہرے کی غیرت کا بدلہ نہیں بن سکتا۔ اور جو تیرے پاس آتا ہے اس

کا بدلہ کیسے ہو سکتا ہے حالانکہ اس نے اپنے چہرے کے آبرو کو

تیرے سامنے ختم کر دیا ہے۔“

میں درخت ہوں اور فاطمہؑ اس کی شاخ ہے

﴿قال أخبرني﴾ ابو محمد عبد اللہ بن محمد الأبهری ﴿قال حدثنا﴾ علی ابن احمد بن الصباح ﴿قال حدثنا﴾ ابراہیم بن عبد اللہ بن اخی عبد الرزاق ﴿قال حدثني﴾ عمی عبد الرزاق بن ہمام بن نافع ﴿قال أخبرني﴾ ابی ہمام بن نافع ﴿قال أخبرني﴾ مینا مولیٰ عبدالرحمن بن عوف الزهری قال قال لی عبدالرحمن یامینا الا احديثك بحديث سمعته من رسول الله (ص) قلت بلی قال سمعته يقول انا شجرة وفاطمة فرعها وعلی علیه السلام لقاها والحسن والحسين (ع) ثمرتها ومحبرهم من امتی ورقها رضوان الله علیهم اجمعین وصلى الله على محمد وآله وسلم -

تہذیب نمبر 5: (بخلف اسناد)

عبدالرحمن بن عوف زہری کے غلام مینا نے بیان کیا ہے کہ عبدالرحمن نے کہا: اے مینا! کیا میں تجھے ایک حدیث سناؤ جو میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنی ہے؟ میں نے عرض کی: کیوں نہیں؟ اُس نے کہا کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ آپؐ نے فرمایا:

میں درخت ہوں اور فاطمہ علیہا السلام اس کی شاخ اور علی علیہ السلام تنہا اور حسن و حسین علیہما السلام یہ دونوں اس کا پھل اور اس کے پھول اور پتے میری امت ہے۔ اس کے ساتھ محبت کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب پر راضی ہو جائے۔

## مجلس نمبر 29

[بروزیدہ ۱۱ رمضان المبارک سال ۲۰۰۹ ہجری قمری]

﴿حدثنا﴾ الشيخ الجليل المفيد ابو عبدالله محمد بن محمد بن النعمان ايد الله تمكينه ﴿قال حدثني﴾ ابويكر محمد بن عمر الجعابي القاضى ﴿قال حدثني﴾ محمد بن على بن ابراهيم ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن ابى العنبر ﴿قال حدثنا﴾ على بن الحسين بن واقد عن أبيه عن ابى عمرو بن العلا عن عبدالله بن بريدة عن بشير بن كعب عن شداد بن اوس قال قال رسول الله (ص) لا اله الا الله نصف الميزان والحمد لله تملاء ۵-

تصحيح نمبر 1: (بخذف اسناد)

شداد بن اوس رضی اللہ عنہ نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: نصف میزان لا إله إلا الله ہے اور الحمد لله میزان کو پورا کرے گا۔

### سورہ کافرون کی وجہ نزول

﴿قال أخبرني﴾ ابو محمد عبدالله بن ابى شيخ اجازة ﴿قال أخبرنا﴾ ابو عبدالله محمد بن احمد الحكيمى ﴿قال حدثنا﴾ عبدالرحمن بن عبد

عبداللہ ابوسعید البصری ﴿قال حدثنا﴾ وہب بن جریر عن ابيه ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن اسحاق بن یسار المدنی ﴿قال حدثنی﴾ سعید بن مینا عن غیر واحد من اصحابه ان نفرأ من قریش اعترضوا الرسول (ص) منهم عتبه بن ربیعة وأمیه بن خلف والولید بن المغیره والعاص ابن سعید فقالوا یا محمد هلم فلنعبد ما تعبد وتعبد ما نعبد ونشترك نحن وانت فی الأمر فان ینکن الذی نحن علیه الحق فقد اخذت بحظک منه وان ینکن الذی انت علیه الحق فقد اخذنا بحظنا منه فانزل الله تبارک وتعالی (قل یا ایها الکافرون لا اعبد ما تعبدون ولا انتم عابدون ما اعبد) الی آخر السورة ثم مشی الیه ابی بن خلف بعظم رمیم ففته ببیده ثم نغخه فقال یا محمد اتزعمن ان ربک یحیی بعد ما تری فانزل الله تعالی (وضرب لنا مثلاً ونسی خلقه قال من یحیی العظام وهی رمیم الذی انشأ اول مرة وهو بكل خلق علیم) الی آخر السورة -

### پیٹھ نمبر 2: (بخذف اسناد)

جناب سعید بن مینا نے اصحاب رسول سے نقل کیا ہے کہ قریش کے چند لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور ان میں سے عتبہ بن ربیعہ، امیہ بن خلف، ولید بن مغیرہ اور عاص ابن سعید وغیرہ تھے۔ انہوں نے رسول خدا سے عرض کیا: اے محمد! آؤ جس کی آپ عبادت کرتے ہیں ہم بھی اس کی عبادت کریں اور جس کی ہم عبادت کرتے ہیں آپ بھی اس کی عبادت کریں تاکہ ہم اور آپ اس امر عبادت میں شریک ہو جائیں اس لیے کہ اگر ہم حق پر ہوئے تو آپ نے اپنا حصہ حاصل کر لیا اور اگر آپ حق پر ہوئے تو ہم نے آپ کے حق سے اپنا حصہ حاصل کر لیا۔ اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے سورہ کافرون نازل فرمائی:

”اے میرے رسول! کہہ دو اے وہ لوگ جو کفر کرنے والے ہیں جس کی تم عبادت کرتے ہو میں اُس کی عبادت نہیں کروں گا اور جس کی میں عبادت کرتا ہوں اُس کی تم عبادت نہیں کرتے“۔ آخری سورہ تک یہ نازل ہوئی۔ پھر رسول خدا کی خدمت میں ابی ابن خلف ایک بوسیدہ ہڈی لے کر آیا جو اس کے ہاتھ میں تھی۔ اس نے اس ہڈی کو پھونک ماری اور کہا: اے محمد! آپ یہ گمان کرتے ہیں کہ آپ کا رب اس بوسیدہ ہڈی کو پھر دوبارہ زندہ کرے گا اس کے بارے واقع ایسا ہوگا؟ بھلا یہ کیسے ممکن ہے؟

اللہ تعالیٰ نے اس کے جواب میں نازل فرمایا: ”اللہ تعالیٰ ہمارے لیے مثال بیان کرتا ہے اور اس کی مخلوق جھول جاتی ہے۔ یہ (کافر) کہہ رہا ہے کہ کون اس بوسیدہ ہڈی کو زندہ کرے گا تو وہ ذات جس نے اس کو پہلی مرتبہ زندہ کیا تھا وہ اس کو دوبارہ بھی زندہ کرے گی۔ اور وہ ہر مخلوق کے بارے میں جاننے والا ہے“ آخری سورہ تک نازل ہوئی۔

### لوگوں کی تین قسمیں ہیں

﴿قال أخبرني﴾ ابو جعفر محمد بن علی بن الحسین ﴿قال حدثنا﴾ ابی ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن ابی القاسم ما جیلویہ عن محمد بن علی الصیرفی عن نصر بن مزاحم عن عمرو بن سعید عن فضیل بن خدیج عن کمیل بن زیاد النخعی ، قال كنت مع امیر المؤمنین علی بن ابی طالب علیہ السلام فی مسجد الکوفة وقد صلینا عشاء الآخرة فاخذ بیدي حتی خرجنا من المسجد فمشی حتی خرج الی ظهر الکوفة لایکلمنی بکلمة فلما اصحر تنفس ثم قال یا کمیل ان هذه القلوب اوعیة فخیرها او عاها احفظ منی ما اقول الناس ثلاثة عالم ربانی ومتعلم علی سبیل نجات وهمج رعا ع اتباع کل ناعق یعیلون مع کل ریح لم یتضیوا بنور العلم ولم یلجأوا الی رکن وثیق یا کمیل العلم خیر من المال العلم یحرسک وانت تحرس المال

والمال تنقصه النفقة والعلم يزكو على الانفاق ياكميل محبة العلم خير ما  
يدان الله به تكسبه الطاعة في حيوته والجميل الاحدوثة بعدموته ياكميل  
منفعة المال تزول بزواله ياكميل مات خزان الأموال والعلماء بافون ما بقى  
الدهر اعيانهم مفقودة وامثالهم في القلوب موجودة هاه هاه ان ههنا واهنا  
بيده الى صدره لعلماء جما لواصيت له حملة بلى اصيب له لقنا غير مأمون  
يستعمل آله الآخرة في الدنيا ويستظهر بحجج الله على خلقه وبنعمته  
على عباده ليتخذ الضعفاء وليجة دون ولى الحق او منقاداً للحكمة لا  
بصيرة له في احيائه فقدح الشك في قلبه باول عارض من شبهة الا اذا  
ولا ذاك فمنهم بالذات سلس القياد للشهوات او مغرى بالجمع والادخار  
ليس من دعاة الدين اقرب شيها بهؤلاء الأنعام السائمة كذلك يموت العلم  
يموت حامليه اللهم بلى لاتخلى الأرض من قائم بحجة ظاهر مشهور او  
مستتر مغمور لتلا تبطل حجج الله وبنياه فان اولئك الأقلون عدداً  
الأعظمون خطراً بهم يحفظ الله حججه حتى يودعها نظرائهم ويزرعوها  
في قلوب اشباههم هجم بهم العلم على حقايق الامور فباشروا روح  
اليقين واستلانوا ما استوعره المترفون وانسوا بما استوحش منه الجاهلون  
صحابوا الدنيا بابدان ارواحها معلقة بالمحل الأعلى اولئك خلفاء الله في  
ارضه والدعاة الى دينه هاه هاه شوقا الى رؤيتهم واستغفر الله لى ولكم ثم  
نزع يده (ع) وقال انصرف اذا شئت -

**تصحيح نمبر 3: (بخذ اسناد)**

حضرت کمال بن زیاد نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میں مسجد کوفہ میں امیر  
المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے ساتھ تھا اور میں نے آپ کی اقتداء میں نماز



عشاء ادا کی اور اس کے بعد آپؐ نے میرا ہاتھ پکڑا اور کوفہ سے باہر تشریف لے گئے۔ آپؐ نے اس دوران میرے ساتھ کوئی بات نہ کی۔ پس جب صحرا میں چلے گئے اور آپؐ نے ایک لمبا سانس لیا اور پھر فرمایا: اے کمیلؑ! تحقیق یہ دل خزانہ ہے اور اس میں خیر کا خزانہ ہے جو میں بیان کروں گا اس کو یاد کر لو جان لو! لوگ تین طرح کے ہیں:

① عالم ربانی (یعنی وہ عالم جس نے اللہ تعالیٰ کے لیے علم حاصل کیا اور اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دینے والا ہو اور خوشنودی خدا کی خاطر اس پر عمل کرنے والا ہو اس عالم کو عالم ربانی کہا جاتا ہے)۔

② متعلم جو راہ نجات پر چلنے والا ہے۔

③ عوام الناس بے عقل لوگ ہیں جو ہر ہانکنے والے کی اتباع کرتے ہیں اور ہوا کے رخ پر چلتے ہیں۔ (یعنی جدھر کی ہوا چلتی ہے یہ ادھر ہو جاتے ہیں) وہ علم کے نور سے روشنی طلب نہیں کرتے اور کسی مضبوط ستون کی پناہ حاصل نہیں کرتے۔

اے کمیلؑ! علم مال سے بہتر ہے کیونکہ علم تیری حفاظت کرتا ہے اور تو مال کی حفاظت کرتا ہے۔ مال خرچ کرنے سے کم ہوتا ہے اور علم خرچ کرنے سے زیادہ ہوتا ہے۔ اے کمیلؑ! علم کی محبت اللہ تعالیٰ کے دین میں بہترین چیز ہے۔ اس علم سے زندگی میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی جاتی ہے اور مرنے کے بعد یہ علم بہت اچھی کہانی اور افسانہ بنا جاتا ہے۔

اے کمیلؑ! مال کے ختم ہونے سے اس کے فوائد بھی ختم ہو جاتے ہیں۔

اے کمیلؑ! مال کے خزانہ دار مر جاتے ہیں لیکن جب تک زمانہ ہے علما باقی ہیں وہ نہیں مرتے۔ ان کے جسم مفقود و پوشیدہ ہو جاتے ہیں؛ لیکن ان کی مثالیں دلوں میں محفوظ رہتی ہیں۔ ہاہ..... ہاہ! یہاں پر آپؐ نے اپنے سینہ مبارک کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا: یہاں پر علم کا ٹھکانہ مارتا ہوا سمندر موجزن ہے۔ اے کاش! اس کو برداشت کرنے والا اور

اٹھانے والا مل جاتا؟ کیوں نہیں؟ اس کو ایک ایسا بار کرنے والا پائے گا جو خود امن میں نہیں ہوگا اور وہ اس کو دین کا ہتھیار بنا کر دنیا حاصل کریں گے اور وہ اللہ تعالیٰ کی حجت۔ اس کی مخلوق پر ہونے کو ظاہر کریں گے اور اس کی نعمت اس کے بندوں پر ہونے کا اظہار کریں گے اور وہ دلی حق کو چھوڑ کر کمزور اور ضعیف لوگوں کو اپنا رازدار قرار دیں گے۔

وہ اپنے آپ کو حکمت کے تابع قرار دیں گے، لیکن ان کو زندگی میں کوئی بصیرت حاصل نہیں ہوگی۔ پس پہلے ہی شبہ میں جو ان کو عارض ہوگا اس کی وجہ سے ان کے دل میں شک پیدا ہو جائے گا۔

آگاہ ہو جاؤ! ان کے لیے نہ یہ جہان ہوگا اور نہ دوسرا جہان ہوگا۔ ان میں سے بعض ایسے ہوں گے جو آسانی سے خواہشات کی اتباع کر جائیں گے اور وہ تمام کو دھوکا دیں گے اور ذلیل و خوار کریں گے اور دین کے ستونوں میں شبہ پیدا کرنے میں جانور بھی ان سے زیادہ قریب نہیں ہوں گے۔

عالم کے مرنے سے علم مر جاتا ہے۔ اے اللہ! یہ زمین خالی نہیں رہے گی ایسی حجت سے جو ظاہر و مشہور ہو یا پوشیدہ اور غیر معروف ہو، تاکہ اللہ کی حجت اور اس کے دین کی بنیادیں کمزور نہ ہوں۔ یہ لوگ اگرچہ تعداد میں بہت تھوڑے ہوں گے لیکن عظمت میں بہت زیادہ ہوں گے۔ انہی کے ذریعہ اللہ تعالیٰ اپنی دلیلوں کی حفاظت کرے گا، یہاں تک کہ وہ اپنی دلیلوں کو امامت کے طور پر ان کے سپرد کر دے گا اور وہ اپنے اتباع کے دلوں میں ان کا بیج بوئیں گے اور ان کا علم امور کے حقائق پر اچانک مطلع ہو جاتے ہیں۔ پس وہ رو بہ یقین ان کو حاصل ہوتا ہے اور یقین ان کے لیے آسان ہوتا ہے اور سرکشی کرنے والوں کے لیے وہ بہت سخت دشوار ہوتے ہیں اور جس سے جاہل و حشت محسوس کرتے ہیں وہ اس سے محبت کرتے ہیں اور ان کے دل اس دنیا میں ہوتے ہیں، لیکن ان کے روح اعلیٰ محل کے ساتھ معلق ہوتے ہیں۔ یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے زمین پر خلیفہ ہوتے ہیں اور اس کے

دین کی طرف دعوت دینے والے ہوتے ہیں اور ان کی زیارت کا شوق ہوتا ہے۔ میں اپنے لیے اور تمہارے لیے استغفار کرتا ہوں پھر آپ نے ہاتھ چھڑا لیا اور فرمایا: جاؤ جدھر جانا چاہتے ہو۔

### دین کا اختتام ہمارے ساتھ ہوگا

﴿قال حدثنا﴾ ابوبکر محمد بن عمر الجعابی ﴿قال حدثني﴾ علی بن اسحاق المحرمی ﴿قال حدثنا﴾ عثمان بن عبد اللہ الشامی ﴿قال حدثنا﴾ ابولہیعۃ عن ابی ذرعة الحضرمی عن عمر بن علی بن ابی طالب علیہ السلام قال قال رسول اللہ (ص) یا علی بنا ختم اللہ الدین کما بنا فتحہ و بنا یؤلف اللہ بین قلوبکم بعد العداوة والبغضاء -

حدیث نمبر 4: (بخلف اسناد)

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا علی! اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہی اپنے دین کا اختتام فرمائے گا جیسا کہ اس نے اپنے اس دین کی ابتداء ہمارے ساتھ فرمائی ہے اور ہمارے ساتھ اللہ تعالیٰ لوگوں کے دلوں کو نفرت اور عداوت کے بعد آپس میں دوبارہ جوڑے گا۔

### مازنی کے لیے اشعار

﴿قال أخبرني﴾ ابوالطیب الحسن بن محمد التمار قال سمعت ابابکر ابن الأنباری يقول سمعت علی بن ہامان ینشد للمازنی -

إذا اتا لم اقبل من الدهر كلما      تکرهت منه طلال عینی علی الدهر  
تعودت مس الضر حتی الفته      فاسلمنی حسن العزاء الی الصبر  
ووسع قلبی للذمی نفس بالأذی      وقد کنت احیانا یضیق به صدری

وصيرنى ياسى من الناس راجيا لسرعة صنع الله من حيث لا ادري  
وصلى الله على سيدنا محمد وآله النبي وسلم تسليماً

تحدیث نمبر 5: (بخلاف اسناد)

ابوبکر ابن انباری نے بیان کیا ہے کہ میں نے علی بن ہامان سے سنا کہ انہوں نے  
مازنی کے لیے ان اشعار کو پڑھا:

اذا انا لم اقبل من الدهر كلما      تکرهت منه طال عيني على الدهر  
تعودت مس الضر حتى الفتة      فاسلمني حسن العزاء الى الصبر  
ووسع قلبي للاذى الانس بالاذى      وقد كنت احياناً يضيق به صدرى  
وصيرنى ياسى من الناس راجيا      لسرعة صنع الله من حيث لا ادري  
وصلى الله على سيدنا محمد وآله النبي وسلم تسليماً

① ”جب کہ میں زمانے سے سامنا کرتا ہوں تو مجھے کراہت ہوتی ہے میری نظر زمانے  
پر غلبہ رکھتی ہے۔“

② ”جب بھی اس سے الفت کرتا ہوں تو میری طرف ضرر لوٹ آتا ہے پس یہ مجھے  
مصیبت پر صبر کرنے کے سپرد کرتا ہے۔“

③ ”میرا دل ایک اذیت کے لیے وسیع ہوتا ہے تو یہ دوسری دیتا ہے اور کبھی میرا دل  
تنگ پڑ جاتا ہے۔“

④ ”میں اُمید کے باوجود بھی لوگوں سے نا اُمید ہو جاتا ہوں جب میں خدا کے کام کے  
جلد ہونے کی حکمت کو نہیں جانتا۔“

## مجلس نمبر 30

[بروز ہفتہ ۱۴ رمضان المبارک سال ۲۰۰۹ ہجری قمری]

اللہ کی خاطر محبت کرنے والوں کے لیے طوبیٰ ہے

﴿قال أخبرني﴾ ابوالحسن احمد بن محمد بن الوليد رحمه الله  
 ﴿قال حدثني﴾ ابی ﴿قال حدثني﴾ محمد بن الحسن الصفار عن احمد بن  
 محمد بن عيسى عن محمد بن مروان عن محمد بن عجلان عن ابی عبد الله  
 جعفر بن محمد (ع) قال طوبی لمن لم یبدل نعمة الله کفراً طوبی للمتحابین  
 فی الله-

تحدیث نمبر 1: (بخلاف اسناد)

حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام نے فرمایا: طوبیٰ ہے اُن کے  
 لیے جو اللہ تعالیٰ کی نعمت کو کفر کرتے ہوئے تبدیل نہیں کرتے اور طوبیٰ ہے اُن کے لیے جو  
 اللہ تعالیٰ کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں۔

دشمن آل محمد دوزخ میں جائے گا

﴿قال أخبرني﴾ ابوبکر محمد بن عمر الجعابی ﴿قال حدثنا﴾  
 عبد الکریم بن محمد ﴿قال حدثنا﴾ سهل بن زنجلة الرازی ﴿قال حدثنا﴾  
 ابن ابی اویس ﴿قال حدثنا﴾ ابی عن حمید بن قیس عن عطا عن ابن  
 عباس قال قال رسول الله (ص) یابنی عبدالمطلب انی سألت الله لکم ان

يعلم جاهلكم وان يثبت قائمكم وان يهدي الله ضالكم وان يجمعكم بجداء  
جوداء رحماء اما والله لو ان رجلا صف قدميه بين الركن والمقام مصليا  
ولقى الله وهو يبغضكم اهل البيت لدخل النار -

حدیث نمبر 2: (بخلاف اسناد)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: اے اولادِ عبدالمطلب! میں نے اللہ تعالیٰ سے تمہارے  
بارے میں دعا کی ہے کہ وہ تمہارے جاہلوں کو علم عطا فرمائے اور تمہارے قیام کرنے والوں  
کو ثابت قدم رکھے اور تمہارے گمراہ کو ہدایت عطا فرمائے اور تمہارے اسیروں کو سخاوت  
اور رحم دلی عطا فرمائے۔ آگاہ ہو جاؤ! خدا کی قسم! اگر کوئی مرد رکن اور مقام کے درمیان کھڑا  
رہے اور ہر وقت نماز ادا کرتا رہے اور وہ خدا کے ساتھ ملاقات اس حال میں کرے کہ وہ  
اہل بیت سے دشمنی رکھتا ہو تو اس کو ضرور جہنم میں داخل کیا جائے گا۔

**بعض ہاشمیوں اور امام رضاؑ کے درمیان گفتگو**

﴿قال أخبرني﴾ الشريف الصالح ابو محمد الحسن بن حمزة العلوي  
الطبري رحمه الله ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن عبد الله بن جعفر الحميري عن  
أبيه عن احمد بن عيسى عن مروك بن عميد الكوفي عن محمد بن زيد  
الطبري قال كنت قائما على رأس الرضا (ع) على بن موسى (ع) بخراسان  
وعنده جماعة من بني هاشم منهم اسحق بن العباس بن موسى فقال له  
يا اسحاق بلغني انكم تقولون ان الناس عميد لنا لا وقرابتي من رسول الله  
(ص) ما قلته قط ولا سمعته من احد آبائي ولا بلغني احد منهم قال كنا نقول  
الناس عميد لنا في الطاعة موال لنا في الدين فليبلغ الشاب الغائب -

جناب محمد بن زید طبری نے بیان کیا ہے کہ میں فراسان میں امام علی بن موسیٰ علیہ السلام کے پاس کھڑا تھا اور آپ کے پاس بنو ہاشم کی ایک جماعت بھی کھڑی تھی، جن میں اسحاق بن عباس بن موسیٰ بھی موجود تھے۔ آپ نے فرمایا:

اے اسحاق! مجھے یہ خبر ملی ہے کہ تم لوگوں کو یہ کہتے ہو کہ تمام لوگ ہمارے غلام ہیں۔ ایسا نہیں ہے اور جو رسول سے ہماری قرابت ہے اس کے حساب سے بھی میں نے کبھی بھی ایسا نہیں کہا اور نہ میں نے اپنے آباؤ اجداد میں سے کسی سے ایسا سنا ہے جیسا کہ ہم کہتے ہیں۔ تمام لوگ اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں ہمارے غلام ہیں اور دین میں ہمارے موالی ہیں۔ پس ہر حاضر و غائب تک اس کو پہنچا دے۔

### حضرت امام رضاؑ کا توحید خدا میں بیان

﴿قال وبهذا الأسناد﴾ قال سمعت الرضا علی بن موسیٰ (ع) يتكلم فی توحید اللہ سبحانہ فقال اول عبادۃ اللہ معرفتہ واصل معرفۃ اللہ عزوجل توحیدہ ونظام توحیدہ یفنی التحدید عنه لشہادۃ العقول ان کل محدود مخلوق وشہادۃ کل مخلوق الممتنع من الحدیث هو القدیم فی الأزل فلیس للہ عبد من نعت ذاته ولا ایاء وحد من اکتنبہ ولا حقیقۃ اصاب من مثله ولا به صدق من نہاء ولا صمد صمدہ من اشار الیہ بشیئ من الحزاس ولا ایاء عنی من شبہہ ولا له عرف من بعضہ ولا ایاء اراد من توہمہ کل معروف بنفسہ مصنوع وکل قائم فی سواہ مطول بصنع اللہ یستدل علیہ وبالقول تعتقد معرفتہ وبالفطرۃ تثبت حجتہ خلق اللہ تعالیٰ الخلق حجاب بینہ وبینہم ومباینتہ ایامہ مفارقتہ لہم وابتدائہ لہم دلیل

على ان لا ابتداء له لعجز كل مبتدئ منهم عن ابتداء مثله فاسمائه تعالى  
 تعبير وافعاله سبحانه تفهيم قد جهل الله تعالى من حده وقد تعداه من  
 اشتمله وقد اخطأ من اکتتمه ومن قال كيف هو فقد شبهه ومن قال فيه لم  
 فقد علله ومن قال متى فقد وقته ومن قال فيم فقد ضمنه ومن قال الى م فقد  
 نهاه ومن قال حتى م فقد غيابه ومن غيابه فقد جزاه ومن جزاه فقد الحد فيه  
 لا يتغير الله تعالى المباشرة مبجل لا باستهلال رؤية باطن لا بمزايعة مياين  
 لا بمسافة قريب لا بمد اناة لطيف لا يتجسم موجود لا عدم فاعل لا  
 باضطرار مقدر لا بفكرة مدبر لا بحركة مرید لا بعزيمة يشاء لا بهمة مدرك  
 لا بحاسة سمیع لا بالة بصير باداة لاتصحبه الأوقات ولا تضمنه ولا تأخذه  
 السنوات ولا تحده ولا تنفیده الأدوات سبق الأوقات كونه والعدم وجوده  
 والابتداء ازله بخلقه الاشياء عرف ان لا قرين له ضاد النور بالظلمة  
 والصرود بالحرور مؤلف بين متباعداتها ومفرق بين متدانياتها بتفريقها  
 دل على مفرقتها وتباينها علم مؤلفها قال الله عزوجل ومن كل شئ خلقنا  
 زوجين لعلكم تذكرون له معنى الربوبية اذ لا مربوب وحقيقة الالهية اذ لا  
 مألوه ومعنى العالم ولا معلوم ليس منذ خلق استحق معنى الخالق ولا من  
 حيث احدث استفاد مني المحدث لا تغيبه منذ ولا تدينه قد ولا تحجبه لعل  
 ولا توقته متى ولا تشمله حين ولا تقارنه مع كلما في الخلق ما لمشر غير  
 موجود في خالقه وكلما امکن فيه متنوع من صانعه لا تجرى عليه الحركة  
 والسكون وكيف تجرى عليه ما هو اجراه او يعود فيه ما هو ابتداء اذن  
 لتفاوت ذاته ولا امتنع من الأزل معناه ولما كان للبارى معنى غير المبرء  
 لوحدله وراه لحدله امام ولو التمس للزمه النقصان كيف يستحق الأزل من



لا يمتنع من الحدث وكيف ينشئ الأشياء من لا يمتنع من الأشياء لو تعلق  
به المعاني لقامت فيه آية المصنوع ولتحول عن كونه دالا الى كونه مدلولاً  
عليه ليس في مجال القول حجة ولا في المسئلة عنه جواب لا اله الا الله  
العلی العظیم -

قال انشدني ابو المأمون:

كن للمكاره بالنعراء مدافعاً	فعلل يوماً لا ترى ما تكره
فلربما استتر الفتى فتنافست	فيه العيون وانه لموه
ولربما خزن الأديب لسانه	حذر الجواب وانه لمفوه
ولربما ابتسم الوقور من الأذى	وضميره من حرة يتأوه

تہذیب نمبر 4: (بخند اسناد)

گذشتہ اسناد کے ساتھ یہ بھی ہے۔ راوی بیان کرتا ہے کہ میں نے حضرت امام عی  
رضا علیہ السلام سے سنا کہ وہ خدا کی توحید و وحدانیت کے بارے میں گفتگو فرما رہے تھے۔  
پس آپ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کی پہلی عبادت اُس کی معرفت حاصل کرنا ہے اور اللہ تعالیٰ کی معرفت کی  
اصل بنیاد اس کو واحد قرار دینا اور اُس کی وحدانیت کا اقرار کرنا ہے اور اُس کی وحدانیت کی  
زینت یہ ہے کہ اس کو وحد و حدود سے مبرا قرار دیا جائے، کیونکہ عقل گواہ ہے کہ ہر محدود چیز  
مخلوق ہے اور ہر مخلوق گواہ ہے کہ وہ حادث نہیں ہے، بلکہ وہ ہمیشہ سے ازل سے قدیم ہے  
پس اُس کی ذات کی نعت سے اُس کی عبادت نہیں کی جاسکتی اور جس نے اُس کی حد بیان  
کی اُس نے اس کی اصل و حقیقت کو نہیں پہچانا۔ اور جس نے اُس کی مثل و مثال بیان کی وہ  
اس کی حقیقت کو نہیں پاسکا۔ اور جو اس کی نبی کرے گا وہ اُس کی تصدیق نہیں کرے گا اور  
جس نے اپنے حواسِ ظاہر کے ذریعے اس کی طرف اشارہ کیا ہے وہ اُس کو صہ نہیں قرار

دے رہا۔ اور جس نے اس کی تشبیہ بیان کی اُس نے اُس کا قصد و ارادہ نہیں کیا اور جس نے اُس کے حصے قرار دیئے؛ بعض کو بعض قرار دیا اُس نے اس کی معرفت حاصل نہیں کی اور جس نے اُس کو وہم قرار دیا اس نے بھی اس کا ارادہ نہیں کیا۔ ہر معروف بذات خود مصنوع ہے اور ہر قائم جو اس کے علاوہ ہے وہ طول و لمبائی کو قبول کرتا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی صفت پر اُس سے استدلال کیا جاتا ہے اور عقول کے ساتھ اُس کی معرفت کا عقیدہ رکھا جاتا ہے۔ اور فطرت کے ذریعے اس کی حجت و دلیل ثابت ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کو خلق فرمایا اور پھر اپنے اور اُن کے درمیان پردہ حائل کر دیا ہے اور اپنے اور اُن کے درمیان مہابیت قرار دی اور اُن کے اور اپنے درمیان مفارقت قرار دی اور اس مخلوق کی ابتداء اس بات کی دلیل ہے کہ اس کی کوئی ابتداء نہیں ہے کیونکہ ہر ابتداء کرنے والا اس کی ابتداء کو جاننے سے قاصر ہے اور اس کے تمام اسماء صرف اس کو تعبیر کرنے کے لیے ہیں ورنہ اس کی حقیقت کو بیان نہیں کرتے اور اُس کے افعال صرف اور صرف سمجھانے کے لیے ہیں۔ پس جس نے اس کی حد معین کی وہ اس سے جاہل ہے اور جس نے اُس کا احاطہ کرنے کی کوشش کی وہ اس کی تعداد کا قائل ہو گیا اور جو اُس کی اصل حقیقت کو جاننے کی کوشش کرے گا وہ خطا کار ہے۔ اور جو یہ بیان کرتا ہے کہ وہ کیسا ہے وہ اس کی تشبیہ بیان کرنے والا ہے اور جو اس کے بارے میں یہ بیان کرتا ہے کہ وہ کیوں ہے تو اُس نے اُس کی تعلیل بیان کی ہے اور جو اُس کے بارے میں بیان کرتا ہے کہ وہ کب سے ہے اُس نے اُس کے لیے وقت معین کیا ہے اور جس نے یہ بیان کیا ہے کہ وہ اس میں ہے تو اُس نے اُس کو مضمون قرار دیا ہے (یعنی کسی کے ضمن میں قرار دینا) اور جس نے یہ بیان کیا کہ وہ کب تک ہے اُس نے اُس کی نفی کی ہے۔ اور جس نے بیان کیا کہ وہ فلاں وقت ہے اُس نے اُس کی غایت و انتہا بیان کی ہے۔ اور جس نے اُس کی غایت و انتہا بیان کی ہے اُس نے اُس کا تجزیہ کیا ہے۔ اور جس نے اُس کا تجزیہ کیا وہ اُس کی حد کا قائل ہو گیا ہے۔ پس وہ کافر

ہو گیا اور مخلوق کی معاشرت سے اُس میں تبدیلی نہیں ہو سکتی۔ وہ ایسا روشن و ظاہر ہے جس کو آنکھوں سے دیکھا نہیں جاسکتا اور وہ ایسا باطن ہے جو ظاہر نہیں ہو سکتا اور وہ ایسا دور ہے جو مسافت کے اعتبار سے دُور نہیں ہے اور وہ ایسا قریب ہے جس قریب کو محسوس نہیں کیا جاسکتا۔ وہ ایسا لطیف ہے جو مجسم نہیں ہو سکتا، وہ ایسا موجود ہے کہ جس میں عدم نہیں ہے۔ وہ قائل (یعنی کرنے والا) ہے جو مجبور نہیں ہوتا اور وہ بغیر فکر و سوچ کے امور کی تقدیر کرنے والا ہے اور کوئی حرکت کیے بغیر امور کی تدبیر کرنے والا ہے اور بغیر کسی عزیمت اور مشکل کے وہ ارادہ کرنے والا ہے اور بغیر کوشش اور ہمت کے وہ چاہنے والا ہے اور وہ دور کرنے والا ہے بغیر اس کے کہ وہ کوئی محسوس کرے۔ اور وہ بغیر سننے کے آواز سے سنتا ہے اور بغیر دیکھنے والے آواز سے دیکھتا ہے اور وہ زمانے کے ساتھ مربوط نہیں ہے اور نہ ہی زمانہ اس کا احاطہ کر سکتا ہے اور اس کو نیند اور اذگت نہیں آتی اور اس کے اوصاف محدود نہیں ہیں۔ آلات و اسباب اس کو نفع اور فائدہ نہیں دیتے (کیونکہ وہ ان کا محتاج نہیں ہے) اور اُس کا وجود زمانے سے پہلے ہے۔ اُس کا وجود عدم پر سبقت رکھتا ہے اور وہ ہمیشہ سے ہے۔ وہ اشیاء کی خلقت سے معلوم ہوا۔ اُس کا کوئی ساتھی نہیں ہے اور اُس نے نور کو تاریکی کی ضد قرار دیا ہے، سردی کو گرمی کی ضد بنایا اور دُور دُور والی چیزوں کے درمیان الفت پیدا کی اور قریب قریب والی چیزوں کے درمیان جدائی ڈالی اور اس جدائی نے اس جدا کرنے والے کی معرفت کرائی ہے اور اُن کے قرب نے اُن کے درمیان تالیف کرنے والی اور جوڑنے والی ذات کو بیان کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا ہے کہ ہم نے ہر چیز کا جوڑا خلق کیا ہے تاکہ تم اُس سے تذکرہ اور نصیحت حاصل کر سکو اور وہ تب تھا جب پرورش حاصل کرنے والا کوئی نہیں تھا اور وہ اس وقت سے معبودِ حقیقی ہے کہ جب اس کی عبادت کرنے والا کوئی نہیں تھا اور وہ اُس وقت بھی عالم تھا کہ جب کوئی ایسی چیز نہیں تھی جس کے ساتھ علم کا تعلق ہوتا اور وہ خالق ہے ایسا نہیں کہ جب اس نے خلق کیا پھر وہ خلق کے معنی کا مستحق ہوا۔ وہ ایسا

نہیں ہے کہ اُس نے ایجاد کیا تو پھر ایجاد کرنے کے معنی کا مستحق قرار پایا ہے۔ کوئی چیز اُس سے غائب نہیں ہے اور کوئی اُس کے قریب نہیں ہے اور نہ ہی شاید اُس کو تعجب میں مبتلا کر سکتا ہے۔ اُس کے وقت کو بیان نہیں کیا جاسکتا، کوئی زمانہ اس کا احاطہ نہیں کر سکتا، اُس کو کسی کے ساتھ مقارن نہیں کیا جاسکتا، ہر قسم کا اثر جو مخلوق میں پایا جاتا ہے وہ خالق نہیں ہوتا اور جو چیز مصنوع میں پائی جاتی ہے وہ اُس کے بنانے والے میں متسع ہوتی ہے۔ پس اُس میں حرکت اور سکون نہیں پایا جاتا اور یہ کیسے جاری ہو سکتے ہیں اُس ذات پر کہ جو خود ان کو دوسروں پر جاری کرنے والا ہے؟ یہ تمام چیزیں اُس کی طرف رجوع کرنے والی ہیں کیونکہ یہ سب کی سب اُس سے ابتداء کرنے والی نہیں (یعنی وہ ان کو پیدا کرنے والا ہے) کیونکہ اُس کی ذات ان چیزوں سے جدا ہے اور یہ چیزیں اگر اُس کو لاحق ہو جائیں تو وہ ان کی ازلیت کو ختم کر دیتی ہے اور خالق و باری کے لیے مخلوقیت اور اوصاف کو ثابت نہیں کیا جاسکتا اور اگر اس کے لیے پیچھے والی حد مقرر کی جائے گی تو اس کے لیے آگے والی حد بھی معین کرنا پڑے گی۔ (یعنی اُس کے لیے حد مقرر کرنا محال ہے) اور اگر تو یہ کہہ دے کہ وہ کامل ہو گیا ہے تو اس کا لازمی ہے کہ تو اُس کے نقصان کا قائل ہو ہے۔ وہ کیسے لازمی اور ہمیشہ سے ہو سکتا ہے جو اپنے آپ سے حدیث کو منع نہ کر سکے۔ (یعنی جوازلی ہے وہ حادث نہیں ہو سکتا) اور وہ چیزوں کو کیسے ایجاد کر سکتا ہے کہ جو خود چیزوں کا محتاج ہے۔ اور جو ان معانی کے ساتھ تعلق رکھتا ہے اُس کا محتاج ہے۔ یہ خود اس کے مصنوع اور مخلوق ہونے کی دلیل ہے (یعنی وہ خالق نہیں بلکہ مخلوق ہے) اور وہ اُس کو دال سے مدلول کی طرف تہلیل کر دے گی اور اُس کے پاس مقام گفتگو میں کوئی دلیل نہیں اور جب اس سے سوال کیا جائے گا تو وہ اس کا جواب نہیں دے سکے گا جب کہ اس کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے۔ وہ علی اور عظیم ہے۔

راوی بیان کرتا ہے کہ ابو مامون نے وہاں یہ اشعار پڑھے:

كن للمكاره بالعزاء مدافعاً  
 فلعل يوماً لا تری ما تكره  
 ”برائیوں کو عمدہ اخلاق کے ذریعے دُور کرو۔ پس امید ہے کہ ایک  
 دن آئے گا کہ جو کسی برائی کو نہیں دیکھے گا۔“

فلر بما استتر الفتى فتنافست  
 فيه العيون وانه لموه  
 بعض اوقات جوان ایسے پروے میں چلا جاتا ہے کہ اس میں اس کی  
 آنکھیں مانوس ہوتی ہیں اور وہ ان کو پُر کر دیتا ہے۔“

ولربما خزن الأديب لسانه  
 حذر الجواب وانه لمفوه  
 ”بعض اوقات غم ایسا ہوتا ہے کہ ادیب کی زبان بھی اُس کو بیان  
 کرنے سے عاجز ہوتی ہے کیونکہ وہ اُن کو معاف کر دیتا ہے۔“

ولربما ابتسم الوقور من الأذى  
 وضميره من حرة يتأوه  
 اور بعض اوقات (لوگ) عظیم بھی اس اذیت پر مسکرا دیتا ہے اور اس  
 کا ضمیر اس کی گرمی کو محسوس کرتا ہے۔“

## مجلس نمبر 31

[ بروز پیر ۱۶ رمضان المبارک سال ۲۰۰۹ ہجری قمری ]

### نیکی میری طرف سے ہدایت ہے

ابوالفوارس ﴿حدثنا﴾ الشيخ الجليل المفيد ابو عبد الله محمد بن محمد بن النعمان ايد الله تمكينه ﴿قال أخبرني﴾ ابو غالب احمد بن محمد الازى رحمه الله ﴿قال حدثني﴾ خالى ابو العباس محمد بن جعفر الرزاز القرشى ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن الحسين بن ابي الخطاب عن الحسن ابن محبوب عن جميل بن صالح عن بريد بن مغيرة العجلي عن ابي جعفر محمد بن على الباقر (ع) عن آبائه قال قال رسول الله (ص) يقول الله تعالى المعروف هدية منى الى عبدى المؤمن فان قبلها منى فبرحمتى ومن وان ردها على فيذنبه حرمها ومنه لامنى وأيما عبد خلقته وهديته الى الايمان وحسنت خلقه ولم ابتله بالهخل فانى اريديه خيرا -

اصيبت نمبر 1: (بخلاف استاد)

امام محمد باقر عليه السلام نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل فرمایا ہے کہ آپ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ نیکی میری طرف سے اپنے مومن بندے کے لیے ہدیہ و ہدایت ہے۔ اگر وہ میری طرف سے اس نیکی کو قبول کر لے تو میری رحمت اس کے شامل

حال ہو جاتی ہے اور اگر وہ اُس کو رد کر دے میری طرف تو اُس کا گناہ اُس کے لیے اور اِس ہدیہ کو میں اُس پر حرام کر دیتا ہوں اور انہی کی طرف سے اِس کو اُس سے محروم کر دیتا ہوں۔ میں جس بندے کو خلق کرتا ہوں اگر میں اُس سے خیر و نیکی کا ارادہ کر لوں تو اُسے ایمان کی طرف ہدایت کرتا ہوں اور اُس کے اخلاق کو اچھا بنا دیتا ہوں اور اُس کو بخیر نہیں بناتا۔

### فاطمہ علیہا السلام میرا کھڑا ہے

﴿قال أخبرني﴾ ابو الحسن علی بن خالد المرغنی ﴿قال حدثنا﴾ ابو القاسم الحسن بن علی بن الحسن الکوفی ﴿قال حدثنا﴾ جعفر بن محمد ابن مروان الغزال ﴿قال حدثنا﴾ ابی ﴿قال حدثنا﴾ عبداللہ بن الحسن الأحمسی ﴿قال حدثنا﴾ خالد بن عبداللہ عن یزید بن ابن زیاد عن عبداللہ بن الحرث بن نوفل قال سمعت سعد بن مالک یعنی ابن ابی وقاص یقول سمعت رسول اللہ (ص) یقول فاطمة بضعة منی من سرها فقد سرنی ومن سائها فقد سائنی فاطمة اعز البریة علی -

تحدیث نمبر 2: (بخلاف اسناد)

سعد بن مالک یعنی ابن ابی وقاص نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا:  
فاطمہ علیہا السلام میرا کھڑا ہے جس نے اس کو خوش کیا اُس نے مجھے خوش کیا اور جس نے اس کو ناراحت و ناراض کیا اُس نے مجھے ناراحت و ناراض کیا۔ فاطمہ علیہا السلام تمام مخلوق سے زیادہ مجھے عزیز ہے اور عزت دار ہے۔

### امیر المؤمنین کا محمد بن ابی بکر اور اہل مصر کی طرف خط

﴿قال أخبرني﴾ ابو الحسن علی بن محمد بن محمد بن حبیب

الكاتب ﴿قال أخبرني﴾ الحسن بن علي الزعفراني ﴿قال أخبرني﴾ ابو اسحاق ابراهيم بن محمد الثقفى ﴿قال حدثنا﴾ عبدالله بن محمد بن عثمان ﴿قال حدثنا﴾ علي بن محمد بن ابي سعيد عن فضيل بن الجعد عن ابي اسحاق الهمداني قال ولى امير المؤمنين علي بن ابي طالب عليه السلام محمد بن ابي بكر مصر واعمالها وكتب له كتابا وامره ان يقره على اهل مصر وليعمل بما اوصاه به فيه فكان الكتاب -

بسم الله الرحمن الرحيم

من عبدالله امير المؤمنين علي بن ابي طالب الى اهل مصر ومحمد بن ابي بكر سلام عليكم فاني احمد اليكم الله الذى لا اله الا هو اما بعد فاني اوصيكم بتقوى الله فيما اتمم عنه مسؤولون واليه تصيرون فان الله تعالى يقول كل نفس بما كسبت رهينة ويقول ويحذرکم الله نفسه واليه المصير ويقول فورك لنسألنهم عن الصغير من عملکم والكبير فان يعذب فنحن اظلم وان يعف وهو ارحم الراحمين يا عباد الله ان اقرب ما يكون العبد الى المغفرة والرحمة حين يعمل لله بطاعته وينصحه بالتوبة عليكم بتقوى الله فانها تجمع الخير ولاخير غيرها وتدرک بها من الخير ما لا يدرك بها من خير الدنيا وخير الآخرة قال الله عزوجل وقيل للذين اتقوا ماذا انزل ربکم قالوا خيراً للذين احسنوا فى هذه الدنيا حسنة ولدن الآخرة خير ولنعم دار المتقين اعلموا باعباد الله ان المؤمن من يعمل لثلاث اما لخير فان الله يشيبه بعمله فى دنياه قال الله سبحانه لابراهيم وآتيناها اجره فى الدنيا وانه فى الآخرة لمن الصالحين فمن عمل لله تعالى اعطاه اجره فى الدنيا والآخرة وكفاه المهم فيهما وقد قال الله عزوجل يا عبادى الذين آمنوا



اتقوا ربكم للذين احسنوا فى هذه الدنيا حسنة وارض الله واسعة  
يحاسنهم به فى الآخرة قال الله عزوجل للذين احسنوا الحسنى وزيادة  
فالحسنى هى الجنة والزيادة فى الدنيا وان الله عزوجل يكفر وبكل حسنة  
سيئة قال الله عزوجل ان الحسنات يذهبن السيئات ذلك ذكرى للذاكرين  
حتى اذا كان يوم القيمة حسبت لهم حسناتهم بكل واحدة عشر امثالها الى  
سبعمائة ضعف قال الله عزوجل "جزاء من ربك عطاء حساباً" وقال  
"اولئك لهم جزاء الضعف بما عملوا وهم فى العرفات آمنون" فارغبوا فى  
هذا رحمكم الله واعملوا له وتحاضوا عليه واعلموا يا عباد الله ان المتقين  
حازوا عاجل الخير وأجله شاركوا اهل الدنيا فى دنياهم ولم يشاركهم اهل  
الدنيا فى آخرتهم اباحهم الله ما اغناهم قال الله عز اسمه "قل من حرم  
زينة الله التى اخرج لعباده والطيبات من الرزق قل هى للذين آمنوا فى  
الحياة الدنيا خالصة يوم القيمة كذلك نفصل الآيات لقوم يعلمون" سكنوا  
الدنيا بفضل ما سكت واكلوها بافضل ما اكلت شاركوا اهل الدنيا فى  
دنياهم فاكلوا معهم من طيبات ما ياكلون وشربوا من طيبات ما يشربون  
ولبسوا من افضل ما يلبسون وسكنوا من افضل ما يسكنون وتزوجوا من  
افضل ما يتزوجون وركبوا من افضل ما يركبون اصابوا لذة الدنيا مع اهل  
الدنيا وهم غداً جيران الله يتمنون عليه فيعطيهما ما تمنوه ولا يرد لهم دعوة  
ولا ينقص لهم نصيباً من اللذة قالى هذا يا عباد الله يشتاق اليه من كان له  
عقل ويعمل له بتقوى الله ولا حول ولا قوة الا بالله يا عباد الله ان اتقيتم الله  
وحفظتم نبيكم فى اهل بيته فقد عبدتموه بافضل ما عبد وذكرتوه بافضل  
ما ذكر وشكرتموه بافضل ما شكر واخذتم بافضل النصير والشكر

واجتهدتم بافضل الاجتهاد وان كان غيركم اطول منكم صلوة وأكثر منكم صياما فانتتم اتقى لله عزوجل منهم وانصح لاولى الأمر احذروا عبادالله الموت وسكرته فانه يفاجمكم بامر عظيم بخير لا يكون معه شرأ ابدا وبشر لا يكون معه خير ابدا فمن اقرب الى الجنة من عاملها ومن اقرب من النار من عاملها انه ليس احد من الناس تفارق روحه جسده حتى يعلم اى المنزلين يصل الى الجنة ام الى النار او عدو لله ام ولى فان كان ولياً لله فتحت له ابواب الجنة وشرعت له طرقها ونظر الى ما اعد الله له فيها ففرغ من كل شغل ووضع عنه كل ثقل وان كان عدو الله فتحت له ابواب النار وشرعت له طرقها ونظر الى ما اعد الله له فيها فاستقبل كل مكروه وترك كل سرور كل هذا يكون عند الموت وعنده يكون اليقين قال الله عز اسمه "الذين تتوفاهم الملائكة طيبين يقولون سلام عليكم ادخلوا الجنة بما كنتم تعملون" ويقول "الذين تتوفاهم الملائكة ظالمى انفسهم فالقوا السلم ما كن نعمل من سوء بلى ان الله عليم بما كنتم تعملون فادخلوا ابواب جهنم خالدين فيها ولبئس مثوى المتكبرين" عباد الله ان الموت ليس منه فوت فاحذروه قبل وقوعه واعدوا له عدته فانكم طرد الموت ان اقمتم له اخذكم وان فررتم منه ادرككم وهو الزم لكم من ضلكم الموت سمود بنو اصىكم والدين يطوى خلفكم فاكثروا ذكر الموت عند ما تنازعكم انفسكم اليه من الشهوات فكفى بالموت واعظا وكان رسول الله (ص) كثيراً ما يوصى بذكر الموت فيقول اكثروا ذكر الموت فانه هادم اللذات حائل بينكم وبين الشهوات يا عباد الله ما بعد الموت لمن لم يغفر له اشد من الموت القبر فاحذروا ضيقه وضحكه وظلمته وغربته ان القبر يقول كل يوم انا بيت

الغربية انا بيت التراب انا بيت الوحشة انا بيت الدود والهوام والقبر روضة  
 من رياض الجنة او حفرة من حفر النار ان العبد المؤمن اذا دفن قالت  
 الأرض له مرحبا اهلا قد كنت ممن احب ان تمشى على ظهري فاذا وليتك  
 فستعلم كيف صنيعي فتتسع له مد البصر وان الكافر اذا دفن قالت له لا  
 مرحبا ولا اهلا قد كنت من ابغض من يمشى على ظهري فاذا وليتك  
 فستعلم كيف صنيعي بك فتضمه حتى يلتقي اضلاعه وان المعيشة  
 الضمناك التي حذر الله منها عدوه عذاب القبر انه يسلم الله على الكافر  
 في قبره تسعة وتسعين تيناً فينهش لحمه ويكسرن عظمه يترددون  
 عليه كذلك الى يوم يبعث لو ان تيناً منها نفخ في الأرض لم تنبت زرعاً  
 ابداً اعلموا يا عباد الله ان انفسكم الضعيفة واجسادكم الناعمة الرقيقة التي  
 يكفيها اليسير يضعف عن هذا فان استطعتم ان تنزعوا الأجساد وانفسكم  
 مما لا طاقة لكم ولا صبر لكم عليه فاعملوا بما احب الله واتركوا ما كره  
 يا عباد الله ان بعد البعث ما هو اشد من القبر يوم يشيب فيه الصغير  
 ويكسر فيه الكبير ويسقط فيه الجنين وتذهل كل مرضعة عما ارضعت  
 ويكسر فيه الكبير ويسقط فيه الجنين وتذهل كل مرضعة عما ارضعت  
 يوم عبوس ظظرياً يوم شره كان مستظيراً ان فزع ذلك اليوم يرهب  
 الملائكة الذين لا ذنب لهم وترعد منه السبع الشداد والابل والأوتاد  
 والأرض الهاد وتنشق السماء فهي يومئذ واهية وتصير وردة كالدخان  
 وتكون الجبال كغيبا مهيبا بعد ما كانت صما صلابا وينفخ في الصور  
 فيفزع من في السموات ومن في الأرض الا ماشاء الله فكيف من عصى  
 بالسمع والبصر واللسان واليد والرجل والفرج والبطن ان لم يغفر الله لم

ويرحمه من ذلك اليوم لا يقضى ويصير الى غيره الى نار قعرها بعيد  
 وحرها شديد وشرابها صديد وعذابها جديد ومقامها حديد لا يفتقر عذابها  
 ولا يموت ساكنها دار ليس فيها رحمة ولا يستمع لأهلها دعوة واعلموا  
 عباد الله ان مع هذه رحمة الله لا تعجز عن العباد جنة عرضها السماء  
 والأرض اعدت للمتقين لا يكون معها شراً ابدا لذاتها لاتمل ومجتمعها لا  
 يتفرق ساكنها قد جاورا الرحمن وقام بين ايديهم الغلمان بصحاف من  
 ذهب فيها الفاكهة والريحان - ثم اعلم يا محمد بن ابي بكر اني قد وليتك  
 اعظم اجنادى فى نفسى اهل مصر فاذا وليتك ما وليتك من امر الناس فانت  
 حقيق ان تخاف منه على نفسك وان تحذر منه على دينك فان استطعت ان  
 لا تسخط ربك عزوجل برضا احد من خلقه فان فعل فان فى الله عزوجل  
 خلفا من غيره وليس فى شيعى سواه خلف منه اشتد على الظالم وخذ عليه  
 ولن لأهل الخير وقد بهم واجعلهم بطانتك واخوانك وانظر الى صلوتك  
 كيف هى فانك امام القوم ان تتمها ولا تخفها فليس من امام يصلى بقوم  
 يكون فى صلوتهم نقصان الا كان عليه ولا ينقص من صلوتهم شيعى وتتمها  
 وتحفظ فيها يكون لك مثل اجورهم ولا ينقص ذلك من اجرهم شيئا ثم انظر  
 الى الوضوء فانه من تمام الصلوة وتمضمض ثلاث مرات واستنشق ثلاثا  
 واغسل وجهك ثم يدك اليمنى ثم يدك اليسرى ثم امسح رأسك ورجليك  
 فاني رأيت رسول الله (ص) يصنع ذلك واعلم ان الوضوء نصف الايمان ثم  
 ارتقب الصلوة فصلها لوقتها ولا تعجل بها قبله لفراغ ولا تؤخرها عن  
 لشغل فان رجلا سئل رسول الله (ص) عن اوقات الصلوة فقال رسول الله  
 (ص) اتانى جبرئيل (ع) فارانى وقت الصلوة حين زالت الشمس وكانت

على حاجبه الأيمن ثم ارانى وقت العصر فكان ظل كل شئ من مثله ثم صلى  
 للمغرب حين غربت الشمس ثم صلى العشاء الآخرة حين غاب الشفق ثم  
 صلى الصبح فغلس بها والنجوم مشتبكة فصلى لهذه الأوقات والزمن السنة  
 المعروفة والطريق الواضح ثم انظر ركوعك وسجودك فان رسول الله  
 (ص) كان اتم الناس صلوة واخفهم عملا فيها واعلم ان كل شئ من عملك  
 تبع لصلوتك فمن ضيع الصلوة فانه لغيرها اضيع استل الله الذى يرانى ولا  
 يرى وهو بالمنظر الأعلى ان يجعلنا واياك ممن يحب ويرضى حتى يعيننا  
 واياك على شكره وذكره وحسن عبادته واداء حقه وعلى كل شئ اختار  
 لنا فى ديننا وآخرتنا وانتم يا اهل مصر فليصدق قولكم فعلكم وسركم  
 علانيتكم ولا تخالف الستكم قلوبكم واعلموا انه لا يستوى امام الهدى  
 وامام الردى ووصى النبي (ص) وعدوه اننى لا اخاف عليكم مؤمنا ولا  
 مشركا اما المؤمن فيمنعه الله بايمانه واما المشرك فيحجزه الله عنكم بشركه  
 لكن اخاف عليكم المنافق يقول ما تعرفون ويعلم ما تنكرون يا محمد بن ابي  
 بكر اعلم ان افضل الفقه الورع فى دين الله والعمل بطاعته وانى اوصيك  
 بتقوى الله فى سر امرك وعلانيتك وعلى اى حال كنت عليه الدنيا دار  
 بلاء ودار فناء والآخرة دار الجزاء ودار البقاء فاعمل لما يبقى واعدل عما  
 يفنى ولا تنس نصيب من الدنيا انى اوصيك بسبع هن جوامع الاسلام  
 تخشى الله عزوجل ولا تخشى الناس فى الله وخير القول ما صدقه العمل  
 ولا تقض فى امر بقضائين مختلفين فيختلف امرك وتزيغ عن الحق واحب  
 لعامة رعيتك ما تحب لنفسك واهل بيتك واكره لهم ما تكره لنفسك واهل  
 بيتك فان ذلك اوجب للحجة واصح للرعية وخض الغمرات الى الحق ولا

تخف في الله لومة لائم وانصح المرء ان استشارك واجعل نفسك اسوة  
لقريب المسلمين وبعيدهم جعل الله عزوجل مودتنا في الدين وجعلنا واياكم  
حلية المتقين وابقى لكم طاعتكم حتى تجعلنا واياكم بها اخوانا على سرر  
مقابلين احسنوا اهل مصر موازة محمد اميركم واشتوا على طاعته تردوا  
حوض نبيكم (ص) اعاننا واياكم على ما يرضيه والسلام عليكم ورحمة الله  
بركاته

**حدیث نمبر 3:** (بخلاف اسناد)

ابو اسحاق ہمدانی نے نقل کیا ہے کہ جب امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام  
نے محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کو مصر کا والی و گورنر بنایا تو آپ نے محمد کو ایک تحریر کردہ خط دیا  
اور فرمایا کہ یہ میرا خط اہل مصر کے سامنے پڑھ کر سنانا اور جو کچھ میں نے اس میں تحریر کیا  
ہے میری اس وصیت پر عمل کرنا۔ وہ خط یوں تھا:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

”یہ خط اللہ کے بندے امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی طرف سے  
اہل مصر اور محمد بن ابی بکر کی طرف ہے۔ سلام علیکم! میں تمہارے لیے اُس اللہ کی حمد بیان  
کرتا ہوں کہ جس کے علاوہ کوئی عبادت کے قابل نہیں ہے۔ اما بعد! اے لوگو! میں تمہیں  
اللہ کے خوف اور اُس سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں۔ اُس چیز کے بارے میں کہ جس  
کے بارے میں تم لوگوں سے سوال کیا جائے گا۔ تم اُس کی طرف جا رہے ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ  
خود فرماتا ہے: ہر نفس اپنے عمل کا گروہ رکھا ہوا ہے (یعنی وہ اپنے آپ کو عمل کے ذریعے  
ہی آتش جہنم سے بچا سکتا ہے) اور فرماتا ہے تم اپنے آپ کو خدا (یعنی اُس کی نافرمانی)  
سے بچاؤ کیونکہ تم اُس کی طرف آنے والے ہو اور فرمایا: مجھے قسم ہے تیرے رب کی ضرور  
یہ ضرور تمہارے اعمال کے بارے میں سوال کیا جائے گا خواہ وہ عمل چھوٹا ہو یا بڑا۔ اگر وہ

ہمیں عذاب دیکھا تو ہم ظالم ہیں اور اگر وہ معاف کر دے تو وہ بہت بڑا رحم کرنے والا ہے۔ اے اللہ کے بندو! تحقیق وہ چیز جو تجھے اللہ کی رحمت اور مغفرت کے سب سے زیادہ قریب کر سکتی ہے وہ اللہ کی اطاعت ہے اور توبہ کے لیے اُس کی بارگاہ میں آنسو بہانا ہے۔ تم لوگوں کے لیے تقویٰ اختیار کرنا لازم قرار دیا گیا ہے کیونکہ یہ تقویٰ ہی تمام نیکیوں کا مجموعہ ہے۔ (یعنی تمام نیکیاں اس سے ہی قبول ہوتی ہیں) تقویٰ کے علاوہ کوئی نیکی نیکی نہیں ہے اور اس تقویٰ کے ذریعہ ہی انسان خیر کو پاسکتا ہے۔ اس کے بغیر دنیا و آخرت کی خیر نہیں پائی جاسکتی۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”اور جب پرہیزگاروں سے پوچھا جاتا ہے کہ تمہارے رب نے کیا نازل کیا ہے تو بول اٹھتے ہیں: سب سے اچھا نازل کیا۔ جن لوگوں نے نیکی کمانی اُن کے لیے اس دنیا میں بھلائی ہی بھلائی ہے اور آخرت کا گھر تو اُن کے لیے اچھا ہی ہے“ (سورہ نحل، آیت ۳۰)

اے اللہ کے بندو! جان لو مومن وہ ہے جو تین کام کرتا ہے۔ بہر حال نیکی جو ہے (یعنی ان تین کاموں میں سے جو نیکی و خیر ہے) تحقیق اللہ اس کو دنیا میں عمل کرنے سے ثابت رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سبحانہ نے جناب ابراہیم علیہ السلام کے لیے فرمایا: ”اور ہم نے ابراہیم کو دنیا میں ہی اس کی نیکی کا بدلہ عطا کیا اور وہ آخرت میں بھی یقیناً نیک لوگوں میں سے ہوگا“ (سورہ عنکبوت، آیت ۲۷) پس جو اللہ کے لیے نیک عمل بھی کرتا ہے اللہ اس کو دنیا اور آخرت دونوں میں اس کا اجر عطا فرماتا ہے اور ان دونوں میں جو اہم ترین ہے اس کی وہ کفایت کرتا ہے۔ تحقیق اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے خود فرماتا ہے: اے میرے وہ بندے! جو ایمان رکھتے ہو اپنے رب ہی سے ڈرتے رہو اور اس دنیا میں جن لوگوں نے نیکی کی اُن کے لیے ہی بھلائی ہے اور اللہ کی زمین و سبج اور کشادہ ہے اور صبر کرنے والوں کو ہی اس کا بدلہ اور بغیر حساب دیا جائے گا“ (سورہ زمر، آیت ۱۰) پس ان لوگوں کو خدا جو کچھ

وہ ان کے ساتھ مل کر پاک و پاکیزہ چیزیں کھاتے ہیں۔ جو کچھ یہ کھاتے ہیں اور جو کچھ یہ (یعنی متقین) پیتے ہیں وہ بھی ان کے ساتھ مل کر پیتے ہیں۔ اور یہ لوگ جو لباس پہنتے ہیں یہ متقین ان سے افضل پہنتے ہیں اور وہ اس میں بہترین سکونت اختیار کرتے ہیں اور سب سے بہترین ازدواج کرتے ہیں۔ وہ دنیا میں بہترین سواری پر سوار ہوتے ہیں اور دنیا والوں کے ساتھ مل کر بہت اچھی لذت حاصل کرتے ہیں اور آخرت میں وہ اللہ کے ہمسائے (یعنی اُس کی رحمت کے جوار میں) ہوتے ہیں اور جس کی وہ تمنا کرتے ہیں اللہ ان کو وہ عطا کرتا ہے اور وہ اُن کی دعوت کو رد نہیں کرے گا اور ان کی کوئی چیز لذت سے کم نہیں کرے گا۔ پس اس بنا پر اے اللہ کے بندو! جو صاحب عقل ہیں وہ اس کے مشتاق ہوں گے اور جو اللہ کے خوف سے ڈرتے ہوئے عمل انجام دیتے ہیں لا حول ولا قوۃ الا باللہ۔

اے اللہ کے بندو! اگر تم اللہ سے ڈرتے رہو گے اور اہل بیت کے بارے میں اپنے نبیؐ کی حفاظت کرو گے تو تم نے سب سے بہترین انداز میں اللہ کی عبادت کی ہے اور سب سے افضل ترین انداز میں اللہ کو یاد کیا ہے اور سب سے افضل ترین انداز میں اُس کا شکر ادا کیا ہے اور تم نے سب سے افضل صبر اور شکر کیا ہے اور سب سے افضل جہاد کیا ہے۔ اگرچہ تمھارا غیر (یعنی دشمن آل محمدؐ) تمھاری نسبت لمبی لمبی نمازیں ادا کرے اور تمھاری نسبت زیادہ روزے رکھے کیونکہ تم اُن کی نسبت اللہ تعالیٰ سے زیادہ ڈرنے والے ہو اور اللہ کی طرف سے ولی الامر کی زیادہ نصیحت قبول کرنے والے ہو۔

اے اللہ کے بندو! موت اور اس کی سختی سے اپنے آپ کو بچاؤ کیونکہ یہ اچانک اپنے امر عظیم کے ساتھ تمھارے سامنے آنے والی ہے اور وہ امر عظیم خیر ہے کہ جس کے ساتھ شرنہیں ہوگا یا شر ہے کہ جس کے ساتھ خیر نہیں ہوگا۔ پس وہ شخص جنت کے زیادہ قریب ہے جو خیر و نیکی کے اعمال کو انجام دے گا اور جہنم کے زیادہ قریب وہ شخص ہے جو شر اور برائی کو انجام دے گا کیونکہ لوگوں میں سے کوئی نہیں کہ جس کی روح اس کے بدن



دنیا میں عطا کرے گا اُس کا آخرت میں حساب نہیں لے گا اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ان لوگوں کے لیے جو نیکی کو زیادہ انجام دیتے ہیں ان کے لیے اور بھی زیادہ نیکی ہے۔ اس نیکی سے مراد جنت ہے اور زیادتی سے مراد دنیا میں زیادتی ہے۔ اور تحقیق اللہ تعالیٰ ہر نیکی کو برائی کے لیے کفارہ قرار دے گا خود اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تحقیق نیکیاں برائیوں کو ختم کر دیتی ہیں اور یہ ذکر کرنے والوں کے لیے تذکرہ ہے حتیٰ کہ جب قیامت کا دن آئے گا تو ان کے لیے ہر نیکی کا دس گنا حساب کیا جائے گا یہاں تک کہ سات سو تک اضافہ ہوگا اور اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ”تیرے رب کی طرف سے یہ عطا ہے جو کافی ہے۔“ (سورہ نبا، آیت ۳۵)

”اور جن لوگوں نے نیک کام کیے ہیں اُن کے لیے اُن کے نیک اعمال کی دوہری جزا ہے اور وہ جنت میں ٹھنڈی ہواؤں میں اطمینان سے ہوں گے“ (سورہ سبأ، آیت ۳۷)

خدا تم پر رحم کرے اس میں رغبت کرو اور اللہ کے لیے اپنے اعمال کو انجام دو اور اس پر ہی اپنے آپ کو جمع رکھو۔ اے اللہ کے بندو! جان لو متعین اکٹھے رہتے ہیں اور نیکی کی طرف جلدی کرنے والے ہوتے ہیں اور موت کا انتظار کرتے ہیں اور اہل دنیا اُن کی دنیا میں شریک ہوتے ہیں لیکن اُن کی آخرت میں شریک نہیں ہوتے اور اللہ ان کے لیے مایحتاج کو قیام قرار دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ”اے رسول! ان سے سوال کرو جو زینت اور کھانے کی صاف ستھری چیزیں اپنے بندوں کے لیے پیدا کی ہیں ان کو کس نے حرام کیا ہے؟ تم خود کہہ دو کہ یہ ساری پاک و پاکیزہ چیزیں قیامت کے دن ان لوگوں کے لیے ہیں جو دنیا میں ایمان لائے تھے۔ ہم یوں ہی اپنی آیتیں سمجھ دار لوگوں کے لیے تفصیل سے بیان کرتے ہیں۔“ (سورہ اعراف، آیت ۳۲)

یہ متعین دنیا میں احسن انداز میں زندگی بسر کرتے ہیں اور وہ اس دنیا میں وہ چیز کھاتے ہیں جو افضل و احسن ہوتی ہے۔ پس اہل دنیا اُن کی دنیا میں شریک ہوتے ہیں اور

سے جدا ہوگی مگر یہ کہ وہ جانتا تھا کہ اس کی منزل کون سی ہے۔ کیا جنتی ہے یا جہنمی؟ کیا وہ اللہ تعالیٰ کا دشمن ہے یا اُس کا دوست؟ اگر وہ اللہ تعالیٰ کا ولی اور دوست ہوگا تو اُس کے لیے جنت کے دروازے کھول دیئے جائیں گے اور اس کے لیے جنت کی طرف جانے والے راستے واضح و آشکار ہوں گے اور اللہ تعالیٰ نے جنت میں جو کچھ اِس کے لیے تیار کیا ہوگا وہ اُس کو دیکھتا ہوگا اور ہر شغل سے اِس کو فارغ قرار دے گا اور ہر وزن کو اِس سے اٹھا لیا جائے گا۔ اگر وہ اللہ تعالیٰ کا دشمن ہوگا تو جہنم کے سارے دروازے اُس کے لیے کھول دیئے جائیں گے اور اِس کے راستے اُس کے لیے واضح و آشکار ہوں گے اور جو کچھ جہنم میں اِس کے لیے تیار کیا گیا ہوگا وہ اُس کو دیکھے گا اور ہر مکروہ اِس کا استقبال کرے گا اور ہر خوشی اِس کو چھوڑ جائے گی اور یہ سب کچھ اِس کی موت کے وقت ہوگا اور اُس کے پاس یقین ہوگا۔

اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے: ”وہ لوگ کہ جن کی رُوحوں کو فرشتے اِس حالت میں قبض کرتے ہیں کہ وہ نجاست اور کفر سے پاک ہوتے ہیں تو فرشتے ان کو نہایت پُر تپاک انداز میں سلام علیکم کہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جو نیکیاں تم کرتے رہے ہو اُن کے بدلے جنت میں داخل ہو جاؤ“۔ (سورہ نحل، آیت ۳۲)

اور پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”اور یہ وہ لوگ ہیں جن کی رُوحوں کو فرشتے قبض کرتے ہیں تو وہ اِس حالت میں ہوتے ہیں کہ انہوں نے اپنے نفسوں پر ظلم کیا ہوتا ہے اور اب وہ اطاعت پر آمادہ نظر آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم تو اپنے خیال میں کوئی برائی نہیں کرتے تو فرشتے ان کو جواب دیتے ہیں کہ کیوں نہیں۔ اللہ تعالیٰ تمہارے ساری کرتوتوں کو اچھی طرح جانتا ہے۔ اچھا اب جہنم کے دروازوں میں داخل ہو جاؤ اور اِس میں ہمیشہ رہنے والے ہو جاؤ اور یہ تکبیر کرنے والوں کے لیے بہت بُرا ٹھکانہ ہے“۔ (سورہ نحل، آیت

اے اللہ کے بندو! موت سے کوئی بھی بچ نہیں سکتا۔ اس کے آنے سے پہلے اس سے ڈرو اور اس کے لیے جو کچھ چاہیے وہ پہلے سے ہی تیار رکھو کیونکہ موت سے تمہارا سامنا ضرور ہوگا۔ اگر تم اس کے لیے آمادہ رہو گے تب بھی یہ تم کو لے لے گی اور اگر تم اس سے فرار کرو گے تب بھی یہ تم کو پالے گی۔ اور یہ موت تمہارے لیے لازم ہے۔ تم میں سے جو فرار ہونے کی کوشش کریگا تو موت تمہارے بڑے بڑوں کے لیے آمادہ ہے جو تمہارے سامنے آئے گی اور دین تمہارے پیچھے ہے۔ جب تمہارے نفس خواہشات کے ساتھ تنازع کر رہے ہوں تو اُس وقت موت کو زیادہ یاد کرو اور تمہارے لیے واعظ موت ہی کافی ہے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اکثر جس چیز کی وصیت فرمایا کرتے تھے وہ موت کو یاد رکھنے کے بارے میں تھی۔ وہ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ موت کو یاد رکھو کیونکہ یہ موت تمہاری ذات ختم کرنے والی ہے اور تمہارے اور خواہشات کے درمیان حائل ہونے والی ہے۔

اے اللہ کے بندو! جس بندے نے گناہ سے توبہ نہیں کی ہوگی تو موت کے بعد اُس کے لیے قبر سخت ترین ہوگی۔ اُس کی تنگی، سختی، تاریکی اور وحشت سے اپنے آپ کو بچاؤ کیونکہ قبر ہر روز آواز دیتی ہے کہ میں دہشت کا گھر ہوں، میں مٹی کا گھر ہوں، میں تنہائی کا گھر ہوں، میں کیڑوں کا گھر ہوں، میں سخت پیاس کا گھر ہوں۔ یہ قبر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اور جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا بھی ہے۔ تحقیق جب مومن اس میں دفن کیا جاتا ہے تو یہ قبر اس مومن سے کہتی ہے: مرحبا اھلاً وسھلاً۔ تحقیق تو اُن میں سے ہے جن کو میں پسند کرتی تھی کہ وہ میرے اوپر چلیں۔ پس جب میں تجھے دیکھتی ہوں تو میں تیرے ساتھ برا سلوک کیسے کر سکتی ہوں؟ پس وہ تاحد نظر وسیع ہو جائے گی اور جب کافر اس میں دفن کیا جاتا ہے تو یہ قبر اس سے کہتی ہے: ”نہ تجھے مرحبا ہو اور نہ ہی تیرے لیے اھلاً وسھلاً کہوں گی۔ تو اُن میں سے ہے جن کو میں پسند نہیں کرتی تھی کہ تو میری پشت پر چلے۔ پس اب جب کہ تو میرے سپرد کر دیا گیا ہے تو اب دیکھ میں تیرے

ساتھ کیا سلوک کروں گی؟ پھر وہ اس کو اپنے اندر اس طرح دبائے گی کہ اس کی ہڈیاں اور پسلیاں آپس میں مل جائیں گی اور وہ تنگ زندگی تھی جس سے اللہ تعالیٰ ڈراتا رہا ہے۔ یہ قبر کا عذاب ہے کیونکہ کافر پر قبر میں اللہ تعالیٰ ننانوے اڑدھے مسلط کر دے گا جو اس کے گوشت کو ڈسیں گے اور اس کی ہڈیاں توڑ دیں گے اور قیامت تک اس کے ساتھ بار بار یہ سلوک کریں گے۔ اگر ان اڑدھوں میں سے ایک بھی اس زمین پر ایک پھونک مار دے تو اس زمین کا سارا سبزہ جل کر راکھ ہو جائے گا۔

اے اللہ کے بندو! جان لو کہ تمہارے نفس کمزور ہیں اور تمہارے یہ جسم نفیس اور کمزور ہیں۔ ان کے لیے تو تھوڑا ہی عذاب کافی ہے جو اس سے بھی کمزور ہے۔ اگر تم استطاعت رکھتے ہو تو اپنے جسموں اور نفسوں کو بچاؤ اُس سے جس کی تم طاقت نہیں رکھتے اور جس پر تم صبر نہیں کر سکو گے جو اللہ تعالیٰ کو پسند ہے اس پر عمل کرو اور جس کو وہ پسند نہیں کرتا اُس کو ترک کرو اور چھوڑ دو۔

اے اللہ کے بندو! قبر کے بعد جو دن سب سے زیادہ سخت ہے وہ قبروں سے اٹھائے جانے کا دن ہے اور یہ وہ دن ہے جس دن بچے جوان ہو جائیں گے اور یہ دن جوانوں کو بوڑھا کر دے گا اور ماؤں کے حمل ساقط ہو جائیں گے۔ اس دن ہر ماں اپنے بچوں کو بھول جائے گی۔ یہ وہ دن ہوگا جس دن چہرے بگڑ جائیں گے اور چہروں پر ہوائیں اُڑ جائیں گی اور اس دن کا شر ہر طرف پھیل جائے گا۔ اس دن کی دہشت اس قدر ہوگی کہ ملائکہ (جن کا کوئی گناہ نہیں ہوگا وہ) بھی اس دن سے ڈریں گے اور اس دن ساتوں شدید ترین پہاڑ زمین میں اس کے خوف سے لرز جائیں گے اور آسمان پھٹ جائے گا۔ پس یہ وہ دن ہوگا جو بھڑکتا ہوگا اور اس دن بخارات دھواں کی مانند ہوں گے اور پہاڑ اُڑتے ہوئے بادلوں کی مانند ہوں گے۔ بعد میں دوبارہ وہ ٹھوس اور سخت ہو جائیں گے اور صور پھونکی جائے گی اور جو کچھ آسمانوں اور زمینوں میں ہے وہ دہشت زدہ ہو جائے گا۔ سوائے اُن

لوگوں کے جن کو اللہ چاہے گا۔ پس جس شخص نے اُس کی نافرمانی کی ہوگی خواہ کانوں سے آنکھوں سے زبان سے ہاتھ سے پاؤں، شکم یا شرمگاہ کے ذریعہ اگر اللہ نے اُس کو معاف نہ کیا اور اس پر رحم نہ فرمایا تو وہ اُس دن آگ کے اُس کنوئیں میں ہوگا جو بہت گہرا اور بہت گرم ہوگا اور اس میں پینے کے لیے خون ملی پیپ ہوگی اور اس کا عذاب جدید اور اس کے درے لوہے کے ہوں گے اور اس کا عذاب کم نہیں ہوگا۔ اور اس میں رہنے والوں کو موت نہیں آئے گی اور ان پر رحم نہیں کیا جائے گا نہ ان کی پکاروں کو سنا جائے گا۔

اے اللہ کے بندو! جان لو اس کے ساتھ جنت بھی ہے کہ جس کا طول و عرض آسمانوں اور زمین کے برابر ہوگا جو متقین کے لیے بنائی گئی ہے جس میں کوئی شر یا تکلیف نہیں ہوگی اور اس کی لذت کبھی ختم نہیں ہوگی اور اس کا اجتماع کبھی جدائی میں تبدیل نہیں ہوگا اور اللہ کی رحمت کے قریب ہوں گے اور ان کے سامنے خوبصورت غلام ہوں گے اور ان کے لیے سونے کے برتن ہوں گے جن میں مختلف رنگوں و خوشبوؤں کے پھل اور پھول ہوں گے۔

اے محمد بن ابی بکر! جان لو کہ میں نے آپ کو اپنے بہت بڑے لشکر پر ولی و گورنر بنایا ہے جبکہ میں نے آپ کو ولی بنایا اور آپ کو لوگوں کے امور پر ولی نہیں بنایا تو اس امر خلافت کا اپنے نفس کو مستحق قرار دے اور اس سے اپنے دین کو محفوظ رکھ۔ اگر ہو سکے تو مخلوق میں سے کسی ایک کی خوشی کی خاطر خدا کی ناراضگی حاصل نہ کر۔ اور اگر تو نے ایسا کر لیا تو اللہ تعالیٰ تیرے علاوہ کسی اور کو بھی اس کا مستحق اور جانشین قرار دے گا۔ ظالم پر سخت رہو اور ان کے خلاف سختی کرو۔ اپنے قریبیوں اور نیک و کار لوگوں کو اپنا دوست اور ولی قرار دو ان کو اپنے لیے راستہ اور بھائی قرار دو اور ان کی نماز کی طرف دیکھو کہ یہ کیسی ہے کیونکہ آپ ایک قوم کے امام و پیش نماز بن رہے ہیں۔ اس کو کامل کرو اس میں کوئی نقص نہ ہو کیونکہ اگر کوئی شخص کسی قوم کا امام ہو اور وہ لوگ اُس کے ساتھ نماز ادا کریں اور اُن کی

نماز میں کوئی نقص ہوگا تو اس کا گناہ اُس امام پر ہوگا لیکن اُن کی نمازوں میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔ اُن کی نماز کو کامل کر دے اس کو خفیف نہ قرار دو کیونکہ اگر تو نے اس کو کامل یا اس کی حفاظت کی تو تمہیں ان سب کے برابر اجر و ثواب ملے گا اور ان کے اجر و ثواب میں بھی کمی نہیں ہوگی۔ پھر اپنے وضو کی طرف بھی نظر کرو۔ کیونکہ نماز کی تکمیل اور تمامیت وضو کی وجہ سے ہے۔ وضو میں تین مرتبہ کلی کر دینا تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالو۔ پھر اپنا منہ دھوؤ اور اس کے بعد دائیں ہاتھ کو اور پھر بائیں ہاتھ کو دھوؤ اور پھر سر کا مسح اور پھر دونوں پاؤں کا مسح کرو کیونکہ میں نے رسول خدا کو دیکھا ہے کہ وہ ایسے ہی وضو کیا کرتے تھے اور جان لو کہ وضو ایمان کا نصف ہے۔ پھر نماز کی طرف متوجہ ہو اور نماز کو بروقت ادا کرو۔ وقت سے پہلے نماز کو جان چھڑانے کے لیے نہ پڑھو اور کسی کام کی وجہ سے نماز کو مؤخر بھی نہ کرو۔

سید الانبیاء رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک شخص نے نمازوں کے اوقات کے بارے میں سوال کیا تو رسول اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جبرائیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور انہوں نے مجھے نماز کے اوقات کے بارے میں یوں بیان کیا:

زوال آفتاب کے وقت کہ جب سورج دائیں آبرو پر پڑے وہ وقت نماز ظہر کا وقت ہے۔ جب ہر چیز کا سایہ اُس کی مثل ہو جائے تو وہ نماز عصر کا وقت ہے۔ نماز مغرب سورج کے غروب ہونے کے بعد پڑھو اور نماز عشاء اس وقت پڑھو کہ جب مغرب کی طرف سے سرفی ختم ہو جائے اور نماز فجر کو رات کی آخری تاریکی میں کہ جب ستارے غروب ہونے کے قریب قریب ہوں (یعنی نماز فجر کا افضل وقت ستاروں کی روشنی میں ادا کرنا ہے)۔ ان اوقات میں نماز ادا کرو اور جو معروف سنت ہے اور واضح و روشن راستہ ہے اس کو اپنے لیے لازم قرار دو۔ اپنے رکوع اور سجود کی طرف دیکھو کیونکہ رسول خدا لوگوں کے لیے مکمل نماز ادا کیا کرتے تھے اور تو بھی نماز میں ان کے لیے امر کو خفیف قرار دے اور

جان لے کہ تیرا ہر عمل تیری نماز کے تابع ہے۔ پس اگر تو نے نماز کو ضائع کیا تو تیرے دوسرے اعمال بھی ضائع کر دیئے جائیں گے۔

نماز کے بارے میں وہ اللہ تجھ سے سوال کرے گا جس کو تو نے نہیں دیکھا لیکن وہ تجھے دیکھتا ہے جبکہ وہ اعلیٰ مقام پر سے دیکھ رہا ہے۔ وہ ہمیں اور آپ کو اُن میں سے قرار دے جن سے وہ محبت کرتا ہے تاکہ وہ اپنے شکر ادا کرنے پر آپ کی اور ہماری مدد فرمائے۔ اور اپنے ذکر کرنے، اچھی عبادت کرنے اور اس کے حق ادا کرنے میں ہماری مدد فرمائے اور ہر وہ کام جو ہمارے دین اور آخرت کے لیے بہتر ہو اس کا اختیار کرنے میں ہماری مدد فرمائے۔

اے اہل مصر! تمہارا خون تمہارے فعل کی تصدیق کرے اور تمہارا ظاہر تمہارے باطن کی تصدیق کرے تمہاری زبانیں تمہارے دلوں کی مخالفت نہ کریں۔ جان لو کہ امام ہدایت اور ہادی اور امام ردی و مفسد تمہارے نزدیک برابر نہیں ہونے چاہئیں۔ وصی نبی اور دشمن نبی تمہارے نزدیک مساوی اور برابر نہیں ہونے چاہئیں۔ میں مومن اور کافر سے تمہارے بارے میں نہیں ڈرتا کیونکہ مومن کو اس کے ایمان کی وجہ سے اللہ تم سے روکے گا اور کافر کو اس کے کفر کی وجہ سے تم کو ڈور رکھے گا۔ لیکن منافق کے بارے میں میں آپ کے بارے میں ڈرتا ہوں کیونکہ وہ وہی کچھ بیان کرے گا جس کو تم جانتے ہو۔ اور اُس سے منع کرے گا جس کا تم انکار کرتے ہو۔

اے محمد بن ابی بکر! جان لو کہ سب سے افضل فقہ اللہ کے دین میں پرہیزگاری اور اُس کی اطاعت میں عمل کرنا ہے۔ میں آپ کو آپ کے ظاہری اور باطنی دونوں امور میں تقویٰ اختیار کرنے کی وصیت کرتا ہوں اور آپ کو ہر حال میں تقویٰ کی وصیت کرتا ہوں۔ یہ دنیا بلاء اور فنا ہونے والا گھر ہے اور آخرت جزاء اور باقی رہنے والا گھر ہے۔ جو باقی رہنے والا ہے اُس کے لیے کام کرو اور جو فنا ہونے والا ہے اس سے دوری اختیار کرو اور دنیا

میں اپنے حصے کو فراموش نہ کرو۔ میں آپ کو سات باتوں کے بارے میں وصیت کرتا ہوں۔ ان میں سے ایک جو اجماع اسلام بھی ہے: اللہ سے ڈرو اور لوگوں سے مت ڈرو سب سے بہتر قول وہ ہے جس کی عمل تصدیق کرنے کا معاملہ میں دو مختلف حکم نہ دو کہ تیرے امر کی وہ مخالفت کرے اور حق سے تجھے ڈور کر دے گا (یعنی عمل میں حکم کچھ اور ہو اور زبان سے حکم کچھ اور ہو تو اس کو مختلف حکم کہتے ہیں)۔ اپنی تمام رعایا کے لیے وہ چیز پسند کرو جو تم اپنے اور اپنے خاندان والوں کے لیے پسند کرتے ہو۔ اور تمام اپنے اور اپنے خاندان والوں کے لیے پسند نہیں کرتے وہ عام رعایا کے لیے بھی پسند نہ کرو۔ کیونکہ یہ تیری محبت و دلیل کو زیادہ محکم و واجب قرار دے گی۔ اور رعایا کی اصلاح کرو اور حق کی طرف لوگوں کو آمادہ کرو اللہ کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈرو۔ اگر کوئی آپ سے مشورہ طلب کرے تو اس کو اچھی نصیحت کرو اور تمام لمہانوں خواہ وہ قریب ہوں یا بعید ان کے لیے اپنے آپ کو ایک نمونہ قرار دو۔ اور ہماری محبت و مودت کو دین میں سے قرار دو۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ کو متفقین کا زیور قرار دے اور ان کو تمہاری اطاعت پر باقی رکھے تاکہ وہ ہمیں اور آپ کو بھائی قرار دیں جو ایک دوسرے کی خوشی کا موجب بنیں۔ اہل مصر کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہارے امیر و آقا ہیں۔ خدائے بزرگ و برتر تم سب کو ان کی اطاعت پر ثابت قدم رکھے اور اپنے نبی کے حوض پر تم سب کو وارد کرے اور جو اس کو پسند ہے اس کو انجام دینے پر ہماری اور آپ کی مدد کرے۔

وسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

### اپنی ناکامی کو ظاہر نہ کرو

﴿قال أخبرنی﴾ ابوبکر محمد بن عمر الجعابی ﴿قال حدثنا﴾

ابونصر محمد بن عمر النیشاپوری ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن السری ﴿قال﴾



حدیثی ﴿ابی﴾ ﴿قال حدثنا﴾ حفص بن غیاث عن برد بن سنان عن مکحول  
عن واثلة بن الاسقع قال قال رسول الله (ص) لا تظهر الشماتة لایحیک  
فی عافیہ ویتلیک وصلی اللہ علی سیدنا محمد النبی وآلہ وسلم تسلیماً۔

حدیث نمبر 4: (بخلاف اسناد)

جناب واثلہ بن الاسقع نے کہا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:  
اپنے بھائی پر اپنی ناکامی کو ظاہر نہ کرو تاکہ وہ عافیت میں رہے اور وہ تجھے نہ  
آزمائے۔ صلی اللہ علی محمد وآلہ۔

## مجلس نمبر 32

[بروز بدھ ۱۳ رمضان المبارک سال ۲۰۰۹ ہجری قمری]

تم سب اللہ تعالیٰ کے دین پر ہو

﴿حدثنا﴾ الشيخ الجليل المفيد ابو عبد الله محمد بن محمد بن النعمان ادام الله تأييده ﴿قال أخبرني﴾ ابو القاسم جعفر بن محمد بن قولوية ﴿قال حدثني﴾ ابى ﴿قال حدثني﴾ سعد بن عبد الله عن احمد ابن محمد بن عيسى عن يونس بن عبد الرحمن عن كليب بن معوية الأسدي قال سمعت ابا عبد الله جعفر بن محمد (ع) يقول اما والله انكم لعلي دين الله وملائكته فاعينونا على ذلك بورع واجتهاد وعليكم بالصلوة والعبادة عليكم بالورع-

تصحيح نعبو 1: (بخذف اسناد)

حضرت امام جعفر الصادق عليه السلام نے فرمایا: آگاہ ہو جاؤ خدا کی قسم تم اللہ اور اُس کے ملائکہ کے دین پر ہو۔ پس تم پر ہیز گاری اور اجتہاد کے ساتھ ہماری مدد کرو۔ اور تم پر نماز اور عبادت خدا واجب ہے اور تم اپنے آپ پر ہیز گاری کو لازم قرار دو۔

زوجہ نبی اکرمؐ نے آپ سے سوال کیا

﴿قال أخبرني﴾ ابو الحسن علی بن خالد المراغی ﴿قال حدثنا﴾ ابو القاسم علی بن الحسن الكوفی ﴿قال حدثنا﴾ جعفر بن محمد بن مروان

﴿قال حدثنا﴾ ابی قال مسیح بن محمد ﴿قال حدثنی﴾ ابو علی بن عمرۃ الخراسانی عن اسحاق بن ابراهیم عن ابی اسحاق السبعی قال دخلنا علی مسروق بن الأجدع فاذا عنده ضیف له لانعرفه وهما يطعمان من طعام لهما فقال الضیف كنت مع رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم بخير فلما قالها عرفنا انه كانت له صحبة مع النبی (ص) قال فجاءت بنت حنی بن اخطب الی النبی (ص) فقالت یارسول الله انی لست كاحد نساءك قتلت الأب والأخ <sup>رضی الله عنه</sup> فان حدث بك حدث فالی من فقال لها رسول الله (ص) الی هذا و اشار الی علی بن ابی طالب (ع) قال الا احديثكم بما حدثنی به الحرث الأعور قال قلنا بلی قال دخلت علی علی بن ابی طالب علیه السلام فقال ماجاء بك یا اعور قال قلت حيك یا امیرالمؤمنین قال قلت لله فناشدنی ثلاثا ثم قال اما انه لیس عبد من عباد الله ممن امتحن الله قلبه للايمان الا وهو یجد مودتنا علی قلبه فهو یحبنا و لیس عبد من عباد الله ممن سخط الله علیه الا هو یجد بغضنا علی قلبه فهو یبغضنا فاصبح محبنا ینتظر الرحمة وكان ابواب الرحمة قد فتحت له واصبح مبغضنا علی شفا جرف هار فانهار به فی نار جهنم فهینئنا لأهل الرحمة رحمتهم وتعسا لأهل النار مثوالم-

تصحیح نمبر 2: (بخذف اسناد)

اسحاق سبعی نے بیان کیا ہے کہ میں علی بن مسروق کے پاس گیا و اُس کے پاس ایک مہمان موجود تھا جس کو ہم نہیں جانتے تھے اور وہ دونوں کھانا کھا رہے تھے۔ اس مہمان نے کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں آپ کے ساتھ تھ۔ جب اس نے یہ کہا تو ہمیں یہ معلوم ہو گیا کہ مہمان یقیناً رسول خدا کا صحابی ہے۔

پھر اُس نے کہا کہ بنت حنی بن اخطب نبی اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آ کر عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا میں آپؐ کی ازواج میں سے ایک نہیں ہوں؟ آپؐ نے میرے باپ کو میرے بھائی کو اور میرے چچا سب کو قتل کر دیا ہے۔ اب اگر آپؐ کے ساتھ کوئی حادثہ (یعنی آپؐ کی وفات واقع ہو جائے) پیش آ جائے تو پھر میں نے کس کی طرف رجوع کرنا ہے؟ پس رسول خدا نے اس سے فرمایا: اُس کی طرف۔ اور آپؐ نے علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی طرف اشارہ فرمایا۔

اور اُس نے کہا: کیا میں تم لوگوں کو وہ خبر سناؤں جو مجھے حرث امور نے سنائی ہے؟ ہم نے کہا: کیوں نہیں۔ اُس نے کہا: میں علی ابن ابی طالب کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ آپؐ نے فرمایا: اے امور! کیوں آئے ہو؟ میں نے عرض کیا: آپؐ کی محبت مجھے آپؐ کے پاس لے کر آ گئی ہے۔ اس نے کہا کہ میں نے اللہ کو گواہ قرار دے کر تین مرتبہ یہ عرض کیا: پھر آپؐ نے فرمایا: اے امور! آگاہ ہو جاؤ اللہ کے بندوں میں سے کوئی بندہ ایسا نہیں ہے کہ جس کے دل کا اللہ تعالیٰ نے امتحان لیا ہو مگر یہ کہ اُس کے دل کے سامنے ہماری مودت کو پیش کیا گیا ہو۔ پس وہ ہمارے ساتھ محبت رکھتا ہوگا اور کوئی بندہ ایسا نہیں ہے جو اُن میں سے ہو جن پر اللہ ناراض ہو مگر یہ کہ اللہ اُس کے دل میں ہمارے لیے بغض پیدا کر دیتا ہے اور وہ ہمارے ساتھ بغض رکھتا ہے۔ جب ہمارے ساتھ محبت کرنے والا صبح کرتا ہے تو وہ اس حالت میں ہوتا ہے کہ اللہ کی رحمت کا منتظر ہوتا ہے اور جنت کے دروازے اس کے لیے کھلے ہوتے ہیں اور ہمارے ساتھ بغض رکھنے والا اس حالت میں صبح کرتا ہے کہ وہ جہنم کے کنارے پر کھڑا ہوتا ہے اور جہنم کی آگ کے کنارے پر ہوتا ہے۔ اہل رحمت کے لیے رحمت مبارک ہو اور اہل نار کے لیے کتنا برا ٹھکانہ ہے۔

## قیامت کے دن صرف چار سوار ہوں گے

﴿قال أخبرني﴾ ابو علی الحسن بن الفضل الرازی ﴿قال حدثنا﴾ ابو الحسن علی بن احمد بن بشر العسکری عن محمد بن هرون الهاشمی ﴿قال حدثنا﴾ ابواسحاق ابراهیم بن مهدی الابلی ﴿قال حدثنا﴾ اسحاق بن سلیمان الهاشمی ﴿قال حدثني﴾ ابی قال حدثني هرون الرشيد ﴿قال حدثني﴾ ابی المهدي ﴿قال حدثنا﴾ المنصور ابو جعفر محمد بن علی ﴿قال حدثني﴾ ابی عن جدی علی بن عبدالله بن العباس عن عبدالله بن عباس بن عبدالمطلب قال سمعت رسول الله (ص) يقول يا ايها الناس نحن في القيمة ركبان اربعة ليس غيرنا فقال له قائل بابي انت وامی يا رسول الله من الركبان قال انا علی البراق واخي صالح علی ناقة الله التي عقرها قومه وابنتي فاطمة علی ناقتي العضاء وعلی بن ابی طالب علیه السلام علی ناقة من فوق الجنة خطامها من لؤلؤ رطب وعيناها من ياقوتتين حمروين وبطنها من زبرجد اخضر عليها قبة من لؤلؤة بيضاء يرى ظاهرها من باطنها وباطنها من ظاهرها ظاهرها من رحمة الله وباطنها من عفو الله اذا اقبلت زفت واذا ادبرت زفت وهو امامی علی رأسه تاج من نور يضيء لأهل الجمع ذلك التاج له سبعون ركنا كل ركن يضيء كالكوكب الدرى فى افق السماء وبیده لوآء الحمد وهو يشادى فى القيمة لا اله الا الله محمد رسول الله (ص) ولايمر بملاء من الملائكة الا قالوا بنى مرسل ولا يمر بنى مقرب الا قال ملك مقرب فينادى مناد من بطنان العرش يا ايها الناس ليس هذا ملكا مقربيا ولا نبيا مرسلًا ولا حامل عرش هذا علی بن ابی طالب وتجن شيعته من بعده فينادى مناد لشيعته من انتم فيقولون نحن العلويون

فِيَاتِيهِمُ النَّدَاءُ أَيُّهَا الْعُلُوِيُونَ ائْتُمْنَا آمِنُونَ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ مَعَ مَنْ كُنْتُمْ تَوَالُونَ -

تصديقت نمبرو 3: (بخذف اسناد)

جناب عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: اے لوگو! قیامت کے دن ہم چار کے علاوہ کوئی سوار نہیں ہوگا۔ سننے والے نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپؐ پر قربان ہو جائیں وہ کون کون ہیں جو سوار ہوں گے؟ آپؐ نے فرمایا:

① میں ہوں جو براق پر سوار ہوں گا۔

② میرا بھائی صالح وہ اللہ کی اونٹنی پر سوار ہوگا جس کی ٹانگیں اس کی قوم نے کاٹ دی تھیں۔

③ بیٹی فاطمہ علیہا السلام ہیں وہ اُس اونٹنی پر جس کا نام غضباء ہے سوار ہوں گی۔

④ علی ابن ابی طالب علیہ السلام جنت کی اونٹنیوں میں سے ایک اونٹنی پر سوار ہوں گے جس کی تکمیل لولہ کی ہوگی اور اس کی آنکھیں سرخ یا قوت کی ہوں گی اور اُس کا شکم زبرد سبز کا ہوگا اور اُس کے اوپر ایک گنبد ہوگا جو سفید ہوگا۔ اُس کے ظاہر سے باطن کو دیکھا جاسکے گا اور باطن سے ظاہر کو دیکھا جاسکے گا۔ اس کا ظاہر اللہ کی رحمت اور اس کا باطن اللہ کی بخشش کا ہوگا۔ اس کے آگے اور پیچھے کا حصہ چمک رہا ہوگا اور علی ابن ابی طالب میرے آگے آگے ہوں گے۔ اُن کے سر پر نور کا تاج ہوگا جو تمام اہل محشر کے لیے چمک رہا ہوگا۔ اس تاج کے ۷۰ کونے ہوں گے اور ہر کونہ آسمان پر چمکتے ہوئے ستارے کی مانند ہوگا۔ آپؐ کے ہاتھ میں لوہے کا پرچم ہوگا اور آپؐ قیامت کے دن ندا دیں گے: لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ آپؐ فرشتوں کے جس گروہ کے قریب سے گزریں گے وہ کہہ رہا ہوگا یہ نبی مرسل ہے اور جب آپؐ کسی نبی کے قریب سے گزریں گے تو وہ کہہ رہا ہوگا یہ ملک مقرب ہے۔ پھر عرش کے وسط سے منادی آواز دے گا:

اے لوگو! یہ نہ نبی مرسل ہے اور نہ ہی ملک مقرب ہے اور نہ ہی کوئی حاملِ عرش ہے بلکہ یہ علی ابن ابی طالب علیہ السلام ہیں اور ان کے میدان کے شیعہ آئیں گے۔ پھر منادی آواز دے گا ان کے شیعوں کے لیے تم کون ہو؟ پس وہ جواب دیں گے: ہم علوی ہیں۔ انہیں آواز آئے گی: اے علویو! تم امن میں ہو اور جن سے محبت کرتے ہو ان کے ساتھ مل کر جنت میں داخل ہو جاؤ۔

### امام علی بن رضا علیہ السلام کی دعا

﴿قال أخبرني﴾ أبو الحسن أحمد بن محمد بن الحسن بن الوليد عن أبيه عن محمد بن الحسن الصفار عن أحمد بن عيسى عن الزبان بن الصلت قال سمعت الرضا علي بن موسى (ع) يدعو بكلمات نحفظها عنه فما دعوت بها في شدة الأفرج اللهم أنت ثقتي في كل كرب وانت رجائي في كل شدة وانت لي في كل امر ينزل بي ثقتي وعدتي كم من كرب يضعف عنه الفؤاد وتقل فيه الحيلة وتعني فيه الامور ويخذل فيه القريب والبعيد والصديق ويشمت فيه العدو انزلته بك وشكوته اليك راغباً اليك فيه عمن سواك ففرجته وكشفته وكفيتنيه فانت ولي كل نعمة وصاحب كل حاجة ومنتهى كل رغبة فلك الحمد كثيراً ولك المن فاضلاً بتعمتك يتم الصالحات يا معروفاً بالمعروف ويا من هو بالمعروف موصوف انلني من معروفك معروفاً تغنيني به عن معروف من سواك برحمتك يا ارحم الراحمين -

تہذیب نمبر 4: (بخلاف اسناد)

ریان بن صلت نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے سنا

ہے کہ آپؐ ان کلمات کے ساتھ دعا کیا کرتے تھے اور ہم نے ان کلمات کو یاد کر لیا اور جب بھی کسی مشکل اور شدت کے وقت ہم نے ان کلمات کے ساتھ دعا کی تو خدا نے اُس مشکل اور شدت کو ہم سے دُور فرما دیا اور دعا کے وہ کلمات عربی میں متن کتاب میں موجود ہیں:

اللهم انت ثقتى فى كل كرب وانت رجائى فى كل شدة  
وانت لى فى كل امر ينزل بى ثقتى وعدتى كم من كرب  
يضعف عنه الفؤاد وتقل فيه الحيلة وتعنى فيه الامور ويخذل  
فيه القريب والبعيد والصدىق ويشمت فيه العدو وانزلته بك  
وشكوته اليك راغبا اليك فيه عن سواك ففرجته وكشفته  
وكفيتنيه فانت ولى كل نعمة وصاحب كل حاجة ومنتهى  
كل رغبة فلك الحمد كثيراً ولك المن فاضلاً بنعمتك يتم  
الصالحات يا معروفاً بالمعروف ويا من هو بالمعروف  
موصوف انلى من معروفك معروفاً تغنينى به عن معروف  
من سواك برحمتك يا ارحم الراحمين -

”اے میرے اللہ! تو ہی ہر مصیبت میں میرا سہارا ہے اور ہر سختی میں میری امید کی جگہ ہے ہر تنگی جو مجھ پر آتی ہے اس میں تو ہی میرا آسرا اور پونجی ہے۔ اور کتنی ہی مشکلیں ہیں جن سے میرا دل کمزور ہو جاتا ہے اور تدبیریں ناکام ہو جاتی ہیں اپنے اور بیگانے میرا ساتھ چھوڑ جاتا ہیں اور دشمن طعنے دیتے ہیں اور ہر کام اُدھورا رہ جاتا ہے جب میں تیرے حضور آتا ہوں تجھ سے عرض کرتا ہوں تیرے سوا دوسروں سے منہ موڑ لیتا ہوں پس تو میری ہر مشکل کو حل کرتا ہے اور سختی دُور کرتا ہے اور میری سرپرستی



کرتا ہے۔ تو ہی ہر نعمت کا مالک ہے اور ہر حاجت میں میرا مددگار ہے اور ہر خواہش ہر رغبت کی انتہا تو ہی ہے۔ تیرے لیے حمد بہت زیادہ ہے اور تیرا خاص احسان ہے۔ اور صالحات کے ساتھ تیری نعمت تمام ہوتی ہے۔ اے جو نیکی کے ساتھ مشہور ہے۔ اے وہ ذات جو نیکی کے ساتھ مصروف ہے اور تیری نیکی جو معروف و مشہور ہے وہ مجھے ملنے والی ہے اور تیری معروف نے اور نیکی نے مجھے تیرے سوا دوسرے کی نیکی و معروف سے بے نیاز کر دیا ہے۔ تیری رحمت کے ساتھ اے وہ جو سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔

### دو چیزیں منافق میں جمع نہیں ہو سکتیں

﴿قال أخبرني﴾ أبو الحسن علي بن خالد المراءغي ﴿قال حدثني﴾ أبو القاسم علي بن الحسن عن جعفر بن محمد بن مروان عن أبيه ﴿قال حدثنا﴾ أحمد بن عيسى ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن جعفر عن أبيه جعفر ابن محمد عن آبائه (ع) قال قال رسول الله (ص) خلتان لا يجتمعان في منافق فقه في الاسلام وحسن سمت في الوجه و صلى الله على سيدنا محمد النبي وآله وسلم تسليماً -

حصہ بیٹھ نمبر 5: (بخلاف اسناد)

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: دو چیزیں منافق میں جمع نہیں ہو سکتیں۔ اسلام میں فقہ (یعنی اسلام کی حقیقی فقہ) اور اس کے چہرے پہ اچھی صورت (یعنی منافق کے چہرے کی رونق اچھی اور خوبصورت نہیں ہوگی)

## مجلس نمبر 33

[بروز ہفتہ ۲۱ رمضان المبارک سال ۱۴۰۹ ہجری قمری]

### قیامت کا دن پچاس ہزار سال کا ہوگا

﴿حدثنا﴾ الشيخ المفيد ابو عبد الله محمد بن محمد بن النعمان ايد الله حراسته ﴿قال أخبرني﴾ احمد بن محمد بن الحسن ابن الوليد ﴿قال حدثني﴾ ابى ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن الحسن الصفار عن على بن القاشانى عن الاصفهانى عن داود بن سليمان المنقرى عن حفص بن غالب قال قال ابو عبد الله جعفر بن محمد عليه السلام اذا اراد احدكم ان يستل الله شيئا الا اعطاه فليئس من الناس كلهم ولا يكون له رجاء الا من عند الله عزوجل فاذا علم الله تعالى ذلك من قلبه لم يسأل شيئا الا اعطاه فحاسبوا انفسكم قبل ان تحاسبوا فان فى القيمة خمسين موقفا كل موقف مثل الف سنة مما تعدون ثم تلا هذه الآية فى يوم كان مقداره خمسين الف سنة -

**حديث نمبر 1:** (بخلاف اسناد)

حفص بن غازب نے حضرت امام جعفر الصادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی بندہ یہ ارادہ کرتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے کوئی سوال نہ کرے مگر یہ کہ خدا اس کو عطا کر دے پس وہ سارے لوگوں سے مایوس ہو جائے۔ جب اس بندے کے دل میں یہ چیز پیدا ہو جاتی ہے کہ سوائے خدا کے اور کسی جگہ سے امیدوار نہیں

ہے اور جب یہ عقیدہ اُس کے دل میں پیدا ہو جائے اور اللہ تعالیٰ جان لیتا ہے کہ اس کے دل میں یہ چیز راسخ ہو چکی ہے۔ پھر وہ جس چیز کا بھی خدا سے سوال کرتا ہے اللہ اس کو عطا کرتا ہے۔ پس قبل اس کے کہ تمہارا محاسبہ کیا جائے تم خود اپنے آپ کا محاسبہ کرو کیونکہ قیامت کے دن پچاس مقامات پر تم لوگوں کو کھڑا کیا جائے گا اور ہر مقام پر ایک ہزار سال کے برابر کھڑا کیا جائے گا جس کو تم شمار کرتے ہو (یعنی وہ ہزار سال دنیاوی سال شمار ہوں گے) اور پھر آپؐ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: فی یوم کان مقدارہ خمسین الف سنۃ کہ ”اس دن کی مقدار پچاس ہزار سال کے برابر ہوگی۔“

### ایمان دو چیزیں ہیں

﴿قال أخبرنی﴾ ابوبکر محمد بن الجمالی ﴿قال حدثنا﴾ ابو عبد اللہ الحسین بن علی المالکی ﴿قال حدثنا﴾ ابوالصلت الہروی ﴿قال حدثنا﴾ الرضا علی بن موسیٰ بن جعفر عن ابیہ موسیٰ بن جعفر عن ابیہ جعفر بن محمد عن ابیہ محمد بن الحسین زین العابدین عن ابیہ الحسین بن علی الشہید عن ابیہ امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام قال قال رسول اللہ (ص) الایمان قول مقول وعمل معقول وعرفان العقول - قال ابو الصلت فحدثت بهذا الحدیث فی مجلس احمد ابن حنبل فقال لی احمد یا ابا الصلت لوقرء بهذا الاسناد علی المجانیین لا فاقوا-

تصانیف نمبر 2: (بخلف اسناد)

جناب ابوبکر محمد بن جمالی نے بیان کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ مجھے ابو عبد اللہ الحسین بن علی مالکی نے بیان کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہمارے لیے ابوالصلت نے بیان کیا ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: ہمارے لیے حضرت امام علی بن موسیٰ علیہم السلام نے بیان کیا ہے کہ

آپ نے فرمایا:

مجھے میرے والد موسیٰ بن جعفر علیہ السلام نے اور انہوں نے اپنے والد جعفر بن محمد علیہ السلام سے اور انہوں نے اپنے والد محمد بن علی زین العابدین علیہ السلام سے اور انہوں نے اپنے والد علی بن حسین علیہ السلام سے اور انہوں نے اپنے والد حسین بن علی علیہ السلام سے اور انہوں نے اپنے والد امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے اور انہوں نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان کیا آپ نے فرمایا:

ایمان تین چیزوں کے مجموعے کا نام ہے: قول جو بولا جائے، عمل جو کیا جائے، عرفان جو عقل سے حاصل ہو۔ ابوصلت فرماتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث احمد بن حنبل کی مجلس میں بیان کی تو انہوں نے مجھے کہا: اے ابوصلت! اگر یہ حدیث اس سلسلہ اسناد کے ساتھ مجنون پر پڑھی جائے تو وہ درست ہو جائے۔

### ایمان، اسلام اور ان کے ارکان کیا ہیں؟

﴿قال أخبرني﴾ ابو عبید اللہ محمد بن عمران المرزبانی ﴿قال حدثني﴾ احمد بن سلیمان الطوسی عن الزبير بن بكار ﴿قال حدثني﴾ عبد اللہ بن وهب عن السدي عن عبد خير عن قبيصة عن جابر الأسدي قال قام رجل الى امير المؤمنين علي بن ابي طالب (ع) فسأله عن الايمان فقام (ع) خطيباً فقال الحمد لله الذي شرع الاسلام فسهل شرايعه لمن ورده واعزاز كانه علي من جاء به وجعله عزاً لمن والاہ وسلم لمن دخله وهدي لمن ائتم به وزينة لمن تحلى به وعصمة لمن اعتصم به وحبل لمن تمسك به وبرهان لمن تكلم به ونوراً لمن استضاء به وشاهداً لمن خاصم به وفلجاً لمن حاج به وعلماً لمن وعاه وحدثاً لمن رواه وحكماً لمن قضى به وحلماً لمن جرب ولباً لمن تدبر وفهما لمن فطن ويقيناً لمن عقل وبصيرة

لمن عزم و آية لمن توسم و عبرة لمن اتعظ و نجاة لمن صدق و مودة من الله  
 لمن اصلح و زلفى لمن ارتقب و شقة لمن توكل و راحة لمن فوض و جنة لمن  
 صبر الحق سبيله و الهدى صفته و الحسنی مآثرته فهو ابلج المنهاج مشرق  
 المنار مضیع المصابیح رفیع الغایة یسیر المضمار جامع الحلبة متنافس  
 السبقة کریم الفرسان التصدیق منهاجه و الصالحات مناره و الفقه مصابیحه  
 و الموت غایته و الدنیا مضماره و القيمة حلبته و الجنة سبقتة و النار نقیمته  
 و التقوی عدته و المحسنون فرسانه فبالایمان یستدل علی الصالحات  
 و بالصالحات یعمر الفقه و بالفقه یرهب الموت و بالموت تختم الدنیا بالدنیا  
 تحوز القيمة و بالقيمة تزلف الجنة للمتقین و تبرز الجحیم للغاویین فالایمان  
 علی اربع دعائم الصبر و الیقین و العدل و الجهاد و الصبر من ذلك اربع  
 شعب الشوق و الاشفاق و الزهادة و الترقب الا من اشتاق الی الجنة  
 سلاعن الشهوات و من اشفق من النار رجع عن المحرمات و من زهد فی  
 الدنیا هانت علیه المصیبات -

### تصبیح نمبر 3: (بخلاف اسناد)

جناب جابر الاسدی نے روایت کی ہے کہ ایک شخص امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب  
 علیہ السلام کی خدمت اقدس میں کھڑا ہوا اور عرض کی: یا امیر المؤمنین! ایمان کیا ہے؟ آپؑ  
 کھڑے ہوئے اور خطبہ دیتے ہوئے فرمایا:

تمام حمد ہے اُس اللہ کے لیے جس نے اسلام کو ہمارے لیے واضح کیا اور اس کی  
 شریعت کو اُس کے لیے آسان کیا جو اس میں وارد ہوا۔ اور اس کے ارکان کو اُس کے لیے  
 عزیز قرار دیا جو ان کے لیے آیا اور اُس کو اس کے لیے عزیز قرار دیا جو اس کی ولایت کو  
 قبول کرنے والا ہے اور سلامتی قرار دیا ہے اُس کے لیے جو اس میں داخل ہو جائے۔ اور

ہدایت قرار دیا ہے اُس کے لیے جو اس کے احکام کی اقتداء کرے اور زینت قرار دیا اُس کے لیے جو اس کو اپنے لیے زینت اور زیور بنائے اور عصمت اور محاظ قرار دیا اُس کے لیے جو اس سے عصمت و حفاظت طلب کرے اور اس کو جیل (رتی) قرار دیا اُس کے لیے جو اس سے تمسک کرنا چاہے اور اس کو برہان و دلیل قرار دیا ہے اُس کے لیے جو اس کے ساتھ گفتگو کرنا چاہے اور نور قرار دیا اُس کے لیے جو اس سے روشنی طلب کرے اور شاہد و گواہ قرار دیا اُس کے لیے جو اس کے ساتھ خاصہ قرار دے اور کامیابی قرار دیا اُس کے لیے جو اس کے ساتھ احتجاج کرے اور ظلم قرار دیا اُس کے لیے جو اس کو قبول کرے اور حدیث قرار دیا اُس کے لیے جو اس کو روایت کرے اور حکم قرار دیا اُس کے لیے جو اس کے ساتھ حکم کرے اور علم قرار دیا اُس کے لیے جو تجربہ کرے اور عقل قرار دیا اُس کے لیے جو اس کے ساتھ تدبیر کرنا چاہے اور اس کو فہم قرار دیا اُس کے لیے جو اس کے ساتھ سمجھنا چاہیے۔ یقین قرار دیا اُس کے لیے جو اس کی عقل سے کام لینا چاہے اور بصیرت قرار دیا اُس کے لیے جو اس کا ارادہ و عزم کرے اور اپنی نشانی قرار دیا اُس کے لیے جو فراست سے کوئی چیز معلوم کرنا چاہے۔ اور اس کو عبرت قرار دیا اُس کے لیے جو اس سے وعظ حاصل کرنا چاہے۔ اور نجات قرار دیا اُس کے لیے جو اس کی تصدیق کرے۔ اور اس کو اللہ کی طرف سے مودت و محبت قرار دیا جو اس سے اصلاح طلب کرے۔ اور اپنا تقرب قرار دیا اُس کے لیے جو اس سے تقرب حاصل کرنا چاہے۔ اور اُس کے لیے ثناء اور مورد وثوق قرار دیا جو توکل کرے اور جو اپنے امور کو اُس کے سپرد کر دے اُس کے لیے اس کو باعثِ راحت قرار دیا ہے اور اس کو اُس کے لیے جنت قرار دیا جو اس کے ساتھ صبر کرے۔ اس کا راستہ حق ہے اور اس کی صفت ہدایت ہے اور اس کا اثر حسن ہے۔

یہیں (اسلام) اس کے راستے روشن ہیں اور منارے چمک رہے ہیں۔ اس کے چراغ کی کو ڈور منور کرتی ہے انتہائی بلندِ غایت والا ہے۔ تصدیق اس کا راستہ ہے اور نیک

اعمال اس کے لیے منارہ ہیں اور فقہ اس کے لیے چراغ، موت اس کی غایت ہے اور دنیا اس کے گھوڑے کا میدان (یعنی دنیا میں اُسے چلے جانے ہے) قیامت اس کے لیے جائے نفع ہے اور جنت اس کے سامنے اور جہنم اس کا نقصان، تقویٰ اس کی حدت ہے اور احسان کرنے والے اس کے فراست والے ایمان وہ ہے جس کے لیے نیک اعمال پر استدلال کیا جاتا ہے اور نیک اعمال فقہ کو زندہ رکھتے ہیں اور فقہ کے ذریعے موت سے ڈرایا جاتا ہے اور موت سے دنیا کا اختتام ہوتا ہے۔ اور دنیا سے قیامت کی طرف تہاؤز کیا جاتا ہے اور قیامت جنت کو متعین کے قریب کرتی ہے اور جہنم کو مرکشوں کے قریب کرتی ہے۔ پس ایمان کے چار ارکان ہیں: ① صبر ② یقین ③ عدل ④ جہاد۔ اور صبر کے چار شعبے ہیں: ① شوق ② مہربانی کرنا ③ پرہیزگاری کرنا ④ تقرب۔ مگر وہ تقرب جو جنت کی طرف ہو اور شہوت سے دُور ہو اور آگ سے خوف اور محرمات سے منہ پھیرنا اور جو دنیا میں پرہیزگاری کرے گا اُس پر مصیبتیں آسان ہو جائیں گی۔

### بغاوت پر بہت جلدی عذاب ملتا ہے

﴿حدیثی﴾ جدی محمد بن سلمان ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن خالد عن عاصم ابن حمید عن ابی عبیدہ الحداء قال سمعت ابا جعفر محمد بن علی زین العابدین (ع) يقول قال رسول الله (ص) ان اسرع الخیر ثوابا البر واسرع الشر عقابا البغی وكفى بالمرء عیبا ان يبصر من الناس ما یعمی عنه من نفسه وان یعیبر الناس بما لا یستطیع تركة وان یؤذی جلیسه بما لا یعنیه۔

حدیث نمبر 4: (بخلاف اسناد)

حضرت ابو جعفر محمد بن علی زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول خدا صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

بہت جلد جس خیر پر ثواب ملتا ہے وہ دوسروں کے ساتھ ٹیکی کرنا ہے۔ اور بہت جلد جس بدی پر عذاب نازل ہوتا ہے وہ بغاوت و سرکشی ہے۔ انسان کے عیب دار ہونے کے لیے یہ ہی کافی ہے کہ وہ دوسروں کے عیب دیکھے جو اُس کے اپنے اندر ہوں لیکن اُس کو نظر نہ آئیں اور لوگوں کے اُس عیب پر سرزنش کرے جس کو وہ خود چھوڑنے کی طاقت نہ رکھتا ہو اور اپنے ساتھ بیٹھنے والے کو ایسی چیز سے اذیت دے جو اُس کے لیے بے فائدہ ہو۔

### علی علیہ السلام کے لیے رسولِ خدا کی دعا

﴿قال حدثنا﴾ ابو حفص عمر بن محمد المعروف بابن الزيات رحمه الله ﴿قال حدثنا﴾ ابو علي محمد بن همام الاسكافي ﴿قال حدثنا﴾ ابن جعفر الحميري ﴿قال حدثنا﴾ عبد الله بن محمد بن عيسى ﴿قال حدثني﴾ ابي عن عبد الله بن المغيرة عن ابن مسكان عن عمير بن بريد عن ابي عبد الله جعفر بن محمد (ع) قال لما نزل رسول الله (ص) بطن قديد قال لعلی بن ابی طالب (ع) یا علی انی سألت الله عزوجل ان یوالی بینی و بینک ففعل و سألته ان یواخی بینی و بینک ففعل و سألته ان یجعلک وصیی ففعل فقال رجل من القوم والله لصاع تمر فی شن بال خیر مما سئل محمد (ص) ربہ ہلا سأله ملکا یعضده او کنزاً یستعین بہ علی فاقتہ فانزل الله تعالی فلعلک تارك بعض ما یوحی بہ الیک وضاق بہ صدرك ان یقولوا لولا انزل علیہ کنز او جاء معہ ملک انما انت نذیر والله علی کل شیء وکیل

تصحیث نمبر 5: (بخلاف اسناد)

حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ امام جعفر الصادق علیہ السلام نے فرمایا: جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے قالین نازل ہوا (یا گوشت) تو آپ نے



اس وقت علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے فرمایا:

اے علی! میں نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ وہ میرے اور آپ کے درمیان دوستی قرار دے۔ پس اللہ تعالیٰ نے ایسا ہی کیا۔ پھر میں نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ وہ میرے اور آپ کے درمیان مواخات قرار دے پس اللہ تعالیٰ نے ایسا ہی کیا۔ پھر میں نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ وہ آپ کو میرا وصی قرار دے؟ پس اللہ نے ایسا ہی قرار دیا۔ قریش میں سے ایک شخص نے کہا: خدا کی قسم! کھجوروں کا ایک صاع (تین کلو) جو پرانی منگ ہو وہ بہتر ہے اس سے جو محمدؐ نے اپنے رب سے سوال کیا۔ کاش یہ اپنے رب سے کسی ملک کا سوال کرتا جو اس کی مدد کرتا یا کوئی خزانہ طلب کرتا جس سے افاتہ میں اس کی مدد ہوتی، بہتر تھا۔ پس اس وقت سورہ ہود کی آیت نمبر ۱۲ نازل ہوئی جس میں خدا نے ارشاد فرمایا:

”جو چیز تمہارے پاس وحی کے ذریعے نازل کی گئی ہے اس میں سے بعض کو سنانے کے وقت شاید تم فقط اس خیال سے چھوڑ دینے والے ہو اور تم تنگ دل ہوتے ہو کہ مبادا یہ لوگ کہہ دیں کہ ان پر خزانہ کیوں نہیں نازل ہوتا یا ان کی تصدیق کے لیے ان کے ساتھ کوئی فرشتہ کیوں نہیں آتا“ تم تو صرف عذاب سے ڈرانے والے ہو اور خدا ہر چیز کا ذمہ دار ہے۔“

### عبدالملک بن مروان کا خطبہ اور ایک مرد

﴿قال حدثنا﴾ ابو جعفر محمد بن علی بن الحسین بن بابویہ رحمہ اللہ  
 قال حدثنی ﴿محمد بن موسیٰ بن المتوکل﴾ ﴿قَالَ حَدَّثَنَا﴾ علی بن  
 الحسین السعد ابادی عن احمد بن عبد اللہ البرقی عن ابيہ عن محمد ابن  
 عمیر عن غیر واحد من اصحابه عن ابن حمزة الشمالي ﴿قال حدثنی﴾ من  
 حضر عبدالملک بن مروان وهو یخطب الناس بمكة فلما صار علی موضع  
 العظة من خطبته قام الیه رجل فقال مهلا مهلا انکم تأمرون ولا تأتمرون

وتنهون ولا تنتهون وتعظون ولا تتعظون فاقتداء بسيرتكم ام طاعة لامركم فان قلتتم اقتدوا بسيرتنا فكيف نقتدى بسيرة الظالمين وما الحجة في اتباع المجرمين الذي اتخذوا مال الله دولا وجعلوا عباد الله خولا وان قلتتم اطيعوا امرنا وقبلوا نصحننا فكيف ينصح غيره من يغش نفسه ام كيف تحب طاعة من لم تثبت له عدالة وان قلتتم خذوا الحكمة من حيث وجدتموها واقبلوا العظة ممن سمعتموها فلعل فينا ومن هو انصح بصنوف العظات واعرف بوجوه اللغات منكم فزحزحوا عنها واطلقوا افعالها وخلوا سبيلها ينتدب لها الذين شردهتموهم في البلاد ونقلتموهم عن مستقرهم الى كل وادفوا الله ما قلدناكم ازمة امورنا وحكمتناكم في ابداننا اموالنا وادياننا لتسيروا فينا بسيرة الجبارين غير اننا نصبر لاستيفاء المدة وبلوغ الغاية وتمام المحنة ولكل قاتل منكم يوم لا يعدوه وكتاب لا ابدان يتلوه لا يغادر صغيرة ولاكبيرة الا احصاها "وسيعلم الذين ظلموا اى منقلب ينقلبون" قال فقام اليه بعض اصحاب المشايخ فقبض عليه وكان ذلك آخر عهد تابه ولا ندري ما كانت حاله -

### تصحيح نمبر 6: (بخذف اسناد)

جناب ابن حمزہ ثمالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا ہے کہ عبد الملک بن مروان جب مکہ میں آیا اور اُس نے لوگوں کے سامنے خطبہ دینا شروع کیا تو جب وہ موعظہ بیان کرنے لگا تو ایک مرد کھڑا ہو گیا اور اُس نے کہا:

”بس کرو بس کر دیہ وعظ رہنے دو کیونکہ تم وہ لوگ ہو جو دوسروں کو نیکی کا صم دیتے ہو اور خود عمل نہیں کرتے۔ لوگوں کو برائی سے روکتے ہو لیکن خود برائی سے نہیں رکتے۔ دوسروں کو وعظ کرتے ہو خود اس وعظ کو قبول نہیں کرتے۔ ہم تمہارے امر کی اطاعت کریں

یا تمہاری سیرت کی اتباع کریں؟ اگر تم کہتے ہو کہ ہماری سیرت کی اتباع کرو تو ہم ظالموں کی سیرت کی کیسے اتباع کر سکتے ہیں؟ اور مجرموں کی اتباع پر کوئی دلیل بھی نہیں ہے۔ وہ مجرم جو اللہ کے مال کو اپنی دولت قرار دیں اور اللہ کے بندوں کو غلام قرار دیں اور اگر تم کہتے ہو کہ ہمارے امر و حکم کی اطاعت کرو اور ہماری نصیحت کو قبول کرو تو جو اپنے آپ کو دھوکا دے وہ دوسروں کو کیسے نصیحت کر سکتا ہے؟ جو عادل نہ ہو اس کی اطاعت کیسے واجب ہو سکتی ہے؟ اگر تم کہتے ہو کہ حکمت حاصل کرو خواہ وہ جہاں سے بھی ملے اور وعظ کو قبول کرو خواہ وہ جس سے بھی سنو شاید ہمارے درمیان ایسے افراد بھی موجود ہوں گے جو تم سے زیادہ وعظ کر سکتے ہیں اور تم سے زیادہ لغات و حکمت کی وجوہ کو جانتے ہیں۔

پس ان سے پابندیاں بناؤ اور ان کی زبانوں پر لگے ہوئے تالے کھولو اور ان کے راستے خالی کر دو اور ان کو آزاد کر دو اور ان کو شہروں میں چمکے دو اور ان کو اپنے مقام سے دوسرے شہروں کی طرف جانے دو خدا کی قسم! ہم نے اپنے تمام امور میں تمہاری تقلید نہیں کی اور ہم نے اپنے بدنوں پر اموال پر اور دین پر حاکم قرار نہیں دیا تا کہ تم ہمارے درمیان جہار اور ظالموں کی سیرت کو رائج کرو۔ مگر یہ کہ ہم ایک مدت کے پورے ہونے تک صبر کریں اور اس کی انتہا ہو گئی ہے۔ محنت و مشقت ختم ہو چکی ہے اور تم میں سے ہر کہنے والے کے لیے ایک دن آئے گا جو ان کے لیے ختم نہیں ہوگا۔ ایک کتاب ہوگی اس کو پڑھنا ضروری ہے۔ دھوکا دینے والا خواہ چھوٹا ہو یا بڑا اس کا اِحصار کیا جائے گا۔ عنقریب وہ لوگ جو ظالم ہیں جان لیں گے کہ ان کو ایک ٹھکانے کی طرف پلٹ کر جانا ہے۔“

راوی بیان کرتا ہے کہ اس کے بعد بعض کارندے کھڑے ہوئے اور اس کو قابو کر لیا اور اس کے بعد اس کے ساتھ کیا سلوک ہوا اس کا ہمیں علم نہیں کیونکہ ہم وہاں سے چلے گئے تھے۔

## جناب سیدہ کورات کے وقت ذن کیا گیا

﴿قال حدثنا﴾ ابو جعفر محمد بن علی بن الحسین ﴿قال حدثنا﴾ ایسی  
 ﴿قال حدثنا﴾ احمد بن ادريس قال محمد بن عبد الجبار عن القاسم بن  
 محمد الرازی عن علی بن المهمران عن علی بن الحسین بن علی عن أبيه  
 الحسين (ع) قال لما مرضت فاطمة بنت النبی (ص) وصت الی علی (ع)  
 ان یکم امرها ویخفی خبرها ولا یؤذن احد بعرضها ففعل ذلك وكان  
 يعرضها بنفسه وتعينه علی ذلك اسماء بنت عميس رحمها الله علی  
 استسرار بذلك كما وصت به فلما حضرتها الوفاة وصت امير المؤمنين  
 (ع) ان يتولى امرها ویدفنها لیلا ویعفی قبرها فتولى ذلك امير المؤمنين  
 (ع) ودفنها وعفی موضع قبرها فلما نفض یده من تراب القبرها ج به  
 الحزن فارسل دموعه علی خديه وحول وجهه الی قبر رسول الله (ص)  
 فقال السلام عليك یارسول الله منی والسلام عليك من ابنتك وحبيبتك  
 وقرعة عينك وزايرتك والباثة فی الثرى ببقعتك والمختار لها الله سرعة  
 اللحاق بك قل یارسول الله عن صیفتك صبری وضعف عن سيدة النساء  
 تجلدى الا ان لی فی التآسى بسنتك والحزن الذى حل بی فراقك موضع  
 التعزى فلقد وسدتك فی ملحودة قبرك بعد ان فاضت نفسك علی صدری  
 وغمضتک بیدی وتولیت امرک بنفسی نعم وفى کتاب الله انعم القبول انا  
 لله وانا الیه راجعون قد استرجعت الودیعة واخذت الرهينة واختلست  
 الزهراء فما اقیح الخضراء والغبراء یارسول الله اما حزنی فسرمد واما لیلی  
 فمسهد لا یبرح الحزن او یختار الله لی دارک التی انت فیها مقیمه کمدة  
 مقیح وهم مهیج سرعان ما فرق الله بیننا والی الله اشکو وستنبهک ابنتک

بتظاھر استک علی وعلی هظمھا حقھا فاستخبرھا الحال فکم من غلیل  
اعتلج فی صدرھا لم تجد الی بنہ سبیلاً وستقول ویحکم اللہ وهو خیر  
الحاکمین سلام علیک یارسول اللہ سلام مودع لاسام ولا قال فان انصرف  
فلا عن ملالة وان اقم فلا سوء ظن بما وعد الصابریں الصبر ایمن واجمل  
ولولا غلبة المستولین علینا لجعلت المقام عند قبرک لزاماً وللبثت عنده  
معکوفاً ولا اعولت اعوال الشکلی علی جلیل الرزیه فبعین اللہ تدفن ابنتک  
سراً وتهتضم حقھا قهراً ویمنع ارشھا جہراً ولم یطل العهد ولم یخل منک  
الذکر فالی اللہ یارسول اللہ المشتکی وفیک اجمل العزاء وصلوات اللہ  
علیک وعلیہما ورحمة اللہ وبرکاتہ۔

حصہ بیست نمبر 7: (بخلاف اسناد)

حضرت امام حسین علیہ السلام نے فرمایا کہ جب جناب فاطمہ علیہا السلام بنت نبی  
اکرمؐ بیمار ہوئیں تو آپؐ نے امیر المومنین علی علیہ السلام سے وصیت فرمائی کہ وہ ان کے  
معاملہ کو پوشیدہ رکھیں اور میری خبر مخفی رہے۔ اور کسی کو میری بیماری کی اطلاع نہ ہو۔ انہوں  
نے ایسا ہی کیا اور آپؐ خود بی بی کی تیمارداری کرتے اور آپؐ کے ساتھ اسماء بنت عمیس  
رحمتہ اللہ علیہا مدد کرتیں اور اس وصیت کے مطابق اس معاملہ کو پوشیدہ رکھتی رہیں۔ اور جب  
وفات کا وقت قریب آیا تو بی بی نے امیر المومنین علیہ السلام سے وصیت کی کہ وہ میرے  
غسل، کفن اور دفن کو خود انجام دیں (کیونکہ معصوم کا غسل، کفن اور دفن غیر معصوم نہیں کر سکتا)  
اور مجھے رات کو دفن کرنا اور میری قبر کا نشان مٹا دینا۔ پس امیر المومنین نے تمام امور کو خود  
انجام دیا اور بی بی کو رات کے وقت دفن کیا اور قبر کا نشان بھی مٹا دیا۔ پس جب آپؐ نے قبر  
کی مٹی سے ہاتھ صاف کر لیے تو آپؐ پر غم طاری ہو گیا اور آپؐ کی آنکھوں سے آنسو  
جاری ہو گئے۔ آپؐ نے اپنا چہرہ قبر نبیؐ کی طرف کیا اور کہا: السلام علیک یارسول اللہ۔ اے

رسول خدا میری اور اپنی بیٹی کی طرف سے سلام قبول فرمائیں۔ جو آپ کی بیٹی آپ کی محبوبہ بیٹی آپ کی آنکھوں کی ٹھنڈک آپ کی زائرہ وہ زمین کے نیچے سو گئی ہے اور آپ کی قبر سے دُور سو گئی ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے بہت جلدی آپ کی ملاقات کے لیے چن لیا۔ یا رسول اللہ! آپ کی جدائی نے میرے صبر کو قلیل کر دیا اور سیدۃ النساء کی وجہ سے میرا جسم کمزور ہو گیا ہے۔ مگر یہ کہ مجھے آپ کی سنت کی اتباع کرتے ہوئے صبر کرنا ہوگا اور وہ غم جو آپ کے فراق کی وجہ سے مجھے حاصل ہوا ہے اس پر میں صبر کرتا ہوں اور آپ کو قبر میں بے عیب دفن کرنے کے بعد آپ کا غم میں ہمیشہ اپنے سینے میں محسوس کرتا رہوں گا۔ میں نے اپنے ہاتھوں سے آپ کی آنکھوں کو بند کیا اور آپ کے تمام امور کو میں نے اپنے ہاتھوں سے انجام دیا اور اللہ کی کتاب میں جو بہترین قبول کرنے والی نصیحت ہے وہ یہ ہے کہ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ تحقیق آپ نے اپنی امانت واپس لے لی ہے اور آپ نے اپنی رخصت لے لی ہے۔ آپ نے مجھ سے زہراء اچانک واپس لی ہے اور ایسا غم مجھے دیا ہے کہ جس کی مثل آسمان و زمین میں کہیں نہیں ملتی۔

یا رسول اللہ! میرا غم ہمیشہ تازہ رہے گا اور میری راتیں روتے ہوئے گزریں گی۔ میرا غم کبھی ختم نہیں ہوگا یہاں تک کہ میں آپ کے اُس گھر میں نہ آ جاؤں جس میں آپ مقیم ہیں (یعنی قبر میں) میرا غم سدا ہر رہے گا۔ آنکھ بھی نہیں خشک ہوگی۔ کتنی جلدی اللہ نے ہمارے درمیان جدائی ڈال دی ہے اور آپ کے بعد میرے ساتھ جو ہوا ہے میں اللہ کی بارگاہ میں اُس کا شکوہ کرتا ہوں اور عنقریب آپ کی بیٹی آپ کو بتائے گی کہ آپ کے بعد آپ کی اُمت ہمارے خلاف کس طرح ایک دوسرے کی مدد کرتی رہی اور حق کو ضبط کرنے میں انھوں نے کیسے ہجوم کیا؟

یا رسول اللہ! آپ ان سے حال دریافت کریں کہ کیسے کیسے دیکھ اس کے سینے میں موجزن رہے ہیں کہ جن کو سلجھانے کے لیے کوئی راہ نہیں تھا اور عنقریب وہ آپ سے سب

کچھ کہہ دے گی اور اللہ ہمارے بارے میں حکم کرنے والا ہے جو سب سے بہتر حکم کرنے والا ہے۔

یا رسول اللہ! میری طرف سے آپ پر سلام ہو اور اللہ تعالیٰ سلام ہو کہ ایسی سلامتی کہ جس میں نہ موت ہو نہ غم ہو۔ اگر میں منصرف ہو جاؤ (یعنی چلا جاؤں) تو یہ آکٹا ہٹ کی وجہ سے نہیں ہے اور اگر میں کھڑا ہو جاؤں تو اس وجہ سے نہیں کہ صابریں کے لیے جو وعدہ کیا گیا ہے میں اس کے بارے میں سوئے ظن رکھتا ہوں۔ صبر امن کے لیے اور زیادہ خوبصورت ہے۔ اگر ان سرکشوں کا غلبہ نہ ہوتا تو میں آپ کی بیٹی کی قبر آپ کی قبر کے ساتھ قرار دیتا اور میں ہمیشہ وہیں پر رہتا اور وہاں بیٹھ کر اس طرح چلا کر روتا کہ جیسے اولاد والی ماں اپنی نسل کے ختم ہونے پر روتی ہے۔ میں اللہ کی مدد سے آپ کی بیٹی کو رات کی تاریکی میں چھپ کر دفن کر چکا ہوں کہ جس کے حق کو غضب کیا گیا اور جس کو میراث سے صبراً و علانیہ محروم رکھا گیا کہ اس کے بارے میں آپ کے عہد اور آپ کی سفارشات کا بھی لحاظ نہیں رکھا گیا۔

یا رسول اللہ! میں اللہ کی بارگاہ میں اس کا شکوہ کرتا ہوں اور آپ کے بارے میں زیادہ عزاداری کرنے والا ہوں۔ اللہ پر درود و سلام ہو آپ پر اور آپ کی بیٹی پر اللہ کی رحمت ہو۔

○

﴿قال حدثنا﴾ ابو جعفر محمد بن علی بن الحسین ﴿قال حدثنا﴾

محمد ابن علی ما جیلویہ عن عمہ محمد بن ابی القاسم عن احمد بن محمد خالد عن ابیہ عن محمد بن سنان عن محمد بن عطیة عن ابی عبد اللہ جعفر بن محمد (ع) قال قال رسول اللہ (ص) الموت کفارة لذنوب المؤمنین -

تہذیب نصاب 8: (بخلف اسناد)

حضرت جعفر الصادق علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: موت مؤمنین کے گناہوں کا کفارہ ہے۔

## دین تیرا بھائی ہے

﴿قال أخبرني﴾ ابوالحسن علی بن محمد الکاتب ﴿قال حدثنا﴾ ابوالقاسم زکریا بن یحییٰ الکنینی ﴿قال حدثنی﴾ ابوالقاسم داؤد بن القاسم الجعفری رحمہ اللہ قال سمعت الرضا علی بن موسیٰ (ع) يقول ان امیر المؤمنین صلوات اللہ علیہ قال لکیل بن زیاد فیما قال یا کمیل اخوک دینک فاحتط لدينک بما شئت والحمد لله رب العالمین وصلى الله على سيدنا محمد وآله وسلم تسليماً تمام الأمانی فی مجالس هذا الشهر وهو شهر رمضان سنة اهدى عشر واربعائة وحسبنا الله ونعم الوكيل -

تہذیبہ نمبر 9: (بخلاف اسناد)

حضرت امام رضا علیہا السلام نے فرمایا: امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے جناب کمیل بن زیاد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: اے کمیل! تیرا بھائی تیرا دین ہے۔ اس کے بارے میں جتنی ممکن ہو احتیاط کرو۔



## مجلس نمبر 34

[ بروز ہفتہ ۶ شعبان سال ۲۰۰۹ ہجری قمری ]

جو عمل قبول ہو جائے وہ قلیل نہیں ہوتا

﴿حدثنا﴾ الشيخ الجليل المفيد ابو عبد الله محمد بن محمد بن النعمان ادام الله حراسته ﴿قال أخبرنا﴾ ابوبكر عمر بن محمد الجعابي ﴿قال حدثنا﴾ ابوالعباس احمد بن محمد بن سعيد بن عقدة ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن هرون بن عبدالرحمن الحجازي ﴿قال حدثنا﴾ ابي ﴿قال حدثنا﴾ عيسى بن ابي الورد عن احمد بن عبدالعزيز عن ابي عبد الله جعفر بن محمد (ع) قال قال امير المؤمنين عليه السلام لا يقل مع التقوى عمل وكيف يقل ما يتقبل -

تھا بیٹھ نمبر 1: (بخلاف اسناد)

حضرت امام جعفر الصادق علیہ السلام نے امیر المؤمنین علیہ السلام سے نقل کیا کہ آپ نے فرمایا: تقویٰ کے ساتھ عمل قلیل نہیں ہوتا، کیونکہ جو عمل قبول ہو جائے وہ قلیل نہیں ہو سکتا۔

رزق موت کی طرح تم کو ضرور ملے گا

﴿قال أخبرني﴾ ابونصر محمد بن الحسين المقرئ ﴿قال حدثنا﴾ ابوالقاسم علی بن محمد ﴿قال حدثنا﴾ ابوالعباس الاحوص بن علی بن

مرداس ﴿قال حدثني﴾ محمد بن الحسن بن عيسى الرواسي ﴿قال حدثنا﴾ سماعة بن مهران عن ابي عبد الله جعفر بن محمد (ع) قال ان من اليقين الا ترضوا الناس بسخط الله عزوجل ولا تلوموهم على ما لم يؤتكم الله من فضله فان الرزق لا يسوقه حرص ولا يرده كراهية كاره ولو ان احدكم فر من رزقه ادرکه كما يدركه الموت -

صیبت نمبر 2: (بخزف اسناد)

حضرت امام جعفر الصادق علیہ السلام نے فرمایا: یقین کی علامات میں سے یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے لوگوں کی خوشنودی طلب نہ کرو اور جو کچھ تم کو خدا کے فضل سے نہ ملے اس کی وجہ سے لوگوں کو ملامت نہ کرؤ کیونکہ حرص کرنے سے رزق بڑھتا نہیں اور کراہت کرنے والے کی کراہت رزق کو روک نہیں سکتی۔ اگر تم میں سے کوئی اللہ کے تقسیم کردہ رزق سے فرار بھی کرے تب بھی وہ موت کی طرح مل کر رہے گا۔

### اللہ کا زمین پر خلیفہ کہاں ہے؟

﴿قال أخبرني﴾ ابو جعفر محمد بن علی بن الحسین بن بابويه رحمه الله ﴿قال حدثني﴾ ابي ﴿قال حدثنا﴾ سعد بن عبد الله عن ايوب بن نوح عن صفوان بن يحيى عن ابان بن عثمان عن ابي عبد الله جعفر بن محمد (ع) قال اذا كان يوم القيمة نادى مناد من بطنان العرش اين خليفة الله في ارضه فيقوم داود النبي (ع) فيأتى النداء من عند الله عزوجل لسنا اياك اردنا وان كنت لله خليفة ثم ينادى ثانيا اين خليفة الله في ارضه فيقوم امير المؤمنين على بن ابي طالب عليه السلام فيأتى النداء من قبل الله عزوجل يامعشر الخلائق هذا على بن ابي طالب خليفة الله في ارضه وحجته على عباده فمن تعلق بحله في دار الدنيا فيتعلق بحبله في هذا اليوم

ليستضي بنوره وليتبعه في الدرجات العلى من الجنان قال فيقوم اناس قد تعلقوا بحبله في الدنيا فيتبعونه الى الجنة ثم يأتي النداء من عند الله جل جلاله الامن ائتم بامام الى دارالدنيا فليتبعه الى حيث شاء ويذهب به فحينئذ يتبرء الذين اتبعوا من الذين اتبعوا ورأوا العذاب وتقطعت بهم الأسباب وقال الذين اتبعوا لو ان لنا كرة فتنبره منهم كما تبرؤا منا كذلك يريهم اعمالهم حسرات عليهم وما هم بخارجين من النار-

### حاديث نمبر 3: (بخلاف اسناد)

حضرت امام جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام نے فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا تو عرش کے درمیان سے ایک ندا دینے والا نداء دے گا: اللہ کی زمین پر جو اللہ کا خلیفہ تھا وہ کہاں ہے؟ پس داؤد علیہ السلام کھڑے ہو جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آواز آئے گی: اے داؤد! ہماری مراد آپ نہیں ہیں! اگرچہ آپ بھی خلیفہ اللہ تھے۔ پھر دوبارہ آواز دی جائے گی: اللہ کی زمین پر جو خلیفہ اللہ تھے وہ کہاں ہیں؟ پس امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کھڑے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آواز آئے گی: اے میری مخلوق! یہ علی ابن ابی طالب اللہ کی زمین پر اللہ کی طرف سے خلیفہ تھے۔ بندوں پر اللہ کی حجت تھے۔ پس جو شخص دنیا میں ان کی جبل (رشی) سے تمسک رکھتا تھا وہ آج بھی ان کی رشی سے تمسک حاصل کرے اور ان کے نور سے آج روشنی حاصل کرے اور جنت میں درجات عالیہ میں ان کی اتباع کرے (آپ نے فرمایا) کہ لوگوں کی ایک جماعت کھڑی ہو جائے گی جنہوں نے دنیا میں آپ کی رشی سے تمسک رکھا ہوگا پس وہ جنت کی طرف جانے میں آپ کی اتباع کریں گے اور سارے کے سارے جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ اس کے بعد دوبارہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آواز آئے گی: ”آگاہ ہو جاؤ دنیا میں جو کوئی جس امام کی اتباع کرتا رہا ہے وہ اس امام کی اتباع کرے اور جدھر وہ امام جائے گا وہ

بھی اس کی اتباع میں چلا جائے۔ پس اس وقت جن لوگوں نے اتباع کی ہوگی وہ اُن پر تبراء کریں گے جن کی انہوں نے اتباع کی ہوگی اور وہ عذاب کو دیکھ رہے ہوں گے اور ان کے تمام اسباب نجات منقطع ہو چکے ہوں گے اور وہ اتباع کرنے والے کہیں گے کہ کاش ہمیں دنیا کی طرف لوٹا دیا جائے تو ہم ضرور تم سے تبراء اور بیزاری کریں گے جیسا کہ آج تم ہم سے بیزاری کر رہے ہو اور ایسے ہی اللہ ان کو ان کے اعمال دکھائے گا اور وہ ان کو حسرت سے دیکھیں گے اور یہ لوگ جہنم میں ہمیشہ رہنے والے ہوں گے۔

### حضرت ابن عباسؓ کا بصرہ والوں کے لیے خطبہ

﴿قال أخبرني﴾ ابوالمظفر بن احمد البلخي ﴿قال حدثنا﴾ ابوبکر محمد بن احمد بن الشلح ﴿قال حدثنا﴾ حفص بن عمر الفراء ﴿قال حدثنا﴾ ابومعاذ المداد ﴿قال حدثني﴾ يونس بن عبد الوارث عن أبيه قال بيننا ابن عباس يخطب عندنا على منبر البصرة اذ اقبل على الناس بوجه ثم قال ايتها المتحيرة في دينها اما والله لو قدمتم من قدم الله واخرتم من اخر الله وجعلتم الوراثة والولاية حيث جعلها الله ما عال سهم من فرائض الله ولا عال ولي الله ولا اختلف اثنان في حكم الله فذوقوا اوبال ما فرطتم فيه بما قدمت ايديكم وسيعلم الذين ظلموا اي منقلب ينقلبون -

تصحيح نمبر 4: (بخلاف اسناد)

جناب عبدالوارث نے بیان کیا ہے کہ بصرہ کے منبر پر جناب ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں خطبہ دیا اور ہماری طرف متوجہ ہوتے ہوئے آپؓ نے فرمایا: اے وہ اُمت! جو اپنے دین میں حیران و پریشان رہتی ہے آگاہ ہو جاؤ خدا کی قسم! اگر تم دین میں اُس کو مقدم رکھتے جس کو خدا نے مقدم کیا ہے اور مؤخر رکھتے اُس کو جس کو خدا نے مؤخر کیا

ہے۔ اگر تم بھی وہی قرار دیتے جس جگہ اللہ نے قرار دیا تھا تو اللہ کے واجب کردہ فرائض میں سے کوئی حصہ ضائع نہ ہوتا اور نہ ہی اللہ کے ولی پر ظلم ہوتا اور حکم خدا میں کوئی دو بندے بھی اختلاف نہ کرتے (لیکن تم نے ایسا نہیں کیا) لہذا جو تم اپنے ہاتھوں سے تقریب و کوتاہی کر چکے ہو اس کا مزہ چکھو اور عنقریب ظالم نہیں گے ان کے لیے کتنا برا ٹھکانہ ہے۔

### علی علیہ السلام نے ہمیشہ سنت نبی کے تحت حکم دیا

﴿قال أخبرنا﴾ ابوبکر محمد بن عمر الجعابی ﴿قال حدثنا﴾ ابوالعباس احمد بن محمد بن سعید ﴿قال حدثنا﴾ عبید بن حمدون الرواسی ﴿قال حدثنا﴾ الحسن بن ظریف قال سمعت ابا عبد الله جعفر بن محمد (ع) يقول ما رأيت عليا (ع) قضى قضاء الا وجدت له اصلا فى السنة قال وكان على (ع) يقول لو اختصم الى رجلان فقضيت بينهما ثم مكنا احوالا كثيرة ثم اتيانى فى ذلك الامر لقضيت بينهما قضاء واحداً لأن القضاء لا يحول ولا يزول أبداً-

صحيحه، نمبر 5: (بخلاف اسناد)

جناب حسن بن ظریف رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر الصادق علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا:

میں نے نہیں دیکھا کہ حضرت علی علیہ السلام نے کوئی فیصلہ کیا ہو مگر یہ کہ میں نے اس کی بنیاد کو سنت نبی کے مطابق نہ پایا ہو۔ علی علیہ السلام فرمایا کرتے تھے:

”اگر میرے سامنے دو بندوں کے جھڑے کو پیش کیا جائے اور میں ان کے درمیان فیصلہ کروں اور پھر چند سالوں بعد دونوں پھر ایسی نزاع پیش کریں تو میں پھر بھی ان کے درمیان وہی فیصلہ کروں گا۔ دونوں وقتوں کا فیصلہ ایک ہی ہوگا کیونکہ قضاء تبدیل

نہیں ہوتی اور نہ ہی وہ کبھی ضائع و زائل ہوتی ہے۔

## ماں کی ناراضگی کا اثر

﴿قال أخبرني﴾ ابو نصر محمد بن الحسين النصير المقرئ ﴿قال﴾  
 أخبرني ﴿ابو القاسم علي بن محمد قال علي بن الحسن﴾ ﴿قال حدثني﴾  
 الحسن بن علي بن يوسف عن ابي عبد الله زكريا بن محمد المؤمن عن  
 سعيد بن يسار قال سمعت ابا عبد الله جعفر بن محمد (ع) يقول ان رسول  
 الله (ص) حضر شابا عند وفاته فقال له قل لا اله الا الله قال فاعتقل لسانا  
 مرارا فقال عند رأسه هل لهذا ام قالت نعم انا امه قال افساخطة انت عليه  
 قالت نعم ما كلمته منذست حجج قال لها ارضى عنه قالت رضى الله عنه  
 يارسول الله برضائك عنه فقال له رسول الله (ص) قل لا اله الا الله فقالها  
 فقال له النبي (ص) ما ترى قال ارى رجلا اسود الوجه قبيح المنظر وسخ  
 الثياب تتن الريح قد وليني الساعة واخذ بكظمي فقال له النبي (ص) قل  
 يامن يقبل اليسير ويعفو عن الكثير اقبل مني اليسير واعف عن الكثير  
 انك الغفور الرحيم فقالها الشاب فقال له النبي (ص) انظر ما ترى قال ارى  
 رجلا ابيض اللون حسن الوجه طيب الريح حسن الثياب قد وليني وارى  
 الأسود قد تولى عنى فقال له فاعاد فقال له ما ترى قال لست ارى الأسود  
 وارى الأبيض قد وليني ثم قضى على تلك الحال۔

تھا بیٹھ نعبو 6: (بخندہ اسنا)

حضرت سعید بن یسار رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر

بن محمد الصادق علیہ السلام سے سنا کہ آپ نے فرمایا:

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک جوان کے پاس اُس کی موت کے وقت حاضر ہوئے اور آپؐ نے اس سے فرمایا: کہو لا الہ الا اللہ لیکن اُس کی زبان میں رکاوٹ پیدا ہوگئی اور وہ یہ کلمات ادا نہ کر سکا۔ پس آپؐ نے ایک عورت سے جو اُس کے سرہانے کی طرف کھڑی تھی فرمایا: کیا تو اس جوان کی ماں ہے؟ اُس عورت نے جواب دیا: ہاں میں اس کی ماں ہوں۔ آپؐ نے پوچھا: کیا تو اس پر ناراض ہے؟ اُس نے عرض کیا: ہاں یا رسول اللہ! میں نے چھ سال سے اس کے ساتھ کوئی بات نہیں کی۔ آپؐ نے فرمایا: اس کو معاف کر دے۔ اُس عورت نے جواب دیا: اللہ اس سے راضی ہو جائے اور آپؐ کی رضا کی خاطر میں بھی اس سے راضی ہوں۔ پس رسول اللہ نے دوبارہ اُس جوان سے فرمایا: کہو: لا الہ الا اللہ۔ اُس نو جوان نے ان کلمات کو زبان پر جاری کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس سے فرمایا: اب بتاؤ تم کیا دیکھ رہے ہو؟ اس نے عرض کیا: میں ایک سیاہ رنگ کا چہرہ جو انتہائی ڈراؤنا ہے دیکھ رہا ہوں اور اس سے سخت بد بو آ رہی ہے اور وہ میرے قریب کھڑی ہے اور اُس نے میری گردن کو پکڑا ہوا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ کہو (اے وہ ذات! جو تھوڑا قبول کر لیتی ہے اور زیادہ کو معاف کر دیتی ہے مجھ سے تھوڑا قبول فرما اور زیادہ مجھے معاف کر دے کیونکہ تو بہت زیادہ بخششے والا اور رحم کرنے والا ہے) پس اُس نے یہ کلمات بھی زبان سے جاری کیے۔

اب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اب بتاؤ کیا دیکھ رہے ہو؟ اُس نے عرض کیا: اب میں ایک خوبصورت نو جوان کو دیکھ رہا ہوں جس سے اچھی خوشبو آ رہی ہے اور اچھا لباس اُس نے زیب تن کیا ہوا ہے۔ وہ میرے قریب آ رہا ہے اور وہ سیاہ چہرے والا اب مجھ سے دُور جا رہا ہے۔ آپؐ نے فرمایا: ان کلمات کو دوبارہ اپنی زبان پر جاری کرو۔ پس اُس نے اعادہ کیا تو آپؐ نے دریافت کیا: اب کیا دیکھ رہے ہو؟ اُس نے عرض کیا: اب میں اُس سیاہ چہرے والے کو نہیں دیکھ رہا اور سفید چہرے والا مجھے نظر آ رہا ہے اور وہ

میرے قریب آ رہا ہے پس اسی حالت میں اُس کی روح پرواز کر گئی۔

اے علی! آپ میرے بعد فتنوں کے مقابلے میں جہاد کریں گے

﴿قال أخبرني﴾ ابو الحسن علی بن بلال المہلبی ﴿قال حدثنا﴾ ابو العباس احمد بن الحسن البغدادی ﴿قال حدثنا﴾ الحسين بن عمر المقرئ عن علی بن الأزهر عن علی بن صالح المکی عن محمد بن عمر بن علی عن أبيه عن جده قال لما نزلت علی النبی اذا جاء نصر الله والفتح قال یا علی انه قد جاء نصر الله والفتح فاذا رأیت الناس یدخلون فی دین الله افواجا فسبح بحمد ربك واستغفره انه كان توابا یا علی ان الله قد كتب علی المؤمنین الجهاد فی الفتنة التي كتب علینا فیها الجهاد قال فتنة یشهدون ان لا اله الا الله وانی رسول الله (ص) وهم مخالفون لسنتی وطاعون فی دینی فعلم نقاتلهم یارسول الله وهم یشهدون ان لا اله الا الله وانك رسول الله فقال علی احدائهم فی دینهم وفراقهم لأمری واستحلالهم دماء عترتی قال فقلت یارسول الله انك وعدتني الشهادة فسل الله تعالی ان یعجلها فقال اجل قد كنت وعدتك الشهادة فكيف صبرك اذا خضبت هذه من هذا واومی الی رأسی ولحیتی فقلت یارسول الله اما اذا بینت لی ما بینت فلیس بموطن صبر ولكنه موطن بشری وشکر فقال اجل فاعد للخصومة فانك مخاصم امتی قلت یارسول الله ارشدنی الفلج قال اذا رأیت قومك قد عدلوا عن الهدی الی الضلال فخاصم فان الهدی من الله والضلال من الشیطان یا علی ان الهدی هو اتباع امر الله دون الهدی والرأی وكأنك بقوم قد تأولوا القرآن واخذوا بالشبهات واستحلوا الخمر بالنیذ والنجس بالزکوة والسحت بالهدیة قلت یارسول الله فما هم اذا فعلوا



ذَلِكَ اَهْمُ اَهْلِ رِدَّةٍ اِمَّ اَهْلِ فِتْنَةٍ قَالَ هُم اَهْلُ فِتْنَةٍ يَعْصِمُونَ فِيهَا اِلَى اَنْ يَدْرِكَهُمُ الْعَدْلُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ الْعَدْلُ مَنَا اِمَّ مِنْ غَيْرِنَا فَقَالَ بَلِ مَنَا بِنَا يَفْتَحُ اللّٰهُ وَبِنَا يَخْتَمُ وَبِنَا الْفُتْنَةُ بَيْنَ اللّٰهِ بَيْنَ الْقُلُوبِ بَعْدَ الشَّرْكِ وَبِنَا يُؤَلِّفُ اللّٰهُ بَيْنَ الْقُلُوبِ بَعْدَ الْفِتْنَةِ فَقُلْتُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي وَهَبَنَا مِنْ فَضْلِهِ -

تفسیر نمبر 7: (بخلاف اسناد)

محمد بن عمر نے اپنے والد سے اور انہوں نے اپنے والد سے نقل کیا ہے کہ جب سورہ فتح اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ نَبِيَّ اَكْرَمَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ پَرَا نَزَلَ هُوَ كَي تُوَ اَبٌ نے جناب علی علیہ السلام سے فرمایا:

اے علی! تحقیق اللہ کی مدد آچکی ہے اور فتح قریب ہے۔ تم دیکھ رہے ہو کہ لوگ جو حق درجوق اللہ کے دین میں داخل ہو رہے ہیں پس تم اپنے رب کی تسبیح کرو اور اُس سے مغفرت طلب کرو کیونکہ وہ بہت زیادہ توبہ قبول کرنے والا ہے۔

اے علی! میرے بعد اللہ تعالیٰ نے مومنین پر فتنوں کے مقابلے میں جہاد کرنا اسی طرح واجب قرار دیا ہے جیسا کہ میرے ساتھ مشرک کے خلاف جہاد ان پر (مومنین پر) واجب قرار دیا ہے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ کون سے فتنے ہیں جن کے خلاف ہمارے اوپر جہاد کو واجب قرار دیا گیا ہے؟ آپ نے فرمایا: یہ اُن لوگوں کا فتنہ ہے جو لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ کا کلمہ پڑھتے ہوں گے لیکن میری سنت کے مخالف ہوں گے اور میرے رب میں شب خون ماریں گے۔ یا رسول اللہ! کیا ہم اُن کے خلاف جہاد کریں گے کہ جو لا الہ الا اللہ وانی رسول کی گواہی دیتے ہوں گے؟

آپ نے فرمایا: اُن کے خلاف جہاد اس وجہ سے ہوگا جو انہوں نے دین میں بدعات ایجاد کی ہوں گی اور میرے حکم کی مخالفت کرنے اور میرے بعد میری محترمت کے خوف کو مباح قرار دینے کی وجہ سے ان کے خلاف جہاد کریں گے۔ علی علیہ السلام نے

عرض کیا: میں نے آپ کی خدمتِ اقدس میں عرض کیا تو آپ نے مجھ سے شہادت کا وعدہ کیا ہے پس آپ اللہ سے اس کے جلدی ہونے کی دعا کریں۔ آپ نے فرمایا: اس کا وقت معین ہے۔ میں نے آپ سے شہادت کا وعدہ کیا ہے اور آپ اُس وقت تک صبر کریں جب آپ کا یہ اس کو رنگین کر دے گا (آپ نے میرے سر اور ریش کی طرف اشارہ فرمایا) پس میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! جس چیز کا آپ نے ارادہ کیا ہے وہ؟ کر رہے گی۔ پس یہ صبر کا مقام نہیں ہے بلکہ یہ شکر اور خوشی کا مقام ہے۔ آپ نے فرمایا: ہاں! پس خصومت کے لیے آمادہ رہو کیونکہ آپ میری امت کے خصم اور جھگڑے میں مقابل ہیں۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے مجھے کامیابی کی خوشخبری دی ہے۔

آپ نے فرمایا: اے علی! جب آپ اس قوم کو دیکھو کہ وہ ہدایت سے گمراہی کی طرف جا رہی ہے پس اُس وقت ان سے خصومت اختیار کرو کیونکہ ہدایت اللہ کی طرف سے ہے اور گمراہی شیطان کی طرف سے ہے۔

یا علی! ہدایت یہ ہے کہ اللہ کے حکم کی اتباع کرنا نہ کہ ہوئی و خواہش کی۔ گویا وہ قوم ہے کہ جو قرآن کی تاویل کرتے ہیں اور شبہات کو اخذ کرتے ہیں اور شراب کو بیحد بنا کر حلال قرار دیں گے اور نجس کو زکوٰۃ سے ہٹا کر حلال کر لیں گے اور حرام کو ہدایہ بنا کر حلال قرار دیں گے۔

میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ لوگ کون ہیں؟ جب وہ ایسا کریں گے کیا وہ اہل رد ہیں یا اہل فتنہ ہیں؟

رسول خدا نے فرمایا: وہ اہل فتنہ ہیں اور وہ اُن فتنوں میں حیران و پریشان ہوں گے اور وہ عدل کو پانے کی کوشش کریں گے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا عدل ہمارے پاس ہوگا یا ہمارے غیر کے پاس؟ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ہم سے ابتداء کی ہے اور ہم سے ہی اختتام کرے گا اور شرک کے بعد لوگوں کے دلوں کو ہماری وجہ سے

مؤلف کیا ہے اور ہم سے ہی فتنہ کے بعد لوگوں کے دلوں کو اللہ دوبارہ جوڑے گا۔ پس میں نے عرض کیا: تمام تعریف اُس اللہ کے لیے ہے جس نے اپنا فضل عطا کیا ہے۔

### قیامت کے دن اللہ تمام مخلوق کو ایک میدان میں جمع کرے گا

﴿قال أخبرني﴾ ابوالقاسم جعفر بن محمد بن قولویہ رحمہ اللہ  
 ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن الحسین بن عامر عن المعلى بن محمد البصرى عن  
 محمد بن جمهور القمي ﴿قال حدثنا﴾ ابوعلی الحسن بن محبوب قال  
 سمعت ابا محمد الوابشى رواه عن ابى الورد قال سمعت ابا جعفر محمد  
 بن على الباقر (ع) يقول اذا كان يوم القيمة جمع الله الناس فى صعيد واحد  
 من الأولين والآخرين عراة حفاة فيوقفون على طريق المحشر حتى يعرفوا  
 عرقا شديداً ويشتد انفسهم فيمكثون بذلك ما شاء الله وذلك قوله تعالى  
 "فلا تسمع الا همسا ثم ينادى مناد من تلقاء العرش اين النبی الامی قال  
 فيقول الناس قد اسمعت كلا فسم باسمه قال فينادى مناد اين نبی الرحمة  
 محمد بن عبد الله قال فيقوم رسول الله (ص) فيقف امام الناس كلهم حتى  
 ينتهى الى حوض طوله ما بين ايله وصنعاء فيقف عليهم ثم ينادى بصحابكم  
 فيقوم لهام الناس فيقف معه ثم يؤذن الناس فيمرون قال ابو جعفر (ع) فبين  
 وارد وبين مصروف فاذا رأى رسول الله (ص) من يصرف عنه مه محبينا  
 اهل البيت بكى وقال يارب شيعة على يارب شيعة على قال فيبعث الله  
 اليه ملكا فيقول له ما يبكيك يا محمد قال وكيف لا ابكى لأناس من شيعة  
 اخى على ابن ابى طالب عليه السلام اراهم قد صرفوا تلقاء اصحاب النار  
 ومنعوا من ورود حرضى قال فيقول الله عزوجل يا محمد انى قد وهبتهم  
 لك وصفح لك عن ذنوبهم والحقتهم لك وبمن كانوا يتولون من ذريتك

وجعلتهم فى زمرك واوردتهم حوضك وقبعت شفاعتك فيهم واكرمك  
بذلك ثم قال ابو جعفر محمد بن على بن الحسين (ع) فكم من باك يومئذ  
وباكية ينادون يا محمد اذرا وذلك فلا يبقى احد يومئذ كان يتوالانا ويحبنا  
الا كان فى حزيننا ومعنا وورد حوضنا -

تہذیب نمبر 8: (بخذف اسناد)

ابودرداء رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت ابو جعفر محمد بن علی الباقر  
علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا:

جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ تمام اذلیلین و آخرین کو ایک وسیع و عریض میدان  
میں جمع کر دے گا۔ تمام لوگ محشر کے میدان میں کھڑے ہوں گے یہاں تک کہ ہر ایک  
سے بہت زیادہ پسینہ بہہ جائے گا اور ان کی سانس ان کے لیے سخت دشوار ہوگی۔ وہ اسی  
حالت میں اسی طرح کھڑے رہیں گے جب تک اللہ چاہے گا۔ اس کے بارے میں اللہ  
تعالیٰ کا قول ہے: فلا تسمع الا همسا (پس وہاں کوئی آواز نہیں سنے گا مگر آہستہ) پھر  
عرش کے نیچے منادی ندا دے گا: نبی اُمی ہاں ہیں؟ راوی نے بیان کیا: پس لوگ کہیں گے:  
تحقیق جس کسی کا نام یہ ہوگا وہ اسی کو سنے گا۔ پھر منادی آواز دے گا: نبی الرحمۃ محمد بن  
عبداللہ کہاں ہیں؟ آپؑ نے فرمایا: پھر رسول خدا کھڑے ہوں گے اور تمام لوگ ان کے  
سامنے کھڑے ہوں گے یہاں تک کہ ان کے حوض جس کی چوڑائی ایلہ اور صنعاء کے  
درمیانی فاصلہ کے برابر ہوگی (یہ دو پہاڑوں کے نام ہیں) پس تمام لوگ حوض پر کھڑے  
ہوں گے پھر تمام لوگوں کے حاجب (یعنی نبی اکرمؐ) کو آواز دی جائے گی۔ میں بھی لوگوں  
کے ساتھ ان کے سامنے کھڑا ہو جاؤں گا۔ پس لوگوں کو وہاں سے ہٹا دیا جائے گا۔

امام ابو جعفر الباقر علیہ السلام فرماتے ہیں: وارد اور مصروف کے درمیان جب رسول  
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دیکھیں گے کہ وہ لوگ جن کو ہٹایا جا رہا ہے ان میں اہل بیتؑ

کے محبت بھی ہیں تو آپؐ گریہ کریں گے اور عرض کریں گے: اے میرے رب! علیؑ کے شیعہ اے میرے رب! علیؑ کے شیعہ۔ پس اس وقت ایک فرشتہ آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوگا اور عرض کرے گا: اے محمدؐ! آپؐ کیوں رورہے ہیں: آپؐ فرمائیں گے کہ بھلا میں کیوں نہ گریہ کروں؟ میں اپنے بھائی علیؑ ابن ابی طالب علیہ السلام کے شیعوں کی خاطر گریہ کر رہا ہوں اور دیکھ رہا ہوں کہ اُن کو بھی اصحابِ جہنم کے ساتھ ہٹایا جا رہا ہے اور اُن کو میرے پاس حوض پر وارد نہیں ہونے دیا جا رہا۔ پس آوازِ قدرت آئے گی: اے محمدؐ! میں نے علیؑ کے شیعوں کو آپؐ کو بہہ کر دیا اور آپؐ کی خاطر میں نے اُن کے گناہوں کو معاف کر دیا اور میں نے اُن کو آپؐ کے ساتھ آپؐ کی ذریت میں سے جن کے ساتھ محبت و ولایت رکھتے ہیں اُن کے ساتھ ان کو ملحق کر دیا ہے اور ان کو میں نے آپؐ کے گروہ میں داخل کر دیا ہے اور آپؐ کے حوض پر میں نے اُن کو وارد کر دیا ہے اور اُن کے حق میں میں نے آپؐ کی شفاعت کو بھی قبول کر لیا ہے اور اس شرفِ قبولیت و شفاعت سے آپؐ کو عزت بخشی ہے۔ پھر امام ابو جعفر محمد بن علی الباقر علیہم السلام نے فرمایا:

کتنے زیادہ رونے والے اور رونے والیاں اُس دن آواز دیں گی: اے محمدؐ! ہم پر بھی رحم فرما۔ پس اس کے بعد اس دن کوئی بھی ہم سے محبت کرنے اور ہماری ولایت رکھنے والا نہیں بچے گا مگر یہ کہ وہ ہماری حمایت و گروہ میں ہوگا۔ ہمارے ساتھ ہوگا اور ہمارے حوض کوثر پر وارد ہوگا۔

### سب سے بہتر سخی ہیں

﴿قال أخبرني﴾ ابوالقاسم جعفر بن محمد رحمه الله ﴿قال حدثنا﴾ ابوعلی محمد بن ہمام الاسکافی ﴿قال حدثنا﴾ عبداللہ بن العلاء ﴿قال حدثنا﴾ ابوسعید الادمی ﴿قال حدثني﴾ عمر بن عبدالعزیز المعروف بزحل عن جمیل بن دراج عن ابی عبداللہ جعفر بن محمد (ع) قال خيارکم

سمحانکم وشرارکم بخلائکم ومن صالح الأعمال البر بالاخوان والسعی فی حوائجهم وفی ذلك مرغمة للشیطان وتزحزح عن النیران ودخول الجنان یاجمیل اخبر بهذا مرغمة لشیطان وتزحزح عن النیران ودخول الجنان یاجمیل اخبر بهذا الحدیث غرر اصحابك قلت من غرر اصحابی قال هم البارون بالاخوان فی العسر والیسر ثم قال اما ان صاحب الکثیر یهون علیه ذلك وقدمدح الله صاحب القلیل فقال ویؤثرون علی انفسهم ولو كان بهم خصاصة ومن یشح نفسه فاولئک هم الفلاحون وحسنا الله ونعم الوکیل وصلى الله على سيدنا محمد النبي وآله وسلم تسليماً-

**تصحيح نمبر 9:** (بخزف اسناد)

حضرت امام جعفر الصادق علیہ السلام نے فرمایا: تم لوگوں میں سب سے زیادہ بہتر وہ لوگ ہیں جو سختی ہیں اور تم میں سے سب سے بدتر وہ لوگ ہیں جو تخیل ہیں۔ جو لوگ اپنے بھائیوں کے ساتھ نیک سلوک کرتے ہیں اور ان کی حاجت کو پورا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ وہ اپنے عمل سے شیطان کو ذلیل و خوار کرتے ہیں اور جہنم سے دُور ہوتے ہیں اور جنت میں داخل ہونے والے ہوتے ہیں۔ اے جمیل (راوی حدیث) اس حدیث کو اصحاب کے لیے بیان کرو۔ میں نے عرض کیا: مولاً! یہ کون لوگ ہیں؟ آپ نے فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے بھائیوں سے تنگی اور آسانی دونوں صورتوں میں نیکی کرنے والے ہیں۔ آپ نے فرمایا: آگاہ ہو جاؤ، یہ زیادہ مال والوں کے لیے بہت آسان ہے، جب کہ اللہ نے قلیل مال والوں کی مدحت فرمائی ہے اور یوں فرمایا: ”اگرچہ وہ خود تنگی میں ہوں اور حاجت مند ہوں پھر بھی وہ دوسروں کو اپنے نفس پر ترجیح دیتے ہیں اور جو شخص اپنے نفس کو حرص سے بچالے گا تو ایسے ہی لوگ فلاح و کامیابی پانے والے ہیں اور ہمارے لیے اللہ ہی کافی ہے اور وہ اچھا کفیل و وکیل ہے۔“

صلى الله على محمد وآله وسلم تسليماً

## مجلس نمبر 35

[ بروز ہفتہ ۳ رمضان سال ۲۰۰۹ ہجری قمری ]

اللہ کے لیے حجتہ بالغہ ہے

﴿حدثنا﴾ الشيخ المفيد ابو عبد الله محمد بن محمد بن النعمان ايد الله تمكينه قال ابو القاسم جعفر بن قولويه رحمه الله ﴿قال حدثني﴾ محمد ابن عبد الله بن جعفر الحميري ﴿قال حدثني﴾ هرون بن مسلم ﴿قال حدثني﴾ مسعدة بن زياد قال سمعت جعفر بن محمد (ع) وقد سئل عن قوله تعالى فله الحجة البالغة اذا فقال كان يوم القيمة قال الله تعالى للعبد كنت عالما فان قال نعم قال له افلا عملت بما علمت وان قال كنت جاهلا قال له افلا تعلمت حتى تعميل فيخصمه فتلك الحجة البالغة لله عز وجل على خلقه

تصحيح نمبر 1: (بخلاف اسناد)

جناب مسعدہ بن زیاد نے بیان کیا ہے کہ حضرت امام جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپ سے جب قول خدا فلاں الحجة البالغة کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا:

جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ بندے سے سوال کرے گا کہ کیا تو عالم تھا؟ اگر وہ جواب میں ہاں کہہ دے گا تو خدا فرمائے گا: اگر تو عالم تھا تو اپنے علم کے مطابق تو نے عمل کیوں نہیں کیا؟“ اگر وہ بندہ کہے گا کہ میں جاہل تھا تو اللہ فرمائے گا: تو پھر تو نے علم

حاصل کیوں نہیں کیا، تاکہ اُس کے مطابق عمل کر سکتا؟ پس وہ لا جواب ہو جائے گا۔ یہ ہی مراد ہے کہ خدا اپنی مخلوق پر جبر بانڈ ہے (یعنی اُس کے پاس دلیل ہوگی جس کا بندہ جواب نہیں دے سکے گا)۔

### حضرت لقمانؑ کا اپنے بیٹے کو وعظ کرنا

﴿قال أخبرني﴾ أبو القاسم جعفر بن محمد بن قولويه رحمه الله  
 ﴿قال حدثني﴾ الحسن بن محمد بن عامر عن القاسم بن محمد الاصفهاني  
 عن سليمان بن داؤد المتقري عن حماد بن عيسى عن ابي عبد الله جعفر بن  
 محمد (ع) قال كان فيما وعظ لقمان ابنه قال له يا بني اجعل في ايامك  
 ولياليك وساعاتك نصيبا لك في طلب العلم فانك تجد له تضييعا مثل تركه  
تصحيح نمبر 2: (بخلاف اسناد)

حضرت جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام نے فرمایا: حضرت لقمان علیہ السلام کو جو وصیت فرمائی اُس میں سے ایک یہ بھی تھی کہ اے میرے بیٹے! اپنے دن اور رات اور گھنٹیاں علم کے حصول میں قرار دو کیونکہ تو اس کو مثل ترکہ کے جاؤ اور پائے گا۔

### میرا اور علیؑ کا ہاتھ عدالت میں مساوی ہے

﴿قال أخبرني﴾ ابو علی الحسين بن عبد الله القطان ﴿قال حدثنا﴾  
 ابو عمر و عثمان بن احمد المعروف بابن السماك ﴿قال حدثنا﴾ ابو بكر احمد  
 بن محمد بن صالح التمار ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن مسلم الرازي ﴿قال  
 حدثنا﴾ عبد الله بن رجا قال أخبرنا اسراييل عن ابي اسحاق عن هيبس  
 ابن جنادة قال كنت جالسا عند ابي بكر فاتاه رجل فقال يا خليفة رسول الله  
 (ص) رسول الله (ص) وعدان يحشولي ثلاث حشيات من تمر فقال ابو بكر



ادعونی علیا (ع) فجاءه علی فقال ابوبکر یا ابا الحسن ان هذا یذکر ان رسول اللہ (ص) وعدہ ان یحشوا له ثلاث حثیات من تمر فقال ابوبکر عدوها فوجدوا فی کل حثوة ستین تمرۃ فقال ابوبکر صدق رسول اللہ (ص) سمعته لیلة الهجرة ونحن خارجون من مکة الی المدينة یقول یا ابا بکر کنفی وکف علی (ع) فی العدل سواء-

حدیث نمبر 3: (بخلاف اند)

بیس ابن جنادة نے بیان کیا ہے کہ میں حضرت ابوبکر کے پاس موجود تھا کہ ایک آدمی آیا اور اُس نے کہا: اے خلیفہ رسول خدا نے میرے ساتھ تین حث کھجور کا وعدہ فرمایا تھا۔ حضرت ابوبکر نے کہا کہ علی علیہ السلام کو میرے پاس بلایا جائے۔ پس امیر المؤمنین علی علیہ السلام آئے تو حضرت ابوبکر نے عرض کیا: اے ابوالحسن! یہ بندہ دعویٰ کرتا ہے کہ رسول خدا نے اس کے ساتھ تین حث (ایک پیانہ) کھجوروں کی فراہمی کا وعدہ کیا تھا۔ پس آپ نے اُس کو تین تھیلیاں کھجوریں فراہم کر دیں۔ حضرت ابوبکر نے کہا کہ ان کو شمار کیا جائے۔ پس جب اُن کو شمار کیا گیا تو ہر ایک تھیلی میں ساٹھ کھجوریں پائی گئیں۔ حضرت ابوبکر نے کہا: رسول خدا نے سچ فرمایا تھا: ہجرت کی رات جب ہم مکہ سے مدینہ کی طرف نکل رہے تھے تو اُس وقت آپ نے سنا تھا کہ آپ نے فرمایا: اے ابوبکر! امیر اور علی کا ہاتھ عدالت میں مساوی ہے۔

### علی علیہ السلام سے محبت کرو

﴿قال أخبرني﴾ ابو علی الحسن بن عبید اللہ القطان ﴿قال حدثنا﴾ ابو عمرو و عثمان بن احمد ﴿قال حدثنا﴾ احمد بن الحسين ﴿قال حدثنا﴾ ابراہیم بن محمد بن بسام عن علی بن الحکم عن اللیث بن سعد عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ (ص) معاشر الناس احبوا علیا فان لحمه

نحی ودمہ دمی لعن اللہ اقواماً من امتی ضیعوا فیہ عہدی ونسوا فیہ  
وصیتی ما لہم عند اللہ من خلاق -

تحدیث نمبر 4: (بخاری سنہ)

ابوسعید خدری نے بیان کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:  
اے لوگو! علی ابن ابی طالب سے محبت کرو کیونکہ اس کا گوشت میرا گوشت ہے اور  
اس کا خون میرا خون ہے۔ اللہ تعالیٰ لعنت کرے میری امت کے ایسے گروہوں پر جو علیؑ  
کے بارے میں میرے عہد کو ضائع کر دیں اور اس کے بارے میں میری وصیت کو فراموش  
کر دیں۔ ایسے لوگوں کے لیے خدا کے پاس اجر و ثواب کا کوئی حصہ نہیں ہے۔

### کوثر کیا ہے؟

﴿قال أخبرني﴾ ابوالحسن علی بن بلال المہلبی قال ابو العباس  
احمد بن الحسين البغدادي ﴿قال أخبرنا﴾ محمد بن اسماعيل ﴿قال  
حدثنا﴾ محمد بن الصلت ﴿قال حدثنا﴾ ابو رزین عن عطاء عن سعید بن  
جبیر عن عبد اللہ بن العباس قال لما نزل علی رسول اللہ (ص) انا اعطيتناك  
الكوثر قال له علی بن ابی طالب (ع) یا رسول اللہ ما الكوثر قال نعم یا علی  
الكوثر نهر یجری تحت عرش اللہ عزوجل ماؤه اشد بياضاً من اللبن  
واحلی من العسل والین من الزبد حصاصه الزبرجد والياقوت والمرجان  
حشيشة الزعفران ترابه المسك الأذفر قواعده تحت عرش اللہ عزوجل ثم  
ضرب رسول اللہ (ص) یده علی جنب امیر المؤمنین علی علیہ السلام وقال  
یا علی ان هذا النهر لی ولك ولحميک من بعدی -

تحدیث نمبر 5: (بخاری سنہ)

جناب عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جب رسول خدا پر سورہ کوثر نازل ہوئی تو علی علیہ السلام نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ کوثر کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں یا علی! کوثر ایک نہر ہے جو عرش کے نیچے جاری ہے اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید، شہد سے زیادہ میٹھا اور مکھن سے زیادہ مزے دار ہے۔ اس کے ننگرے زبرجد یا قوت اور مرجان کے ہوں گے اور اس پر اُگنے والی گھاس زعفران کی ہوگی اور اس کی مٹی کستوری ہوگی اور سرچشم عرش خدا کے نیچے ہوگا۔ پھر رسول خدا نے امیر المؤمنین علی علیہ السلام کے پہلو پر ہاتھ مارا اور فرمایا: اے علی! یہ نہر میرے لیے آپ کے لیے اور میرے بعد آپ سے محبت کرنے والوں کے لیے ہوگی۔

### بنی طی کی جماعت کا خطبہ

﴿قال أخبرني﴾ ابو الحسن علی بن محمد الکاتب ﴿قال أخبرني﴾ الحسن بن علی بن عبدالکریم الزعفرانی ﴿قال حدثنا﴾ ابواسحاق ابراہیم بن محمد الشقفی ﴿قال أخبرنا﴾ اسماعیل بن ابان ﴿قال حدثنا﴾ عمرو بن شمر قال سمعت جابر بن یزید یقول سمعت ابا جعفر محمد بن علی (ع) یقول حدثنی ابی عن جدی قال لما توجه امیر المؤمنین من المدینة الی الناکثین بالبصرة نزل الریدة فلما ارتحل منها لقیه عبداللہ بن خلیفة الطائی وقد نزل بمنزل یقال له "قدید" ففر به امیر المؤمنین (ع) فقال له عبداللہ الحمد للہ الذی رد الحق الی اہله ووضعه فی موضعه کره ذلك قوم او اسروا به فقد واللہ کرهوا محمداً (ص) وناذوه وقاتلوه فرد اللہ کیدهم فی نحورهم وجعل دائرة السوء علیهم و واللہ لنجاهدن معک فی کل موطن حفظاً لرسول اللہ (ص) فرحب به امیر المؤمنین (ع) واجلسه الی جنبه وكان له حبیبا وولیا واخذ یسایله عن الناس الی ان سأله عن ابی موسی

الأشعري فقال والله ما انا واثق به ولا آمن عليك ان وجد مساعداً على ذلك فقال له امير المؤمنين (ع) والله ما كان عندي مؤتمناً ولا ناصحاً ولقد كان الذين تقدموني استولوا على مودته وولوه وسلطوه بالأمر على الناس ولقد اردت عزله فسألني الأشتر فيه ان اقره فاقرته على كره مني له وتحملت على صرفه من بعده قال فهو عبدالله في هذا ونحوه اذ اقبل سواد كبير من قبل جبال طى فقال امير المؤمنين (ع) انظروا ما هذا السواد فذهبت الخيل تركض فلم تلبث ان رجعت فيقيل هذه طى قد جائتكم تسوق الغنم والابل والخيل فمنهم من جاءك بهدايا وكرامته ومنهم من يريد النفوذ معك الى عدوك فقال امير المؤمنين (ع) جزى الله طيا خيراً وفضل الله المجاهدين على القاعدين اجراً عظيماً“ فلما انتهوا اليه سلموا عليه ، قال عبدالله بن خليفة فسرني والله ما رأيت من جماعتهم وحسن هيئتهم وتكلموا فاقرروا والله لعيني ما رأيت خطيباً ابليح من خطيبهم ، وقام عدى ابن حاتم الطائي فحمد الله واثق عليه ثم قال اما بعد فاني كنت اسلمت على عهد رسول الله (ص) واديت الزكوة على عهده وقاتلت اهل الردة من بعده اردت بذلك ما عند الله وعلى الله ثواب من احسن واتقى وقد بلغنا ان رجالاً من اهل مكة نكثوا بيعتك وخالفوا عليك ظالمين فاتيناك لننصرك بالحق فنحن بين يديك فمرنا بما احببت ثم انشاء يقول:

فنحن نصرنا الله من قبل ذاكم وانتم بحق جثتنا فستنصر  
 فنكفيناك دون الناس طراً باسرننا وانتم به من ساير الناس اجدر  
 فقال امير المؤمنين (ع) جزاكم الله من حى عن الاسلام واهله خيراً  
 فقد اسلمتم طائعين وقاتلتم المرتدين وفويتهم نصر المسلمين - وقام سعيد

بن عبید الجحرى من بنى بختيار فقال يا امير المؤمنين ان من الناس من يقدر ان يعبر بلسانه عما فى قلبه ومنهم من لا يقدر ان يبين ما يجده فى نفسه بلسانه فان تكلف ذلك شق عليه وان سكت عما فى قلبه برح به اللهم والبرم وان والله ما كل ما فى نفسى اقدر ان اوديه اليك بلسانى ولكن الله لاجهدن على ان ابين لك والله ولى التوفيق اما انا فانى ناصح لك فى السر والعلانية ومقاتل معك الأعداء فى كل موطن وارى لك من الحق ما لم اكن اراه لمن كان قبلك ولا لأحد اليوم من اهل زمانك لفضيلتك فى الاسلام وقرابتك من الرسول ولن افارقك ابداً حتى تظفر او اموت بين يديك فقال له امير المؤمنين يرحمك الله فقد ادى لسانك ما يجد ضميرك لنا ونسأل ان يرزقك العافية وبشيك الجنة ، وتكلم نفر منهم فما حفظت كلام غير هذين الرجلين ثم ارتحل امير المؤمنين (ع) واتبعه منهم ستمائة رجل حتى نزل ذا قار فنزلها فى الف وثلاثمائة رجل -

### حدیث نمبر 6: (بخلاف اسناد)

حضرت ابو جعفر محمد بن علی الباقری علیہ السلام نے فرمایا کہ میرے والد نے میرے دادا سے روایت کی ہے کہ جب حضرت امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام مدینہ سے بصرہ کے ناکشین (بیعت توڑنے والے) کی طرف روانہ ہوئے تو آپؑ نے مقام ربذہ پر پڑاؤ کیا۔ جب آپؑ وہاں سے کوچ کرنے لگے تو آپؑ کے ساتھ عبداللہ بن خلیفہ الطائیؓ مل گیا اور جب آپؑ منزل قدید پرز کے تو امیر المؤمنینؑ نے وہاں پر سکون فرمایا۔ عبداللہ بن خلیفہ نے آپؑ کی خدمت میں عرض کیا: تمام حمد ہے اُس اللہ کے لیے جس نے آج حق کو اپنے اہل کی طرف پٹنایا ہے اور اس کو اپنے محل میں قرار دیا ہے۔ اگرچہ قوم اس کو پسند نہیں کرتی اور اس سے ناراحت ہے پس خدا کی قسم! انہوں نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی

پسند نہیں کیا تھا اور آپ کے ساتھ بھی انہوں نے دشمنی کی اور آپ کے خلاف بھی لڑے۔ پس اللہ تعالیٰ نے ان کے نکر کو خود ان کی طرف پلٹا دیا اور برائی ان کے سرد ہی گھومتی رہی۔ خدا کی قسم! ہم ہر مقام پر آپ کے ساتھ مل کر رسول خدا کی حفاظت کرتے ہوئے جہاد کریں گے۔ پس امیر المومنین علیہ السلام نے اُسے مرحبا کہا اور اُس کو اپنے پہلو میں جگہ دی اور وہ آپ کا دوست تھا اور محبت کرنے والا تھا۔ اُس نے لوگوں کے بارے میں آپ سے سوال کرنا شروع کر دیا تو سوال کرتے کرتے ابو موسیٰ اشعری تک آ گیا تو اُس نے کہا: خدا کی قسم! میں اس پر اعتماد نہیں کرتا اور آپ کے بارے میں میں اس سے امن میں نہیں ہوں۔ پس امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: خدا کی قسم! یہ میرے نزدیک بھی قابل اعتماد نہیں ہے اور نہ ہی یہ خالص اور سچی دوستی رکھنے والا ہے لیکن وہ لوگ جو مجھے مقدم کرنے والے ہیں اور انہوں نے اس کی محبت میں میرے ساتھ پس وہ اس کو دوست رکھتے ہیں اور وہ اس کو لوگوں کے امور پر مسلط کر رہے ہیں۔ میں نے اس کو معزول کرنے کا ارادہ کیا تھا۔ اشر نے اس کے بارے میں مجھ سے سوال کیا تھا۔ اگر میں نے اس کو معین کیا ہوا ہے تو اس کی تعین پر مجبور ہوں اور میں اس کو پسند نہیں کرتا میں اس کو اس کے بعد معزول کر دوں گا۔

راوی بیان کرتا ہے کہ آپ ابھی عبد اللہ کے ساتھ گفتگو کر رہے تھے کہ طلی کے پہاڑوں کی طرف سے ایک بہت بڑی سیاہی نمودار ہوئی۔ پس امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: دیکھو یہ سیاہی کس چیز کی ہے؟ گھڑ سوار گئے اور واپس آ کر عرض کیا: یہ بنو طیّی والے جو اپنے گھوڑے اونٹ اور بھیڑ بکریاں لے کر آ رہے ہیں ان میں سے کچھ وہ ہیں جو آپ کی عزت و احترام کی خاطر ہدیہ لے کر آ رہے ہیں اور کچھ آپ کے ساتھ مل کر آپ کے دشمن کے خلاف جہاد کرنے کے لیے آ رہے ہیں۔ پس امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: خدا بنو طیّی والوں کو جزائے خیر عطا فرمائے اور خدا نے راہ خدا میں جہاد کرنے والوں کو گھراں

میں بیٹھے رہنے والوں کی نسبت کئی گنا زیادہ اجر و فضیلت عطا فرمائی ہے۔ پس جب وہ سارے آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے آپؐ کی خدمت میں سلام عرض کیا۔ عبد اللہ بن خلیفہ بیان کرتا ہے کہ مجھے ان کے آنے سے خوشی ہوئی۔ میں نے کوئی جماعت نہیں دیکھی جو ان سے زیادہ ہیبت رکھتی ہو اور ان سے زیادہ اچھا کلام کر سکتی ہو۔ خدا کی قسم! انہوں نے میری آنکھوں کو ٹھنڈا کر دیا۔ میں نے کسی خطیب کو نہیں دیکھا جو ان کے خطیب سے زیادہ بلغ ہو۔

پس اس کے بعد عدی بن حاتم الطائی کھڑا ہوا اور اُس نے عرض کیا: میں اللہ کی حمد اور ثناء بیان کرتا ہوں۔ اس کے بعد اُس نے کہا کہ میں حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں مسلمان ہوا تھا اور میں آپؐ کے زمانے میں زکوٰۃ بھی ادا کرتا رہا ہوں لیکن آپؐ کے جانے کے بعد اہل بدعت کی میں نے زکوٰۃ روک لی تھی اور اس سے میں نے (خدا کے نزدیک جو اجر و ثواب تھا) اُس کا ارادہ کیا تھا۔ پس ہمیں اطلاع ملی کہ اہل مکہ میں سے کچھ لوگوں نے آپؐ کی بیعت کو چھوڑ دیا ہے اور اُن ظالموں نے آپؐ کے خلاف اعلان جنگ کر دیا ہے۔ ہم آپؐ کی خدمت میں آئے ہیں تاکہ ہم آپؐ کے ساتھ مل کر حق کی مدد کریں اور آپؐ کے سامنے جو آپؐ پسند کرتے ہیں اُس پر آپؐ کے حکم کی اتباع کریں۔ اس کے بعد اُس نے یہ دو اشعار پڑھے:

فنحن نصرنا الله من قبل ذاكم و انت بحق جنتنا فستنصر

فكفئك دون الناس طراً باسرننا و انت به من ساير الناس اجدر

”پس ہم وہ ہیں جو آپ سے پہلے بھی اللہ تعالیٰ کی مدد کرتے رہے

ہیں آپ بھی حق کے ساتھ آئے ہیں۔ پس آپ کی بھی عنقریب مدد

کی جائے گی۔ پس ہم سب لوگوں کی نسبت آپ کے لیے کافی ہے

اور سب لوگوں کی نسبت آپ مدد کے زیادہ مزاوار ہیں۔“

پس امیر المومنین علی علیہ السلام نے فرمایا: خداوند متعال تم لوگوں کو تمام مسلمانوں کی طرف سے جزائے خیر عطا فرمائے۔ تم اطاعت کرنے والوں نے اسلام قبول کیا اور مرتد لوگوں کو قتل کرنے والے اور تمام مسلمانوں کی مدد کرنے والے ہو۔ اس کے بعد بنی خنیز میں سے سعید بن عبید بھری کھڑا ہوا اور اُس نے عرض کیا: اے امیر المومنین! لوگوں میں سے کچھ وہ ہیں جو اپنا مافی الضمیر (یعنی دل کی بات) بیان کرنے پر قدرت رکھتے ہیں اور کچھ وہ ہیں جو اپنے دل کی بات کو بیان کرنے کی قدرت و طاقت نہیں رکھتے اور اگر ان کو اس کی تکلیف دی جائے تو اُن پر یہ بہت دشوار اور گراں ہوتا ہے۔ اور اگر وہ اس کو بیان نہ کریں تو ظلم اور دکھ اُن کو اذیت دیتا ہے۔

خدا کی قسم! میں اپنے دل کی ساری باتیں آپ کے سامنے بیان کرنے کی خواہش رکھتا ہوں، لیکن ہمت نہیں ہو رہی۔ میں خدا سے مدد طلب کرتا ہوں کہ وہ مجھے ہمت دے اور میں اُن باتوں کو بیان کروں کیونکہ وہی توفیق دینے والا ہے۔ میں آپ کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ میں ظاہری اور پوشیدہ دونوں طرح سے آپ سے محبت کرنے والا ہوں۔ اور ہر میدان میں آپ کے ساتھ مل کر جہاد کروں گا، کیونکہ میں نے آپ سے حق پایا ہے جو میں نے آپ سے پہلے لوگوں سے نہیں پایا تھا اور نہ ہی آپ کے علاوہ آج کسی اور میں پایا جاتا ہے کیونکہ آپ کو اسلام میں فضیلت حاصل ہے اور آپ کو رسول خدا کے ساتھ قربت داری بھی حاصل ہے۔ میں آپ سے جدا نہیں ہوں گا یہاں تک کہ رحمت آجائے یا پھر کامیاب ہو کر آپ کے سامنے آؤں۔

امیر المومنین نے فرمایا: خدا آپ پر اپنی رحمت نازل فرمائے۔ آپ نے اپنے دل کی بات کو زبان سے بیان کر دیا ہے اور میں خدا سے آپ کی عاقبت کا سوال کرتا ہوں اور آپ کے لیے جنت کا سوال کرتا ہوں۔ اس کے بعد ایک جماعت نے اسے کھنکھوایا کی لیکن ان دو کے علاوہ باقی لوگوں کی مجھے مانتیں رہی۔ پھر امیر المومنین علیؑ نے فرمایا:



وہاں سے کوچ فرمایا اور بنی طے میں سے چھ سو سفر نے آپ کی اتباع کی۔ پھر آپ مقام ”ذائقار“ پر قیام پذیر ہوئے اور وہاں سے بھی تیرہ سو افراد آپ کے لشکر میں شامل ہوئے۔

### السابقون سے مراد کون لوگ ہیں؟

﴿قال أخبرني﴾ ابونصر محمد بن الحسين المقرئ ﴿قال حدثنا﴾  
 عمر ابن محمد الوراق ﴿قال أخبرنا﴾ علي بن العباس البجلي ﴿قال حدثنا﴾  
 حميد بن زياد ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن تسنيم قال الفضل بن دكين ﴿قال  
 حدثنا﴾ مقاتل بن سليمان عن الضحاک بن مزاحم عن ابن عباس قال سألت  
 رسول الله (ص) عن قول الله عزوجل ”السابقون السابقون اولئك المقربون  
 في جنات النعيم“ فقال لي جبرئيل ذلك علي (ع) وشيعته هم السابقون  
 الي الجنة المقربون الي الله تعالیٰ بکرامته لهم -

صیہہ نمبر 7: (بخلاف اسرار)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت رسول خدا  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں سوال کیا: السابقون  
 السابقون اولئك المقربون في جنات النعيم ”وہ لوگ جو سبقت لے جانے والے  
 ہیں وہ سبقت کرنے والے ہیں وہی جنت نعیم میں مقرب ہوں گے۔“

آپ نے فرمایا: مجھے جبرائیل نے بتایا ہے کہ علی علیہ السلام اور ان کے شیعہ ہیں جو  
 جنت کی طرف سبقت کرنے والے ہیں اور خدا کے مقرب ہیں۔ اللہ ان کو کرامت عطا  
 فرمائے گا۔

علی کے شیعہ کی برائیاں نیکیوں میں تبدیل ہو جائیں گی

﴿قال أخبرني﴾ ابو غالب احمد بن محمد الزراري رحمه الله ﴿قال﴾

أخبرني عمى ابوالحسن على بن سليمان بن الجهم ﴿قال حدثنا﴾ ابو عبد الله محمد بن خالد الطيالسي ﴿قال حدثنا﴾ العلاء بن رزين عن محمد ابن مسلم التثقي قال سألت ابا جعفر محمد بن على (ع) عن قول الله عزوجل "فاولئك يبدل الله سيئاتهم حسنات وكان الله غفوراً رحيماً" فقال (ع) يؤتى بالمؤمن عند حتى يقام بموقف الحساب فيكون الله تعالى هو الذى يتولى حسابهم. يطلع على حسابهم احداً من الناس فيعرفه ذنوبه حتى اذا اقر بسينئته قال الله عزوجل للكتبة بدلوهما حسنات واطهرهوها للناس فيقول الناس حينئذ اما كان لهذا العبد سيئة واحدة ثم يأمر الله به الى الجنة فهذا تأويل الآية فهى فى المحدثين من شيعتنا خاصة -

حدیث نمبر 8: (بخلاف اسناد)

جناب محمد ابن مسلم ثقفي رحمته اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت ابو جعفر محمد بن علی الباقری علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں سوال کیا: فاولئك يبدل الله سيئاتهم حسنات وكان الله غفوراً رحيماً "پس وہ لوگ کہ جن کی بدیوں کو اللہ تعالیٰ نیکیوں میں تبدیل کر دے گا لیکن وہ بخشش اور رحم کرنے والا ہے۔" پس آپ نے فرمایا: قیامت کے دن ایک گناہ گار مومن کو لایا جائے گا اور اس کو حساب کے لیے کھڑا کیا جائے گا اور خود اللہ تعالیٰ اس کے حساب کو اپنے ذمہ لے لے گا۔ لوگوں میں سے کسی کو اس کے حساب سے مطلع نہیں کرے گا تاکہ وہ اس کے گناہوں کو جان سکے پس وہ بندہ خدا کے سامنے اپنے گناہوں کا اعتراف کرے گا۔ اللہ تعالیٰ ان لکھنے والوں کو حکم دے گا کہ اس کی بدیوں کو نیکیوں میں تبدیل کرو اور لوگوں کے سامنے اس کی نیکیوں کو ظاہر کرو۔ اس وقت لوگ کہیں گے کہ خدا کی قسم! اس بندے کے لیے ایک بھی برائی و بدی نہیں ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں جانے کا حکم دے گا۔ پس یہ اس آیت

کی تاویل و تفسیر ہے جو ہمارے گناہ گار شیعوں کے ساتھ خاص ہے۔

## چار چیزیں جس میں ہوں گی اس کا ایمان کامل ہے

﴿قال أخبرني﴾ ابو الحسن احمد بن محمد الحسن بن الوليد رحمه الله قال حدثني ابي قال حدثنا محمد بن الحسن الصفار عن احمد بن محمد بن عيسى محمد بن عبد الجبار عن الحسن بن محبوب عن ابي ايوب الخزاز عن ابي حمزة الثمالي عن ابي جعفر محمد بن علي (ع) قال كان ابي علي بن الحسين (ع) يقول اربع من كن فيه كمل ايمانه ومحضت عنه ذنوبه ولقي ربه وهو عنه راض من وفي لله بما جعل علي نفسه للناس وصدق لسانه مع الناس واستحى من كل قبيح عند الله وعند الناس وحسن خلقه من اهله -

تھاہیث نمبر 9: (بخذف اسناد)

جناب ابو حمزہ ثمالی نے حضرت ابو جعفر محمد بن علی علیہ السلام سے سنا کہ انہوں نے فرمایا: میرے والد گرامی حضرت علی بن حسین علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ جس شخص میں چار چیزیں پائی جاتی ہیں اُس کا ایمان کامل ہے اور اُس کے سارے گناہ ختم ہو جائیں گے اور وہ اپنے رب سے اس حالت میں ملاقات کرے گا کہ وہ اُس سے راضی ہوگا:

① جو شخص اُن چیزوں کو اللہ کے لیے پورا کرے جو اُس کے نفس پر قرار دی گئی

ہیں۔

② لوگوں کے ساتھ سچ بولے۔

③ وہ ہر برائی سے لوگوں اور اللہ کے نزدیک حیاء کرے۔

④ اس کے لوگوں کے ساتھ اخلاق اچھے ہوں۔

## مولیان کون؟

﴿قال أخبرني﴾ ابو الطيب الحسين بن محمد النحوى صاحب ابى بكر محمد بن القاسم ﴿قال أخبرني﴾ العباس بن حسين المهلبى ﴿قال حدثنا﴾ ابن حسان قبيصة المهلبى قال كتب على بن حفص بن عمر الى ابى جعفر المنصور انه وجد فى خان بالموليان يقول عبدالله بن محمد بن عبدالله بن الحسن عن على بن ابى طالب عليه السلام قلت لما انتهيت الى هذا الموضع وقد انقلب الدم:

عسى مشرب يصفو فيروى ظماؤه      اطال صداها المنهل المتكدر  
عسى بالجنوب العاديات سكتنى      وبالمستذل المستضام سينصر  
عسى جابر العظم الكسير بلطفه      سيرتاح للعظم الكسير فيجير  
عسى الله ان لا يياس العبد انه      يهون عليه ما يجمل ويكبر  
قال الشيخ وانشدنى ابو الطيب الحسين بن محمد التمار لابي بكر

العرزمى -

ارى عاجزاً يدعى جليد الغشمة      ولو كلف التقوى لكلت مضاربه  
وعفا يسمى عاجزاً لعفاهه      ولولا التقى ما اعجزته مذاهبه  
واحقق مصنوعاً له فى اموره      يسوده اخوانه واقاربه  
على غير حزم فى الامور ولا تقى      ولا نال جزل تعد مواهبه  
ولكنه قبض الاله وبسطه      فلا ذا يجاربه ولا ذا يغالبه  
اذا اكمل الرحمن للمرء عقله      فقد كملت اخلاقه ومآربه

تصحيح نمبر 10: (بخلاف اسناد)

قبيصة المهلبى نے بیان کیا ہے کہ علی بن حفص بن عمر نے ابو جعفر منصور کی طرف تحریر

کیا کہ اس نے مولیان میں سے ایک خاتن کو پایا ہے۔ وہ بیان کرتا ہے کہ عبداللہ ابن محمد بن عبداللہ بن حسن نے اور انہوں نے علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ میں جب اس مقام پر پہنچا کہ جہاں سے جنگ کا رخ تبدیل ہوا تو اس وقت یہ اشعار پڑھے:

عسی مشرب یصفو فیروی ظماؤہ

اطال صداها المنہل المتکدر

”امید ہے جن کی پیاس بیان ہوئی ہے ان کے پانی پینے کا محل صاف ہوگا اس کے گھاٹ کو وہ میلا و مکدر کر دے گی۔“

عسی بالجنوب العادیات سکتتنی

وبالمستذل المستضام سینصر

”امید ہے کہ وہ جماعت جو اذیت دیتی ہے میری سکونت سے ذلیل اور مظلوم لوگوں کی مدد ہوگی“

عسی جابر العظم الکسیر بلطفہ

سیرتاح للعظم الکسیر فیجبر

”امید ہے کہ وہ اپنے لطف سے ٹوٹی ہوئی ہڈی کو جوڑ دے اور عنقریب ٹوٹی ہڈی کا جبران کر دے گا۔“

عسی اللہ ان لا ییأس العبد انہ

یہون علیہ ما یجمل ویکبر

”امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندہ کو مایوس نہیں کرے گا کیونکہ یہ اس کے لیے آسان ہے کہ جو اس کی جلالت اور کبریائی کو بیان کرے۔“

شیخ نے بیان کیا ہے کہ ابوالطیب الحسین بن محمد التمار نے ابوبکر عزمی کے لیے یہ

اشعار پڑھے:

اری عاجزاً يدعى جليد الغشمة  
ولو كلف التقوى لكلفت مضاربه  
”میں دیکھ رہا ہوں اس کو عاجز جو بہادر و خالم تھا اگر تقویٰ کا تکلف  
نہ ہوتا تو اس کے لڑنے کے مواقع کم نہ تھے۔“

وعفا يسمى عاجزاً لعفاه  
ولولا التقى ما اعجزته مذهبه  
”اس کی پاک دامنی اس کو عاجز کر رہی ہے اگر تقویٰ حاصل نہ ہوتا تو  
وہ عاجز ہونے والا نہیں تھا۔“

واحقق مصنوعا له في اموره  
يسوده اخوانه واقاربه  
”اور احمق اپنے کاموں میں اپنے بھائیوں اور عزیز و اقارب کو رسوا  
کردیتا ہے۔“

على غير حزم في الامور ولا تقى  
ولا نال جزل تعد مواهبه  
”جو اپنے امور میں مستقل مزاج نہیں ہوتا اور تقویٰ بھی اختیار نہیں  
کرتا اور بخشش بھی نہیں کرتا اس کے سب کے موارد زیادہ ہوتے ہیں۔“

ولكنه قبض الاله وبسطه  
فلا ذا يجاربه ولا ذا يغالبه  
”لیکن جس کو اللہ تعالیٰ دست کرتا ہے اور محدود رکھتا ہے پس وہ خالم  
ہوتے ہیں اور نہ ہی وہ غلبہ حاصل کرنے والے ہوتے ہیں۔“

اذا اكمل الرحمن للمرء عقله  
فقد كملت اخلاقه ومآربه

”جب رخصت کسی بندے کی عقل کامل کر دیتا ہے، پس اس کے اخلاق مکمل ہو جاتے ہیں۔“

### حقوق کو ضائع مت کرو

﴿قال أخبرني﴾ ابو القاسم جعفر بن محمد رحمه الله عن محمد بن همام عن عبد الله بن العلا عن الحسن بن محمد بن شمعون عن حماد بن عيسى عن اسماعيل بن خالد قال سمعت جعفر بن محمد (ع) يقول جمعنا ابو جعفر (ع) فقال يا بنى اياكم والتعرض للحقوق واصبروا على النوائب وان دعاكم بعض قومكم الى امر ضرره عليكم اكثر من نفعه فلا تجيبوه و صلى الله على سيدنا محمد النبي وآله-

تصبیٹ نمبر 11: (بخلاف اسناد)

اسماعیل بن خالد نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے سنا کہ آپؑ نے ہم سب کو جمع کیا اور فرمایا: اے میرے بیٹو! حقوق کو ضائع کرنے سے بچو اور مصائب پر صبر کرو۔ اگر تم کو کوئی قوم ایک ایسے امر کے لیے بلائے جس کا ضرر آپ کے لیے اُن کے نفع سے زیادہ ہو تو پھر اُس امر پر اُن کو جواب نہ دو۔ (یعنی پھر اُن کی مدد نہ کرو)۔

## مجلس نمبر 36

[بروز ہفتہ ۱۰ رمضان المبارک سال ۱۴۱۰ ہجری قمری]

### شیطان جکڑا جاتا ہے

﴿قال حدثنا﴾ ابوبکر محمد بن عمر الجعابی ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن يحيى بن سليمان المروزي ﴿قال حدثنا﴾ عبدالله بن محمد العشى ﴿قال حدثنا﴾ حماد بن سلمة عن ايوب عن ابى قلابة عن ابى هريرة قال قال رسول الله (ص) هذا شهر رمضان افترض صيامه يفتح الله فيه ابواب الجنان ويصفد فيه الشيطان وفيه ليلة خير من الف شهر رمضان فمن حرمها فقد حرم يردد ذلك ثلاث مرات (ص)۔

تصحيح نمبر 1: (بخلاف اسناد)

حضرت ابو ہریرہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

فرمایا:

یہ ماہ رمضان ہے کہ جس کے روزے واجب قرار دیے گئے ہیں۔ اس میں جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور شیطان کو اس ماہ میں جکڑ دیا جاتا ہے اور اس ماہ میں ایک رات ہے جو ہزار راتوں سے بھی افضل ہے۔ پس جس شخص نے اس کی حرمت و عزت کا خیال رکھا اس کی حرمت و عزت کا خیال رکھا جائے گا اور آپ نے اس کو تین مرتبہ فرمایا۔



## مصیبت کی ابتداء ہم سے ہوتی ہے

﴿قال حدثنا﴾ ابویکر محمد بن عمر الجعابی ﴿قال حدثنا﴾  
 ابو العباس احمد بن محمد بن عقدة ﴿قال حدثنا﴾ جعفر بن عبد اللہ ﴿قال  
 حدثنا﴾ سعدان بن سعید ﴿قال حدثنا﴾ سفیان بن ابراہیم الغامدی  
 القاضی قال سمعت جعفر بن محمد (ص) يقول بنا یبدء البلاء ثم بکم وبنا  
 یبدء الرخا ثم بکم والذي یحلف به لیتنصر اللہ بکم کما انتنصر بالحجارة -  
تصانیف نمبر 2: (بخند اسناد)

سفیان بن ابراہیم الغامدی القاضی نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر  
 بن محمد الصادق علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا: مصیبت کی ابتداء ہم سے ہوتی ہے  
 پھر آپ لوگوں تک آتی ہے۔ اور نرمی و آسانی کی ابتداء ہم سے ہوتی ہے اور پھر تم تک آتی  
 ہے۔ اور جو اس کے ساتھ حلف اٹھاتا ہے اللہ ضرور بہ ضرور اُس کی مدد کرتا ہے جیسا کہ تم  
 پتھر سے مدد طلب کرتے ہو۔

## نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معجزہ

﴿قال أخبرنی﴾ ابو الحسن علی بن بلال المسلمی ﴿قال حدثنا﴾  
 النعمان ابن احمد القاضی الواسطی ببغداد ﴿قال أخبرنی﴾ ابراہیم بن  
 عروة النحوی ﴿قال حدثنا﴾ احمد بن رشید بن چشم الہلالی ﴿قال حدثنا﴾  
 عمی سعید بن جشیم ﴿قال حدثنا﴾ مسلم الغلابی قال جاء اعرابی الی  
 النبی (ص) قال فقال واللہ یارسول اللہ لقد اتیناک وما لنا بعمیر یأط ولا غنم  
 یغط ثم انشاء یقول -

اتیناک یاخیر البریة کلہا لترحمنا مما لقینا من الأزل  
 اتیناک والعذراء یدمی لبانہا وقد شغلت ام الصبی عن الطفل

والقى بكيفية الفتى استكانة من الجوع ضعفا ما يبرو وما يحلى  
 ولا شئ مما يأكل الناس عندنا سوى الحنظل العامى والعلهز الفسل  
 وليس لنا الا اليك فرارنا وابن فرار الناس الا الى الرسل  
 فقال رسول (ص) لأصحابه ان هذا الأعرابي يشكو قلة المطر  
 وقحطا شديداً ثم قام يجرد رداءه حتى صعد المنبر فحمد الله وأثنى عليه  
 وكان مما حذر به ان قال الحمد لله الذى علا فى السماء فكان عاليا فى  
 الأرض قريبا دانيا اقرب اليها من حبل الوريد ورفع يده الى السماء وقال  
 اللهم اسقنا غيثا مغيثا مربيا مريعا غد قاطبها عاجلا غير رايت نافعنا غير  
 ضاير تملاء به الضرع وتنبت به الزرع وتحى به الأرض بعد موتها  
 فمارد يديه الى نحوة حتى احدق السحاب بالمدينة كالا كليل والتفت  
 السماء بارد افها وجاء اهل البطاح يضحون يارسول الله الغرق الغرق فقال  
 رسول الله حوالينا لا علينا فانجاب السحاب عن السماء فضحك رسول الله  
 (ص) وقال لله درابى طالب لو كان حيا لقرت عيناه من ينشدنا قوله فقام  
 عمر بن الخطاب فقال عسى اردت يارسول الله شعرة

وما حملت من ناقة فوق رحلها ابر و اوفى ذمة من محمد  
 فقال رسول الله (ص) ليس هذا من قول ابى طالب بل من قول حسان  
 بن ثابت فقام على بن ابى طالب (ع) فقال كأنك اردت يارسول الله قوله:

وابيض يستسقى الغمام بوجهه ربيع اليتامى عصمة للأرامل  
 يلوذ بك الهلاك من آل هاشم فهم عنده فى نعمة وفواضل  
 كذبتهم وبيت الله نبزى محمداً ولما نظا عن دونه ونتاجل  
 ونسلمه حتى نصرع حوله ونذهل عن ابائنا والحلائل

فقال رسول الله (ص) اجل فقام رجل من بنى كنانة وقال:

لك الحمد والحمد ممن شكر سقينا بوجه النبي المطر  
 دعا الله خالقه دعوة واشخص منه اليه البصر  
 ولم يك الا كالقئ الرداء واسرع حتى اتانا الدر  
 دفاق العزال وجم البعاق اغاث به الله عليا مضر  
 فكان كما قاله عمه ابوطالب اذ رآه اغر  
 به الله يسقى صيوب الغمام فهذا العيان وذاك الخير  
 فقال رسول الله (ص) بؤاك الله بكل بيت قلته بيتاً في الجنة -

حدیث نمبر 3: (بخذف اسناد)

جناب مسلم غلابی نے بیان کیا ہے کہ ایک اعرابی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ  
 وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میں آپ کی خدمت میں حاضر  
 ہوا ہوں۔ ہمارے لیے کوئی اونٹ نہیں رہا جس سے ہم کھیتی باڑی کر سکیں اور نہ ہی کوئی بھیڑ  
 بکری رہی ہے جس کو چرایا جائے۔ پھر اُس نے یہ اشعار پڑھے:

اتیناک یاخیر البریة کلہا لترحمنا مما لقینا من الأزل  
 ”اے تمام مخلوق سے افضل! ہم آپ کے پاس آئے ہیں تاکہ آپ  
 ہم پر رحم کریں اور جو ہم پر وارد ہوا ہے اُس سے نجات ہمیں ملے۔“

اتیناک والعذراء یدمی لبانہا وقد شغلت ام الصبی عن الطفل  
 ”ہم آپ کے پاس آئے ہیں کہ ہماری عورتوں کے دودھ خشک ہو گئے  
 ہیں اور بچوں کی ماؤں نے اپنے بچوں سے دُوری کر لی ہے۔“

والقی بکیفیة الفتی استکانة من الجوع ضعفا ما یمر و ما یحلی  
 ”اور جوان اس طرح کی زندگی بسر کر رہے ہیں کہ بھوک نے اُن کو

کمزور کر دیا کہ چلنے پھرنے کے قابل نہیں رہے۔“

ولا شيعين مما يأكل الناس عندنا سوى الحنظل العامى والعلبىز الفسل  
 ”ہمارے پاس کوئی چیز لوگوں کے کھانے کے لیے نہیں ہے سوائے  
 اندرون کزوی اور کھجور کے سخت تے۔“

وليس لنا الا اليك فرارنا واین فرار الناس الا الى الرسل  
 ”اور ہمارے پاس آپ کے علاوہ کوئی جاننے کی جگہ نہیں اور لوگ  
 رسول کو چھوڑ کر کہاں جاسکتے ہیں۔“

پس سید الانبیاء رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا: یہ  
 اعرابی بارش کی قلت اور شدید قحط کی شکایت کر رہا ہے۔ پھر آپ کھڑے ہوئے کہ آپ  
 کی ردا زمین پر کھینچی جا رہی تھی۔ آپ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بجا  
 لائے۔ پھر آپ نے وہ کچھ بیان فرمایا جس سے ڈرایا جائے۔ پھر فرمایا: تمام حمد ہے اُس  
 ذات کے لیے جو آسمانوں میں بلند ہے اور وہ زمین پر بھی بلند ہے اور اتنا قریب ہے کہ  
 ہماری شہ رگ سے بھی قریب تر ہے اور آپ نے ہاتھوں کو آسمان کی طرف بلند کیا اور عرض کیا:

اللهم اسقنا غيثا مغيشا مربيا مربعا غدا قاطبقا عاجلا غير

رايئ نافعنا غير ضاير تملاء به الضرع وتنبت به الزرع

وتحیی به الأرض بعد موتها -

”اے اللہ! ہمیں اپنی رحمت والی بارش سے سیراب فرما، ایسی بارش جو

ہمارے لیے باعثِ زحمت نہ ہو بلکہ باعثِ رحمت بنے اور اس سے ہمارے

حوض بڑھو جائیں اور فصلیں اُگ آئیں اور مردہ زمین زندہ ہو جائے۔“

ابھی آپ کے ہاتھ نیچے نہیں ہوئے تھے کہ مدینہ کو بادلوں نے گھیر لیا جیسے تاجِ مرکو

گھیر لیتا ہے۔ تمام آسمان ٹھنڈا ہو گیا۔ اہلِ بطاح یعنی مدینہ والے آئے اور آ کر عرض کیا:

یا رسول اللہ! کہیں یہ بادل ہمیں غرق نہ کر دیں۔ رسول خدا نے فرمایا کہ ہمارے لیے نہیں بلکہ یہ ہمارے اطراف والوں کے لیے ہیں، پھر آسمان پر ایک بادل آیا تو رسول خدا مسکرائے اور فرمایا: یہ ہمارے لیے ہے اور پھر آپ نے فرمایا کہ خدا کی قسم! اللہ میرے چچا ابوطالب کو جزائے خیر دے اگر آج وہ زندہ ہوتے تو خوش ہو جاتے۔ کوئی ہے جو ان کے اشعار آج مجھے سنائے؟

پس حضرت عمر بن خطاب کھڑے ہوئے اور عرض کیا: امید ہے کہ آپ نے جو ارادہ کیا ہے میں وہ ہی سناؤں گا۔ پھر انھوں نے شعر پڑھا:

وما حملت من ناقة فوق رحلها  
ابر و اوفى ذمة من محمد  
”اور نہیں اٹھایا کسی اونٹنی نے اپنی ہلان پر جو زیادہ نیک اور ذمہ کو پورا کرنے والا ہو محمد سے۔“

پس علی علیہ السلام کھڑے ہوئے اور آپ نے عرض کیا کہ گویا آپ کا ارادہ یہ اشعار سننے کا ہے۔ پھر آپ نے ابوطالب علیہ السلام کے اشعار کو پڑھا:

وابيض يستسقى الغمام بوجهه  
ربيع اليتامى عصمة للأرامل  
”اور چمکتے ہوئے چہرے کا مالک! جس کے ذریعے سے بارش کو طلب کیا جاتا، یتیموں کی پرورش کرتا اور بیواؤں کا سہارا ہے۔“

يلوذ بك الهلاك من آل هاشم  
فهم عنده في نعمة وفواضل  
”آل ہاشم کے کمزور قیدی پناہ میں ہوتے ہیں اور وہ اس کے پاس نعمت اور فضیلت والے ہیں۔“

كذبتهم وبیت الله نبزی محمداً

ولما نطا عن دونه وناضل

”اللہ کے گھر کی قسم تم جھوٹ بولتے ہو۔ محمد کو اذیت دیتے ہو حالانکہ جب ہم اس کے علاوہ تیرا اندازی کرتے ہیں ہم غالب ہوتے ہیں۔“

ونسلمه حتی نصرع حوله

ونذهل عن اينائنا والحلائل

”اور ہم اس کو سلام کرتے ہیں یہاں تک ہم اس کے گرد کرے

ہوئے ہیں اور ہم اپنی اولاد اور گھر میں رہنے والوں سے غافل ہیں۔

ان اشعار کو سننے کے بعد رسول خدا نے فرمایا: ہاں یہ ہی اشعار تھے۔ پس اس کے

بعد بنی کنانہ کا ایک مرد کھڑا ہوا اور اُس نے آپ کی شان میں یہ اشعار پڑھے:

لك الحمد والحمد ممن شكر

سقيننا بوجه النبی المطر

”تیرے لیے حمد ہے اور حمد ہے اُس کے لیے جو شکر کرنے ہم بارش

طلب کرتے ہیں نبی کے مبارک چہرے کے لیے۔“

دعا الله خالقه دعوة

واشخص منه اليه البصر

”اس نے اپنے خالق اور اللہ کو پکارا اور اُس کی طرف اپنی نظر کو

مشخص رکھا ہے۔“

ولم يك الا كالقبي الرداء

واسرع حتى اتانا الدر

”وہ نہیں ہے مگر چادر اور ہنسنے والا وہ جلدی کرتا جیسا کہ زور ہمارے آیا ہو۔“

دفاق العزال وجم البعاق  
اغاث به الله عليا مضر  
”وہ بہت زیادہ بخشش کرنے والا اور عطاء کے ورکھوں دینے والا ہے  
اسی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ہم پر بارش نازل کرتا ہے۔“

فكان كما قاله عمه  
ابوطالب اذ رآه اغر  
”پس وہ ایسے ہی ہے جیسا کہ اس کے چچا ابوطالب نے فرمایا کیونکہ  
وہ اس سے زیادہ عزت والا جانتا ہے۔“

به الله يستقى صيوب الغمام  
فهذا العيان وذاك الخير  
”اور اس کے ذریعے اللہ بارش عطا کرتا ہے پس یہ عیاں ہے اور وہ  
خیر ہے۔“

پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تیرے لیے ہر شعر کے  
بدلے میں جنت میں ایک گھر عطا فرمائے۔

معاویہ کا بسر بن اطارۃ کو مکہ روانہ کرنا

﴿قال أخبرني﴾ ابو الحسن علی بن محمد الکاتب ﴿قال أخبرنا﴾  
الحسن بن عبد الکريم الزعفرانی ﴿قال حدثنا﴾ ابواسحق ابراهیم ابن  
محمد الثقفی ﴿قال حدثنا﴾ جعفر بن محمد الورق ﴿قال حدثنا﴾ عبد اللہ بن  
الأزرق الشیبانی ﴿قال حدثنا﴾ ابوالحجاف عن معویة بن ثعلبة قال لما  
استوثق الأمر لمعویة بن ابی سفيان انفذ فسير بسر بن اطارۃ الى الحجاز

في طلب شيعة امير المؤمنين علي بن ابي طالب (ع) وكان على مكة<sup>١</sup>  
عبيد الله بن العباس بن عبد المطلب فطلبه فلم يقدر عليه فاخبر ان له ولدين  
صبيين فبحث عنهما فوجدهما فاخذهما فاخرجهما من الموضع الذي كانا  
فيه ولهما ذوابتان كأنهما درتان فامر بذبحهما وبلغ امهما الخير افكادت  
نفسها تخرج ثم انشأت تقول:

ها من احس بابني اللذين هما كالدريتين تشظى عنهما الصدف  
ها من احس بابني اللذين هما سمعى وعينى فقللى اليوم مختطف  
نبئت بشراً وما صدقت ما زعموا من قولهم ومن الافك الذى اقترقوا  
اضحت على ودجى طفلى مرهفة مشحوذة وكذلك الظلم والسرف  
من دل والهبة عبرى مفرجة على صبيين فاتا اذ مضى السلف  
قال ثم اجتمع عبيد الله بن العباس من بعد وبسر بن اوطاة عنده  
معوية فقال معوية لعبيد الله اتعرف هذا الشيخ قاتل الصبيين فقال بسر نعم  
انا قاتلتهما فعه فقال عبيد الله لو ان لى سيفا قال بسر فهاك سيفى واوماء  
بيده الى سيفه فزيره معوية وانتهره وقال اف لك من شيخ ما احمقك تعمد  
الى رجل قد قتلت ابنيه تعطيه سيف كأنك لاتعرف اكباد بنى هاشم والله  
لو دفعته اليه لهدء بك وثنى بى فقال عبيد الله بلى والله كنت ابدء بك ثم  
اشئ به<sup>٢</sup>

١- الموجود فى التاريخ كان على اليمن

٢- لو كان لهذا الشيخ شهامة فضلا عن الدين لما ترك حجة الوقت سيد شباب اهل  
الجنة وعاف الجيش الذى هو امير عليه واصبح رعية لمعاوية طمعا فى الزهيد من  
الدنيا وخسرت صفته-



معاویہ بن ثعلبہ نے بیان کیا ہے کہ جب حکومت کا معاملہ معاویہ کے لیے مضبوط ہو گیا اور اس کا حکم نافذ ہو گیا تو اُس نے بسر بن اطارہ کو مکہ میں علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے شیعوں کو تلاش کرنے کے لیے روانہ کیا۔ مکہ میں عبید اللہ بن عباس بن عبدالمطلب تھے۔ پس وہ اُن کی تلاش کے لیے نکلا لیکن اُس کو پانے میں کامیاب نہ ہو سکا۔ اُس کو خبر ملی کہ اُس کے دو بچے موجود ہیں۔ پس اُس نے اُن کو تلاش کیا اور اُن کو پایا۔ اس نے انہیں پکڑا اور جس جگہ پر وہ تھے وہاں سے اُن کو نکالا۔ دونوں بچے اتنے خوبصورت تھے جیسے کہ وہ دو موتی ہوں۔ اس ملعون نے اُن دونوں کو قتل کرنے کا حکم دیا اور وہ بچے قتل ہو گئے۔ جب ان کی قتل کی خبر ان دونوں کی ماں کو ملی تو وہ اپنے گھر سے پریشان حال نکلی اور یہ اشعار اس نے پڑھے:

ہا من احس بابنی اللذین ہما  
کالدرتین تشطی عنہما الصدف  
”ہائے کوئی ہے جس کو میرے دو بچوں کی خبر ہو جو دو موتیوں کی طرح  
چمکتے اور حسین تھے۔“

ہا من احس بابنی اللذین ہما  
سمعی وعینی فقلبی الیوم مختطف  
ہائے کوئی ہے جس کو میرے دونوں بچوں کے بارے میں پتہ ہو جو  
دونوں میری آنکھوں اور کانوں کی مانند ہیں اور آج میرا دل تڑپ  
رہا ہے۔“

نبئت بشراً وما صدقت ما زعموا  
من قولہم ومن الافک الذی اقترقوا

”مجھے کوئی بشر خبر دے جو لوگ گمان کرتے ہیں ان کو میں سچا نہیں جانتی۔ یہ ان کا قول ہے خدا کرے وہ جھوٹ ہو۔“

اضحت علی ودجی طفلی مرهفة

مشحوذة وكذلك الظلم والسرف

”مجھ پر ظلم ہوا ہے اور رات کی تاریکی میں تیز دھار تلوار کے ساتھ میرے بچوں کو قتل کر دیا گیا ہے اس طرح ظلم اور زیادتی کی گئی ہے۔“

من دل والهة عبری مفضعة

علی صبیین فاتا اذ مضی السلف

”کوئی جو بیان کرے جبکہ ان دونوں بچوں پر غم کی وجہ سے عقل ضائع ہو چکی ہے پس وہ دونوں بچے میری ساری دنیا ہیں۔“

راوی بیان کرتا ہے کہ عبید اللہ بن عباس اور بسر بن ارطاہ دوبارہ معاویہ کے پاس اکٹھے ہوئے تو معاویہ نے عبید اللہ سے کہا: کیا آپ اس شیخ کو جو بچوں کا قاتل ہے جانتے ہیں؟ بسر نے کہا: ہاں میں ہی اُن دو بچوں کا قاتل ہوں! پس اب رہنے دو۔ عبید اللہ بن عباس نے کہا: کاش میرے پاس تلوار ہوتی۔ بسر نے کہا کہ یہ میری تلوار موجود ہے اور اُس نے اپنی تلوار کی طرف اشارہ کیا: معاویہ نے اُس کو منع کیا اور اُسے جھڑک دی اور کہا: ٹھنک ہو تیرے لیے۔ اے شیخ! تو کتنا احمق ہے کہ تو اُس بندے کو تلوار فراہم کر رہا ہے جس کے دو بچوں کو تو نے قتل کیا ہوا ہے حالانکہ تو نہیں جانتا کہ یہ بنی ہاشم کا بہادر نوجوان ہے۔ اگر تو نے اپنی تلوار اس کے سپرد کر دی تو یہ تیری بوٹیاں بھی کرے گا اور پھر میرا حساب بھی برابر کر دے گا۔ پس عبید اللہ بن عباس نے کہا: کیوں نہیں خدا کی قسم! پہلے میں تیرا حساب چکاؤں گا اور بعد میں اس کے ساتھ معاملہ صاف کروں گا۔

## علی علیہ السلام سے محبت فقط مومن رکھے گا

﴿قال حدثنا﴾ ابوبکر محمد بن عمر الجعابی ﴿قال حدثنا﴾ ابو العباس احمد بن محمد بن سعید ﴿قال حدثنا﴾ جعفر بن محمد بن مروان ﴿قال حدثنی﴾ ایسی ﴿قال حدثنا﴾ ابراہیم بن الحکم عن المسعودی ﴿قال حدثنا﴾ الحرث بن حصیرة عن عمران بن الحصین قال کنت انا وعمر بن الخطاب جالسین عند النبی (ص) وعلی (ع) جالس الی جنبہ اذ قرء رسول اللہ (ص) "امن یجیب المضطر ویکشف السوء ویجعلکم خلفاء الأرض الہ مع اللہ قلیلا ما تذکر قال قاتنفض علی (ع) انتفاضة العصفور فقال له النبی (ص) ما شأنک تجزع فقال مالی لا اجزع واللہ یقول انه یجعلنا خلفاء الأرض فقال له النبی (ص) لا تجزع فواللہ لا یحبهک الا مؤمن ولا ینقض الا منافق تفسیر نمبر 5: (بخلاف اسناد)

عمران بن حصین بیان کرتا ہے کہ میں اور حضرت عمر ابن خطاب دونوں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں موجود تھے اور علی علیہ السلام بھی آپ کے پہلو میں بیٹھے ہوئے تھے۔ جب رسول خدا نے اس آیت کی تلاوت کی:

امن یجیب المضطر ویکشف السوء ویجعلکم خلفاء الأرض الہ مع اللہ قلیلا (سورہ نمل آیت ۶۲) "بھلا وہ کون ہے جس کو پریشان حال پکاریں تو دعا کو قبول کرتا ہے اور مصیبت کو دور کرتا ہے اور تم لوگوں کو اُس نے زمین پر اپنا نائب بنایا ہوا ہے کیا خدا کے ساتھ کوئی اور معبود بھی ہے اس پر بھی تم لوگ بہت کم عبرت و نصیحت حاصل کرتے ہو۔"

راوی بیان کرتا ہے کہ اس آیت کے سننے کے بعد علی علیہ السلام اس طرح کانپے جس طرح چڑیا ذبح کے بعد تڑپتی ہے۔ پس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے علی! کیا بات ہے۔ آپ نے اتنا زیادہ غم کیوں کیا ہے؟

آپؐ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں اس قدر غم کیوں نہ کرو جبکہ اللہ یہ کہہ رہا ہے کہ ہم نے تم کو زمین پر نائب بنایا ہے۔

نبی اکرمؐ نے فرمایا: اے علیؑ! آپؐ پریشان نہ ہوں۔ خدا کی قسم! آپؐ سے محبت وہ رکھے گا جو مومن ہوگا اور بغض وہ رکھے گا جو منافق ہوگا۔

### ہم اللہ کی مخلوق میں سب سے خیر و افضل ہیں

﴿قال حدثنا﴾ ابوبکر محمد بن عمر الجعابی ﴿قال حدثني﴾ جعفر ابن محمد بن سليمان ابو الفضل ﴿قال حدثنا﴾ داود بن رشيد ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن اسحق البعلی الموصلی ابو نوفل قال سمعت جعفر بن محمد (ع) بقول نحن خيرة الله من خلفه وشيعتنا خيرة الله من امة نبهه (ص)۔

حدیث نمبر 6: (بخلاف اسناد)

محمد بن اسحاق البعلی الموصلی ابو نوفل بیان کرتا ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر الصادق علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: ہم (یعنی اہل بیت نبیؐ) اللہ کی تمام مخلوق سے افضل و بہتر ہیں اور اللہ کے چنے ہوئے ہیں اور ہمارے شیعہ نبی اکرمؐ کی امت میں سے اللہ کے چنے ہوئے اور افضل ہیں۔

### جو اللہ کی نشانی کا انکار کرے وہ بے دین ہے

﴿قال أخبرني﴾ ابو غالب احمد بن محمد الزراری ﴿قال حدثني﴾ عمی علی بن سلیمان قال حدثنا محمد بن خالد الطیالسی قال حدثني العلاء ابن رزین عن محمد بن مسلم الثقفی قال سمعت ابا جعفر محمد بن علی (ع) يقول لا دين لمن دان بطاعة من عصي الله ولا دين لمن دان بفرية باطل علی الله ولا دين لمن دان بيجود شيع من آيات الله۔

حدیث نمبر 7: (بخذ اسناد)

محمد بن مسلم ثقفی نے بیان کیا ہے کہ میں نے امام محمد بن علی الباقری علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا:

جو شخص اللہ کے نافرمان کی اطاعت کرے گا وہ بے دین ہے اور جو اللہ پر جھوٹ بولنے والے فریب کار کی دین میں اطاعت کرے گا وہ بھی بے دین ہے اور جو اللہ کی نشانیوں میں سے کسی نشانی کا (دین میں) انکار کرے گا وہ بھی بے دین ہے۔

**موت کا انتظار کرنے والا دنیا کو چھوڑ دیتا ہے**

﴿قال أخبرني﴾ ابو جعفر عمر بن محمد المعروف بابن الزيات ﴿قال حدثنا﴾ علی بن مہرویہ القزوينی ﴿قال حدثنا﴾ داود بن سليمان القاری ﴿قال حدثنا﴾ الرضا علی بن موسى ﴿قال حدثني﴾ ایسی موسى بن جعفر ﴿قال حدثني﴾ ایسی جعفر بن محمد ﴿قال حدثني﴾ ایسی محمد بن علی ﴿قال حدثني﴾ ایسی علی بن الحسين ﴿قال حدثني﴾ ایسی الحسين بن علی (ع) قال قال امير المؤمنين (ع) لو رأى العبد اجله وسرعه اليه لا بغض الأمل وترك طلب الدنيا- قال وانشدني ابو الفرج البرقي الداودي قال انشدني شيخ كان منقطعاً الى الله تعالى بيت المقدس -

ومنتظر للموت في كل ساعة يشيد بيتا دائما ويحصن له حين تبلوه حقتة موقن وافعاله افعال من ليس يوقن عيان وانكار وكالجهل علمه بمذهبه في كل ما يتيقن

حدیث نمبر 8: (بخذ اسناد)

حضرت امام حسین علیہ السلام نے امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے

نقل کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا:

جو شخص اپنی موت پر یقین رکھتا ہو اور اُس کی طرف جانے کے لیے جلدی کرے  
(یعنی اِس کا انتظار کرے اور اسے یاد رکھے) تو وہ لمبی امیدیں نہیں رکھتا اور وہ دنیا کی  
طلب چھوڑ دیتا ہے۔

راوی بیان کرتا ہے کہ ابوالفرج البرقی داودی نے چند اشعار پڑھے اور اس نے کہا  
یہ اشعار ایک شیخؒ نے بیت مقدس میں خدا سے مخاطب ہو کر پڑھے تھے:

وَمُنْتَظِرٌ لِّلْمَوْتِ فِي كُلِّ سَاعَةٍ

يَشِيدُ بَيْتًا دَائِمًا وَيُحْصِنُ

”ہر وقت موت کا انتظار کرنے والے ہمیشہ رہنے والے اور مضبوط  
گھر بنا رہے ہیں۔“

لَهُ حِينَ تَبْلُوهُ حَقِيقَةٌ مَّقْوِنٌ

وَأَفْعَالُهُ أفعالٌ مِّنْ لِّيسَ يَوْقِنُ

”اور جب تو اس کو آزماتا ہے تو اس یقین پر نہیں ہوتا اور اس کے  
افعال بھی ایسے نہیں ہوتے۔“

عِيَانٌ وَإِنكَارٌ وَكَالْجَهْلِ عِلْمُهُ

بِمَذْهَبِهِ فِي كُلِّ مَا يَتَيَقِنُ

”اثبات یا انکار اور مذہب کے بارے میں اس کا علم جہل کی مانند  
ہے وہ یقین پر نہیں ہے۔“

## مجلس نمبر 37

[بروز ہفتہ ۷ رمضان المبارک سال ۱۴۱۰ ہجری قمری]

مومن نماز کو ہمیشہ ادا کرے گا

﴿قال أخبرني﴾ ابوالمظفر بن محمد البلخي الوراق ﴿قال حدثنا﴾  
 ابوعلی محمد بن ہمام الاسکافی الکاتب ﴿قال حدثنا﴾ عبداللہ الحمیری  
 ﴿قال حدثنا﴾ احمد بن محمد بن عیسیٰ ﴿قال حدثنا﴾ الحسن بن محبوب  
 عن ابی حمزہ الثمالی عن ابی جعفر محمد بن علی الباقر (ع) قال لا یزال  
 المؤمن فی صلوة ما کان فی ذکر اللہ عزوجل قائما کان او جالسا او مضجعا  
 ان اللہ تعالیٰ یقول الذین یدکرون اللہ قیاما وقعوداً وعلی جنوبہم  
 ویتنفکرون فی خلق السموات والأرض ربنا ما خلقت هذا باطلا سبحانک  
 فقنا عذاب النار -

حدیث نمبر 1: (بخلاف اسناد)

جناب ابو حمزہ ثمالی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت امام ابو جعفر محمد بن علی الباقر علیہ السلام  
 سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: مومن نماز کو ہمیشہ ادا کرے گا اور اس کو ترک نہیں کرے  
 گا خواہ وہ کھڑے ہو کر بیٹھ کر یا لیٹ کر ادا کرے، وہ ضرور ادا کرے گا، کیونکہ اللہ تعالیٰ خود  
 ارشاد فرماتا ہے: تحقیق اللہ تعالیٰ نے ذکر فرمایا ہے: ”صاحب ایمان وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ  
 کو یاد رکھتے ہیں یا اللہ کا ذکر کرتے ہیں، کھڑے ہو کر، بیٹھ کر، پہلو کے بل لیٹ کر اور وہ

آسمان و زمین کی خلقت پر غور و فکر کرتے ہیں کہ ہمارے پروردگار نے اس کو عبث و باطل خلق نہیں کیا۔ وہ منزه و پاک ہے اور ہمیں جہنم کی آگ کے عذاب سے بچانے والا ہے۔“

جب زکوٰۃ کو روک دیا تو موسیٰ مرنا شروع ہو جاتے ہیں

﴿قال أخبرني﴾ ابو القاسم جعفر بن محمد بن قولويه رضی اللہ عنہ

﴿قال حدثني﴾ ابی عن سعد بن عبد اللہ عن احمد بن محمد بن عیسیٰ عن

الحسين بن سعيد عن ياسر عن الرضا على بن موسى (ع) قال اذا كذب

الولاية حبس المطر واذا جار السلطان هانت الدولة واذا حبست الزکوٰۃ

ماتت المواشى -

تصحيح نمبر 2: (بخلاف اسناد)

یا سر رضی اللہ عنہ نے حضرت امام علی الرضا علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپ نے

فرمایا: جب ولی و حاکم جھوٹ بولنا شروع کریں تو بارشیں رُک جاتی ہیں اور جب بادشاہ

جابر اور ظالم ہو جائیں تو حکومت رسوا و ذلیل ہو جاتی ہے اور جب زکوٰۃ کو روک لیا جائے تو

موسیٰ مرنا شروع ہو جاتے ہیں۔

لوگوں کو ماں کے نام سے پکارا جائے گا

﴿قال حدثنا﴾ ابوبکر محمد بن عمر الجعابی ﴿قال حدثني﴾ ابو عبد

اللہ جعفر بن محمد الحسينی ﴿قال حدثنا﴾ احمد بن عبد المنعم ﴿قال

حدثنا﴾ عمرو بن شمر عن جابر الجعفی عن ابی جعفر محمد بن علی (ع)

عن جابر بن عبد اللہ الأنصاری قال قال رسول اللہ (ص) لعلى بن ابی طالب

الا ابشرك الا امنحك قال بلى یا رسول اللہ (ص) قال خلقت انا وانت من

طينة واحدة ففضلت منها فضلة فخلقت منها شيعتنا فاذا كان يوم القيمة



دعى الناس بامهاتهم الا شيعتك فانهم يدعون باسماء آبائهم لطيب مولدهم -

**حدیث نمبر 3:** (بخذف اسناد)

حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپؐ نے حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے فرمایا: اے علی! کیا میں آپ کو خوشخبری سناؤں؟ کیوں نہ آپ کو کچھ عطا کروں؟ موسیٰ نے عرض کیا: کیوں نہیں یا رسول اللہ! آپؐ نے فرمایا: میں اور آپؐ ہم دونوں کو ایک ہی مٹی سے خلق کیا گیا ہے۔ پس جو مٹی بچ گئی اُس سے ہمارے شیعوں کو خلق کیا گیا اور جب قیامت کا دن ہوگا تو تمام لوگوں کو اُن کی ماؤں کے نام سے پکارا جائے گا سوائے آپ کے شیعوں کے اُن کو اُن کے والد کے نام سے پکارا جائے گا کیونکہ صرف اُن کی ولادت پاک ہے۔

**امام محمد باقر علیہ السلام کی دعا**

﴿قال حدثنا﴾ ابوبکر محمد بن عمر الجعابی ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن عبد اللہ بن ابی ایوب بساحل الشام ﴿قال حدثنا﴾ جعفر بن ہرون المصیسی ﴿قال حدثنا﴾ خالد بن یزید القسری ﴿قال حدثنی﴾ امی الصیرفی قال سمعت ابا جعفر محمد بن علی الباقر (ع) يقول برئ اللہ ممن تبرء منا لعن اللہ من لعننا اهلك اللہ من عادانا اللهم انك تعلم انا سبب الهدى لهم وانما يعادوننا فكن انت المنفرد بعدابهم -

**حدیث نمبر 4:** (بخذف اسناد)

صیرفی نے بیان کیا کہ میں نے حضرت امام ابو جعفر محمد بن علی الباقر علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: اللہ بری ہے ہر اُس سے جو ہم سے برأت کرے گا اور اللہ لعنت کرے اُس پر جو ہم پر لعنت کرے۔ اے اللہ! جو ہم سے عداوت رکھتا ہے تو اس کو ہلاک

فرما۔ اے اللہ! تو جانتا ہے کہ ہم ان کے لیے سبب ہدایت ہیں اور یہ صرف ہم سے عداوت و بغض رکھتے ہیں۔ پس تو اکیلا ہی ان کے عذاب کے لیے کافی ہے۔

### واقعه فیل اور ابرہہ بادشاہ

﴿قال حدثنا﴾ ابو الحسن علی بن بلال المہلبی ﴿قال حدثنا﴾ عبد الواحد ابن عبد اللہ بن یونس الربعی ﴿قال حدثنا﴾ الحسن بن محمد بن عامر ﴿قال حدثنا﴾ المعلی بن محمد البصری ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن جمہور العمی ﴿قال حدثنا﴾ جعفر بن بشیر ﴿قال حدثنی﴾ سلمان بن سماعۃ عن عبد اللہ بن القاسم عن عبد اللہ بن سنان عن ابی عبد اللہ جعفر بن محمد (ع) عن أبیه عن جدہ قال لما قصد ابرہة بن الصباح ملك الحبشة مكة لهدم البيت تسرعت الحبشة فاغاروا علیہا واخذوا سرحا لعبد المطلب بن ہاشم فجاء عبد المطلب الی الملك فاستأذن علیہ فاذن له فهو فی قبة دیباج علی سریر له فسلم علیہ فردا برہة السلام وجعل ینظر فی وجہہ فراقہ حسنه وجماله وهیئته فقال له الملك هل كان فی ابائک هذا النور الذی ارآه لك والجمال قال نعم ایہا الملك کل ابائی كان لهم هذا النور والجمال والہباء فقال له ابرہة لقد فقتم الملوك فخرأ وشرفا ویحق ان تكون سید قومك ثم اجلسه معہ علی سریرہ وقال لسايس فیله الأعظم وكان الملك یباهی به ملوك الأرض ایتنی به فجاءته به سايسه وقد زین بكل زینة حسنة فحین قابل وجه عبد المطلب سجد له ولم یسجد لملکہ واطلق اللہ لسانہ بالعربیة فسلم علی عبد المطلب فلما رأى الملك ذلك ارتاع له وظنه سحرأ فقال ردوا الفیل الی مکانہ ، ثم قال لعبد المطلب فیم جئت فقد بلغنی سخاؤك وكرمك وفضلک ورأیت من هیأتك وجمالک وجلالک ما

يقتضى ان انظر فى حاجتك فسلنى ما شئت وهو يرى انه يسأله فى الرجوع عن مكة فقال له عبدالمطلب ان اصحابك عدوا على سرح لى فذهبوا به فمرهم برده فتغيظ الحبشى من ذلك وقال لعبد المطلب لقد سقطت من عينى جنتنى تسألنى فى سرحك وانا قد جئت لهدم شرفك وشرف قومك ومكرمتكم التى تتميزون بها من كل جيل وهو البيت الذى يحج اليه من كل صقع فى الأرض فتركت مسألتى فى ذلك وسألتنى فى سرحك- فقال له عبدالمطلب لست برب البيت الذى قصدت لهدمه وانا رب سرحى الذى اخذه اصحابك فجئت اسألك فيما انا ربه وللبيت رب هو امع له من الخلق كلهم واولى به منهم فقال الملك ردوا عليه سرحه وازحفوا الى البيت فانفضوه حجراً حجراً فاخذ عبدالمطلب سرحه وانصرف الى مكة واتبعه الملك بالفيل الأعظم مع الجيش لهدم البيت فكانوا اذا حملوه على دخول الحرم اناخ واذا تركوه رجع مهرولاً، فقال عبدالمطلب لغلمانه ادعوا لى ابنى فجاؤا بالعباس فقال ليس هذا اريد لى ابنى فجاؤا بابى طالب فقال ليس هذا اريد ادعوا لى بنى فجاوا بعبدالله ابى النبى (ص) فلما اقبل اليه قال اذهب يا بنى حتى تصعد ابا قبيس ثم اضرب ببصرك ناحية البحر فانظر اى شىء يجيى من هناك وخبرنى به قال فصعد عبدالله ابا قبيس فما لبث ان جاء طير ابا بيل مثل السيل والليل فسقط على ابى قبيس ثم صار الى البيت فطاف به سبعا ثم صار الى الصفا والمروة فطاف بهما سبعا فجاء عبدالله الى ابيه فاخبره الخبر فقال انظر يا بنى ما يكون من امرها بعده فاخبرنى به فنظرها فاذا هى قد اخذت نحو سكر الحبشة فاخبر عبدالمطلب بذلك فخرج عبدالمطلب وهو يقول يا

اهل مكة اخرجوا الى العسكر فخذوا غنائمكم قال فاتوا العسكر وهم امثال  
الخشب النخرة وليس من الطير الا ومعه ثلاثة احجار في منقاره يقتل بكل  
حصاة واحداً من القوم فلما اتوا على جميعهم انصرف الطير ولم يرقب ذلك  
الوقت ولا بعده فلما هلك القوم باجمعهم جاء عبدالمطلب الى البيت فتعلق  
باستاره وقال شعراً

ياحابس الفيل بذى المغس حبسته كأنه مكوم  
فى محبس تزهب فيه الانفس

وانصرف وهو يقول فى فرار قريش وجزعهم من الحبشة -

طارت قريش اذا رأت خميسا فظلت فرداً لا ارى انيسا  
ولا احس منهم حيسا الا أخا لى ماجداً نفيسا  
مسوداً فى اهله رئيسا

حصیثہ نمبر 5: (بخذ اسناد)

حضرت جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام نے اپنے والد سے اور انہوں نے اپنے  
داوا سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: جب حبشہ بادشاہ ابرہہ بن الصراح نے مکہ پر  
چڑھائی کی تاکہ وہ کعبہ (بیت اللہ) کو گرا دے وہ مکہ کی طرف روانہ ہوا تاکہ وہ اس کو  
غارت کرے۔ پس انہوں نے عبدالمطلب بن ہاشم کے اوتوں پر قبضہ کر لیا۔ جناب  
عبدالمطلب بادشاہ کے پاس آئے اور آپ نے بادشاہ سے اذن و خون طلب کیا۔ اُس نے  
آپ کو اذن دیا۔ بادشاہ اپنے تخت پر ریشمی خیمے کے اندر بیٹھا ہوا تھا۔ آپ نے اُس کو سلام  
کیا۔ ابرہہ نے آپ کے سلام کا جواب دیا اور آپ کے چہرے کی طرف اُس نے دیکھنا  
شروع کر دیا۔ آپ کے چہرے کے حسن و جمال اور بیت کو دیکھنے کے بعد بادشاہ نے عرض  
کیا: کیا یہ آپ کے چہرے کا نور جو میں دیکھ رہا ہوں خاندانی ہے اور آپ کے آباؤ اجداد

سے چلا آ رہا ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں، ہمارے تمام آباؤ اجداد سے یہ نور چلا آ رہا ہے۔ یہ نور و جمال، ہیبت ہمارے آباؤ اجداد میں پایا جاتا تھا۔ پس امیرہ نے عرض کیا گویا آپ بادشاہوں کو فخر اور شرف میں مات دے گئے ہیں۔ آپ کے لیے سزاوار حق بنتا ہے کہ آپ قوم کے سردار ہیں۔ پھر آپ کو اپنے ساتھ تخت پر بٹھالیا اور آپ نے اس کے ہاتھی جو بہت بڑا تھا جس کا نام سائیں تھا اور اُس کا رنگ سفید تھا اس کو مختلف انواع کے ہیبرے جواہرات کے ساتھ مزین کیا گیا تھا اور بادشاہ اس کی وجہ سے دوسرے بادشاہوں پر فخر کیا کرتا تھا۔ اُس نے کہا کہ اُس کو میرے پاس لایا جائے۔ پس وہ ہاتھی بادشاہ کے پاس لایا گیا کہ جس کو ہرزینت سے مزین کیا گیا تھا۔ پس جب وہ ہاتھی عبدالمطلب کے رو برو ہوا تو اُس نے آپ کو سجدہ کر دیا حالانکہ اُس نے اپنے بادشاہ کو بھی کبھی سجدہ نہیں کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اُس کو عربی زبان میں گویا کیا اور اُس نے عبدالمطلب کو سلام کیا۔ جب بادشاہ نے اس کو دیکھا تو بادشاہ اس وجہ سے ڈر گیا اور اُس نے اس کو چادو گمان کیا اور کہا کہ اس ہاتھی کو اپنے مکان پر واپس لے جاؤ۔ پھر اس نے جناب عبدالمطلب سے عرض کیا کہ آپ کیوں تشریف لائے ہیں؟ مجھے آپ کی سخاوت، کرم، فضیلت کی خبر مل چکی تھی اور میں آپ کی ہیبت و جمالت اور جلالت کو دیکھ چکا ہوں۔ میں جاننا چاہتا ہوں کہ آپ کی حاجت کیا ہے؟ آپ سوال کریں۔ اس کا گمان تھا کہ یہ مجھے مکہ سے واپس جانے کا فرمائیں گے۔ جناب عبدالمطلب نے فرمایا: تیرے فوجیوں نے میرے اُونٹوں پر قبضہ کر لیا ہے اور وہ اُن کو لینے آئے ہیں۔ پس اُن کو حکم دو کہ وہ میرے اُونٹ واپس کر دیں۔

حبشی بادشاہ اس سے غضب ناک ہو گیا اور اُس نے عبدالمطلب سے کہا کہ آپ کی جو عزت میرے نزدیک تھی وہ ختم ہو گئی ہے کہ آپ صرف اُونٹوں کی خاطر میرے پاس آئے ہیں جبکہ میں آپ کے شرف اور آپ کی قوم کے شرف کو منہدم کرنے آیا ہوں اور تمہاری جو عزت و کرامت باقی لوگوں پر ہے اُس کو ختم کرنے آیا ہوں کہ جس سے تم تمام

علاقوں میں ممتاز ہو۔ وہ گھر جس کا تم حج کرتے ہو اور زمین کے تمام حصوں سے اس کے حج کے لیے لوگ آتے ہیں۔ آپ نے اُس کے بارے میں مجھ سے سوال نہیں کیا بلکہ صرف اپنے اُونٹوں کے بارے میں سوال کیا ہے۔

جناب عبدالمطلب نے فرمایا: جس گھر کو تو منہدم کرنا چاہتا ہے میں اُس کا رب اور مالک نہیں ہوں۔ میں تو اپنے اُونٹوں کا مالک ہوں جن کو تیرے فوجی لے کر آگئے ہیں۔ پس میں اُس چیز کے بارے میں سوال کرنے آیا ہوں جس کا میں مالک ہوں۔ اُس گھر کا بھی ایک مالک ہے جو ساری مخلوق کو اُس سے دُور کرتا ہے اور منع کرتا ہے اور اس سے زیادہ اولویت رکھتا ہے۔ پس بادشاہ نے اپنے فوجیوں کو حکم دیا کہ ان کے اُونٹ واپس کرو اور بیت اللہ پر حملہ کرنے کے لیے تیار ہو جاؤ اور اس کے ایک ایک پتھر کو الگ کرو۔ پس جناب عبدالمطلب نے اپنے اُونٹوں کو لیا اور مکہ کی طرف روانہ ہو گئے اور آپ کے پیچھے پیچھے بادشاہ بھی اُس بڑے ہاتھی کو لے کر لشکر کے ساتھ بیت اللہ کو گرانے کے لیے روانہ ہو گیا۔ جب وہ حرم کی حدود میں داخل ہونا چاہتے تو وہ ہاتھی بیٹھ جاتے اور جب باہر کی طرف واپس جانے کا ارادہ کرتے تو وہ کودتے ہوئے واپس چل پڑتے۔ اس دوران جناب عبدالمطلب نے اپنے بیٹوں سے فرمایا: میرے بیٹے کو میرے پاس بلا لیں۔ انہوں نے عباس کو آپ کے سامنے پیش کیا۔ آپ نے فرمایا: میری مراد یہ نہیں ہے میرے بیٹے کو باؤ۔ پس ابوطالب کو بلا یا گیا۔ آپ نے پھر فرمایا: میری مراد یہ نہیں ہے میرے بیٹے کو باؤ۔ پس جناب رسول خدا کے والد عبد اللہ علیہ السلام کو آپ کے سامنے پیش کیا گیا۔ جب آپ سامنے آئے تو جناب عبدالمطلب نے فرمایا: اے میرے بیٹے! جاؤ اس پہاڑ ابو قیس پر جاؤ اور سمندر کی طرف دیکھو وہاں سے کیا چیز آ رہی ہے؟ اور وہ مجھے بتاؤ۔ راوی بیان کرتا ہے کہ جناب عبد اللہ ابو قیس پہاڑ پر گئے۔ تھوڑی دیر بعد دیکھا کہ ابابیل پرندے مثل سیلاب اور کالی رات آ رہے ہیں۔ پس وہ ابو قیس پر اترے پھر وہ کعبہ کی طرف گئے اور

اُس کا طواف کیا، سات چکر لگائے۔ پھر صفا اور مروہ کے درمیان سات چکر لگا کر سعی کی۔ جناب عبداللہ نے اِس سارے واقعہ کے بارے میں اپنے والد کو خبر دی۔ پس جناب عبدالمطلب نے فرمایا: اے میرے فرزند! اِس کے بعد کیا ہوتا ہے اِس کو دیکھتے رہو اور مجھے خبر دیتے رہو۔ پس جناب عبداللہ نے اُن کی طرف دیکھنا شروع کر دیا۔ اچانک آپ نے دیکھا کہ اُنہوں نے لشکرِ حبشہ کا رُخ کیا اور اُن پر کنکریاں برسانا شروع کر دیں۔ اِس کے بارے میں جناب عبدالمطلب کو آگاہ کیا گیا۔ جناب عبدالمطلب باہر آئے اور فرمایا: اے اہل مکہ! اِس لشکر کی طرف نکلو اور اُن کے مالِ غنیمت کو اٹھاؤ۔ پس وہ لشکر کے پاس آئے اور اُن کو دیکھا کہ وہ بوسیدہ لکڑیوں کی مانند پڑے ہوئے تھے اور ہر پرندے کے پاس تین تین کنکریاں تھیں اور ہر کنکری سے ایک ایک فرد کو اُنہوں نے مارا۔ جب وہ سارے مر گئے تو وہ پرندے واپس چلے گئے۔ اِس سے پہلے اور اِس کے بعد کسی نے ایسا واقعہ نہیں دیکھا تھا۔ پس جب سارا لشکر ختم ہو گیا تو جناب عبدالمطلب بیت اللہ کے پاس آئے اور اِس کے پردے کو ہاتھوں میں لے کر یہ اشعار پڑھے:

ياحابسن الفيل بذي المعصم

حبسه كأنه مكوم

”اے ہاتھیوں کو روکنے والے! اِس قوت کے ساتھ کہ تو نے ان کو

گھلایا ہوا بوسہ بنا دیا۔“

فی محبس تزهق فیہ الانفس

”ایک مجلس میں کہ جس میں سانس لینا مشکل ہو گیا ہے۔“

اور جب واپس پلٹے تو یوں قریش کا حبشہ سے فرار کے بارے میں کہہ رہے تھے:

طارت قریش اذا رأت خميسا

فضلت فرداً لا اری انيسا

”جب قریش والوں نے گھٹیا لشکر کو دیکھا تو فرار کر گئے۔ میں اکیلا رہ گیا۔ میں کوئی مددگار بھی نہیں پا رہا تھا۔“

ولا احس منهم حسیسا  
الا اخیالی ماجداً نفیسا  
”اور میں اُن کو نہیں اس لیے محسوس کر رہا تھا کہ میں ایک عمدہ مددگار پا رہا تھا۔“

مسوداً فی اہله رئیساً  
”جو اپنی قوم میں بادشاہ کو رسوا کر دیتا ہے“

### چار چیزیں دل کو فاسد کر دیتی ہیں

﴿قال أخبرنی﴾ ابو الحسن علی بن خالد المرأغی ﴿قال حدثنا﴾  
ثؤابة بن یزید ﴿قال حدثنا﴾ احمد بن علی بن المثنی عن محمد بن المثنی  
عن سیابة بن سوار ﴿قال حدثنی﴾ المبارک بن سعید عن خلیل الفراء عن  
ابی المعشر قال قال رسول اللہ (ص) اربع مفسدة للقلوب الخلوۃ بالنساء  
والاستماع منهن والأخذ برأیہن ومجالسة الموتی فقیل له وما مجالسة  
الموتی قال مجالسة کل ضال عن الايمان وجاتو فی الأحکام۔

حدیث نمبر 6: (بخذف اسناد)

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

چار چیزیں دلوں کو فاسد کر دیتی ہیں:

① عورتوں کے ساتھ تہائی ② اور ان کی باتوں کو سننا ③ اُن سے رائے حاصل

کرنا ④ مردوں کی محفل۔

عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! مردوں کی محفل سے مراد کیا ہے؟



آپ نے فرمایا: اس سے مراد اُن لوگوں کی محفل ہے جو ایمان سے گمراہ ہو چکے ہیں اور احکامِ خدا سے دُور ہو جاتے ہیں۔

### غریم اور قرضِ دار کو مہلت دو

﴿قال حدثنا﴾ ابوبکر محمد عمر الجعابی ﴿قال حدثنا﴾ ابو العباس احمد بن محمد بن سعید ﴿قال حدثنا﴾ عبداللہ بن جرتش ﴿قال حدثنا﴾ احمد بن برد ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن جعفر عن ابيہ جعفر بن محمد عن ابيہ محمد بن علی عن ابی لبابة بن عبد المنذر انه جاء يتقاضى ابا اليسر دينا له فسمعه يقول قولوا له ليس هو هنا فصاح ابولبابة اليسر اخرج الى فخرج اليه قال فقال ما حملك على هذا قال العسر يا ابا لبابة قال الله الله قال ابولبابة سمعت رسول الله (ص) يقول من احب ان يستظل من فور جهنم فقلنا كلنا بحب ذلك يا رسول الله فلينظر غريما له او فليدع المعسر۔

تصانیف نمبر 7: (بخذف اسناد)

ابولبابہ بن عبدالمذرنے بیان کیا ہے کہ میرے والد کے پاس ایک شخص آیا جو تمہیں نما اور وہ قرض کے بارے میں آسانی طلب کر رہا تھا۔ پس میں نے سنا وہ کہہ رہا تھا: اس سے کہہ دو وہ یہاں نہیں ہے۔ پس ابولبابہ پکارا کہ میری طرف آؤ۔ وہ میری طرف آیا۔ میں نے اُس سے کہا: آپ کو کس چیز نے ایسا کرنے پر آمادہ کیا ہے؟ اُس نے کہا کہ تنگی نے۔ جناب ابولبابہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا: تم میں سے کون ہے جو جہنم کی آگ کی گرمی سے بچنا چاہتا ہے؟ ہم سب نے کہا کہ ہم سب بچنا چاہتے ہیں اے رسول خدا! آپ نے فرمایا: غریم و قرض دار کو مہلت دو اور اُس کو تنگی میں چھوڑ دو (یعنی اُس سے قرض طلب نہ کرو)۔

## جو اپنے بھائی کو فائدہ دے

﴿قال أخبرني﴾ أبو حفص عمر بن محمد الزيات ﴿قال حدثنا﴾ علي ابن مهرويه القزويني ﴿قال حدثنا﴾ داود بن سليمان القاري قال سمعت الرضا علي بن موسى (ع) يقول من استفاد اخا في الله فقد استفاد بيتا في الجنة قال وانشدني ابو الحسن الرجي النحوي للحجاج ابن التميمي شعراً

وان امرء قد عاش خمسين حجة

الى منهل من وردة لقريب

اذا ما خلوت الدهر يوماً فلا تقل

خلوت ولكن قل علي رقيب

اذا ما انقضى القرن الذي انت فيهم

وخلفت في قرن فانك غريب

والحمد لله وصلوته علي سيدنا محمد النبي وآله الطاهرين -

**تصبیح نصبر 8:** (بخلاف اسناد)

جناب داؤد بن سلیمان قاری نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا: جو شخص اپنے بھائی کو اللہ کی خوشنودی کی خاطر فائدہ دے تو اس نے جنت کے گھر سے استفادہ کیا ہے۔

ابو الحسن رجبی نحوی نے حجاج ابن تمیمی کے لیے یہ اشعار پڑھے:

وان امرء قد عاش خمسين حجة

الى منهل من وردة لقريب

”اور اگر ایک مرد پچاس سال بھی زندہ رہے جس نے اس کو گھٹ

پر وارد کیا ہے وہ قریب ہے“

اذا ما خلوت الدهر يوما فلا تقل  
 خلوت ولكن قل علي رقيب  
 ”جب تو زمانے سے ایک دن گزارتا ہے یہ گمان اگر کہ وہ دن گزر  
 گیا بلکہ یہ کہہ کہ وہ تیرے لیے رقیب بن گیا ہے۔“  
 اذا ما انقضى القرن الذى انت فيهم  
 وخلفت فى قرن فانت غريب  
 ”اور جب تو اس صدی کو ختم کرتا ہے جس سے تو ہے اور تو نے اس کو  
 پیچھے چھوڑا ہے پس تو مسافر ہے۔“

## مجلس نمبر 38

[بروز ہفتہ ۲۴ رمضان المبارک سال ۱۴۱۰ ہجری قمری]

جو چیز تم پر سب سے زیادہ واجب ہے

﴿حدثنا﴾ الشيخ الجليل المفيد ابو عبدالله محمد بن محمد بن النعمان اطل الله بقاءه ﴿قال حدثنا﴾ الشريف الصالح ابو محمد الحسن بن حمزة العلوي رحمه الله ﴿قال حدثنا﴾ احمد بن عبدالله ﴿قال حدثنا﴾ جدى احمد بن ابى عبدالله البرقى عن ابيه عن يعقوب بن يزيد عن ابن ابى عمير بن هشام بن سالم عن ابى عبيدة الحذاء عن ابى عبدالله جعفر بن محمد (ع) قال قال الا خبرك باشد ما افترض الله على خلقه انصاف الناس من انفسهم ومواساة الاخوان فى الله عزوجل وذكر الله على كل حال فان عرضت له طاعة لله عمل بها وان عرضت له معصية تركها-

تصحيح نمبر 1: (بخلاف اسناد)

حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ کیا میں آپ کو بتاؤں کہ

تم پر سب سے زیادہ کون سی چیز واجب ہے۔ وہ چار چیزیں ہیں:

① لوگوں کے ساتھ اپنی طرف سے انصاف کرو۔

② اپنے بھائی کی مدد کرنا، ہر حال میں اللہ کا ذکر کرنا

③ اور اگر کوئی اطاعت کا مورد سامنے آئے تو اس پر عمل کرنا۔

⑤ اور اگر کوئی مصیبت و نافرمانی کا مورد سامنے آئے تو اس سے احتیاب کرنا۔

## سب سے زیادہ بخیل کون ہے؟

﴿قال حدثنا﴾ ابوبکر محمد بن عمر الجعابی ﴿قال حدثنا﴾ ابوجعفر محمد ابن صالح القاضي ﴿قال حدثنا﴾ مسروق بن المرزبان ﴿قال حدثنا﴾ حصین عن عاصم عن ابی عثمان عن ابی هريرة قال قال رسول الله (ص) ان اعجز الناس من اعجز عن الدعاء وان ابخل الناس من بخل الناس۔

تحدیث نمبر 2: (بخذف اسناد)

حضرت ابو ہریرہ نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت نقل کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا:

سب سے عاجز ترین وہ شخص ہے جو دعا کرنے سے عاجز ہو اور سب لوگوں میں سے بخیل ترین وہ بندہ ہے جو لوگوں کو دعا دینے میں بخیل ہے۔

## رسول خدا کا علی علیہ السلام کے حق میں دعا کرنا

﴿قال حدثنا﴾ ابوبکر محمد بن عمر الجعابی ﴿قال حدثني﴾ الحسن بن حماد بن حمزة ابوعلى من اصل كتابه ﴿قال حدثنا﴾ الحسن بن عبدالرحمن بن ابی لیلی ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن سلیمان الاصفہانی عن عبدالرحمن الاصفہانی عن عبدالرحمن بن ابی لیلی عن علی ابن طالب (ع) قال دعانی النبی (ص) وانا ارمم فتغل فی عینی وشد العمامة علی رأسی وقال اللهم اذهب عنه الحر والبرد فما وجدت بعدها حراً ولا برداً۔

تحدیث نمبر 3: (بخذف اسناد)

جناب عبدالرحمن بن ابی لیلی نے حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے نقل کیا

ہے کہ آپ نے فرمایا: میں خیر کے دن بیمار تھا اور میری آنکھوں میں تکلیف تھی۔ حضور نے مجھے اپنے پاس بلایا اور میری آنکھوں پر اپنا لعاب دہن لگایا اور اپنا عمامہ میرے سر پر باندھا اور فرمایا: اے میرے اللہ! اذہب عنه الحر والبرد (یعنی اے میرے اللہ! اس سے سردی اور گرمی کے آثار دور فرما)۔ پس اس کے بعد میں نے کبھی سردی اور گرمی کو محسوس نہیں کیا ہے (یعنی اس کے آثار کو محسوس نہیں کرتا تھا)

### اے اہل بیت! نماز، نماز!

﴿حدثنا﴾ ابو بکر محمد بن عمر الجعابی رحمہ اللہ ﴿قال حدثنی﴾ احمد بن عیسیٰ بن ابی موسیٰ بالكوفة قال عبدوس بن محمد الحضرمی ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن فرات عن ابی اسحق عن الحرث عن علی بن ابی طالب (ع) قال کان رسول اللہ (ص) یأتینا کل غداة فیقول الصلوة رحمکم اللہ الصلوة انما یرید اللہ لیذهب عنکم الرجس اهل البيت ویطہرکم تطہیرا۔

حدیث نمبر 4: (بخلف اسناد)

حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے بیان کیا کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر روز صبح کے وقت آیا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ اے اہل بیت! نماز۔ خدا تم پر رحم کرے۔ نماز اور اس کے بعد آیت تطہیر کی تلاوت کرتے: انما یرید اللہ لیذهب عنکم الرجس اهل البيت ویطہرکم تطہیرا۔

### جناب اسماء بنت عقیل بن ابی طالب کے اشعار

﴿قال أخبرنی﴾ ابو عبد اللہ محمد بن عمران المرزبانی ﴿قال حدثنا﴾ احمد بن محمد ﴿قال حدثنا﴾ الحسن بن علی العنبری ﴿قال حدثنا﴾ عبد الکریم بن محمد ﴿قال حدثنا﴾ علی بن سلمة عن ابی اسلم

محمد بن فخار عن ابی ہیاچ عبداللہ بن عامر قال لما اتی نعی الحسنین  
 علیہ السلام الی المدینۃ خرجت اسماء بنت عقیل بن ابی طالب رضی اللہ  
 عنہا فی جماعۃ من نسائها حتی انتہت الی قبر رسول اللہ (ص) فلاذت  
 بہ وشہقت عنده ثم التفتت الی المهاجرین وانصار وہی تقول -

ماذا تقولون ان قال النبی لکم یوم الحساب وصدق القول مسموع  
 خذلت عترتی او کنتم غیبا والحق عند ولی الأمر مجموع  
 اسلمتموہم بایدی الظالمین فما منکم له الیوم عند اللہ مشفوع  
 ماکان عند غداۃ اللف اذ حضروا تلك المنايا ولا عنہن مدفوع  
 قال فما رأینا باکیا ولا باکیۃ اکثر مما رأینا ذلک الیوم -

**تحدیث نمبر 5:** (بخلاف اسناد)

جناب ابوہیاچ عبداللہ بن عامر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جب مدینہ منورہ میں  
 حضرت امام حسین علیہ السلام کی شہادت کی خبر آئی تو اسماء بنت عقیل بن ابی طالب رضی  
 اللہ عنہا اپنے گھر سے نکلیں اور آپ کے ساتھ مدینہ کی دوسری عورتیں بھی تھیں۔ آپ قبر نبی  
 اکرم پر آئیں اور قبر پر گریں اور اتاروئیں کہ روتے روتے سسکیاں بندھ گئیں اور پھر آپ  
 مہاجرین اور انصار کی طرف متوجہ ہوئیں اور یوں اشعار پڑھے:

ماذا تقولون ان قال النبی لکم یوم الحساب وصدق القول مسموع  
 ”اے لوگو! تم اُس وقت کیا جواب دو گے جب تمہارے نبی نے تم  
 سے قیامت کے دن سوال کیا حالانکہ اس کا سچا قول سنا گیا ہے۔“

خذلت عترتی او کنتم غیبا والحق عند ولی الأمر مجموع  
 تم نے اُس کی عترت کو رسوا کیا اور تم ہو گے غیب کے اور حق ولی  
 امر کے پاس جمع شدہ ہے۔“

اسلمتموہم بایدی الظالمین فما منکم لہ الیوم عند اللہ مشفوع  
تم نے اُن کی اولاد کو ظالموں کے سپرد کر دیا۔ پھر تم آج یعنی قیامت  
کے روز اُس کی شفاعت کے طلب گار ہو۔“

ماکان عند غداة الصلوة اذ حضروا تلك المنایا ولا عنہن مدفوع  
”اور کل قیامت کے دن جب تم اُن کے سامنے حاضر کیے جاؤ گے  
اور تم عذاب میں مبتلا کیے جاؤ گے اور تم سے اس عذاب کو ڈور نہیں کیا  
جائے گا۔“

راوی بیان کرتا ہے کہ میں نے اس قدر رونے والے اور رونے والیاں بھی نہیں  
دیکھیں جو ان سے زیادہ رونے والے ہوں۔

### رسول خدا عم حسین علیہ السلام میں

﴿قال أخبرنی﴾ ابو عبد اللہ محمد بن عمران المرزبانی ﴿قال  
حدثنا﴾ احمد ابن محمد الجوہری ﴿قال حدثنا﴾ الحسن بن علیل العنبری  
عن عبد الکریم بن محمد ﴿قال حدثنا﴾ حمزة بن القاسم العلوی عن عبد  
العظیم ابن عبد اللہ العلوی عن الحسن بن الحسن العرنی عن غیاث بن  
ابراہیم عن الصادق جعفر بن محمد (ع) قال اصبحت یوما ام سلمة رحمہا  
اللہ تبکی فقیل لہم مم بکائنک فقال لقد قتل ابنی الحسن (ع) اللیلة وذلك  
اننی ما رأیت رسول اللہ (ص) منذ قبض الا اللیلة فرأیتہ شاحبا کثیبا قالت  
فقلت ما لی اراک شاحبا کثیبا قال ما زلت اللیلة احفر قبورا للحسین  
واصحابہ (ع)

حدیث نمبر 6: (بخلاف اسناد)

حضرت امام جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا:



ایک دن صبح کے وقت ام المومنین حضرت ام سلمہ رحمۃ اللہ علیہا رو رہی تھیں۔ آپ سے سوال کیا گیا کہ آپ کیوں گریہ کر رہی ہیں۔ آپ نے فرمایا: میرے بیٹے حسین علیہ السلام گذشتہ روز قتل ہو چکے ہیں اور یہ اس لیے کہ جب سے رسول خدا اس دنیا سے چلے گئے ہیں میں نے ان کو کبھی نہیں دیکھا لیکن آج رات میں نے آپ کو خواب میں دیکھا ہے کہ آپ کے چہرے کا رنگ بدلا ہوا تھا اور غم زدہ تھے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا وجہ ہے کہ میں دیکھ رہی ہوں کہ آپ کا رنگ بدلا ہوا ہے اور آپ غم زدہ ہیں۔ آپ نے فرمایا: میں گذشتہ رات حسین علیہ السلام اور ان کے ساتھیوں کی قبریں کھودتا رہا ہوں۔

### شام غریباں کو ہاتفِ غیبی کے اشعار

﴿قال أخبرني﴾ ابوحنفص عمر بن محمد ﴿قال حدثنا﴾ علی بن العباس ﴿قال حدثنا﴾ عبدالکریم بن محمد ﴿قال حدثنا﴾ سلیمان بن مقبل الحارثی ﴿قال حدثني﴾ محفوظ بن المنذر ﴿قال حدثني﴾ شیخ من بنی تمیم کان یسکن الرابیة قال سمعت ابي يقول ما شعرنا بقتل الحسين (ع) حتى كان مساء ليلة عاشوراء فاني لجالس في الرابیة ومعی رجل من الحی فسمعنا هاتفا یقول

والله ما جئتكم حتى بصرت بي  
 وحوله فتية تدمي نحرهم  
 وقد حثت قلوبى كي اصادفهم  
 فعاقنى قدر والله بالغه  
 كان الحسين سراجا يستضاء به  
 صلى الاله على جسم تضمنه  
 مجاوراً لرسول الله في غرف  
 بالطف متعفر الخدين منحورا  
 مثل المصابيح يعلون الدجى نوراً  
 من قبل ما ان يلاقوا الخرد الحورا  
 وكان امراً قضاءه الله مقدورا  
 الله يعلم انى لم اقل زورا  
 قبر الحسين حليف الخير مقهورا  
 وللوصى وللطيار مسرورا

فقلنا له من انت يرحمك الله قال انا وابي من جن نصيبين اردنا  
موازرة الحسين (ع) ومواساته بانفسنا فانصرفنا من الحج فاصبناه قتيلا  
تصحيح نمبر 7: (بخلف اسناد)

محفوظ بن منذر نے روایت کی ہے کہ بنو تمیم کے ایک بزرگ بیان کرتے ہیں: میں  
راہیہ میں سکونت پذیر تھا اور عاشورہ کی رات یعنی شام غریباں کے وقت اپنے راہیہ (نیلہ)  
پر بیٹھا ہوا تھا اور میرے ساتھ قبیلہ بنی حمی میں سے ایک مرد بھی تھا، پس ہم نے ایک ہاتھ  
سے شہادت حسین علیہ السلام پر اشعار سنے وہ یوں کہہ رہا تھا:

والله ما جئتكم حتى بصرت بهي

بالطف متعفر الخدين منحورا

”خدا کی قسم جب میں تمہارے پاس آیا ہوں تو میں نے حسین کو  
صحرائے کربلا میں خاک و خون میں غلطاں ہوئے دیکھا ہے۔“

وحوله فتية تدمي نحورهم

مثل المصابيح يعلون الدجى نورا

”حضرت کے گرد بہت سے جوان ہم نے دیکھے ہیں کہ جن کی گردنوں  
سے خون جاری تھا جو چراغ کی مانند چاروں طرف چمک رہا تھا۔“

وقد حششت قلوبى كى اصادفهم من قبل ما ان يلاقوا الخرد الحورا

”ہم نے اپنے کو دوزایا کہ شاید ہم ان کو پالیں قبل اس کہ حوران

جنت ان کو اپنی آغوش میں لے لیں۔“

فعاقنى قدر والله بالغه

وكان امراً قضا الله مقدورا

”مگر تقدیر نے نہیں چاہا اور اس پر افسوس ہے اور خدا کی تقدیر ہو کر

رہنے والی ہے۔“

كان الحسين سراجا يستضاء به  
الله يعلم انى لم اقل زورا  
”حسین وہ چراغِ ہدایت ہے کہ اُس سے روشنی طلب کی جائے اللہ  
جانتا ہے کہ میں غلط نہیں کہتا۔“

صلى الاله على جسم تضمنه  
قبر الحسين حليف الخير مقبورا  
”اللہ تعالیٰ اس جسم پر درود نازل کرے جس کو قبرِ حسین نے اپنے اند  
ر رکھا ہے جو بہت اچھی قبر کا حلیف ہے۔“

مجاوراً لرسول الله فى غوف  
وللوصى وللطيار مسروراً  
”اور وہ احمد مختار نبی کا جنت میں ہمسایہ ہے اور آپ وصى اور طیار کی  
حجت میں خوش ہے۔“

پس ہم نے اُس سے پوچھا کہ آپ کون ہیں؟ خدا آپ پر رحم کرے تو اُس نے  
کہا کہ میں اور میرا باپ نصیبین کے جن ہیں اور ہم امام حسین علیہ السلام کی مدد و نصرت  
کے لیے آئے ہیں۔ جب ہم حج سے واپس آئے تو آپ ہمارے آنے سے پہلے شہید  
ہو چکے تھے۔

جناب زینب بنت علی علیہ السلام کا خطبہ

﴿قال أخبرني﴾ ابو عبد الله محمد بن عمران المرزبانى ﴿قال  
حدثني﴾ احمد بن محمد الجوهرى ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن مهران ﴿قال  
حدثنا﴾ موسى بن عبد الرحمن المسروقى عن عمر بن عبد الواحد عن

اسماعيل ابن راشد عن حذلم بن ستير<sup>١</sup> قال قدمت الكوفة في المحرم سنة  
احدى وستين عند منصور على بن الحسين (ع) بالنسوة من كربلا  
ومعهم الأجناد يحيطون بهم وقد خرج الناس للنظر اليهم فلما اقبل بهم  
على الجمال بغير وطاء جعل نساء اهل الكوفة يبكين ويتدبن فسمعت  
على بن الحسين عليه السلام وهو يقول بصوت ضئيل وقد نهكته العلة  
وفى عنقه الجامعة ويده مغلولة الى عنقه الا ان هؤلاء النسوة يبكين فمن  
قتلنا قال ورأيت زينب بنت على (ع) ولم ارخفرة قط انطلق منها كأنها  
تفرغ عن لسان امير المؤمنين عليه السلام قال وقد اوأمت الى الناس ان  
اسكوا فارتدت الأنفاس وسكنت الأصوات فقالت الحمد لله والصلوة على  
ابى رسول الله (ص) اما بعد يا اهل الكوفة الختر والخذل فلا رقأت العبرة  
ولا هدأت الرنة فما مثلكم الا كالتى نقضت غزلها من بعد قوة انكاثا  
تتخذون ايمانكم دخلا بينكم الا اهل فيكم الا الصلف النطف والصدر  
الشف خوارون فى اللقاء عاجزون عن الأعداء ناكثون للبيعة مضيعون  
للذمة فبئس ما قدمت لكم انفسكم ان سخط الله عليكم وفى العذاب انتم  
خالدون اتبكون اى والله فابكوا كثيراً واضحكوا قليلا فلقد فرتم بعارها  
وشنارها ولن تغسلوا دنسها عنكم ابدا فبسلي خاتم الرسالة وسيد شباب  
اهل الجنة وملاذ خيرتكم ومفزع نازلتكم وامارة محجتكم ومدرجة  
حجتكم خذلتكم وله قتلتكم الاساء ما تزرون ونكسا فلقد خاب السعى وتربت  
الأيدى وخسرت الصفقة وبؤتم بغضب من الله وضربت عليكم الذلة  
والمسكنة ويلكم اتدرون اى كبد لمحمد فريتم وأى دم له سفكتم واى

کریمہ لہ اصبتم لقد جتتم شیئا اذا تکاد السموات یفتطرن منه وتنشق  
الأرض وتخر الجبال هذا ولقد ایتم بها خرماء شوها طلاع الأرض والسماء  
افعجتکم ان قطرت السماء دما ولعذاب الآخرة اخزی فلا یتستخفنکم المہل  
فانہ لا یحفرہ البرار ولا یخاف علیہ فوت الثار کلا ان ربک لبا المرصاد  
قال ثم سکت فرأیت الناس حیاری قد رودا ایدیہم فی افواہہم ورأیت  
شیخا قد بکی حتی اخضلت لحيته وهو یقول کہولہم خیر الکہول ونسلہم  
اذا عد ونسل لا یخیب ولا یخزی۔<sup>۱</sup>

تصدیق نمبر 8: (بخلف اسناد)

حذلم بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ بیان کرتا ہے: میں ۶۱ ہجری  
کے ماہ محرم میں کوفہ آیا۔ جب علی بن حسین علیہ السلام کربلا سے کوفہ آئے تو آپ کے ساتھ  
لوگوں کا ایک لشکر تھا، جنہوں نے آپ کے ارد گرد گھیر ڈال رکھا تھا اور لوگ آپ کو دیکھنے  
کے لیے باہر آ رہے تھے جب کہ آپ اور آپ کے ساتھ مستورات، وہ سب بغیر پلان کے  
اُونٹوں پر سوار تھیں۔ کوفے کی عورتیں آپ پر رو رہی تھیں۔ میں نے سنا کہ علی بن حسین  
علیہ السلام کمزور آواز کے ساتھ کہہ رہے تھے جب کہ آپ بیمار تھے اور آپ کی گردن میں  
طوق تھا اور آپ کے ہاتھ گردن کے ساتھ بندھے ہوئے تھے۔ آگاہ ہو جاؤ! جن لوگوں  
نے ہمیں قتل کیا ہے ان کی عورتیں ہم پر گریہ کر رہی ہیں۔ راوی بیان کرتا ہے کہ میں نے  
نہب بنت علی علیہ السلام کو دیکھا اور میں نے ان سے زیادہ کسی باحیاء عورت کو نہیں  
دیکھا اور جب وہ بی بی علی علیہ السلام کی آواز میں بول رہی تھیں۔ آپ نے لوگوں کی  
طرف خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔ پس لوگوں کے سانس رک گئے۔ ہر قسم کی آواز بند ہو گئی۔

۱- فی الاحتجاج ان السجاد (ع) قال لہ اسکی باعماہ ان باعماہ غیر معلما و فہما

بی بی نے فرمایا کہ تمام حمد ہے اُس ذات کے لیے جو تمام جہانوں کا رب ہے اور صلوات و درود میرے نانا رسولؐ خدا پر ہوں۔

اے اہل کوفہ! تم بے وفا اور دھوکا دینے والے ہو۔ تم اعتبار کے قابل نہیں ہو اور نہ ہی تمہارا رونما قابلِ اعتماد ہے۔ تمہاری مثال اُس بوڑھی عورت کی ہے جو مضبوط دھاگا بت کر کھول دیتی ہے۔ کیا تم نے اپنی قسمیں غداری کی قرار دی ہیں۔ تمہارے پاس سوائے اوجھے پن اور برائیوں میں غلطاں ہونے کے کیا ہے؟ تم کئیوں کی طرح تعلق کرنا جانتے ہو اور ملاقات کرنے والوں کو خوار کرنے والے ہو۔ اور دشمن کے مقابلے میں عاجز ہو۔ اور بیعت کو توڑنے والے ہو اور ذمہ کو ضائع کرنے والے ہو اور کتنا بُرا عمل ہے جو تم نے اپنی آخرت کے لیے انجام دیا ہے اور تم نے خدا کو ناراض کیا اور اُس کے عذاب میں ہمیشہ رہنے والے ہو۔ اب تم رورہے ہو۔

خدا کی قسم! زیادہ روؤ اور ہنسو کم۔ تم نے ایسا جنگ و عار حاصل کر لیا ہے اس کی میل تم کبھی ختم نہیں کر سکتے نہیں دھو سکتے۔ تم سید المرسل اور سید شباب اہل جنت کے خون کے دھبے کیسے دھو سکتے ہو؟ جو تمہاری نیکیوں کا ذخیرہ اور لجا و ماویٰ تھا اور جو تمہاری مصیبتوں میں جائے پناہ تھے اور راہ ہدایت دکھانے والوں کے لیے ایک نورانی منارہ تھے اور سببِ رسولؐ کے لیے تمہارا پیشوا و ہادی تھا۔ اُس کو تم نے قتل کر دیا ہے اور کتنا بُرا تم نے اپنے لیے ذخیرہ کیا ہے اور تمہارے لیے بربادی اور بلاکت ہے اور تمہاری امید خراب ہو چکی ہے اور تمہاری تجارت برباد ہو جائے۔ تم غضبِ خدا میں دوچار ہو چکے ہو۔ تم پر رسوائی اور ذلت کی مار ہو۔

اے کوفہ والو! تمہارے لیے ویل ہو۔ کیا تم جانتے ہو کہ تم نے محمدؐ کے کس جگر گوشہ کو قتل کیا ہے؟ اور اُس کا خون زمین پر جاری کر دیا ہے اور کون سی حرمت کو تم نے ضائع کیا ہے اور کون سے کریم کو تم نے قتل کیا ہے کہ قریب ہے کہ آسمان اور زمین پُر ہو جائیں اور

زمین اور آسمان اس پر گریہ کریں۔ تم اس پر تعجب کر رہے ہو کہ آسمان اس پر خون کیوں برسا رہا ہے۔ آخرت کا عذاب تو اس سے بھی سخت ہوگا۔ جب تم کو کوئی چھڑانے والا نہیں ہوگا اور اس کی مہلت سے دھوکا نہ کھانا، کیونکہ اس کو فوت ہونے کا خطرہ نہیں ہے۔ آگاہ ہو جاؤ کہ تمہارا رب تمہاری کمین میں ہے۔

راوی بیان کرتا ہے آپ پھر خاموش ہو گئیں۔ میں نے دیکھا کہ لوگ پریشان تھے اور اپنی انگلیاں منہ میں دباتے تھے۔ پھر میں نے ایک بوڑھے کو دیکھا کہ وہ کھڑا رہا تھا اور اُس کی داڑھی آنسوؤں سے ٹر تھی اور وہ کہہ رہا تھا: تمہارے بزرگ سب بزرگوں سے بہتر ہیں اور تمہاری عورتیں سب عورتوں سے افضل ہیں اور تمہاری نسل کو کوئی رسوا اور ذلیل نہیں کر سکتا۔

سب سے پہلے اشعار جو امام حسین علیہ السلام کے مرثیہ میں پڑھے گئے

﴿أخبرني﴾ ابو عبد الله محمد بن عمران المرزباني ﴿قال أخبرني﴾  
 محمد بن ابراهيم ﴿قال حدثنا﴾ عبدالله بن ابي سعيد الوراق ﴿قال  
 حدثني﴾ مسعود بن عمرو الجحدري ﴿قال حدثني﴾ ابراهيم بن راحة قال  
 اول شعر رثي به الحسين (ع) قول عقبه بن عمرو السهمي من بني سهم  
 بن عوف بن غالب -

اذا العين قرت في الحياة وانتم تخافون في الدنيا فاطلم نورها  
 مررت على قبر الحسين بكر بلا ففاض عليه من دموعي غزيرها  
 فما زلت ارثيه وابكي لشجوه ويسعد عيني دمعا وزفيرها  
 وبكيت من بعد الحسين عصائب اطافت به من جانبها قبورها  
 سلام على اهل القبور بكر بلا وقل لها مني سلام يرزوها

سلام بأصال العشى والضحي توديه نكباء الرياح ومورها  
ولا برح الوفاد زوار قبره يفوح عليهم مسكها وعبيرها  
تہذیب نمبر 9: (بخذف اسناد)

جناب ابراہیم بن راحہ نے بیان کیا ہے کہ سب سے پہلے اشعار جو امام حسین علیہ السلام کے مرہے میں پڑھے گئے وہ عقبہ بن عمرو سہمی نے میرے بیٹے سہم بن عوف بن غالب کا قول ہے:

إذا العين قرت في الحياة وانتم  
تخافون في الدنيا فاطلم نورها  
”اگر زندگی دنیا میں آنکھوں کو ٹھنڈک ہو اے آل محمد! تم ستائے  
جاؤ تو آنکھوں میں ٹھنڈک کے بدلے تاریکی آجاتی ہے۔“

مررت على قبر الحسين بكر بلا  
ففاض عليه من دموعى غزيرها  
”میں قبر حسین کی طرف سے گرا تو میری آنکھوں سے اشکوں کا  
سیلاب بہہ نکلا۔“

فما زلت ارضيه وابكى لشجوه  
ويسعد عيني دمعتها وزفيرها  
”پس میں ہمیشہ آپ پر مرثیہ پڑھتا رہوں گا اور روتارہوں گا میری  
آنکھ میرے آنسوؤں میں میری مدد کرے گی۔“

وبكيت من بعد الحسين عصائبها  
أطافت به من جانبها قبورها  
”حسین علیہ السلام کے بعد میں اس گروہ پر گریہ کروں گا جس کی  
عصائب اور قبور اس کے جانب سے آتی ہیں۔“



قبریں آپ کی قبر کے ارد گرد ہیں۔“

سلام علی اهل القبور بکربلاء  
 وقل لها منی سلام یرزوها  
 ”میرا سلام ہو کر بلا کی اہل قبور پر اور جو ان کی زیارت کرے اس پر  
 میرا سلام ہو۔“

سلام بأصال العشی والضحی  
 تؤدیہ نکباء الریاح ومورها  
 ”میرا سلام ان پر شام و سحر اور ظہر کے وقت اور باد مخالف سے  
 اڑنے والی غبار پر۔“

ولا برح الوفاد زوار قبره  
 یفوح علیہم مسکبہا وعبیرها  
 ”اور ہمیشہ ان پر زیارت کرنے والوں کا ان پر جھرمٹ رہے اور وہ  
 اس کو مشک و عطر چھڑکتے رہیں۔“

### دعبل کا امام حسین علیہ السلام کی شان میں قصیدہ

﴿قال أخبرنا﴾ ابو عبدالله محمد بن عمران المرزبانی ﴿قال﴾  
 حدثنی ۛ عبدالله بن یحییٰ العسکری ﴿قال حدثنی﴾ احمد بن زید بن  
 احمد ۛ قال حدثنا ۛ محمد بن یحییٰ بن اکثم ابو عبدالله ﴿قال حدثنی﴾  
 ابی یحییٰ بن القاسم الرازی قال اقدم المؤمن دعبل بن علی الخزاعی  
 رحمه الله وامنه علی نفسه فلما مثل بین یدیه وکنت جالسین یدی  
 المؤمن فقال له انشدنی قصیدتک الکبیره فوجدتها دعبل وانکر معرفتها  
 فقال له انشدنی علیہ کما استک علی نفسك فانشدہ

تأسف جارتى لما رأت زورى  
 ترجو الصبا بعد ماشابت ذوائبها  
 اجارتى ان اشيب الرأس اقلقنى  
 لو كنت اركن للدنيا وزينتها  
 اخنى الزمان على اهلى فصدعهم  
 بعض اقام وبعض قد اهاب به  
 اما المقيم فاخشى ان يفارقتى  
 اصبحت اخبر عن اهلى وعن ولدى  
 لولا تشاغل عيني بالأولى سلفوا  
 وفي مواليك للمخزون مشغلة  
 كم من ذراع لهم بالطف بائنة  
 امسى الحسين ومسراهم لمقتله  
 يائمة السوء ما جازيت احمد فى  
 خلفتموه على الأبناء حين مضى  
 قال يحيى وانفذنى المأمون فى حاجة اقامت وعدت اليه وقد انتهى  
 دعبل الى قوله.

لم يبق حى من الأحياء نعلمه  
 من ذى يمان ولا بكر ولا مضر<sup>١</sup>

١ - له يذكر فى الأغاني ج ٨ ص ٥٨ البيت الخامس وهو "قوما قتلتم الخ وكذلک  
 اساس وهو ابناء حرب الخ" وابدلها بيتين بعد قوله "اربع بطوس الخ" والبيتان  
 قبر ان فى طوس خير الأرض كلهم وقبر شرهم هذا من النعير  
 ما ينفخ الرجس من قبر الزكى ولا على الزكى بقرب الرجس من ضر

الا وهم شركاء في دمائهم  
قتلا واسراً وتخويفاً ومنهبة  
ارى امية معذورين ان قتلوا  
قوما قتلتم على الاسلام او لهم  
ابناء حرب ومروان واسرتهم  
اربع بطوس على قبر الزكي بها  
هيهات كل امرئ رهن بما كسبت  
قال فضرب المأمون عمامته الأرض وقال صدقت يادعبل-

تصحيح نمبر 10: (بخلاف استاد)

ابو یحییٰ بن القاسم رازی نے بیان کیا ہے کہ مامون الرشید کے پاس دعبل بن علی الخزاعی رحمۃ اللہ آیا اور اُس نے اپنے بارے میں امان طلب کی۔ جب وہ اُس کے پاس آیا تو میں مامون کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ اُس نے ایک قصیدہ پڑھا:

تأسف جارتي لما رأيت زوري  
وعدت الحلم ذنبا غير مغتفر

”مجھے افسوس ہے اپنے ہمسائے پر جب اس نے میری کمزوری کو دیکھا تو اس نے مجھے اس گناہ پر حلم کا وعدہ کیا جو بخشش کے قابل نہیں ہے۔“

ترجو المصبا بعد ماشابت ذوائبها  
وقد جرت طلقا في حلبة الكبر

”وہ امید رکھتا ایسی صبح کو جس وقت بچے جوان اور جوان بوڑھے ہو جائیں گے۔“

اجارتی ان اشیب الرأس اقلقتنی  
ذکر المعاد وارضانی عن القدر

”اے میرے ہمسائے! موت و قیامت کی یاد نے مجھے بوڑھا کر دیا ہے اور میں اس کی قدر پر راضی ہوں۔“

لو كنت اركان للدنيا وزينتها  
اذا بكيت على الماضين من نفر  
”اگر میں اس دنیا اور اس زینت پر بھروسہ کرتا تو میں گذشتہ لوگوں پر  
گریہ کرتا رہتا۔“

اخنى الزمان على اهلى فصدعهم  
تصدع الشعب لافى صدمة الحجر  
”زمانہ اپنے اہل پر ظلم کرتا ہے پس ان کو پچھاڑ دیتا ہے جو انوں کو  
پچھاڑ دیتا ہے جیسے پتھر پھٹ جاتے ہیں۔“

بعض اقام وبعض قد اهاب به  
داعى المنية والباقي على الأثر  
”بعض کھڑے ہیں اور بعض پہنچ رہے ہیں اور موت کو لبیک کہہ چکے  
ہیں اور باقی ان کے پیچھے ہیں۔“

اما المقيم فاحشى ان يفارقنى  
ولست أوبة من ولى بمنتظر  
”لیکن جو کھڑے ہیں وہ خوف زدہ ہیں کہ مجھے جدا کر دیں گے میں  
ان میں سے نہیں ہوں میں ولی کا منتظر ہوں۔“

اصبحت اخبر عن اهلى وعن ولدى  
كحالم قص رؤيا بعد مدكر  
”میں اپنے اہل اور اپنی اولاد کے لیے خیر بن جاؤں جیسے کہ اس

تذکرے کے بعد اس کی خواب نہیں دیکھی۔“

لولا تشاغل عینی بالأولی سلفوا  
 من اهل بیت رسول الله لم اقر  
 ”اگر میری آنکھ کو گذشتہ لوگوں میں مشغول نہ ہو کہ جو رسول خدا کے  
 اہل بیت میں سے ہیں تو مجھے سکون نہ مانا۔“

وفى مواليك للمخربون مشغلة  
 من ان يقيم بمقصود على اثر  
 ”اور تیرے چاہنے والوں کے غم نے ان کو مشغول کر دیا اس کی اس  
 کی اتباع پر قاصر ہیں۔“

کم من ذراع له بالطف بائنة  
 وعارض بصعيد التراب منعفر  
 ”اور کتنی زمین کا ذراع ہیں جو صحرا میں ان کے لیے اور مٹی کی جاڑ  
 نے ان کو خاک آلودہ کر دیا ہے۔“

امسى الحسين ومسراهم لمقتله  
 وهم يقولون هذا سيد البشر  
 ”حسین علیہ السلام نے شام کی حالانکہ ان کو قتل کیا گیا اور وہ سب  
 جانتے تھے وہ سید البشر ہے۔“

يا امة السوء ما جازبت احمد فى  
 حسن البلاء على التنزيل والسور  
 ”اے بری امت! تم نے نبی احمد کو کتنی بری جزاء دی ہے اس کے  
 قرآن کے نازل ہونے اور سورتوں کے نازل ہونے پر۔“

خلفتموہ علی الأبناء حین مضی

خلافۃ الذنب فی انقاض ذی بقر

”تم نے بر خیر میں اس کی مخالفت کی ہے جب کہ بھیڑ یا وہ حملہ کرتا

ہے صاحب بکری پر اس کو پچھاڑنے کے لیے۔“

یہی بیان کرتا ہے: مامون نے مجھے کس حاجت کے لیے حکم دیا اور میں کھڑا ہو گیا۔

اور چلا گیا اور جب میں واپس آیا تو عمیل اس شعر تک پہنچ چکا تھا:

لم یبق حی من الأحياء نعلمہ

من ذی یمان ولا بکر ولا مضر

”زندہ لوگوں میں سے کوئی نہیں بچا اور ہم اس کو جانتے ہیں کہ

صاحب ایمان ہے لیکن وہ بنی بکر اور بنی مضر میں سے نہیں ہے۔“

الا وهم شركاء فی دمائہم

كما تشارك ایسار علی جزر

”یہ سارے ان کے خون میں شریک ہیں جیسا کہ مال دار شریک

ہوتے کسی جانور کے ذبح کرنے میں۔“

قتلا واسراً وتخویفا ومنہبہ

فعل الغزاة بارض الروم والخزر

”وہ شریک ہیں ان کے قتل کرنے میں؛ قید کرنے میں؛ خوف و

ڈرانے میں؛ جیسے اہل روم جنگوں میں کرتے تھے۔“

اری امیة معذورین ان قتلوا

ولا اری لبنی البعاس من عذر

”میں امیہ کو تو ان کے قتل میں معذور جانتا ہوں لیکن بنی عباس کا کوئی

عذر قابل قبول نہیں ہے۔

قوما قتلتم علی الاسلام او لهم  
حتی اذا استملکوا اجازوا علی الکفر  
وہ قوم ہے جنہوں نے اسلام پر ان کو توڑ دیا بلکہ ان کا پہلا وہ ہے  
جس نے ان پہلوں کو کفر پر قتل کیا۔

ابناء حرب و مروان و اسرتہم  
بنو معیط و لاة الحقد و الوغر  
”حرب کے بیٹے اور مروان لیکن بنو معیط ان میں سے نہیں ہیں جو  
کہ صاحب کینہ و بغض ہیں۔“

اربع بطوس علی قبر الزکی بہا  
ان کنت تریع من دین علی و طر  
”میں طوس میں اس قبر زکی پر توقف کروں گا اگر تم توقف کرنے دو  
اور یہ میری ویشی حاجت ہے۔“

ہیہات کل امری رہن بما کسبت  
لہ یداہ فخذ ما شئت او فذر  
دور ہو جاؤ ہر مرد اپنے عمل کا مرہون منت ہے جو اس نے کیا ہے وہ  
اس سے خواہ رسوا ہو جائے یا عزت دار۔

راوی بیان کرتا ہے کہ مامون نے اپنا عامہ زمین پر گرا دیا اور کہا: اے دیکھ! تو  
نے سچ کہا ہے۔

میرا تعلق دنیا اور آخرت میں قائم ہے

﴿قال أخبرنی﴾ جعفر بن محمد رحمہ اللہ ﴿قال حدثنی﴾ جعفر بن

محمد بن مسعود عن أبيه عن النصر العباسي ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن حاتم ﴿قال حدثني﴾ محمد بن معاذ ﴿قال حدثني﴾ زكريا بن عدی ﴿قال حدثنا﴾ عبید بن عمرو عن عبد الله بن محمد بن عقيل عن حمزة بن ابی سعید الخدری عن أبيه قال سمعت رسول الله (ص) يقول على المنبر ما بال اقوام يقولون ان رحم رسول الله لا يرفع يوم القيمة بلى والله ان رحمى لموصولة فى الدنيا والآخرة وانى ايها الناس فرظكم على الحوض يوم القيمة فاذا جئتم قال الرجل يا رسول الله انا فلان بن فلان فاقول اما النسب فقد عرفته لكنكم اخذتم بعدى ذات الشمل وارددتم على اعقابكم القهقرى-

اصیبت نمبر 11: (بخلاف استاد)

جناب حمزہ بن ابوسعید خدری نے اپنے والد سے بیان کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ نے منبر پر فرمایا:  
تم لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ تم کہتے ہو کہ میرے ساتھ رشتہ داری اور تعلق قیامت کے دن کوئی فائدہ نہیں دے گا حالانکہ خدا کی قسم! میرے ساتھ تعلق اور رشتہ داری دنیا اور آخرت دونوں میں قائم رہے گا۔

اے لوگو! جب تم حوض کوثر پر وارد ہو گے تو میں تم کو وہاں سے ہٹا دوں گا اور ایک مرد کہہ دے گا: یا رسول اللہ! میں فلاں بن فلاں ہوں۔ پس میں اس سے کہوں گا کہ میں تمہارے نسب کو جانتا ہوں لیکن تم نے میرے بعد ذات الشمال کی اجراع کر لی تھی اور تم میرے بعد اٹلے پاؤں واپس لوٹ گئے تھے۔

اے جہنم یہ تیرا ہے اور یہ میرا ہے

﴿حدثني﴾ ابو المظفر بن محمد الوراق ﴿قال حدثنا﴾ ابو علی محمد

ابن ہمام ﴿قال حدثنا﴾ ابوسعید الحسن بن زکریا البصری ﴿قال حدثنا﴾



عمر بن المخارق ﴿قال حدثنا﴾ ابو محمد الترسی عن النضر بن سوید عن عبد اللہ بن مسکان عن ابی بصیر عن ابی جعفر محمد الباقر (ع) قال قال رسول اللہ (ص) کیف بك يا على اذا وقفت على شفير جهنم وقد مد الصراط وقيل للناس جوزوا وقلت لجهنم هذا لى وهذا لك فقال على (ع) يا رسول الله ومن اولئك قال اولئك شيعتك معك حيث كنت -

حدیث نمبر 12: (بخلاف اسناد)

جناب ابو بصیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:  
یا علی! اس وقت آپ کیسا محسوس کریں گے کہ جب جہنم کے کنارے پر آپ کھڑے ہوں گے اور پل صراط لگایا گیا ہوگا اور لوگوں سے کہا جائے گا کہ اس سے گزرؤ تو آپ جہنم سے کہہ رہے ہوں گے کہ یہ تیرا ہے اور یہ میرا ہے۔ علی علیہ السلام نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ لوگ کون ہوں گے؟ آپ نے فرمایا: وہ آپ کے شیعہ ہوں گے اور جہاں آپ ہوں گے وہاں وہ ہوں گے۔

### بھائیوں کی ملاقات

﴿حدثنی﴾ الشریف الصالح ابو محمد الحسن بن حمزة رحمہ اللہ قال حدثنی ابو الحسن علی بن الفضل ﴿قال حدثنی﴾ ابو تراب عبید اللہ بن موسیٰ قال حدثنی ابو القاسم عبد العظیم بن عبد اللہ الحسنی رحمہ اللہ قال سمعت ابا جعفر محمد بن علی بن موسیٰ (ع) يقول ملاقات الاخوان منشرة وتلقیح للعقل وان كان نزرأ قليلا وصلی اللہ علی سیدنا محمد النبی وآلہ الطاہرین وسلم -

جناب ابوالقاسم عبدالعظیم بن عبداللہ الحسینی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ میں نے حضرت امام ابو جعفر محمد بن علی بن موسیٰ علیہم السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: بھائیوں سے ملاقات زندگی میں اضافہ اور عقل کو زیادہ کرتی ہے، اگرچہ یہ بہت کم و قلیل ہی کیوں نہ

ہو۔



## مجلس نمبر 39

[بروز ہفتہ ۱۳ رمضان المبارک سال ۱۴۱۱ ہجری قمری]

دنیا کے تمام لوگوں سے نا اُمیدی ظاہر کرو

﴿قال أخبرني﴾ احمد بن محمد بن الحسن بن الوليد رحمه الله  
 ﴿قال حدثني﴾ ابى ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن الحسن الصفار ﴿قال حدثنا﴾  
 على ابن محمد القاشانى عن الاصفهائى عن المنقرى عن حفص بن غياث  
 القاضى قال سمعت ابا عبد الله جعفر بن محمد عليه السلام يقول اذا اراد  
 احدكم الايسال الله تعالى شيئا الا اعطاء الله فليبتس من الناس كلهم ولا  
 يكون لكم رجاء الا من عند الله عزوجل فانه اذا علم الله تعالى ذلك من قلبه  
 لم يسأله شيئا الا اعطاءه فحاسبوا انفسكم قبل ان تحاسبوا فان امكنة  
 القيمة خمسون موقفا كل موقف مقام الف سنة ثم تلا هذه الآية (فى يوم كان  
 قدره خمسين الف سنة)

حديث نمبر 1: (بخلف اسناد)

جناب حفص بن غياث القاضى نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ

السلام سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا:

اگر تم میں سے کوئی بندہ یہ چاہتا ہے کہ وہ ایسا ہو جائے کہ جو بھی خدا سے سوال  
 کرے وہ اُس کو عطا کرنے تو پھر تمام لوگوں سے نا امید ہو جاؤ اور خدا کے علاوہ کسی اور

سے ہمید نہ رکھو اور جب اللہ تعالیٰ جان لیتا ہے کہ تمہارے دل میں اُس کے علاوہ کسی اور کی امید و آرزو نہیں ہے تو اُس وقت تم جس چیز کا اُس سے سوال کرتے ہو تو وہ تمہیں عطا کرتا ہے پس اپنے آپ کا محاسبہ کرو قبل اس کے کہ تمہارا محاسبہ کیا جائے، کیونکہ قیامت کے دن پچاس مقام پر تم کو کھڑا کیا جائے گا اور ہر مقام پر ایک ہزار سال تک تمہیں کھڑا ہونا پڑے گا۔ پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت کی: ”قیامت کا دن پچاس ہزار سال کا ہوگا۔“

### عبداللہ بن عباسؓ کی اپنے بیٹے کو وصیت

﴿قال أخبرني﴾ ابو الحسن علی بن محمد حبیش الکاتب عن الحسن ابن علی الزعفرانی عن ابی اسحق ابراہیم بن محمد الثقفی عن حبیب ابن نصر عن احمد بن بشیر بن سلیمان عن هشام بن محمد عن ابيه محمد ابن السائب عن ابراہیم بن محمد الیمانی عن عكرمة قال سمعت عبدالله ابن عباس يقول لابنه علی بن عبدالله لیکن كنزك الذی تذخره العلم کن به اشد اغتباطاً منك بكنز الذهب الأحمر فانی مودعك کلاماً ان انت وعیته اجتمع لك نه خیر امر الدنيا والآخرة لا تکن ممن یرجو الآخرة بغير عمل ویؤخر التوبة لطول الأمل ویقول فی الدنيا قول الزاهدين ویعمل فیها عمل الراغبین ان اعطی منها لم یشبع وان منع منها لم یقنع یعجز عن شكر ما اوتی وینبغی الزیادة فیما بقی ویأمر بما لا یأتی یحب الصالحین ولا یعمل عملهم ویبغض الجاهلین وهو احدہم ویقول لم اعمل فاتعنی لا اجلس فاتمنی وهو یتمنی المغفرة وقد دأب فی المعصية قد عمر ما یتذكر فیہ من تذکر یقول فیما ذهب لو كنت عملت ونصبت كان ذخرأ لی ویعصی ربه عز اسمه فیما بقی غیر مكثرث ان سقم ندم علی العمل وان صح امن واغتر واخر العمل معجب بنفسه ماغو فی وقانط اذا ابتلی ان

رغب اشر وان بسط له هلك تغلبه نفسه على ما يظن ولا يغلبها ما يستيقن لا يثق من الرزق بما قد ضمن له ولا يقع بما قسم له لم يرغب قبل ان ينصب ولا ينصب فيما يرغب ان استغنى بطروان افتقر قنط فهو يبتغى الزيادة وان لم يشبع ويضيع من نفسه ما هو اكره يكره الموت لاسائته ولا يدع الاسائة فى حيوته ان عرضت شهوته واقع الخطيئة ثم تمنى التوبة وان عرض له عمل الآخرة دافع يبلغ فى الرغبة حين يسأل ويقصر فى العمل حين يعمل فهو بالطول مدل وفى العمل مقل يبادر فى الدنيا يعبا بمرض فاذا افاق واقع الخطايا ولم يعوض يخشى الموت ولا يخاف الفوت يخاف على غيره باقل من ذنبه ويرجو لنفسه بدون عمله وهو على الناس طاعن ولنفسه مداهن يرى الأمانة مارضى ويرى الخيانة ان سخط ان عوفى ظن انه قد تاب وان ابتلى طمع فى العافية وعادلا يبيت قائما ولا يصبح صائما وهمه الغذاء ويمسح ونيته العشاء وهو مفطر يتعوذ بالله من فوجه ولا ينجو بالعوذ منه من هو دونه يهلك فى بغضه اذا ابغض ولا يقصر فى حبه اذا احب يغضب من اليسير ويعصى على الكثير فهو يطاع ويعصى والله المستعان

### حديث نعبو 2: (بخلف اسناد)

جناب عمر مہر رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے عبد اللہ ابن عباس سے سنا کہ انہوں نے اپنے بیٹے علی بن عبد اللہ کو وصیت فرماتے ہوئے کہا: اے بیٹے! علم کو اپنے لیے سب سے بڑا خزانہ قرار دو اور اپنے آپ کو سرخ سونے سے زیادہ اُس کے ساتھ خوشحال قرار دو۔ میں تجھے ایک کلام امانت دے رہا ہوں اگر تو نے اس کو محفوظ رکھا تو اُس سے فائدہ حاصل کرے گا اور یہ تیرے لیے دنیا و آخرت میں اچھی ہے۔ اے فرزند! ہر جہد! بغیر عمل کے آخرت میں اچھائی کی امید نہ رکھو اور لمبی آرزوؤں کی وجہ سے توبہ کو مؤخر نہ کرو

اور دنیا میں زاہدین والی باتیں اور ان میں راغب لوگوں والا عمل نہ کرو۔ اگر تم کو ساری دنیا دے دی جائے تو اُس سے سیر نہ ہو۔ اور اگر تم کو اس سے روک دیا جائے تو قانع نہ ہو۔ جو تم کو اس سے ملے اس کے شکر کرنے سے عاجز نہ ہو جاؤ۔ اور جو باقی ہے اس کی زیادتی کی خواہش نہ کرو اور جو تجھے نہ ملے اس کے بارے میں امر نہ لو۔ ایسا نہ ہو کہ نیک لوگوں سے محبت کرو اور ان کے اعمال کو انجام نہ دو اور جاہلین سے بغض کرتے رہو جب تم خود ان میں سے ہو۔ پھر انہوں نے فرمایا: جو عمل مجھے تھکا دے وہ میں نہیں کرتا (یعنی میانہ روی کرنا چاہیے)۔ اور میں اس کے ساتھ نہیں بیٹھتا جو یہ چاہتا ہو کہ تو اس کی مغفرت کی خواہش کرے اور وہ نافرمانی کی کوشش کرے اور اپنی زندگی میں ذکر اور تذکر کو لازم قرار دے جو تجھ سے چلا جائے اس کے بارے میں یہ نہ کہو کہ اگر میں اس کو انجام دیتا اور اس کو پالیتا تو یہ میرے لیے ذخیرہ ہوتا۔ اپنے رب کی بے پروائی میں نافرمانی نہ کرو۔ اگر بیمار ہو جاؤ تو اپنے عمل پر پشیمانی کرو اور اگر سالم رہو تو اپنے آپ کو امن اور غافل نہ رہو۔ اور جو عمل تجھے تعجب میں ڈال دے اس کو مؤخر رکھو جو تجھے معاف کر دیے گئے ہیں ایسے نہ ہو جاؤ اور جب کسی مصیبت میں مبتلا ہو جاتا ہے تو پھر وہ ناامید ہو جاتا ہے اور فارغ ہوتا ہے تو سب سے زیادہ شریہ ہو جاتا ہے اور اگر اس کو کھلا آزاد چھوڑ دیا جائے تو پھر وہ ہلاک ہو جاتا ہے اور اپنے نفس پر گمان و ظن کو غائب کرتا ہے اور جو یقین آور ہو اس کو غالب نہیں ہونے دیتا اور رزق میں سے اس کے مقدر میں قرار دیا ہے اس پر بھروسہ نہیں کرتا اور جو خدا نے اُس کی قسمت میں قرار دیا ہے اس پر وہ قانع نہیں ہوتا۔ اور جب تک اس کو معین نہ کیا جائے اُس وقت تک اس میں رغبت نہیں رکھتا۔ اور جس میں رغبت رکھتا ہے اُس کو حاصل کرنے کی کوشش نہیں کرتا۔ اگر مستغنی ہو جائے تو لپک جاتا ہے اور اگر محتاج رہے تو قناعت کرتا ہے۔ پس وہ زیادتی کو طلب کرتا ہے اگرچہ وہ سیر نہیں ہوتا۔ اور جو اس کو ناپسند ہو اُس کو ضائع کر دیتا ہے اور اپنی نافرمانیوں کی وجہ سے موت کو ناپسند کرتا ہے اور اپنی زندگی میں نافرمانی

چھوڑنے کو تیار نہیں ہے۔ اگر اس کو شہوت یعنی خواہش نفس عارض ہو جائے تو خطا کر دیتا ہے۔ پھر وہ توبہ کی تمنا کرتا ہے اور اگر اس کے سامنے آخرت کا کوئی عمل ہو جائے تو اس کو ترک کر دیتا ہے۔ اور جب سوال کرتا ہے تو انتہائی رغبت ظاہر کرتا ہے اور جب عمل کرتا ہے تو اس وقت سستی ظاہر کرتا ہے۔ وہ لمبی آرزو رکھتا ہے لیکن عمل قلیل کرتا ہے۔ دنیا میں جلدی کرتا ہے اور جب مریض ہوتا ہے تو عیب نکالتا ہے اور جب صحت مند ہو جائے تو خطا کرتا ہے اور وہ اس روش کو ترک نہیں کرتا۔ وہ موت سے ڈرتا ہے اور فوت ہونے سے نہیں ڈرتا۔ یعنی ضائع ہونے سے نہیں ڈرتا۔ دوسروں کے چھوٹے گناہ سے بھی ڈرتا ہے اور خود بغیر عمل کے امید رکھتا ہے۔ لوگوں کو برائی کے طعنے دیتا ہے لیکن اپنے نفس میں وہ برائی پر ہاتی رہتا ہے۔ جب راضی ہو تو امانت کا خیال رکھتا ہے اور جب ناراض ہو تو خیانت کرتا ہے۔ اگر عفت میں ہو تو گمان کرتا ہے کہ وہ توبہ کرنے والا ہے۔ اور اگر وہ کسی بیماری میں مبتلا ہو جائے تو پھر وہ عافیت کا طمع کرتا ہے۔ وہ لوٹتا ہے اس حال میں کہ راتوں کو قیام نہیں کرتا اور دنوں کو روزہ نہیں رکھتا اور اس کی رغبت دن رات کھانا ہے عشاء کی نیت کرتا ہے۔ وہ افطار کرنے والا ہوتا ہے اور اپنے سے بڑے کے ذریعے اللہ سے پناہ طلب کرتا ہے۔ اور چھوٹے کے ہر عمل پر اللہ کی پناہ پر بھی اس کو نجات نہیں دیتا۔ جب بغض و غضب کرتا ہے تو اس وقت ہلاک ہوتا ہے اور جب وہ محبت کرتا ہے تو محبت میں کمی نہیں کرتا۔ کم ملے تو غضب ناک ہوتا ہے اور زیادہ پر نافرمانی کرتا ہے۔ پس وہ اطاعت چاہتا ہے لیکن نافرمانی کرتا ہے اللہ مدد کرنے والا ہے۔

### جنت کی نشانیاں آل محمد میں سے آئمہ ہیں

﴿قال حدثني﴾ ابو محمد بن عمر الجعابی ﴿قال حدثني﴾ محمد بن محمد ابن سليمان الباغندي ﴿قال حدثنا﴾ هرون بن حاتم ﴿قال حدثنا﴾ اسماعيل بن توبة ومصعب بن سلام عن أبي اسحاق عن ربيعة السعدی

قال اتيت حذيفة بن اليمان رحمه الله فقلت له حدثني بما سمعت من رسول الله (ص) او رأيته لاعمل به قال فقال لي عليك بالقرآن فقلت له قد قرأت القرآن وانما جئتك لتحديثي بما لم اراه ولم اسمعه ، اللهم اني اشهدك على حذيفة اني اتيته ليحدثني بما لم اراه ولم اسمعه من رسول الله (ص) وانه قد منعني وكتمنيه فقال حذيفة يا هذا قد بلغت في الشدة ثم خذها قصيرة من طويلة وجامعة لكل امرئ ان آية الجنة في هذه الأمة لبيبه (ص) انه لياكل الطعام ويمشي في الأسواق فقلت له بين لي آية الجنة في هذه الامة اتبعها وبين آية النار فاتقيها فقال لي والذي نفسي بيده ان آية الجنة والهداة اليها الى يوم القيمة وأئمة الحق لآل محمد (ع) وان آية النار وأئمة الكفر والدعاة اليها الى النار الى يوم القيمة لغيرهم -

حديث نمبر 3: (بخذف اسناد)

ربيع السعدي نے بیان کیا ہے کہ میں حذیفہ یمانی کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے اُس سے کہا کہ جو کچھ آپ نے رسول خدا سے سنا ہے وہ مجھے بیان کریں تاکہ میں اُس پر عمل کر سکوں۔ اُس نے مجھ سے کہا: اپنے آپ پر قرآن نازل قرار دو۔ میں نے اُس سے عرض کیا کہ میں نے قرآن کی تلاوت کی ہے اور کرتا ہوں۔ میں آپ کے پاس اس لیے آیا ہوں تاکہ آپ میرے لیے وہ کچھ بیان کریں جو اس نے نہیں دیکھا اور نہ سنا ہے (یعنی حدیث رسول)۔ اے اللہ! میں آپ کو گواہ قرار دیتا ہوں کہ میں حذیفہ کے پاس آیا ہوں اور اس سے کہا ہے کہ مجھے وہ چیز بیان کر جس کو میں نے نہیں دیکھا اور نہ میں نے سنا ہے (یعنی حدیث و عمل)۔ رسول خدا نے بیان کیے لیکن وہ مجھے اس سے محروم کر رہا ہے اور چھپا رہا ہے۔ پھر حذیفہ یمانی نے کہا: اے فلاں! تو انتہا کو پہنچ چکا ہے تو اب سن اور اس کو اخذ کر لے۔ یہ ایک طویل حدیث میں سے چھوٹا سا جز ہے لیکن تیرے امر کے لیے جامع



ہے۔ اس امت نبیؐ میں جنت کی نشانی کہ جو کھانا بھی کھاتے ہیں اور بازاروں میں بھی جاتے ہیں پس میں نے اُس سے عرض کیا: میرے لیے واضح طور پر بیان کریں کہ اس امت میں جنت کی نشانی کون ہے تاکہ میں اُس کی اتباع کروں اور جہنم کی نشانی کون سی ہے تاکہ میں اُس سے ڈوری اختیار کروں۔ پس اُس نے مجھے فرمایا کہ مجھے قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اس وقت دنیا کی نشانیاں اور قیامت تک جنت کی طرف ہدایت کرنے والے آلِ محمدؐ میں سے آمنہ ہدیٰ برحق ہیں اور جہنم کی نشانیاں اور کفر کے امام اور قیامت تک جہنم کی طرف بلانے والے ان کے (یعنی آلِ محمدؐ کے) غیر ہیں یعنی ان کے دشمن ہیں۔

ہر کوئی ہمارے محبت سے محبت کرتا ہے تو وہ ہمارے ساتھ محبت کرتا ہے

﴿قال أخبرني﴾ ابو الحسن علی بن خالد المراغی رحمہ اللہ ﴿قال حدثنا﴾ القاسم بن محمد الذل ﴿قال حدثنا﴾ اسماعیل بن محمد المزنی ﴿قال حدثنا﴾ عثمان بن سعید ﴿قال حدثنا﴾ ابو الحسن التمیمی عن سیرة بن زیاد عن الحكم بن عتبة عن حبش بن المعتمر قال دخلت علی امیر المؤمنین علی امیر المؤمنین علی بن ابی طالب (ع) فقلت السلام علیک یا امیر المؤمنین ورحمة اللہ کیف امسیت قال امسیت محبا لمحبتنا مبغضا لمبغضنا وامسى محبنا مغتبطا برحمة من اللہ کان ینظرها وامسى عدونا یرمس بثیابہ علی شفا جرف ہار فکان ذلک الشفا قد انہار بہ فی نار جہنم وکان ابواب الجنة قد فتحت لأهلها فہیننا لأهل الرحمة برحمتہم والتعس لأهل النار والنار لهم یا حیث من سرہ ان یعلم امحب لنا ام مبغض فلیمتحن قلبہ فان کان یحب وینا فلیس بمبغض لنا وان کان یبغض وینا فلیس بمحب لنا ان اللہ تعالیٰ اخذ میثاقا لمحبتنا بمودتنا فکتب فی الذکر اسم

مبغضنا نحن النجباء وافرأطنا الأنبياء -

تھا بیٹھ نمبر 4: (بخلاف اسناد)

”جیش بن معتمر بیان کرتا ہے کہ میں حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: السلام علیک یا امیر المومنین رحمت اللہ۔ آپ نے شام کیسے کی ہے؟ آپ نے فرمایا کہ میں نے شام اس حالت میں کی ہے کہ اپنے محبت کے ساتھ محبت کرتا ہوں اور اپنے دشمن کے ساتھ بغض رکھتا ہوں اور میں نے شام اس حالت میں کی ہے کہ میں اپنے محبت کرنے والوں کے لیے رحمتِ خدا کی امید رکھتا ہوں اور میں نے شام کی اس حالت میں کہ اپنے دشمن کو جہنم کے گڑھے کے کنارے پر دیکھ رہا ہوں۔ اور وہ گڑھا ایسا ہے کہ جس میں جہنم کی آگ بھڑک رہی ہے اور جنت کے دروازے اس کے اہل کے لیے کھولے گئے ہیں۔ پس اہل رحمت کو مبارک ہو اور ان کے لیے رحمت ہے اور اہل جہنم کو آگ نصیب ہو اور یہ ان کے لیے ہی ہے۔“

اے جیش! جو یہ چاہتا ہے کہ وہ معلوم کرے کیا وہ ہمارا محبت ہے یا دشمن؟ پس وہ اپنے دل کا امتحان لے۔ اگر وہ ہمارے دوست سے محبت کرتا ہے تو ہمارے ساتھ دشمنی نہیں رکھتا۔ اور اگر وہ ہمارے دوست سے بغض رکھتا ہے تو وہ ہمارے ساتھ محبت نہیں رکھتا۔ پس اللہ تعالیٰ نے ہمارے محبت کرنے والوں سے ہماری مودت کا عہد لیا ہوا ہے اور ذکر میں ہمارے دشمنوں کے نام لکھ دیے ہیں۔ ہم نجیب ہیں اور نبیوں کے علاوہ ہم سے بڑھ کر کوئی نہیں ہے۔

### بنی تمیم کے ایک مرد کی بیان کردہ روایت

﴿قال أخیرنی﴾ ابوبکر محمد بن عمر الجعافی ﴿قال حدثنا﴾ ابو العباس احمد بن محمد بن سعید الہمدانی ﴿قال حدثنا﴾ ابو عوانہ موسیٰ ابن یوسف بن اسد ﴿قال حدثنی﴾ عبدالسلام بن عاصم ﴿قال حدثنا﴾

اسحق بن اسماعیل بن حبویہ ﴿قال حدثنا﴾ عمرو بن ابی قیس عن  
میسرة ابن حبیب عن المنہال بن عمرو ﴿قال أخبرنی﴾ رجل من بنی تمیم  
قال كنا مع امیر المؤمنین علی بن ابی طالب (ع) بذی قار ونحن نری انا  
سنختطف فی یومنا فسمعتہ یقول واللہ لنظہرن علی هذه الفرقة ولنقتلن  
هذین الرجلین یعنی طلحہ والزبیر ولنستبیحن عسکرهما قال التمیمی  
فاتیت عبداللہ بن عباس فقلت له اما ترى الی ابن عمک وما یقول فقال  
لا تعجل حتی نتظر ما یکون فلما کان من امر البصرة ما کان اتیتہ فقلت لا  
اری ابن عمک الا صدق فی مقالہ فقال ویحک انا کنا نتحدث اصحاب  
محمد (ص) ان النبی (ص) عهد الیہ ثمانین عهداً لم یعهد شیئ منہا الی  
احد غیرہ فلعل هذا مما عهد الیہ -

تحدیث نمبر 5: (بخلف اسناد)

منہال بن عمرو بیان کرتا ہے کہ بتمیم کے ایک مروئے بیان کیا کہ ہم امیر المؤمنین  
علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے ساتھ مقام ذی قار میں تھے اور ہم دیکھ رہے تھے کہ ہم  
آج ان سے (یعنی دشمن کے لشکر سے) چھین لیں گے۔ پس میں نے سنا کہ وہ کہہ رہا ہے:  
خدا کی قسم! ہم اس گروہ پر ضرور غالب ہوں گے اور ہم ان دونوں کو (یعنی طلحہ اور زبیر)  
ضرور قتل کر دیں گے اور ان دونوں کے لشکر کو نیست و نابود کر دیں گے۔ تمہی بیان کرتا ہے  
کہ میں عبداللہ بن عباس کے پاس آیا اور میں نے عرض کیا: کیا آپ نے دیکھا ہے کہ آپ  
کے چچا کا بیٹا کیا کہہ رہا ہے؟ اُس نے کہا: جلدی نہ کرو جو کچھ وہ کہہ رہا ہے اُس کے ہونے  
کا انتظار کرو۔ جب ہم بصرہ کے معاملہ (یعنی جنگِ جمل) سے فارغ ہوئے تو میں نے پھر  
جناب عبداللہ سے کہا: میں نے آپ کے چچا کے بیٹے کو اپنے قول میں سچا نہیں پایا۔ اُس  
نے کہا: ویل و افسوس ہے تیرے لیے کہ ہم اصحابِ محمدؐ سب بیان کرتے ہیں یعنی عقیدہ

رکھتے ہیں کہ نبی اکرمؐ نے ان سے اسی عہد لیے ہیں اور ان کے غیر سے ان میں سے ایک بھی عہد نہیں لیا گیا اور شاید یہ بھی اُن میں سے لیک ہو۔

### امام اور نبی کا اعطاء میں ہاتھ برابر ہوتا ہے

﴿قال أخبرني﴾ ابو جعفر محمد بن علی بن الحسين بن موسى بن بابويه القمي رحمه الله ﴿قال حدثني﴾ ابی ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن ابی القاسم عن احمد بن ابی عبد الله البرقي عن ابیه ﴿قال حدثني﴾ من سمع حنان ابن سدير قال سمعت ابی سدير الصوفي يقول رأيت رسول الله (ص) فيما يرى النائم وبين يديه طبق مغطى بمنديل فدنوت منه وسلمت عليه فرد علي السلام ثم كشف المنديل عن الطبق فاذا فيه رطب فجعل يأكل منه فدنوت منه فقلت يا رسول الله ناولني رطبة فناولني واحدة فاكلتها ثم قلت يا رسول الله ناولني اخرى فناولنيها فاكلتها وجعلت كلما اكلت واحدة سألت اخرى حتى اعطاني ثمانى رطبات فاكلتها ثم طلبت منه اخرى فقال لي حسبك قال فانتبهت من منامى فلما كان من الغد دخلت على الصادق جعفر بن محمد (ع) وبين يديه طبق مغطى بمنديل كأنه الذي رأيته في المنام بين يدي النبي (ص) فسلمت عليه فرد علي السلام ثم كشف عن الطبق فاذا فيه رطب فجعل يأكل منه فجعبت لذلك وقلت جعلت فداك ناولني رطبة ولني فاكلتها وطلبت اخرى حتى طلبت ثمان رطبات ثم طلبت منه اخرى فقال لي لو زادك جدى رسول الله (ص) لزدناك فاخبرته الخبر فتبسم تبسم عارف بما كان -

حنان بن سدير نے بيان کیا ہے کہ میں نے ابوسدير صيرفي سے سنا ہے کہ وہ بيان کرتے ہیں کہ میں نے خواب میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ ایک طبق کھجوروں کا جس پر رومال ڈالا ہوا تھا آپ کے سامنے موجود ہے۔ میں آپ کے قریب گیا اور سلام عرض کیا: آپ نے میرے سلام کا جواب دیا۔ میں اور قریب ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! ایک کھجور عطا فرمائیں۔ پس آپ نے مجھے ایک کھجور دے دی اور میں نے اُس کو کھا لیا۔

پھر عرض کیا: ایک اور عطا فرمائیں تو آپ نے ایک اور عطا کر دی۔ اس طرح ایک ایک کر کے آپ نے مجھے آٹھ کھجوریں عطا فرمائیں اور میں نے وہ کھائیں۔ پھر جب میں نے اور طلب کی تو آپ نے فرمایا کہ بس اتنا ہی کافی ہیں۔ پس جب میں نیند سے بیدار ہوا اور جب اگلی صبح ہوئی تو میں امام صادق جعفر بن محمد علیہ السلام کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ میں نے ایک طبق کھجوروں کا آپ کے سامنے اسی طرح دیکھا جیسا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے دیکھا تھا۔ اُس پر رومال ڈالا ہوا تھا۔ میں نے سلام عرض کیا اور آپ نے میرے سلام کا جواب دیا۔ پھر آپ نے اس طبق سے رومال اٹھایا۔ اُس میں تازہ کھجوریں تھیں۔ پس آپ نے اُن میں سے کھانی شروع کیں تو میں نے تعجب کیا اور عرض کیا:

میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں، آپ مجھے بھی عطا فرمائیں گے۔ آپ نے ایک کھجور عطا کی۔ میں نے وہ کھائی، دوسری طلب کی تو آپ نے ایک اور عطا کی۔ اس طرح ایک ایک کر کے آٹھ کھجوریں آپ نے عطا فرمائیں اور میں نے وہ کھائیں۔ پس اس کے بعد جب دوبارہ طلب کی تو آپ نے فرمایا: اگر میرے نانا رسول خدا نے تجھے اس سے زیادہ وہی ہوتیں تو میں بھی اس سے زیادہ دیتا۔ پس میں نے آپ کو خواب سنایا تو آپ اس طرح مسکرائے جیسے جاننے والا مسکراتا ہے۔

## کریم وراثتِ علم ہے

﴿قال حدثنا﴾ ابوبکر محمد بن عمر الجعابی ﴿قال حدثني﴾ الشيخ الصالح عبد الله بن محمد بن عبيد الله بن ياسين قال سمعت العبد الصالح علي بن محمد بن علي الرضا (ع) بسر من رأى يذكر عن آباءة (ع) قال قال امير المؤمنين (ع) العلم وراثه كريمة والآداب حلل حسان والفكرة مرآة صافية والاعتذار منذرناصبح وكفى بك ادبا لنفسك تذكرك ما كرهته من غيرك وصلى الله على سيدنا محمد النبي وآله الطاهرين -

تصحيح نمبر 7: (بخذف اسناد)

ابوبکر محمد بن عمر جعابی نے بیان کیا ہے کہ مجھے شیخ الصالح عبد اللہ بن محمد بن عبد اللہ بن یاسین نے بیان کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد الصالح علی بن محمد بن علی الرضا علیہ السلام سے اور انہوں نے اپنے آباؤ اجداد کے ذریعے سے روایت کی ہے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا:

کریم وراثتِ علم ہے اور آداب خوبصورت زیور ہیں اور فکر انسان کو عبادت کی طرف مائل کرتی ہے اور عذر طلب کرنا ڈرنا اور نصیحت کرنے والا اور تیرے لیے ادب اتنا ہی کافی ہے کہ جو چیز تجھے غیر میں بری محسوس ہو اسے یاد رکھو یعنی اُس کو ترک کرو اور انجام

نہ دو۔

## مجلس نمبر 40

[بروز بدھ ۲۴ رمضان المبارک سال ۱۴۱۱ ہجری قمری]

ابن آدمؒ تجھ سے سوال کیے جائیں گے اُن کے جواب تیار کرو

﴿قال أخبرني﴾ ابو الحسن احمد بن محمد بن الحسن بن الوليد القمي رحمه الله ﴿قال حدثني﴾ ابی عن سعد بن عبدالله عن احمد بن محمد بن عيسى عن الحسن بن محبوب بن ابی حمزة الشعمالي قال كان علی بن الحسين (ع) يقول ابن آدم لاتزال بخير ما كان لك واعظ من نفسك وما كانت المحاسبة من همك وما كان الخوف لك شعاراً والحزن دثاراً ابن آدم انك ميت ومبعوث بين يدي الله عزوجل ومسؤل فاعد جواباً -

تحدیث نمبر 1: (بخلاف اسناد)

حضرت ابو حمزہ ثمالی نے بیان کیا ہے کہ حضرت امام علی زین العابدین علیہ السلام

فرماتے تھے:

اے فرزند آدم! جب تک تیرا اپنا نفس تیرے لیے واعظ نہیں بن جاتا اور اپنا محاسبہ نہیں کرتا اور خوف خدا تیرا شعار نہ بن جائے اور حزن و غم آخرت تیرا وطیرہ نہ بن جائے اُس وقت تک تو خیر حاصل نہیں کر سکتا۔ اے فرزند آدم! تو نے مرنا ہے اور خدا کے سامنے پیش ہونا ہے اور تجھ سے سوالات کیے جائیں گے پس اُن کے جواب تیار کرلو۔

## اپنے بھائی کی عزت کی حفاظت کرو

﴿قال أخبرني﴾ ابوالحسن احمد بن محمد الجرجانی ﴿قال حدثنا﴾ اسحق بن عبدوس ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن عبد اللہ بن سلیمان الحضرمی ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن اسماعیل الأحمس ﴿قال حدثنا﴾ المحاربی عن ابن ابی لیلی عن الحکم بن عیبنہ عن ابن ابی الدرداء عن ابيہ قال قال رجل فی عرض رجل عند النبی (ص) فرد رجل من القوم علیه فقال رسول اللہ (ص) من رد عن عرض اخیه کان له حجابا من النار۔

تھاویثہ نمبر 2: (بخذ اسناد)

ابودرداء نے بیان کیا ہے کہ ایک مرد رسولؐ کے سامنے اپنے بھائی کی ہتک عزت کرنا چاہتا تھا اور اسی کی قوم کے ایک مرد نے اُس کا دفاع کیا۔ اس پر رسولؐ نے فرمایا: جو شخص اپنے بھائی کی عزت کا دفاع کرے گا اللہ تعالیٰ اُس کے اور آگ کے درمیان (یعنی جہنم کی آگ) پر وہ قرار دے گا یعنی آگ کو اُس پر حرام قرار دے گا۔

ہمارے راز کو پوشیدہ رکھنا راہِ خدا میں جہاد ہے

﴿قال أخبرني﴾ ابوالقاسم جعفر بن محمد بن قولویہ رحمہ اللہ عن ابيہ عن سعد بن عبد اللہ عن احمد بن ابی عبد اللہ البرقی ﴿قال حدثنا﴾ سلیمان بن سلمة الکندی عن محمد بن غزوان وعیسیٰ بن ابی منصور عن ابان بن تغلب عن ابی عبد اللہ جعفر بن محمد (ع) قال نفس المفہوم بظلمنا تسبیح وهم لنا عبادۃ وکتمان سرنا جہاد فی سبیل اللہ ثم قال ابو عبد اللہ (ع) یخب ان یکتب هذا الحدیث ۔

تھاویثہ نمبر 3: (بخذ اسناد)

حضرت جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام نے فرمایا: وہ سانس جو ہمارے غم اور ہماری



مظلومیت میں لی جائے وہ تسبیح خدا ہے اور اس میں بے چین ہونا عبادتِ خدا ہے اور ہمارے راز کو پوشیدہ رکھنا راہِ خدا میں جہاد ہے۔

## قیامت کے دن جس سے تم محبت کرو گے اُس کے ساتھ ہو گے

﴿قال أخبرني﴾ ابوبکر محمد بن عمر الجعابی ﴿قال حدثنا﴾ احمد ابن محمد بن سعید ﴿قال حدثنا﴾ ابو عوانة عن موسى بن يوسف ابن يوسف القطان ﴿قال حدثنا﴾ احمد بن يحيى الأودي ﴿قال حدثنا﴾ اسماعيل بن ابان ﴿قال حدثنا﴾ علي بن هاشم بن البريد عن أبيه عن عبدالرزاق بن قيس الرجزي قال كنت جالسا مع علي بن ابي طالب عليه السلام على باب القصر حتى جاءت الشمس الى حايط القصر فوثب ليدخل فقام رجل من همدان فتعلق بثوبة فقال يا امير المؤمنين حدثني حديثا جامعا ينفعني الله به قال او لم يكن في حديث كثير قال بلى ولكن حدثني حديثا جامعا قال حدثني خليلي رسول الله (ص) اني ارد انا وشيعتي الحوض رواء مرويين مبيضة وجوههم ويرد عدونا ظماء مطمئن مسودة وجوههم خذها اليك قصيرة من طويلة انت مع من احببت ولك ما اكتسبت ارسلني يا اخا همدان ثم دخل القصر -

تصحيح نمبر 4: (بخلاف اسناد)

عبدالرزاق بن قيس رجزی نے بیان کیا ہے کہ امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام محلِ خلافت کے دروازے پر بیٹھے تھے اور دھوپ محل کی دیوار پر پڑ رہی تھی۔ آپ کھڑے ہوئے تاکہ محل میں داخل ہوں۔ ایک ہمدان کا مرد کھڑا ہوا اور اُس نے آپ کے کپڑے کو تھام لیا اور عرض کیا: اے امیر المؤمنین! مجھے ایک حدیث بیان کریں جو جامع اور مختصر ہو تاکہ اللہ تعالیٰ اُس کو میرے لیے مفید قرار دے۔ آپ نے فرمایا: کیا ایک سے

زیادہ نہ ہوں؟ اُس نے عرض کیا: کیوں نہیں، لیکن میں ایک جامع حدیث چاہتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا: میرے آقا، مولا اور خلیل حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں اور میرے شیعہ حوض کوثر پر وارد ہوں گے، ہمارے چہرے روشن اور سفید ہوں گے اور ہمارے دشمن سیاہ چہرے والے اور غم زدہ ہوں گے۔ اس چھوٹی سی کو بڑی میں سے اخذ کرو تو اس کے ساتھ ہوگا کہ جس کے ساتھ تو محبت کرے گا اور جو تو کسب کرے گا وہ ہی تیرے لیے ہے۔ پس اب مجھے چھوڑ دو۔ اے ہمدانی بھائی! پھر آپ محل کے اندر داخل ہو گئے۔

ایسے غنی کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہے

﴿قال أخبرني﴾ ابو الحسن علی بن محمد الکاتب ﴿قال أخبرني﴾ الحسن بن علی الزعفرانی عن ابراهیم بن محمد الثقفی عن یوسف بن کلیب عن معویة بن هشام عن الصباح بن یحییٰ المنقری عن الحرث ابن حضیرة قال حدثنی جماعة من اصحاب امیر المؤمنین (ع) انه قال یوما ادعوا لی غنیا وباهلة وحیا آخر قد سماهم فلیأخذوا عطایاهم فولذی فلق الحبة وبرء النسمة مالهم فی الاسلام نصیب وانى شاهد ومتولی عند الحوض وعند المقام المحمود انهم اعداء لی فی الدنیا والآخرة ولاخذن غنیا اخذة یفرط باهلة ولان ثبت قدماى لاردن قبائل الی قبائل ولا بهرجن ستمین قبيلة مالها فی الاسلام نصیب -

تصدیق نمبر 5: (بخلف اسناد)

حرث بن حضیرہ نے بیان کیا کہ ایک دن امیر المؤمنین علی علیہ السلام نے اپنے اصحاب کی ایک جماعت سے فرمایا: میرے پاس اُن غنیوں کو بلاؤ اور اُن کے اہل کو بھی بلاؤ اور دوسرے زندہ لوگوں کو بلاؤ کہ جو ان سے عطایات اور ہدایات کو وصول کرنے کی خاطر ان کی خوشامد کرتے ہیں۔ مجھے قسم ہے اُس ذات کی جو دانے کو شگافتہ کرتی ہے اور اس

سے پودا نکالتی ہے ایسے لوگوں کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں ہے اور جب میں حوض کوثر پر کھڑا ہوں گا اور مقام محمود پر فائز ہوں گا تو میں اُس وقت گواہی دوں گا کہ یہ لوگ دنیا و آخرت میں میرے دشمن ہیں۔ میں ایسے غنیوں کو ضرور اخذ کروں گا جو اپنے اہل کے ساتھ کوتاہی کرتے ہیں۔ اگر میرے دونوں قدم ثابت رہے تو میں ان کو اپنے قبائل کی طرف ضرور پلٹاؤں گا اور میں ایسے ساٹھ قبیلوں کا حق خون رائیگاں کروں گا۔ ان لوگوں کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں ہے۔

### امام حسینؑ کے غم میں رونے کی فضیلت

﴿قال أخبرني﴾ ابو عمرو عثمان بن احمد الدقاق اجازة ﴿قال أخبرنا﴾ جعفر بن محمد بن مالك ﴿قال حدثنا﴾ احمد بن يحيى الاودى ﴿قال حدثنا﴾ مخول بن ابراهيم عن الربيع بن المنذر عن أبيه عن الحسين ابن على (ع) قال ما من عبد قطرت عيناه قطرة او دمعت عيناه فينا دمعة الابواه الله بها في الجنة حقبا قال احمد بن يحيى الأودى فرأيت الحسين ابن على (ع) في المنام فقلت حدثني مخول عن ابراهيم عن الربيع بن المنذر عن أبيه عنك انك قلت ما من عبد قطرت عيناه فينا قطرة او دمعت فينا دمعة الابواه الله بها في الجنة حقبا قال نعم قلت سقط الاسناد ببني وبينك -

**تہذیب نمبر 6:** (بخلاف اسناد)

حضرت امام حسین علیہ السلام نے فرمایا: ہر وہ بندہ جس کی آنکھوں میں آنسوؤں کا ایک قطرہ ہمارے غم میں جاری ہو جائے اللہ تعالیٰ اُس کو ایک قطرے کے بدلے ایک سال تک جنت میں آباد رکھے گا۔ احمد بن یحییٰ اودی نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت امام حسین علیہ السلام کو خواب میں دیکھا اور آپ سے عرض کیا: اے مولاً! آپ سے مروی ہے



في الذاهبين الأولين من القرون لنا بصائر  
لما رأيت موارد الموت ليس لها مصادر  
ورأيت قومي نحوها يمضي الأصاغر والأكابر  
لا يرجع الماضي اليك ولا من الماضيين غابر  
ايقنت اني لامحالة حيث صار القوم صائر

فقال رسول الله (ص) يرحم الله قيس بن ساعدة اني لا رجوا ان  
يأتى يوم القيامة واحدة فقال رجل من القوم يارسول الله لقد رأيت من  
قس عجبا قال وما الذى رأيت قال بينما انا يوما بجبل فى ناحيتنا يقال له  
سمعان فى يوم قانظ شديد الحر اذا انا بقس بن ساعدة فى ظل شجرة  
وعندها عين ماء واذا حوله سباع كثيرة وقد وردت حتى تشرب من الماء  
واذا زار سبع منها على صاحبه ضربه بيده وقال كف حتى يشرب الذى  
ورد قبلك فلما رأيت ما حوله من السباع هالنى ذلك ودخلنى رعب شديد  
فقال لى لا بأس عليك لا تخف انشاء الله واذا انا بقبرين بينهما مسجد فلما  
انست به قلت ما هذان القبر ان قال قبر اخوين كان يعبدان الله فى هذا  
الموضع معى فماتا فدفنتهما فى هذا الموضع واتخذت ما بينهما مسجدا اعبد  
الله فيه حتى الحق بهما ثم ذكر ايامهما وفعالهما فهكى ثم قال:

خليلى هبا طال ما قدر قدتما اجد كما لا تقضيان كراكما  
ألم تعلمنا انى بسمعان مفرد وما لى بها ممن حبيت سواكما  
اقىما على قبريكما لست بارحا طوال الليالى او يجيب صداكما  
ابكيكما طول الحياة وما الذى يرد على ذى عولة ان بكأكما  
كانكما والموت اقرب غاية بروحى فى قبرى كما قد اتاكما  
فلوجعلت نفس لنفس وقاية لجدت بنفسى ان اكون فداكما

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ایاد کا ایک وفد آیا۔ آپ نے فرمایا:

قیس بن ساعدہ کیا کر رہے ہیں؟ گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ عکاظ بازار میں وہ اونٹ پر سوار ہیں اور کتنی میٹھی گفتگو کر رہے ہیں۔ میرے پاس کوئی نہیں جو اس کو یاد کر کے آئے۔ اُس کی قوم کا ایک مرد کھڑا ہوا اور اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے یاد ہے کہ وہ کیا کہتا ہے۔ عکاظ بازار میں وہ کہہ رہا تھا کہ اے لوگو! سنو! سمجھو اور اس کو یاد کرو۔ جو زندہ ہے وہ مرجائے گا اور جو مرے گا وہ دوبارہ زندہ ہو کر آئے گا۔ وہ آئے گا اس طرح کہ رات کی تاریکی ہوگی۔ مجھے قسم ہے آسمان کی جو برجوں والا ہے دریا جو بہہ رہے ہیں ستارے جو چمک رہے ہیں بارشِ نباتات، آباء اور امہات، جانا اور آنا، روشنی، ظلمت، نیکی، بدی، لباس، رہائش، سواری، کھانا پینا، آسمان میں تمہارے لیے خیر ہے اور زمین میں تمہارے لیے عبرت ہے اور مجھے کیا ہو گیا ہے کہ میں لوگوں کو دیکھ رہا ہوں۔ لوگ چاہ رہے ہیں اور واپس لوٹنے والے نہیں۔ وہ اُس مقام کو پسند کر چکے ہیں۔ وہ نہیں جانتے کہ انہوں نے اُس کو چھوڑنا ہے یا اُس میں رہنا ہے۔ یہ لوگ سوئے ہوئے ہیں۔ پس قیس بن ساعدہ قسم اٹھاتا ہے کہ نیکی کی اس دنیا میں کوئی گناہ نہیں کرتا اور زمین پر اللہ کے دین سے زیادہ اللہ کو کوئی چیز پسند نہیں ہے۔ زمانہ گزر رہا ہے اور تم اس کو ضرور درک کرو گے۔ طوبیٰ ہے اُس شخص کے لیے جو اُس دین کو پالے اور اس کی اتباع کرے اور ویل ہے اُس شخص کے لیے جو اس کو پالے اور اس کی اتباع نہ کرے اور اس سے جدا ہو جائے۔ پھر اُس نے یہ اشعار فرمائے:

فی الذاہیین الأولین

من القرون لنا بصائر

”گزرے ہوئے لوگوں میں ہمارے لیے عبرتوں کا سامان ہے۔“

لما رأيت موارداً  
للموت ليس لها مصادر  
”میں نے موت کے گھاٹ دیکھے ہیں جن سے نکلنے کا کوئی راستہ  
نہیں ہے۔“

ورأيت قومي نحوها  
يمضي الأصاغر والأكابر  
”میں نے اپنی قوم کے ہر چھوٹے بڑے کو اُس کی طرف بڑھتے  
ہوئے دیکھا۔“

ايقنت اني لامحالة  
لحيت صار القوم صائر  
”تو مجھے یقین ہو گیا کہ مجھے بھی لازمی طور پر وہاں ہی جانا ہے جہاں  
میری قوم جارہی ہے۔“

لا يرجع الماضي اليك  
ولا من الماضيين غابر  
”کوئی جانے والا تیرے پاس لوٹ کر نہیں آئے گا اور گذشتہ لوگوں  
میں سے کوئی بھی جلتی نہیں ہے۔“

پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں امید کرتا ہوں تم سب قیامت  
کے دن ایک امت بن کر آؤ گے۔ قوم میں سے ایک مرکز ہو گیا اور اُس نے کہا یا رسول  
اللہ! میں نے تو تمہیں سے ہی یہ سزا سنائی تھی۔

آپ نے فرمایا: وہ سزا ہی کیا تھی جو تو نے دیکھی ہے؟ اُس نے کہا کہ ہماری  
حرف و زبان کے واسطے ہیں، لیکن کلام معانی میں گمراہی کے دنوں میں شدید گمراہی میں نہیں

قیس بن ساعدۃ کے ساتھ تھا۔ ہم ایک درخت کے سائے میں بیٹھے ہوئے تھے اور اُس کے پاس پانی کا ایک چشمہ تھا اور اردگرد بہت زیادہ درندے تھے جو اس چشمہ کے پانی سے سیراب رہے تھے۔ نب انھوں نے درندے کو دیکھا تو آپ نے اس کو ہاتھ مارا اور کہا: اسے روکو! جو تیرے سے پہلے ہیں پہلے اُن کو پانی سے سیراب ہونے دو۔ پس جب میں نے اُسے دیکھا کہ اُس کے اردگرد درندے ہیں تو اُس نے مجھے دیکھا کہ میں سخت رعب و مصیبت میں گھرا ہوا ہوں۔ اُس نے کہا: اے! کوئی حرج نہیں ہے تم نہ ڈرو اور اچانک دو قبروں کے درمیان مسجد تھی۔ پس جب مجھے اُن سے اُس ہو گیا۔ میں نے کہا: یہ قبریں کن کی ہیں؟ قیس نے کہا: یہ میرے دو بھائیوں کی قبریں ہیں۔ وہ دونوں اس جگہ سے ساتھ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے تھے۔

پس یہ دونوں مر گئے لہذا ان دونوں کو اس مقام پر دفن کر دیا گیا ہے اور ان کے ان دونوں کی قبروں کے درمیان مسجد بنا دی ہے اور اب میں اس مقام پر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہوں یہاں تک کہ میں اُن کے ساتھ ملحق ہو جاؤں۔ پھر اس نے ان کے اہل خانہ کو کہا اور ان کے کاموں کو ذکر کرنا شروع کر دیا اور پھر رونا شروع کر دیا۔ پھر فرمایا:

خلیلی ہبا طلال ما قدر قدتما

اجد کما لا تقضیان کراکما

”اے میرے دونوں ساتھیو! تم میرے لیے بھی جدائی کا دل کر لینے

گئے ہو کہ اگر تم اس کو ختم بھی کرنا چاہو تو نہیں کر سکتے۔“

ألم تعلمانی مفرود

وما لی بہا ممن حیرت سواکما

”کیا تم نہیں جانتے کہ میں سمعان میں آیا رہ گیا ہوں اور تم نے میری

جو تکلیفیں میری ہیں تم نے بہت نہیں کرنا۔“



اقیما علی قبریکما لست بارحا  
 طول الیالی او یجیب صداکما  
 ”میں تم دونوں کی قبروں پر کھڑا ہوں اور میرے لیے اسی لمبی رات کا  
 گزارنا مشکل ہے یا کہ میں تمہاری آواز کا جواب دوں (یعنی مجھے  
 بھی موت آجائے)۔“

ابکیکما طول الحیاة وما الذی  
 یرد علی ذی عولة ان بکاکما  
 ”میں پوری زندگی تم دونوں کو روتا ہوں اور اگر میں دونوں کو روتا  
 ہوں تو جو مجھ پر عیال کی ذمہ داری ہے اس کا کیا کروں؟“  
 کأنکما والموت اقرب غایة  
 بروحی فی قبری کما قد اتاکما  
 ”گویا تم دونوں اور موت بہت زیادہ میرے قریب ہے کہ گویا میری  
 روح قبر میں تمہارے پاس آنے والی ہے۔“

فلوجعلت نفس لنفس وقایة  
 لجدت بنفسی ان اکون بحداکما  
 ”پس اگر میں ایک نفس کو دوسرے نفس کا بدلہ قرار دے سکتا ہوتا تو  
 میں ضرور اپنے نفس کو تم دونوں پر فدا کر دیتا۔“

### حسد کی بیماری

﴿قال أخبرنی﴾ ابونصر محمد بن الحسین النصیر ﴿قال حدثنا﴾  
 علی بن احمد بن سبابة قال حدثنا عمر بن عبد الجبار ﴿قال حدثنا﴾ ابی  
 ﴿قال حدثنا﴾ علی بن جعفر بن محمد عن أبیه عن جدہ (ع) قال قال رسول

اللہ (ص) ذات یوم لاصحابہ الا انه قد دب الیکم داء الامم من قبلکم وهو  
الحسد لیس بحالق الشعر لکنه حالق الدین وینجی منه ان یکف الانسان  
یده ویخزن لسانه ولا یکون ذاغمز علی اخیه المؤمن وصلی اللہ علی  
سیدنا محمد النبی وآله الطاهرین وسلم تسلیماً-

تحدیث نمبر 8: (بخلف استاد)

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ایک صحابی سے فرمایا: تمہاری  
طرف گذشتہ اُمتوں کی بیماری آہستہ آہستہ آرہی ہے اور وہ حسد ہے اور یہ بالوں کو نہیں  
موٹاتا بلکہ دین کو برباد کرتا ہے۔ وہ شخص اس سے نجات حاصل کر سکتا ہے جو انسان اپنے  
ہاتھ کو روک سکے اور اپنی زبان کو کنٹرول میں رکھے اور اپنے مومن بھائی کو اذیت نہ دے۔

## مجلس نمبر 41

[بروز ہفتہ ۲۰ رمضان المبارک سال ۲۰۱۱ ہجری قمری]

خواہشات کی اتباع حق سے دُور کر دیتی ہے

﴿قال أخبرني﴾ ابوبکر محمد بن عمر الجعابی ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن الوليد ﴿قال حدثنا﴾ عنبر رين ﴿قال حدثنا﴾ شعبة عن سلمة بن كهيل عن ابي الطفيل عامر بن واثلة الكنانى رحمه الله قال سمعت امير المؤمنين (ع) يقول ان اخوف ما اخاف عليكم طول الأمل واتباع الهوى فاما طول الأمل فيفنى الآخرة واما اتباع الهوى فيصد عن اتحق الاوان الدنيا قد تولت مدبرة والآخرة قد اقبلت مقبلة ولكل واحدة منهما بيتون فكونوا من ابناء الآخرة ولا تكونوا من ابناء الدنيا فان اليوم عمل ولا حساب والآخرة حساب ولا عمل -

تصحيح نمبر 1: (بخلاف اسناد)

حضرت امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام فرماتے ہیں: میں تمہارے بارے میں لمبی لمبی امیدوں اور خواہشات کی اتباع سے ڈرتا ہوں۔ لمبی آرزو آخرت کو خراب کر دیتی ہے اور خواہشات کی اتباع حق سے اور لڑائی ہے۔ آگ کا دھواں اور دنیا تمہارے پیچھے ہے اور آخرت تمہارے سامنے ہے۔ اور تم کوئی چیز نہیں کہ تمہاری آخرت کے بیٹے بخود دنیا کے بیٹے نہ بخو کیونکہ آج کا کل ان کے لئے ہے اور تمہارے لئے حساب کا

دن ہے اُس دن عمل نہیں ہوگا۔

## نبی اکرمؐ کا خطبہ

﴿قال أخبرني﴾ ابوبکر محمد بن عمر الجعابی ﴿قال حدثنا﴾ ابو محمد بن عبد اللہ بن محمد بن سعید بن زیاد بن کنانة المقری من کتابہ ﴿قال حدثنا﴾ احمد بن عیسیٰ بن الحسن الجرمی ﴿قال حدثنا﴾ نصر ابن حماد ﴿قال حدثنا﴾ عمر بن شمر عن جابر الجعفی عن ابی جعفر محمد بن علی الباقر (ع) عن جابر بن عبد اللہ الأنصاری قال قال رسول اللہ (ص) ان جبرئیل (ع) نزل علی وقال ان اللہ یأمرک ان تقوم بتفضیل علی بن ابی طالب (ع) خطیباً علی اصحابک لیبلغوا من بعدهم ذلك عنک ویأمر جمیع الملائکة ان تسمع ما تذکره واللہ یوحی الیک یا محمد ان من خالف فی امره فله النار ومن اطاعک فله الجنة فأمر النبی (ص) منادياً فنادی بالصلوة جامعة فاجتمع الناس وخرج حتی علی المنبر فكان اول ما تکلم به اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم ، ثم قال ایها الناس انا البشیر النذیر وانا النبی الا انی مبلغکم عن اللہ جل اسمه فی امر رجل لحمه لحمی ودمه دمی وهو عیبة العلم وهو الذی انتجبه اللہ من هذه الامة واصطفاه وهداه وتولاه وخلقنی وایاه وفضلنی بالرسالة وفضله بالتبلیغ عنی وجعلنی مدينة العلم وجعله الباب وجعلنی خازن العلم والمقتبس منه الأحکام وخصه بالوصیة وایان امره وخوف من عداوته وازلف مشواه وغفر لشیعته وامر جمیع الناس بطاعته وانه عزوجل یقول من عاداه عادانی ومن الایه والانی ومن اذاہ اذانی ومن ابغضه ابغضنی ومن احبه احبنی ومن اراده ارادنی ومن کاده کادنی ومن نصره نصرنی یا ایها الناس اسمعوا لما امرکم به

واطيعوه فاني اخوفكم عباد الله يوم تجد كل نفس ما عملت من خير محضراً ومن عملت من سوء تود لو ان بينها وبينه امدا بعيداً ويحذركم الله نفسه“ ثم اخذ بيد امير المؤمنين (ع) فقال معاشر الناس هذا مولى المؤمنين وحجة الله على الخلق اجمعين والمجاهد للكافرين ، اللهم انى قد بلغت وهم عبادك وانت القادر على صلاحهم فاصلحهم برحمتك يا ارحم الراحمين استغفر الله تعالى ولكم ثم نزل فاتاه جبرئيل (ع) فقال يا محمد ان الله عزوجل يقرئك السلام ويقول لك جزاك الله عن تليفك خيراً فقد بلغت رسالات ربك ونصت لامتك وارضيت المؤمنين وارغمت الكافرين يا محمد ان ابن عمك مبتلى به يا محمد قل فى كل الوقايتك الحمد لله رب العالمين وسيعلم الذين ظلموا اى منقلب يتقلبون -

تہذیب نعبو 2: (بخلاف اسناد)

حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری نے روایت بیان کی ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

جبرائیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور کہا: تحقیق اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم دیا ہے کہ اپنے اصحاب کے سامنے علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی تفضیلت پر مشتمل خطبہ دیں تاکہ وہ آپ کے بعد آپ سے اس کو دوسروں تک پہنچائیں اور اللہ تعالیٰ نے تمام ملائکہ کو حکم دیا ہے کہ جو آپ فرمائیں اس کو سماعت کریں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی طرف وحی فرمائی ہے: اے محمد! جو شخص آپ کے اس حکم میں آپ کی مخالفت کرے گا اس کے لیے جہنم کو لازم قرار دیا گیا ہے اور جو شخص آپ کی اطاعت کرے گا اس کے لیے جنت واجب قرار دی گئی ہے۔ پس رسول خدا نے ملائکہ کو حکم دیا ہے کہ تمام اصحاب کو نماز باجماعت کی ندا دے۔ پس اس نے ندا دی اور تمام اصحاب قائلے باجماعت کے لیے جمع ہو گئے۔ پس آپ

باہر تشریف لائے اور منبر پر تشریف فرما ہوئے اور اس سے پہلی جو آپ نے کلام کی وہ یوں تھی:

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم - پھر فرمایا:

اے لوگو! میں بشارت دینے والا اور ڈرانے والا ہوں اور میں نبی ہوں۔ آگاہ ہو جاؤ کہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک ایسے شخص کے بارے میں تمہارے سامنے تبلیغ کرنے والا ہوں جس کا گوشت میرا گوشت ہے جس کا خون میرا خون ہے وہ علم کا خزانہ ہے اور وہ مرد ایسا ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے اس اُمت میں سے چن لیا ہے اور اُس کو برگزیدہ بنایا ہے اور اس کی ہدایت فرمائی ہے اور اس کے لیے ولایت قرار دی ہے۔ مجھے اور اُس کو ایک منی سے خلق فرمایا ہے۔ اور مجھے رسالت کے ساتھ فضیلت عطا فرمائی ہے اور اس کو میری طرف سے تبلیغ کی فضیلت عطا فرمائی ہے۔ اور مجھے علم کا شہر اور اُس کو اس کا دروازہ قرار دیا ہے اور مجھے علم کا خزانہ قرار دیا ہے اور احکام کو اس سے لیا جائے گا۔ اور اُس کو میرا وصی قرار دیا ہے اور اس کے امر کو ظاہر کیا ہے اور اس کی دشمنی سے اس نے ڈرایا ہے اور اس کے ٹھکانے کو قریب کیا ہے۔ اور اس کے شیعہ کو بخش دیا ہے اور تمام لوگوں کو حکم دیا ہے کہ اس کی اطاعت کریں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: جس نے اس سے دشمنی کی اس نے مجھ سے دشمنی کی اور جس نے اُس سے دوستی کی اُس نے میرے ساتھ دوستی کی اور جس نے اس کو اذیت دی اُس نے مجھے اذیت دی اور جس نے اس سے بُغض رکھا اُس نے مجھ سے بُغض رکھا اور جس نے اس سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے اس کا ارادہ کیا اس نے میرا ارادہ کیا اور جس نے اُسے ذلیل کرنے کی کوشش کی اُس نے مجھے ذلیل کرنے کی کوشش کی۔ اور جس نے اُس کی مدد کی اس نے میری مدد کی۔

اے لوگو! جب تم کو وہ حکم دے تو اُس کی اطاعت کرو۔ پس میں تم کو اس دن سے

ڈراتا ہوں جس دن ہر کوئی اپنے کیے ہوئے کو اپنے سامنے پائے گا خواہ وہ خیر ہو یا شر۔ اور

جس نے شر کو انجام دیا ہوگا وہ خواہش کرے گا کاش اس کے اور میرے درمیان بہت زیادہ فاصلہ ہو جائے۔ تم اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ سے ڈراؤ۔ پھر آپ نے امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا:

اے لوگو! یہ مومنین کا موٹا ہے اور اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوق پر رحمت ہے اور کافروں کے ساتھ جہاد کرنے والا ہے۔ اے میرے اللہ! میں نے تیرے حکم کی تبلیغ کر دی ہے اور یہ تیرے بندے ہیں تو ان کی اصلاح پر قادر ہے۔ اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے! اپنی رحمت کے صدقہ میں ان کی اصلاح فرما اور میں اپنے لیے اور تمہارے لیے اللہ تعالیٰ کی بخشش کو طلب کرتا ہوں۔ پھر اس کے بعد خود جبرائیل نازل ہوا اور کہا: اے محمد! اللہ تعالیٰ آپ کو سلام کہہ رہا ہے اور فرماتا ہے: اللہ تعالیٰ تجھے خیر کی تبلیغ پر تیرے لیے اچھی جزا دے گا۔ پس آپ نے اپنے رب کی رسالت کی تبلیغ کر دی ہے اور اپنی امت کو نصیحت بھی فرما دی ہے اور آپ نے مومنین کو خوش کر دیا ہے اور کافروں کو ذلیل کر دیا ہے۔ اے محمد! تحقیق آپ کے چچا کے فرزند کا اس سے امتحان لیا جائے گا۔ اے محمد! اپنے تمام اوقات میں الحمد للہ رب العالمین کو زبان پر جاری رکھو۔ سيعلم الذين ظلموا اى منقلب ینقلبون۔

### محمد بن حنفیہ کا خطبہ

﴿قال أخبرنی﴾ ابو عبد اللہ محمد بن عمران المرزبانی ﴿قال حدثنا﴾ ابوالحسن علی بن عبدالرحیم السجستانی عن ابيه عن الحسن بن ابراهیم عن عبد اللہ بن عاصم عن محمد بشیر قال لما سیر ابن الزبیر ابن عباس الی الطایف کتب الیه محمد بن الحنفیة رحمه الله اما بعد فقد بلغنی ان ابن الکاهلیة سیرک الی الطایف فرفع الله جل اسمه لك بذلك ذكراً وعظم لك اجراً وحط به عنك وزری یا ابن عم انما یتلی الصالحون وانما تهدی الکرامة للابرار ولو لم تؤجر الا فیما تحب اذا قل اجرک قال الله

عزوجل وعسى ان تكروها شيئا وهو خير لكم“ وهذا ما لست اشك انه خير لك عند بارئك عظم الله لك الصبر على الهلوى والشكر فى النعماء انه على شئى قدير فما وصل الكتاب الى ابن عباس اجاب عنه فقال اتانى كتابك تعزىنى فيه على تسييرى وتسأل ربك جل اسمه ان يرفع لى به ذكراً وهو تعالى قادر على تضعيف الأجر والعايدة بالفضل والزيادة بالاحسان اما احب ان الذى ركب منى ابن الزبير كان ركه منى اعداء خلق الله لى احتساباً وذلك فى حسناتى ولما ارجو ان انال به رضوان ربى يا اخى ان الدنيا تولت الآخرة وقد اظلت فاعمل صالحاً تجزء صالحاً جعلنا الله واياك ممن يخافه بالغيب و يعمل لرضوانه فى السر والعلانية انه على كل شئى قدير -

### تصديت نمبر 3: (بخدمت استاد)

محمد بشير نے بیان کیا ہے کہ جب ابن زبير ابن عباس کو طائف کی طرف اپنے ساتھ لے گیا تو محمد بن حنفیہ رحمۃ اللہ علیہ نے ابن عباس کو خط تحریر کیا:

اما بعد! مجھے خبر ملی ہے کہ کاہلیہ کا فرزند آپ کو طائف کی طرف لے گیا ہے پس اللہ تعالیٰ اُس کے ذریعے آپ کے ذکر کو بلند کرے اور آپ کے اجر کو زیادہ کرے اور آپ کے گناہوں کا بوجھ کم کرے۔

اے میرے چچا کے فرزند! یہ یاد رکھیں کہ نیک لوگوں کا امتحان لیا جاتا ہے اور نیک لوگوں کو کرامت کا ہدیہ عطا کیا جاتا ہے اور آپ کو اجر نہیں دیا جائے گا، مگر اس کے ساتھ جن کے ساتھ آپ محبت کرتے ہیں اور جب آپ کا اجر کم ہو جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: بسا اوقات تم لوگ ایسی چیز کو ناپسند کرتے ہو جو تمہارے لیے بہتر ہوتی ہے۔ اور میں اس میں شک نہیں کرتا ہوں۔ یہ تیرے رب کے نزدیک تیرے لیے بہتر ہے اور مصیبت پر صبر



کرنے سے اللہ تعالیٰ آپ کے اجر کو زیادہ فرمائے اور اپنی نعمتوں پر شکر ادا کرنے کی ہمت عطا فرمائے کیونکہ وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ جب یہ خط ابن عباس کو موصول ہوا تو آپ نے اس خط کا جواب یوں تحریر کیا:

آپ کا تحریر کردہ خط مجھے مل گیا ہے اور آپ نے اس میں میرے سفر کو منسوب کیا ہے اور میرے لیے دعا کی ہے کہ میرے ذکر کو اللہ تعالیٰ بلند کرے اور وہ خدا اجر کو دگنا بھی کرنے پر قادر ہے۔ اور اس کا فضل اور زیادتی اس کے احسان کے ساتھ ہے۔ بہر حال یہ جو میں پسند کرتا ہوں کہ ابن زبیر کے ساتھ سفر کرنا میرے لیے ایسے ہی ہے جیسے اللہ تعالیٰ کی دوسری مخلوق کے ساتھ سفر کرنا ہے اور یہ میری نیکیوں کی وجہ سے ہے اور میں اُمید کرتا ہوں کہ میں اپنے رب کی رضوان کو پاؤں۔

اے میرے بھائی! یہ دنیا و آخرت کی مددگار ہے حالانکہ تو پھسل رہا ہے۔ پس نیک عمل انجام دو تا کہ تم کو نیک جزا دی جائے اور اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو ان میں سے شمار کرے جو غیب سے ڈرنے والے ہیں اور ظاہری اور پوشیدہ طور پر اس کی رضایت کے لیے عمل کرتے ہیں۔ وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

### امام حسنؑ کا ظاہری حکومت کے بعد پہلا خطبہ

﴿قال ابو القاسم﴾ اسماعیل بن محمد الانباری الکاتب ﴿قال  
حدثنا﴾ ابو عبد اللہ ابراہیم بن محمد الازدی ﴿قال حدثنا﴾ شعیب بن  
ایوب ﴿قال حدثنا﴾ معویۃ بن ہشام عن سفیان عن ہشام بن حسان قال  
سمعت ابا محمد الحسن بن علی (ع) یخطب الناس بعد البیعة له بالامر  
فقال نحن حزب اللہ الغالبون وعترة رسولہ الأقربون واهل بیتہ الطیبون  
الظاہرون و احد الثقلین اللذین خلفہما رسول اللہ (ص) فی امتہ والتالی  
کتاب اللہ فیہ تفصیل کل شیء لایاتیہ الباطل من بین یدیہ ولا من خلفہ

فالمعول علينا في تفسيره لاتظن تأويله بل يتيقن حقايقه فاطيعونا فان طاعتنا مفروضة اذ كانت بطاعة الله عزوجل ورسوله مقروبة قال الله عزوجل "ياايها الذين آمنوا اطيعوا الله واطيعوا الرسول واولى الامر منكم فان تنازعتم في شئ فرودوه الى الله والرسول ولورودوه الى الرسول والى اولى الامر منهم لعلهم يستنبطونه منهم" واحذركم الاصغاء لهتاف الشيطان فانه لكم عو مبين فتكونوا كاوليائه الذين قال لهم لا غالب لكم اليوم من الناس واني جار لكم فلما ترائت الفتنان نکص على عقبه وقال اني بري منكم اني اري مالا ترون فتلقون الى الرماح وذراوا الى السيوف جزرا وللعمد خطما وللسهام غرضا ثم لا ينعف نفسا ايمانها لم تكن آمنت من قبل او كسبت في ايمانها خيرا-

**حدیث نمبر 4:** (بخلاف اسناد)

جناب ہشام بن حسان نے بیان کیا ہے کہ میں نے سنا کہ امام ابو محمد الحسن بن علی علیہ السلام نے اپنی بیعت کے بعد جو لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے فرمایا:

ہم اللہ تعالیٰ کی وہ جماعت ہیں جو غالب رہتی ہے۔ ہم رسول خدا کی وہ عترت ہیں جو اُس کے سب سے زیادہ قریب ہیں۔ ہم اہل بیت طیب اور طاہر ہیں اور ثقلین میں سے ایک ہیں۔ وہ ثقلین جو رسول اعظم اپنی اُمت میں چھوڑ کر گئے تھے پیچھے چھوڑے جانے والی ایک اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے جس میں ہر چیز کی تفصیل بیان کی گئی ہے۔ وہ کتاب ہے کہ جس کے سامنے سے اور نہ پیچھے سے باطل آسکتا ہے۔ پس ہمارے ذمہ اس کی تفسیر ہے۔ اُس کی تاویل میں گمان کارمند نہیں ہے بلکہ اس کے لیے یقین اور حق و حقیقت ضروری ہے۔ پس ہماری اطاعت کرؤ کیونکہ ہماری اطاعت خدا کی طرف سے واجب قرار دی گئی ہے۔ کیونکہ اطاعت خدا و رسول کے ساتھ ہماری اطاعت کو ملایا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ

## مجلس نمبر 42

[ بروز ہفتہ ۲۷ رمضان المبارک سال ۱۴۱۱ ہجری قمری ]

اللہ کے فرائض کو پورا کرو؛ تاکہ تم متقی بن سکو

﴿حَدَّثَنَا﴾ الشيخ الجليل المفيد ابو عبد الله محمد بن محمد بن النعمان ايد الله تمكينه ﴿قال أخبرني﴾ المظفر بن محمد البلخي ﴿قال حدَّثَنَا﴾ محمد بن همام ابو علي ﴿قال حدَّثَنَا﴾ حميد بن زياد ﴿قال حدَّثَنَا﴾ ابراهيم بن عبيد الله بن حيان ﴿قال حدَّثَنَا﴾ الربيع بن سليمان عن اسماعيل بن مسلم السكوني عن الصادق جعفر بن محمد عن أبيه عن جده (ع) قال سمعت رسول الله (ص) يقول اعمل بفرائض الله تكن من اتقى الناس وارض بقسم الله تكن من اغنى الناس وكف عن محارم الله تكن اورع الناس واحسن مجاورة من جاورك تكن مؤمنا واحسن مصاحبة من صاحبك تكن مسلما -

تصحيح نمبر 1: (بخلاف اسناد)

حضرت امام جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام نے اپنے آباؤ اجداد کے ذریعے سے رسول خدا سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کے فرائض پر عمل کرو؛ تاکہ تم سب سے زیادہ متقی بن سکو اور اللہ تعالیٰ کی تقسیم پر راضی ہو جاؤ؛ تاکہ تم سب سے زیادہ غنی ہو سکو اور اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں میں

سے ہاتھ کو روکنا تاکہ تم سب سے زیادہ پرہیزگار بن سکو اور اپنے ہمسائے کے ساتھ اچھی  
ہمسائیگی اختیار کرو تاکہ تم مومن بن سکو اور اپنے ساتھی سے اچھی صحبت اختیار کرو تاکہ تم  
مسلمان بن سکو۔

### رسولِ خدا پر گریہ

﴿قال أخبرني﴾ ابو عبد اللہ محمد بن عمران المرزبانی قال حدثني  
احمد ابن محمد الجوهری ﴿قال حدثنا﴾ الحسن بن علیل بن العززی ﴿قال﴾  
حدثنا﴾ عبد الکریم بن محمد بن علی ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن منقر عن زیاد  
بن المنذر ﴿قال حدثنا﴾ شرحبیل عن ام الفضل بن العباس قالت لما ثقل  
رسول اللہ (ص) فی مرضه الذی توفی فیہ افاق افاقه ونحن نبکی حوله  
فقال ما الذی یبکیکم قلنا یا رسول اللہ نبکی لغير خصلة نبکی لفراقک ایانا  
ولا نقطاع خبر السماء عنا ونبکی للامة من بعدک فقال (ع) اما انکم  
المقهورون والمستضعفون من بعدی -

#### تحدیث نمبر 2: (بخلاف ائنا)

جناب ام الفضل بنت عباس فرماتی ہیں کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
اپنی مرض الموت میں عالم غشی میں تھے اور ہم سب آپ کے ارد گرد رو رہے تھے۔ جب  
آپ کو افاقہ ہوا تو آپ نے فرمایا: تم لوگ کیوں رو رہے ہو؟ ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ!  
ہم کسی وجہ کے بغیر نہیں رو رہے اس لیے رو رہے ہیں کہ آپ سے جدا ہو رہے ہیں اور آپ  
کے جانے کے بعد آسمان کی خبریں (یعنی وحی) ہم سے منقطع ہو جائے گی اور ہم آپ کے  
بعد آپ کی امت کے لیے رو رہے ہیں۔ پس آپ نے فرمایا: آگاہ ہو جاؤ کہ میرے بعد تم  
لوگوں پر قہر و ظلم کیا جائے گا اور تم کو کمزور کر دیا جائے گا۔

## امیر المؤمنین کی شہادت پر لوگوں کا گریہ کرنا

﴿قال أخبرنا﴾ ابوبکر محمد بن عمر الجعابی ﴿قال حدثنا﴾ ابو العباس احمد بن محمد بن سعيد الهمدانی ﴿قال حدثنا﴾ ابو عوانة موسى ابن يوسف العطار الكوفی ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن سليمان المقرئ الكندی عن عبدالصمد بن علی النوفلی عن ابی اسحق السیعی عن الاصغ بن نباتة العبدی قال لما ضرب ابن ملجم امیر المؤمنین علی بن ابی طالب (ع) عدونا علیه نفر من اصحابنا نا والحرث وسويد بن غفلة وجماعة معنا فقعنا علی الباب فسمعنا البكاء فبكينا فخرج الينا الحسن ابن علی (ع) فقال يقول لكم امیر المؤمنین (ع) انصرفوا الی منازلکم فانصرف القوم غیری واشتد البكاء من منزله فبکیت فخرج الحسن (ع) فقال الم اقل لكم انصرفوا فقلت لا والله یا ابن رسول الله (ص) ماتنا یعنی نفسی ولا تحملنی رجلی ان انصرف حتی اری امیر المؤمنین (ع) قال فلبثت فدخل ولم یلبث ان خرج فقال لی ادخل فدخلت علی امیر المؤمنین فاذا هو مستند معصوب الرأس بعمامة صفراء قد لظف واصفر وجهه ما ادری وجهه اصفر او العمامة فاکببت علیه فقبلته وبکیت فقال لی لاتبک یا اصغ فانها والله الجنة فقلت له جعلت فداک انی اعلم والله انک تصیر الی الجنة وانما ابکی لفقدانی ایاک یا امیر المؤمنین جعلت فداک حدثنی بحديث سمعته من رسول الله (ص) فانی ارانی لا اسمع منك حديثا بعد یومی هذا ابدأ فقال نعم یا اصغ دعانی رسول الله (ص) یوما فقال لی یا علی انطلق حتی تأتي مسجدي ثم تصعد علی منبری ثم تدعوا الناس فحمد الله عزوجل وتثنی علیه وتصلی علی صلوة كثيرة ثم تقول ایها الناس انی

رسول اللہ (ص) الیکم هو یقول لکم الا ان لعنة الله ولعنة ملائکته المقربین وانبیائه المرسلین ولعنتی علی من اتتمی الی غیر ابيه او ادعی الی غیر موالیه او ظلم اجیراً اجره فاتیت مسجده (ص) وصعدت المنبر فلما رأتی قریش ومن کان فی المسجد اقبلوا نحوی فحمدت اللہ واثیت علیہ وصلیت علی رسول اللہ (ص) صلوة کثیرة ثم قلت ایها الناس انی رسول اللہ (ص) الیکم وهو یقول لکم الا ان لعنة الله ملائکته المقربین وانبیائه المرسلین ولعنتی علی من اتتمی الی غیر ابيه او ادعی الی غیر موالیه او ظلم اجیراً اجره فلم یتکلم احد من القوم الا عمر بن الخطاب فانه قال قد ابلفت یا ابا الحسن ولکنک جئت بکلام غیر مفسر فقد ابلیغ رسول اللہ (ص) فاخبرته الخبر فقال ارجع الی مسجدی حتی تصعد منبری فاحمد اللہ واثن علیہ وصل علی ثم قال ایها الناس ما کنا لنجیشکم بشئ الا عندنا تأویلہ وتفسیره الا وانی انا ابوکم الا وانی انا مولاکم الا وانی انا اجیرکم -

**حدیث نمبر 3:** (بخلف اسناد)

جناب اصغ بن نباتہ العبدي نے بیان کیا ہے کہ جب ابن ملجم ملعون نے امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کو ضرب لگائی تو ہمارے بعض ساتھی اس کی طرف دوڑے۔ میں حرث سوید بن غفلہ اور ہمارے ساتھ ایک جماعت تھی ہم سب آپ کے دروازے پر بیٹھے ہوئے تھے۔ جب ہم نے رونے کی آوازیں سنیں تو ہم نے بھی رونا شروع کر دیا۔ امام الحسن بن علی علیہ السلام ہمارے پاس آئے اور فرمایا: امیر المومنین علیہ السلام نے تم لوگوں کے لیے فرمایا ہے کہ تم سب لوگ اپنے اپنے گھروں کو چلے جاؤ۔ میں آپ کے اس فرمان کے بعد (سوائے میرے ساری قوم چلی گئی اور دوبارہ شدید کربہ ہوا تو) میں نے بھی رونا شروع کر دیا۔ پس دوبارہ امام الحسنؑ باہر تشریف لائے اور فرمایا: کیا میں

نے تم لوگوں سے نہیں کہا کہ تم سب یہاں سے چلے جاؤ۔ میں نے عرض کی: خدا کی قسم! اے فرزندِ رسول! میرا نفس میری اتباع نہیں کرتا یعنی مجھ میں ہمت نہیں اور میرے قدم نہیں اٹھتے کہ میں واپس چلا جاؤں، جب تک میں امیر المؤمنین کو دیکھ نہ لوں۔ امام حسنؑ نے فرمایا: ٹھہرو! پس آپؑ دوبارہ اندر چلے گئے۔ کچھ دیر کے بعد آپؑ دوبارہ تشریف لائے اور مجھے فرمایا: اندر آ جاؤ، میں امیر المؤمنین کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے دیکھا کہ آپؑ ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے ہیں اور آپؑ کے سراقس کو پہلے عمائے کے ساتھ باندھا ہوا ہے۔ خون کے بہہ جانے کی وجہ سے آپؑ کا چہرہ پیلا ہو چکا تھا۔ خدا کی قسم! مجھے نہیں معلوم ہو رہا تھا کہ آپؑ کے چہرے کا رنگ پیلا ہے یا آپؑ کے عمائے کا۔ پس میں آپؑ پر گر پڑا اور آپؑ کا بوسہ لیا اور رونا شروع کر دیا۔ آپؑ نے فرمایا: اے اصحٰ! کیوں رو رہے ہو؟ کیونکہ میں تو جنت میں جا رہا ہوں۔ میں نے عرض کیا: میں آپؑ پر قربان ہو جاؤں میں جانتا ہوں کہ آپؑ جنت کی طرف جا رہے ہیں، لیکن میں اس لیے رو رہا ہوں کہ آپؑ ہم سے جدا ہو رہے ہیں۔

اے امیر المؤمنین! میں آپؑ پر قربان ہو جاؤں رسول خدا کی کوئی حدیث مجھے بیان کریں جو آپؑ نے رسول خدا سے سنی ہو، کیونکہ میں دیکھ رہا ہوں کہ اس کے بعد دوبارہ آپؑ سے حدیث نہیں سن سکوں گا۔ آپؑ نے فرمایا: ہاں اے اصحٰ! ایسے ہی ہے۔ آپؑ نے فرمایا: رسول خدا نے ایک دن مجھے بلایا اور فرمایا: اے علی! میری مسجد میں جاؤ اور پھر میرے منبر پر چلے جاؤ پھر لوگوں کو پلاؤ۔ پھر لوگوں کے سامنے خدا کی حمد و ثناء بیان کرو۔ مجھ پر بہت زیادہ درود و سلام کے بعد لوگوں کو میری طرف سے کہہ دو۔ اے لوگو! میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں، جو تنہا میری طرف مبعوث کیا گیا ہوں، آگاہ ہو جاؤ! تحقیق اللہ تعالیٰ کی لعنت اُس کے تمام مقرب ملائکہ کی لعنت، تمام ائمہ اور تمام مسلمین کی لعنت اور میری طرف سے بھی لعنت ہو، اس شخص پر جو اپنے آپ کو اپنے باپ کے علاوہ کسی دوسرے کی طرف منسوب

کرے۔ اور اپنے مولا کے علاوہ کسی دوسرے کا کہلوائے اور اپنے اجیر پر ظلم کرے۔ آپؐ نے فرمایا: میں آپؐ کی مسجد میں گیا اور آپؐ کے منبر پر بیٹھ گیا۔ وہ قریش کے لوگ جو مسجد میں موجود تھے وہ میری طرف متوجہ ہوئے، پس میں نے اُن کے سامنے خدا کی حمد و ثنا کی اور رسولؐ خدا پر بہت زیادہ درود و سلام پڑھا۔ پھر میں نے کہا: اے لوگو! میں رسولؐ خدا کی طرف سے تمہارے پاس آیا ہوں اور وہ تمہارے لیے فرما رہے ہیں کہ آگاہ ہو جاؤ کہ اللہ تعالیٰ کی لعنت، تمام مقرب ملائکہ کی لعنت، تمام انبیاء و مرسلین کی لعنت اور میری لعنت اس شخص پر جو اپنے آپؐ کو اپنے باپ کے علاوہ کسی دوسرے کی طرف منسوب کرے اور وہ اپنے مولا کے علاوہ کسی دوسرے کا دعویٰ کرے (یعنی دوسرے کا کہلوائے) اور اجیر پر اُس کی اجرت کے بارے میں ظلم کرے۔

پس پوری قوم میں سے حضرت عمر بن خطاب کے علاوہ کوئی نہ بولا۔ اُس نے کہا: اے ابوالحسن! آپؐ نے تبلیغ کر دی، لیکن آپؐ نے ایسی خبر دی ہے جو واضح نہیں ہے پس میں نے رسولؐ خدا کی خدمت میں اُن کی بات کو پہنچایا۔ آپؐ نے فرمایا: میری مسجد کی طرف دوبارہ جاؤ اور میرے منبر پر دوبارہ بیٹھو۔ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرو اور مجھ پر صلوات و سلام پڑھو اور لوگوں کو بتاؤ کہ اے لوگو! جو میں تمہارے لیے خبر لایا ہوں، اُس کی تاویل اور تفسیر میرے پاس ہے۔ آگاہ ہو جاؤ کہ میں تمہارا باپ ہوں اور میں تمہارا مولاً ہوں اور میں تمہارا اجیر ہوں۔

### اسلام کے ارکان پانچ ہیں

﴿قال أخبرني﴾ أبو القاسم جعفر بن محمد بن قولويه رحمه الله  
 ﴿قال حدثني﴾ أبي عن سعد بن عبد الله عن احمد بن محمد بن عيسى عن  
 الحسن ابن محبوب عن ابي حمزة الشمالي عن ابي جعفر محمد بن علي



الباقر (ع) قال بنى الاسلام على خمسة دعائم اقام الصلوة وايتاء الزكوة  
وصوم شهر رمضان وحج البيت الحرام والولاية لنا اهل البيت -

تحدیث نمبر 4: (بخذف اسناد)

حضرت امام ابو جعفر محمد بن علی الباقر علیہ السلام نے فرمایا: اسلام کی بنیاد پانچ  
ستونوں پر رکھی گئی ہے:

① نماز ادا کرنا۔

② زکوٰۃ ادا کرنا۔

③ ماہ رمضان کے روزے رکھنا۔

④ بیت اللہ کا حج کرنا۔

⑤ اور ہم اہل بیت کی ولایت کا اقرار کرنا۔

قیامت کے دن چار چیزوں کے بارے میں سوال کیا جائے گا

﴿بهذا الاسناد﴾ قال قال رسول الله (ص) لا يزول قدم عهد يوم  
القيامة من بين يدي الله عزوجل حتى يسأله عن اربع خصال عمرك فيما  
افنيته وجسدك فيما ابلتته وما لك من اين اکتسبته واين وضعته وعن  
حبنا اهل البيت فقال رجل من القوم وما علامة حبكم يا رسول الله فقال  
محبته هذا ووضع يده على رأس علي بن ابي طالب (ع) -

تحدیث نمبر 5: (بخذف اسناد)

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن جو بندہ بھی  
بارگاہِ خدا میں پیش ہوگا اس سے چار چیزوں کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔ زندگی کے  
بارے میں کہ یہ کس چیز میں تو نے نفاہ کر دی ہے۔ اس جسم کے بارے میں کہ اس کو تو نے

کن امور میں مصروف رکھا ہے۔ تیرے مال کے بارے میں تو نے اس کو کہاں سے کسب کیا یعنی کمایا ہے اور کہاں خرچ کیا ہے۔ اور ہم اہل بیت کی محبت کے بارے میں۔ ایک بندے نے عرض کیا: اے رسول خدا! آپ کی محبت کی نشانی کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ اس کی محبت میری محبت کی نشانی ہے۔ آپ نے علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے سر پر ہاتھ رکھا۔

### حضرت سلمان فارسیؓ نے فرمایا

﴿قال أخبرني﴾ ابوالحسن علی بن خالد المرغی ﴿قال حدثنا﴾ القاسم بن محمد الدلالة ﴿قال حدثنا﴾ اسماعیل بن محمد المرزی ﴿قال حدثنا﴾ ابن سعید ﴿قال حدثنا﴾ علی بن غراب عن موسى بن قیس الحضرمی عن سلمة بن كهیل عن عیاض بن عیاض عن أبيه قال مر علی بن ابی طالب (ع) بملاء فیهم سلمان رحمه الله فقال لهم سلمان قوموا فخذوا بحجزه هذا فوالله لا یخبرکم بسر نبیکم (ص) غیره -

تحدیث نمبر 6: (بخذف اسناد)

ابوعیاض نے بیان کیا ہے کہ امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام ایک گروہ کے قریب سے گزرے جن میں حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی موجود تھا۔ پس سلمان نے ان کو مخاطب کر کے فرمایا: اے لوگو! اٹھو اور اس شخص کا دامن تھام لو۔ خدا کی قسم! اس کے علاوہ تم کو رسول خدا کے اسرار کے بارے میں (یعنی خاص رازوں کے بارے میں) کوئی نہیں بتا سکتا۔

○

﴿قال أخبرني﴾ المظفر بن محمد البلخی ﴿قال حدثنا﴾ ابوعلی

محمد ابن ہمام الاسکافی (قال أخبرنی) ابو جعفر احمد بن مابندار عن منصور ابن العباس القضبانی حدثہم عن الحسن بن علی الخزاز عن علی بن عقبہ عن سالم بن ابی حفص قال لما هلك ابو جعفر محمد بن علی الباقر (ع) قلت لأصحابی انتظرونی حتی ادخل علی ابن عبد اللہ جعفر بن محمد (ع) فاعزیه فدخلت علیہ فعزیتہ ثم قلت انا لله وانا الیہ راجعون ذهب والله من كان يقول قال رسول الله (ص) فلا يسأل عمن بينه وبين رسول الله (ص) لا والله لا يرى مثله ابداً قال فسكت ابو عبد الله (ع) ساعة ثم قال قال الله عزوجل ان من يتصدق بشق تمره فيها كما يرى احدكم فلوه حتى اجعلها له مثل احد فخرجت الى اصحابی فقلت ما رأیت اعجب من هذا كنا نستعظم قول ابی جعفر (ع) قال رسول الله (ص) بلا واسطه فقال لی ابو عبد الله (ع) قال الله عزوجل بلا واسطه-

تفسیر نمبر 7: (بخلاف اسناد)

سالم بن ابو حفص نے بیان کیا ہے کہ جب ابو جعفر محمد بن علی الباقر علیہ السلام کی وفات ہوئی۔ میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ تم میرا انتظار کرو یہاں تک کہ میں ابو عبد اللہ جعفر بن محمد امام صادق علیہ السلام کی خدمت میں جاتا ہوں تاکہ ان کو تعزیت کروں۔ پس میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو تعزیت پیش کی۔ پھر میں نے کہا: انا لله وانا الیہ راجعون!

خدا کی قسم! جو یہ کیا کرتا تھا کہ رسول خدا نے فرمایا: وہ ہم سے چلا گیا اور اس کے اور رسول خدا کے درمیان کوئی بھی بلا واسطہ بات کرنے والا نہیں رہا۔ خدا کی قسم! میں نے اس کی مثل کسی کو نہیں دیکھا۔ پس ابو عبد اللہ کچھ دیر خاموش رہے۔ پھر آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جو شخص نصف کھجور کا اس دنیا میں صدقہ دے گا جیسا کہ تم میں سے کوئی دیکھ

رہا ہوں۔ پس میں اس کے لیے بھی اُحد کے برابر اجر عطا کروں گا۔ پس میں اپنے ساتھیوں کے پاس آیا۔ میں نے کہا: میں نے اس سے بھی عجیب تر چیز دیکھی ہے اور ہم ابو جعفر کے قول کو عظیم قرار دیتے تھے کہ وہ رسول خدا سے بلا واسطہ حدیث ذکر کرتے ہیں کہ پس اس نے کہا کہ میرے لیے ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے خدا سے بلا واسطہ نقل کر دیا ہے۔ یہ اس سے بھی زیادہ عجیب تر ہے۔

### چار چیزوں کے بغیر ایمان کامل نہیں ہوتا

﴿قال أخبرني﴾ ابو القاسم جعفر بن محمد بن قولویہ رحمہ اللہ عن  
أبيه عن سعد بن عبد الله عن أحمد بن محمد بن عيسى عن علي بن الحكم  
عن ابى سعيد القمطاط عن المفضل بن عمر الجعفي قال سمعت ابا عبد الله  
جعفر ابن محمد (ع) يقول لا يكمل ايمان حتى كون فيه اربع خصال يحسن  
خلقه ويسخى نفسه ويمسك الفضل من قوله ويخرج الفضل من ماله  
والحمد لله رب العالمين. ورضي الله عن سيدنا محمد النبي (ص) وآله  
الطاهرين وسلم تسليماً -

قد وقع الفراغ من نسخ مجالس الشيخ المفيد ضحى يوم الاربعاء  
السابع من شهر رمضان من سنة الالف والثلاثمائة والواحد والخمسين  
هجريه على يد الفقير الى رحمة ربه الغنى عبدالرزاق بن السيد محمد بن  
السيد عباس بن السيد حسن الموسوي نسبا المقرمي لقبها وكان ذلك في  
التجف الأشرف سنة ١٣٥١ء

دہبیٹ نمبر 8: (بخلاف اسناد)

مفضل بن عمر جہمی نے بیان کیا ہے کہ میں نے امام ابو عبد اللہ جعفر صادق علیہ

السلام سے سنا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: کسی بندے کا ایمان مکمل نہیں ہو سکتا جب تک اس میں چار خصلتیں نہ پائی جائیں:

① حسن اخلاق۔

② اپنے نفس سے سخاوت کرنا، یعنی سخاوت کرنا۔

③ اور اپنے قول میں فضل قرار دینا، یعنی سچ بولنا۔

④ اور اپنے مال سے فضل نکالنا، یعنی زکوٰۃ ادا کرنا۔